



ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری

DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY

11, MILLIA ISLAMIA
MILLIA NAGAR

NEW DELHI

Please examine the book before taking
it out. You will be responsible for
damages to the book discovered while
returning it.

Ref.

DUE DATE

Cl. No. Q17.1

Acc. No. 72674

164682

Late Fine Ordinary books 25 p. per day, Text Book
Rs 1 per day, Over night book Rs 1 per day.

--	--	--	--

خَلَّدَ اللَّهُ مَلِكَنَا وَسَاطِنَتَنَا
مُطَوَّلُ الْأَطْيَرِ سَيِّدُكَ عَلِيَّ بْنُ الْحَمْدِ

١٣٥٤
١٢٢٤

فهرست کتب مندرجہ فہرست مشرح کتب نفیہ قلمیہ خزائن کتب خانہ صحیفہ سرکار عالی (حصہ دوم)

شماره	نام کتاب	زبان	تعداد	نام کتاب	زبان	تعداد	شماره
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۱	اثر مخفی	فارسی	۲۵	۲۱	ازبد المیز فی تخریج املویش الشریعہ	عربی	۱۳۵
۲	الآداب الشرعیہ المصالح العربیہ	عربی	۵۲۲	۲۲	القبأ	"	۲۰۵
۳	احتیاج الارباب بکوار استنباط مطلب	"	۱۴۳	۲۳	بوستان	فارسی	۴۰۴
۴	اتمام النعمۃ علی العالم	"	۷	۲۴	ہجۃ المحافل و نتیجۃ الاماثل	عربی	۱۱
۵	اثناء عشرہ یصومیہ	"	۲۳۶	۲۵	لیونۃ المنہاج	"	۱۲
۶	اجلۃ التاکید شرح ادلۃ التوحید	"	۲۹۹	۲۶	التغیث والہدیہ	"	۱۲۲
۷	احکام الوقت	"	۱۴۴	۲۷	التحریر شرح جامع البکیر	"	۱۴۷
۸	اختیار شرح التتمار	"	۱۲۱	۲۸	تتمۃ الاحباب و طرۃ الاصحاب	"	۵۵۱
۹	اساس الطب جالینوس	"	۴۷	۲۹	تتمۃ السنیہ	"	۳۰۶
۱۰	الاسباب والعلامات	"	۵۰	۳۰	تتمۃ الملوک	فارسی	۵۹۹
۱۱	اشارات المرام	"	۳۰۰	۳۱	تتمۃ الودود فی معرفۃ المقصود	عربی	۳۹
۱۲	اصلاح الخلق	"	۳۷۶	۳۲	تذکرۃ اولی الایمان (تذکرۃ ائمہ)	"	۵۲
۱۳	اضواء البیجۃ فی ابراز وقایع الشریعہ	"	۳۰۲	۳۳	ترجمہ زواجہ	اردو	۵۴۸
۱۴	اعلام النبوة	"	۳۰۴	۳۴	ترجمہ المناقب	فارسی	۵۰۸
۱۵	اعلام الوری باعلام الہدی	"	۹	۳۵	تہذیب الہدایہ و تحصیل الکفایہ	عربی	۲۰۷
۱۶	الاغراض الطبیۃ المباحث النعیہ	"	۹۸	۳۶	تفریح شرح توضیح	"	۵۵۳
۱۷	التماس السعد فی الوفاء بالوعدہ	"	۲۰۴	۳۷	تفسیر الروایہ	"	۵۸۹
۱۸	الغیہ	"	۵۵۰	۳۸	تکملہ ہندی	فارسی	۱۰۰
۱۹	انیس العاشقین	فارسی	۲۶	۳۹	تکملہ یونانی	"	۱۰۱
۲۰	بحر النفاث	عربی	۴۸۳	۴۰	تنبیہ المقتدرین فی القرن العاشر	عربی	۵۲۴

تثان سلسلہ	نام کتاب	زبان	تثان صفحہ	تثان سلسلہ	نام کتاب	زبان	تثان صفحہ
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۴۱	تنویر البصائر علی الاشباہ والنظائر	عربی	۱۴۹	۶۳	حاشیہ شرح وقایہ	عربی	۱۵۱
۴۲	توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل فارسی	۵۱۰	۶۴	حاشیہ شرح وقایہ از لاجمعت اللہ	-	-	۱۵۵
۴۳	جابر بردی حاشیہ بر شافعیہ	عربی	۴۰	۴۵	حاشیہ علی قصۃ المعراج	-	۱۳
۴۴	جامع الاطباء	فارسی	۱۰۲	۶۶	حاشیہ طاماجی محمود تبریزی	-	۵۱۹
۴۵	جامع الرموز	عربی	۱۵۰	۶۷	حاشیہ ہدایہ	-	۱۵۲
۴۶	جامع اللطائف	-	۵۴	۶۸	حاشیہ ہدایہ	-	۱۵۳
۴۷	جلاء الغہوم فی تحقیق الشیوہ ودریۃ الموعود	-	۳۰۷	۶۹	حاشیہ ہدایہ	-	۱۵۴
۴۸	جمہورۃ اللغۃ	-	۳۷۷	۷۰	حسب المفتی	-	۱۲۴
۴۹	جنگ عزیزان	فارسی	۱۹۹	۷۱	الحقایق فی احیاء اسرار علوم الدین	-	۵۲۶
۵۰	جوامع الکمالین	عربی	۵۵	۷۲	صل الموجز	-	۵۶
۵۱	جواہر حسنہ	فارسی	۶۰۵	۷۳	حیوۃ الہیوان	-	۳۸۰
۵۲	الجواہر البیتہ	عربی	۲۰۹	۷۴	خرائتہ الروایات	-	۱۵۶
۵۳	حاشیہ اتحاد المرید شرح جہرۃ التوحید	-	۳۱۰	۷۵	خصائص ابن جنی	-	۵۵۸
۵۴	حاشیہ حامد علی حاشیہ خیالی	-	۳۶۲	۷۶	خف عذائی	-	۱۰۳
۵۵	حاشیہ بر حاشیہ عبد الغفور شرح طاماجی از عبد اللہ	عربی	۵۵۵	۷۷	خلاصہ خمسہ نظامی	فارسی	۴۱۱
۵۶	حاشیہ علی رسال اثبات واجب	-	۳۱۱	۷۸	خلاصہ میر سید البشر	عربی	۱۳
۵۷	حاشیہ علی شرح التجرید	-	۳۶۳	۷۹	خلاصۃ العقائدی	-	۱۲۵
۵۸	الحاشیۃ القدیر علی شرح التجرید	-	۳۶۴	۸۰	خلاصہ کیمیائے سعادت	فارسی	۵۳۹
۵۹	حاشیہ میرزا جان علی الحاشیۃ القدیر	-	۳۱۸	۸۱	خمسہ امیر خسرو	-	۴۰۸
۶۰	حاشیہ خیالی علی شرح عقاید نسفی	-	۳۱۵	۸۲	خمسہ نظامی	-	۴۰۹
۶۱	حاشیہ شرح مطلق فرج عرف	-	۵۱۷	۸۳	الخمسۃ الودیۃ فی بیح خیر البریہ	عربی	۴۸۴
۶۲	حاشیہ مولانا مسعود شہرانی علی مولانا	-	۳۶۶	۸۴	خواص الادویۃ المفردہ	-	۵۸

تفصیل	نام کتاب	زبان	تفصیل	نام کتاب	زبان	تفصیل	تفصیل
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۸۵	خواص الحیوان	فارسی	۱۰۴	رشته ترجمه در وفود	فارسی	۵۴۱	
۸۶	الدرة المنتجة فی الادویه المجریه	عربی	۵۹۱	روضه الاحباب	"	۲۸	
۸۷	در الاحکام شرح غرر الاحکام	"	۱۵۷	الروضة البهیة فی شرح المتکامله مشقه	عربی	۲۳۹	
۸۸	دیوان عبدالرحمن البرعی	"	۲۸۶	روضه الشواق الی الکریم الخلاق	"	۵۳۰	
۸۹	ذخیره الاسکندر الملک بن بقلیس	"	۵۹	ریاض النضر فی فضائل مشرق	"	۵۰۶	
۹۰	الذهب البریز	"	۲۱۱	زبدۃ الامثال	"	۳۸۲	
۹۱	بیع الارار و فصوص الاخبار	"	۴۸۶	الزهرات الریویة فی الروضة البهیة	"	۲۴۱	
۹۲	رساله آتشک	فارسی	۱۰۶	سیدی	"	۹۴	
۹۳	رساله اخوان الصفا و علان الوفا	عربی	۲۷۳	سراج الوباح شرح قدوری	"	۱۶۲	
۹۴	رساله توریت اراضی	"	۱۶۱	سراج الوباح علی قصه الاسرار المبرج	"	۱۵	
۹۵	رساله جواب سولات بعض ملاده	"	۳۶۸	سر الاسرار و روح الارواح	"	۵۹۳	
۹۶	رساله خاقانیه	"	۳۱۹	سفرنامه محمد جمجانیان جہان	فارسی	۱	
۹۷	رساله درخواستی در مینو و مکر	فارسی	۱۰۷	سکند نامہ بتری	"	۴۱۳	
۹۸	رساله در دل	"	۶۰۱	سلم النخ	"	۵۸۶	
۹۹	رساله در صفت جواهر	"	۶۱۲	السیاسة الدنیه	عربی	۲۶۷	
۱۰۰	رساله فیضیه	"	۱۰۸	سیرة ابن حشام	"	۱۶	
۱۰۱	رساله مختار الحکماء	عربی	۲۵۶	سیرة شیخ الریس	"	۲	
۱۰۲	رساله موسیقی	"	۲۵۸	سیر خواجہ معین ہادی	فارسی	۳۱	
۱۰۳	رساله علم موسیقی	"	۲۵۹	سیر نبوی	"	۳۳	
۱۰۴	رساله نور طہود	فارسی	۳۷۲	شرح الاشواق عشریہ	عربی	۲۴۳	
۱۰۵	رسائل شریانی	عربی	۱۵۹	شرح ارشاد	"	۱۶۳	
۱۰۶	رسائل شیخ ابو علی سینا	"	۶۲	شرح الارشاد	"	۲۱۳	

فصل	نام کتاب	زبان	نشان مؤلف	فصل	نام کتاب	زبان	نشان مؤلف
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱۲۹	شرح اسباب و علامات	عربی	۶۵	۱۵۱	شرح العقد الاکبر	عربی	۳۳۱
۱۳۰	شرح اسرار اهل بدر	"	۱۸	۱۵۲	ایضاً	"	۳۳۲
۱۳۱	شرح الفیة الیسر	"	۱۹	۱۵۳	شرح قلاویذ	"	۴۱
۱۳۲	شرح تجرید	"	۳۲۳	۱۵۴	ایضاً	"	۴۲
۱۳۳	شرح تجرید فارسی	فارسی	۳۴۳	۱۵۵	شرح کافیه	"	۵۶۴
۱۳۴	شرح تہذیب الفوائد تکمیل المقاصد	عربی	۵۶۰	۱۵۶	ایضاً	"	۵۸۸
۱۳۵	شرح تہذیب الغری فی شرح زنجانی	"	۴۱	۱۵۷	شرح لامیۃ الجمع	"	۲۸۷
۱۳۶	شرح تہذیب المقام	"	۴۴	۱۵۸	شرح لباب المناسک	"	۱۶۵
۱۳۷	شرح جعفری المسمی بطلاب مغربیہ	عربی	۲۴۵	۱۵۹	شرح مجمع البحرین	"	۱۶۶
۱۳۸	شرح الحاوی الصغیر	"	۲۱۴	۱۶۰	شرح مختصر الوقایہ	"	۱۶۷
۱۳۹	شرح رسالہ اصول دین شیخ	"	۳۲۲	۱۶۱	شرح مختصر وقایہ	"	۱۶۸
۱۴۰	شرح سراجیہ	"	۱۶۴	۱۶۲	شرح مختصر وقایہ	"	۱۶۹
۱۴۱	شرح شرح تہذیب الغری	"	۴۲	۱۶۳	شرح مخزن الاسرار	فارسی	۴۱۵
۱۴۲	شرح شواہد نظر الندی	"	۵۱۲	۱۶۴	شرح مقامات حریری	عربی	۴۸۸
۱۴۳	شرح طالع الاذکار	"	۳۲۶	۱۶۵	ایضاً	"	۴۹۰
۱۴۴	شرح عقاید عضدیہ	"	۳۲۷	۱۶۶	شرح منظومہ عمری طبعیہ	"	۵۶۶
۱۴۵	شرح عقاید قنفی	"	۳۲۸	۱۶۷	شرح منہاج الطالبین	"	۲۱۷
۱۴۶	شرح عمدۃ السالکین فی المناسک	"	۲۱۵	۱۶۸	شرح المواقف	"	۳۳۳
۱۴۷	شرح عمدۃ العقاید	"	۳۲۹	۱۶۹	شرح الوجیز	"	۲۱۶
۱۴۸	شرح الفرائض النصیریہ	"	۲۴۷	۱۷۰	شرعۃ الاسلام	"	۱۷۰
۱۴۹	شرح فضول بقراط	"	۶۷	۱۷۱	شرف الیعون	"	۲۴۹
۱۵۰	شرح فضول بقراط	"	۶۹	۱۷۲	شرح فائدہ احمد میری	فارسی	۳۸۷

نظام كتاب	نام كتاب	زبان	شماره	نظام كتاب	نام كتاب	زبان	شماره
١	٢	٣	٤	١	٢	٣	٤
١٤٣	شرح قانون شج الرئيس	عربي	٤٣	١٩٥	عقد النظام لعقد الكلام	عربي	٢٩٢
١٤٤	حكا زامه	فارسي	٢٥٣	١٩٦	العلق المضمون به على غير ابد	"	٣٣٠
١٤٥	شمس البیان	دوا و دوا	٣٨٩	١٩٤	عمدة المريد في شج جوهره التوحيد	"	٣٣٢
١٤٦	شمس الصانع	آدم	٢٩٨	١٩٨	فنايه شرح بدي	"	١٤١
١٤٧	شيرين خسرو	فارسي	٢١٦	١٩٩	عين الحيات	"	٤٨
١٤٨	حد پند لقمان	"	٥٢٣	٢٠٠	عين شج بدي	"	١٤٢
١٤٩	صراح	عربي	٣٨٢	٢٠١	غاية التحقيق شرح كافيه	"	٥٦٨
١٨٠	العراط السقيم الى سقى القديم	"	٣٣٣	٢٠٢	الغرة الخفية في شج الددة الانسية	"	٥٥٩
١٨١	صفات العاشقين	فارسي	٢١٤	٢٠٣	الغرة البهية في شج البهية الوردية	"	٢١٨
١٨٢	صنوان القضا وعنوان الاقناد	عربي	١٢٦	٢٠٤	فخمي مني	"	٤٩
١٨٣	طب ابراهيمي	"	٤٦	٢٠٥	قنادي ابراهيم شاي	فارسي	١٣٩
١٨٤	طب خاني	فارسي	١٠٩	٢٠٦	ايضا عربي	عربي	١٣٠
١٨٥	طب محمود شاي	"	١١١	٢٠٧	قنادي اكبر شاي	"	١٣٢
١٨٦	طب ناصري	"	١١٣	٢٠٨	قنادي امينية	فارسي	١٤٠
١٨٧	طب الجالس	عربي	٥٠٢	٢٠٩	قنادي حماديه	عربي	١٣٣
١٨٨	الطريقة المحمدية	"	٥٣١	٢١٠	قنادي طهيرية	"	١٣٥
١٨٩	حافيه شرح شافيه	"	٢٥	٢١١	قنادي قرآن خاني	فارسي	١٣١
١٩٠	عباب شرح لباب الاعراب	"	٥٦٤	٢١٢	قنادي ماوراء النهر	عربي	٣٤
١٩١	مجايب الدنيا	فارسي	٣١٩	٢١٣	قنادي علامه نودني	"	١٣٨
١٩٢	مجايب المنوعات	"	٢٨	٢١٤	قنادي الولوالجي	"	١٣٩
١٩٣	العصب الهندى	عربي	٣٣٤	٢١٥	الفتح الرباني	"	١٣٨
١٩٤	عقد الالائي لبدء الالائي	"	٣٣٨	٢١٦	فتح الرحمن بشرح زيد ابن ارسطاس	"	٢١٩

ردیف	نام کتاب	زبان	صفحات	ردیف	نام کتاب	زبان	صفحات
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۲۱۷	فتح المتعال فی مع التعال	عربی	۲۰	۲۳۹	کافی فی فروع الخفیه	عربی	۱۷۸
۲۱۸	فتح الوداد بشرح الآداب	"	۳۳۶	۲۴۰	الکافی فی منافع الطب	"	۸۳
۲۱۹	فخر الحسن	"	۳۴۸	۲۴۱	کامل التعبیر	فارسی	۶۰۲
۲۲۰	الفرار فی	"	۱۷۵	۲۴۲	کامل الصنائع	عربی	۸۴۰
۲۲۱	فرهنگ ترکی	ترکی	۳۹۱	۲۴۳	کتاب باری اریناس	"	۵۴۰
۲۲۲	فرهنگ جعفری	فارسی	۳۶۳	۱۲۴	کتاب القوامین	"	۵۳۶
۲۲۳	فصول الحادی	عربی	۱۷۶	۲۴۵	کتاب الریجیه	"	۲۴۱
۲۲۴	فوائد الانسان منظوم	فارسی	۱۱۳	۲۴۶	کتاب الرد علی المنطقیین	"	۳۵۴
۲۲۵	الفوائد الضیائیة علی الکافیة	عربی	۵۷۰	۲۴۷	کتاب ایات فی تدبیر الریات	"	۲۶۵
۲۲۶	قاموس اللغات	"	۳۸۵	۲۴۸	کتاب الغانی فی شرح الباب	"	۵۷۱
۲۲۷	قانون شیخ الرئیس	"	۸۱	۲۴۹	کتاب الفلکة القبطیة	"	۲۶۱
۲۲۸	قدح الزند و قدح الرد	"	۳۵۰	۲۵۰	کتاب قطاب ابن لوقا الیونانی	"	۸۶
۲۲۹	قرابادین متنازیة	فارسی	۱۱۵	۲۵۱	کتاب القیاس جوامع أصولیة	"	۲۶۸
۲۳۰	قرابادین هندی	"	۱۱۶	۲۵۲	کتاب المختصر فی فنون من الصنع	"	۶۰۸
۲۳۱	قدح عیون ندوی الانبیا شمس مقدس	عربی	۳۵۲	۲۵۳	کتاب المستجاد من فعلات الالوار	"	۲۹۴
۲۳۲	قصاید ملک قحی	فارسی	۲۹۲	۲۵۴	کتاب المصباح	فارسی	۴۲۲
۲۳۳	تقسیم الی تومیسلی اکریل	عربی	۲۵۳	۲۵۵	کتاب المعادن	عربی	۶۱۰
۲۳۴	قصص الانبیاء	"	۲۱	۲۵۶	کتاب المفصل	"	۵۷۳
۲۳۵	قصه گل و نوردو	فارسی	۴۴۱	۲۵۷	کتاب المقامات	"	۵۰۱
۲۳۶	قمع النفوس زینة المانوس	عربی	۲۲	۲۵۸	کتاب النصاب فی حساب الریة	"	۱۹۱
۲۳۷	قمع النفوس و بقیة المایوس	"	۵۳۴	۲۵۹	کتاب النقش	"	۲۷۰
۲۳۸	قواعد الفرس	فارسی	۳۹۴	۲۶۰	کشف الشوارد و الموانع	"	۱۸۰

نشان کتاب	نام کتاب	زبان	نشان مؤلف	نشان ناشر	نام کتاب	زبان	نشان مؤلف
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۲۶۱	کشف النقاب	عربی	۲۴۳	۲۸۳	شعری دستور نامه	فارسی	۲۲۵
۲۶۲	کشکول	-	۲۹۲	۲۸۳	شعری روح الامین	-	۲۲۶
۲۶۳	کشکول	-	۲۹۶	۲۸۵	شعری مهر البیان	-	۲۲۷
۲۶۴	کشکول	-	۲۹۷	۲۸۶	شعری عشقیه	-	۲۲۸
۲۶۵	کشکول	-	۵۰۲	۲۸۷	شعری عماد	-	۲۲۹
۲۶۶	کفایه فی علم الاعراب	-	۵۴۵	۲۸۸	شعری لامعده خاں قدسی	-	۲۳۰
۲۶۷	گفتار هندی وستانی	آورد	۳۰۶	۲۸۹	شعری گوی و چو نکال	-	۲۳۱
۲۶۸	گفتار راز	فارسی	۳۱۰	۲۹۰	مجالس مستقصه	عربی	۵۳۷
۲۶۹	گفتار (مباحثات بقراطیه)	عربی	۸۸	۲۹۱	مغرب اشفا	فارسی	۱۱۷
۲۷۰	کنز الدقائق	-	۱۸۱	۲۹۲	مجمع الاشغال	-	۲۹۶
۲۷۱	کنز الرموز	فارسی	۲۲۳	۲۹۳	مجمع البحرین	عربی	۲۲۷
۲۷۲	الکنز فی علم التصریف	عربی	۳۶	۲۹۴	مجمع البیان البیدیه	-	۸۹
۲۷۳	کیمیائے سعادت	فارسی	۵۴۴	۲۹۵	مجموعه حکیم الممالک	فارسی	۱۱۸
۲۷۴	لباب التاسک و مباحث المسالک	عربی	۱۸۲	۲۹۶	مجموعه رسائل طبیه	عربی	۹۰
۲۷۵	لسان الکلام فی معرفه الانعام	-	۱۸۵	۲۹۷	مجموعه رسائل فلسفه	-	۲۷۵
۲۷۶	لغات نعمت الله	فارسی	۲۹۶	۲۹۸	مجموعه رسائل	-	۲۳۱
۲۷۷	اللفظ المکرم بخصائص النبی المحترم	عربی	۲۳	۲۹۹	مجموعه تسع رسائل	-	۲۳۲
۲۷۸	لمحه الاعراب فی شرح لمحه الاعراب	-	۵۸۰	۳۰۰	مجموعه رسائل	-	۲۳۳
۲۷۹	لمعه الشمس منظوم	فارسی	۴	۳۰۱	مجموعه رسائل	-	۲۳۴
۲۸۰	لیلی مجنون	-	۴۲۵	۳۰۲	مجموعه رسائل ذیها شان رسائل	-	۲۷۲
۲۸۱	المباحث الشرقیه	عربی	۲۷۱	۳۰۳	مجموعه رسائل	-	۲۷۳
۲۸۲	المتمم المسئله المهر خلیل اقبال مجید	-	۲۵۶	۳۰۴	مجموعه رسائل تربیه	-	۲۷۴

شماره	نام کتاب	زبان	شماره	نام کتاب	زبان	شماره
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۲۰۵	مجموعه چهل و پنجمین رسائل	عربی	۴۶۱	۳۲۴	۹۲۰	
۳۰۶	مجموعه رسائل	"	۴۶۲	۳۲۸	۹۲۱	
۳۰۷	مجموعه رسائل	"	۴۶۳	۳۲۹	۹۲۲	
۳۰۸	مجموعه رسائل	"	۴۶۵	۳۳۰	۹۲۳	
۳۰۹	مجموعه رسائل	فارسی	۴۶۷	۳۳۱	۹۲۴	عربی
۳۱۰	مجموعه رسائل	"	۴۶۸	۳۳۲	۹۲۵	"
۳۱۱	مجموعه رسائل	"	۴۶۹	۳۳۳	۹۲۶	"
۳۱۲	مجموعه رسائل	"	۴۷۰	۳۳۴	۹۲۷	فارسی
۳۱۳	مجموعه رسائل	"	۴۷۱	۳۳۵	۹۲۸	آورد
۳۱۴	مجموعه تصانیف	عربی	۴۷۳	۳۳۶	۱۸۸	عربی
۳۱۵	محبیب المذی شرح قطره الذی	"	۴۷۷	۳۳۷	۲۴۵	"
۳۱۶	التحاریر فی کشف الاسرار	"	۴۷۸	۳۳۸	۲۴۶	فارسی
۳۱۷	مختصر القاذون	"	۹۱	۳۳۹	۳۵	"
۳۱۸	مختصر المزی	"	۲۲۹	۳۴۰	۹۲	عربی
۳۱۹	مختصر الوقایه	"	۱۸۷	۳۴۱	۲۴۱	"
۳۲۰	مختصر الاسرار	آورد	۴۰۱	۳۴۲	۹۳	"
۳۲۱	مختصر معنی	فارسی	۴۳۱	۳۴۳	۲۴۲	"
۳۲۲	درک الاحکام فی شرح شرائع الاسلام	عربی	۲۵۱	۳۴۴	۵۷۸	"
۳۲۳	مرآة عادی	فارسی	۵	۲۴۵	۹۰۴	فارسی
۳۲۴	مربع نوح	عربی	۹۱۷	۳۴۶	۳	عربی
۳۲۵	مربع عربی	"	۹۱۸	۳۴۷	۹۵	"
۳۲۶	مربع	"	۹۱۹	۳۴۸	۲۸۱	"

نشان کتاب	نام کتاب	زبان	نشان مخبر	نشان کتاب	نام کتاب	زبان	نشان مخبر	نشان کتاب
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۳۴۹	مقاله اسکندر فردوسی مد بیان عقل	عربی	۲۷۹	۳۶۶	تصیوة الاخوان باقناب الدخان	عربی	۱۹۵	۱۹۵
۳۵۰	مناظره یوسف علی با شهید ثالث	فارسی	۳۷۴	۳۶۷	نظام الانساب	فارسی	۶۱۵	۶۱۵
۳۵۱	المتقی فی سیرة المصطفی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)	-	۳۷۵	۳۶۸	نظم اندر ردالمرجان	عربی	۲۴۲	۲۴۲
۳۵۲	منحة الملک الوهاب	عربی	۵۸۲	۳۶۹	نظم الآی	فارسی	۶۱۳	۶۱۳
۳۵۳	منصوری	-	۹۷	۳۷۰	نفیس اللغات	آرود	۴۰۵	۴۰۵
۳۵۴	متقبت هدی اقبال حیدر آبادی	فارسی	۲۹۳	۳۷۱	نکات الاخیاط	فارسی	۶۲۲	۶۲۲
۳۵۵	منہاج الرضا	عربی	۳۶۰	۳۷۲	نور العین	عربی	۵۸۵	۵۸۵
۳۵۶	المنہج المکیہ شرح المنہج	-	۲۹۱	۳۷۳	نہایہ الاحکام	-	۲۵۳	۲۵۳
۳۵۷	منہج النجاة	-	۳۶۱	۳۷۴	نہایہ العقول	-	۳۶۵	۳۶۵
۳۵۸	مواهب الرحمن فی مذهب النعمان	-	۱۸۹	۳۷۵	نہایہ المرام فی دایة الکلام	-	۳۶۶	۳۶۶
۳۵۹	الموشح	-	۵۸۳	۳۷۶	نقایة الرادیة فی مسائل الہدایہ	-	۱۹۶	۱۹۶
۳۶۰	مویذ الفضلا	فارسی	۳۹۷	۳۷۷	ہدایہ	-	۱۹۷	۱۹۷
۳۶۱	المہمات الفاسفة فی الاحکام (تفتاوی)	عربی	۲۲۳	۳۷۸	ہدایة المرید شرح تصنیف جہرۃ التوحید	-	۳۶۷	۳۶۷
۳۶۲	الناشرة الناجرة للفرقة الفاجرة	-	۳۶۳	۳۷۹	یادگار رضائی	فارسی	۱۱۹	۱۱۹
۳۶۳	نجم الوملج فی شرح المنہج	-	۲۲۴	۳۸۰	یوسف زیخان نظم ہرودی	-	۴۳۳	۴۳۳
۳۶۴	نصاب الاحساب	-	۱۹۲	۳۸۱	یوسف زیخان از دولت رضا بیگ	-	۴۳۴	۴۳۴
۳۶۵	نصب الراية لاعادیت الہدایہ	-	۱۹۳					

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سفرنامہ

مخدوم جہانیاں جہان گشت

حالات سفر قطب الاقطاب زبدۃ العلماء افضل الاولیاء بدرالمتقین شمس المعارفین سید جمال الدین محمد
المخاطب بہ سید مخدوم جہانیاں جہان گشت قدس سرہ العزیز را بزرگے در ملک مکر پر کشیدہ و سفر
عرب و عجم درین رسالہ بیان نموده و ہم عجائب و غرائب و عرق عادات و کرامات انجہ درین سفر
دیدہ و واضح شدہ تفصیل تمام ذکر نموده۔ اول کتاب این است:-

الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلاة والسلام علی محمد و آلہ اجمعین
شیخ جمال الدین محمدی کے از مشہور ترین اولیائے ہندوستان بودہ اسم والدش سید احمد کبیر بودہ و اسم
جد بزرگوار سید جمال الدین بخاری بن تاریخ نامہ شعبان ۱۰۳۰ ھ تولد گشت و بتاریخ ۱۰۷۰ ھ بمصر
وفات مزارش بمقام قنات مسطری النوار است چونکہ شیخ مذکور سیاحت زمین نموده و در جہانیاں
جہان گشت خواندہ شود ابراہیم را جو قتال بودہ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۶ فی سفرنامہ مرتب است بخط نگشتہ و شفیقہ امیر مہموی کوثر ۱۸۸۵
یلہزار دیکھد و ہشتاد و ہشت ہجری بخط شیخ غلام علی ولد شیخ عبدالعادر بن شیخ احمد بن ابو محمد بن محمد بن
در بلدہ بیرنگروف ترچہ پٹی در باغ سعدی خان در حکومت نواب والا جاہ امیر الہند سپہ سالار
عرف محمد علی خان بہادر تحریر شد۔
جلہ صفحات سی و ہشت و بطور فی صفحہ پانزدہ۔

سیرۃ شیخ الرئيس

و علی الحسین بن عبد اللہ بن سیدنا متوفی ۴۲۸ھ چار صد و بہشت و ہشت ہجری شیخ ابو عبد اللہ عبد اللہ
 بنوز جالی تمیز شیخ الرئيس ابی علی بن سینا حالات شیخ الرئيس ابن سینا کہ از خود شیخ موصوف شنیده و
 دیدہ و اسامی مصنفات شیخ درین رسالہ جمع نموده -
 نسخہ کتب خانہ آصفیہ بخط نسخہ قدیمہ مکتوبہ سال یکہزار و بہشت و دو ہجری شامل نمبر ۱۷۳
 فن فلسفہ ست -
 جلد ادراک ۸ بطور فی صفحہ ۲۳ شروع رسالہ از ۱۲۹ ورق مجموعہ مذکورہ -

المفاخر العلیہ فی الماثر الشبلخنیہ

تصنیف احمد بن محمد بن عباد موجود تا ۱۲۵۰ھ کینزار و یکصد و بست و پنج ہجری۔ در بیان حالات واقعات و کرامات و احوال شیخ عارف محقق قطب زمانہ غوث یگانہ سید ابوالحسن شاذلی المتوفی اول کتاب این است۔

الحمد لله الذی من اعظم به نجاه ومن الملحاء بفضلہ کافاء الخ۔

کتاب مرتب است بر پنج باب۔

باب اول در ولادت و مقام ولادت و نسب شریف و سلسلہ بیعت شاذلیہ۔

باب دوم در ذکر بعض فضائل و مناقب و کرامات شان۔

باب سوم در وفات و تاریخ ہا و مدت عمر شریف و مقام دفن۔

باب چہارم در ذکر طریقہ شان۔

باب پنجم در بیان احزاب و دعوات و اواراد و ذکر دائرہ کہ مسماۃ است بہ دائرہ شاذلیہ

اسرار این دائرہ۔

نسخہ موجودہ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۱۲۱۱ سوانح بخط مصنف علامہ مکتوبہ ۱۲۵۰ھ کینزار و یکصد و

بست و پنج ہجری۔

جلد اوراق در صفحہ ہفتاد و دو و بطور فی صفحہ ہندہ۔

لمعة الشمس منظوم

شاه محمد تقی ہدم متوفی ۱۲۱۵^ھ کچنیز اردو و دودھ دیا نژدہ ہجری یک شوی در فارسی نظم نموده در ان حالات شاه نعمت اللہ دلی کرامتی دس الدین و سید محمود ذکر کردہ و حالات بفرج خود بہ تفصیل تمام در نظم کشیدہ و در آخر کتاب حال استاد خود کہ اہم گرامی شان سید محمد دالہ بن میر باقر بود و جلد تصانیف شان کہ اساس ایمان در حالات ائمہ اثناعشر علیہم السلام و نجم الہدیٰ در تصوف و این ہر دو کتاب منظوم است در بحر ثنوی مولانا روم^۲ و شرح کلام کیسہ در از رحمہ اللہ و دیوان غزلیات و قصائد نسیم گلستان خیال و قافو پنجہ انشاء کہ بطور میر خسر و گلشنہ و عجوبہ و اچہنہا و سرغ نامہ دہ کوتر نامہ ہمہ را ذکر فرمودہ اہل کتاب این است۔ شعرا

محمد محمود است سر لوح کتاب ۴ حرف خورشیدی نماید آفتاب
نصو کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۵۰۔ فی سوانح مخزون است بخط اسمولی۔ در آخر سہ کتابت و نام کاتب نیست۔
جلد صفحات چہار صد و چہل و ہشت۔ در سطور فی صفحہ ہفتہ۔

پس باین حساب جلد ابیات ثنوی چہار ہزار و شصت و شانزدہ می شود۔ اما بعد حذف عنوانات
تختنا چہار ہزار چند صد باقی می ماند۔

اما حالات شاه محمد تقی مخلص بہ ہدم پس مولوی محمد عبد الجبار خان در جلد تذکرہ شعرا و دکن کہ موسوم است بہ محبوب الرحمن تذکرہ شعرا و دکن مفصل و شرح ذکر نمودہ علامہ ابن زبیر فارسی این است۔
ہدم شاه محمد تقی را بنوری خلیف میرزا محمد خانی خان جد علی شان دیوان حضرت مآب آصفیہ
بودہ ولادت ہدم در برہان پور واقع شدہ و در عمر بیست سالگی از تحصیل علوم فلک گشتہ در فارسی دانندہ
بہر دو شعر گوئی شاگرد میر سید محمد دالہ حیدر آبادی بود۔ و ہدم تمام عمر خود در حیدر آباد
تامت داشت و در سال کچنیز اردو و دودھ دیا نژدہ ۱۲۱۵^ھ ہجری بخوار رحمت رفت۔

تحریر شده باینوجه اغلاط کثیره دارد۔ سنہ تحریر و نام کاتب در آخر مذکور
نہست۔

فصل دوم در ذکر اخلاق و معجزات آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم

فصل سوم در ذکر شرف نسب مبارک -

فصل چهارم در ذکر تزویج حضرت عبداللہ با حضرت آمنہ -

فصل پنجم در ذکر عمل آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم -

فصل ششم در ذکر ولادت با سعادت -

فصل هفتم بیان حالات زمانہ رضاعت آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم -

خاتمه در تفسیر مضامین سابقہ کہ ہر دو باب مذکور شدہ -

نسخہ مخزن و نہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۶۴ فن سیر مرتب است بخط عرب مکتوبہ ۱۱۶۹
یکہزار و یکصد و نہ ہجری قمری بقلم محمد بن محمد بن المرحوم الحاج ابراہیم کرم الواعظ الغفری -
جلہ صفحات ہفتاد و یک - و مغربی صفحہ ۲۳۲ و سہ -

اعلام الوری باعلام الهدی

تصنیف شیخ ابن الدین ابو علی الفضل بن الحسن بن الفضل الطبری صاحب تفسیر مجمع البیان المتوفی
۸۲۰ھ ثمان داریمن و خمسائے ہجری -
کتاب در بیان سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حالات حضرات ائمہ اثنا عشر عظیم
السلام است -

در زمانہ علاؤالدولہ ملک ما زندران تصنیف شدہ -

اول کتاب - الحمد للہ الواحد الاحد الفرح الصمد الذی لم یلد ولم یولد الخ
کتاب مرتب است بر چار رکن -

رکن اول در حالات حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -

رکن دوم مذکر حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام -

رکن سوم در بیان حضرت امام حسن با حضرت امام حسن عسکری علیہم السلام -

رکن چہارم در ذکر امامت ائمہ اثنا عشر و حالات حضرت ثانی عشر -

و در ہر رکن چند ابواب و فصول نوشتہ کہ در ان قاریخ میلاد و مدت اعمار حضرت ائمہ علیہم السلام
و حالات مناقبت و فاسن و آثار شریفہ و احادیث و آلہ بر امامت ہر یکے از ایشان می نویسد
و در آخر کتاب دفع شہادت لول مر و مناقبت حضرت ثانی عشری فرماید -

لنؤکثب خانہ اسفغیہ کہ بر نمبر ۵۰۰ - من سیر مخزون است بخط شیخ صاف کتبہ ۱۲۸۰
یکہزار و در صد و بست و ہشت ہجری - قلم مہدی یاد در خان بن محمد لا محمد مہدی الخاطب
علی یاد در خان مختص التہان قزوین و در حضرت امام حسین علیہ السلام در مقام حیدر آباد و کن -

مخفی نماند که مکان این بزرگوار تا حال حیدرآباد محلہ ایرانی مکی موجود۔ و دوران ہر سال در عشر
محرم و ششم ماہ صفر و ہم ازین مجلس عزائے حضرت خاس آل عباس علیہ التحیۃ و الثناء برپائی شود و
مردم جو قی جوق جمع می شوند۔

و در ماہ صیام ہم مجلس تعزیت حضرت سید الوصیین امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام
بنائی شود۔ و در آن کو کتاب این عبارت نوشته است۔

بافضال خداوندی و قیوم دنیا و آخرت چہار روزہ محرم صلوة علیہم و اولادہم فی الساعۃ الی یوم
اعلوم فراغت حاصل شد از تحریر و تفسیر این کتاب شریف و فتح لطیف نامش "اعلام الوردی"
و اعلام الہدی است بیان یازدم ماہ و بقعدہ ۱۲۵۰ کھزار و دو صد و بیست و ہشت ہجری
وقت صبح روز ولادت با سعادت جناب امام حرش مقام لامکان خرام جناب امام زمان
ثامن حضرت علی بن موسی الرضا صلوة علیہ و اولادہ و آبائہ و اہل بیت و اولادہ جمعین
کاتبہ ہدی یاد و رخاں ذاکر حضرت شاہ شہیدان علیہ السلام سبحان اللہ الرحمن میرزا محمد ہدی صاحب
بہ علی یاد و رخاں اقبال مخلص تعزیرہ دار امام علیہ السلام۔

امبار و وثوق و اعتماد کتاب مذکور از کتاب کشف المحجوب و الاستدراک اسامی الکتاب و الاسماء
تصنیف مولانا و خانا العلما سید اہماز حسین المنصوری ظاہر است کما قال اعلام الوردی باعلام
المحدث المفسر بن محمد المحدثین الشیخ امین الدین ابن علی الفضل بن الحسن الطبرسی

المتوفی سنہ ثمان و اربعین و خمس مائتہ ہجری و هو مشتمل باربعۃ ارکان۔

جملہ اوراق کتاب ۵۵۶ و بطور فی صفحہ ۵۵۶۔

هجرة المحافل وبغية الامثال في تلخيص السيرة والمعجزات الشمايل

ما لفت البوزكر يا شرف الدين يحيى ابى بكر بن محمد يحيى العامري القتيبي الشافعي متوفى سنة ٨٩٣ هـ ثلث
دعوى وثمنا شجرية -

در بیان حالات و خصائص و شاكل و معجزات آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم -
اول كتاب - الحمد لله الواحد الرحيم الفاطر الصمد الخ -

كتاب مرتب است بر تله قسم -

قسم اول در علامه سیرت نبوی و در اثنای باب است -

قسم دوم در اسما و شریفه و ملقت و سیمه و خصائص و معجزات ظاهره و آیات باهره آنحضرت
صلی الله علیه و آله وسلم و در آن چهار باب است -

قسم سوم در شمائل و فضائل و اقوال و افعال -

و در تصنیف کتاب خمس و ثمانه کما هو مرقوم فی آخر کتاب -

نسخه کتب خانة اصطفی قبری - ۸ - فی سیر نسخه قدیرة کتوبه سال ۱۱۹۳ هـ بمقتصد و نوید و سمرجری -

مخطوطی - نام کاتب مرقوم نیست -

جله اوراق دو صد و هفت و سطور فی مخطوبت و پنج -

بجاء المنهاج

این کتاب شرح کتاب بجه الحافل و بغیة الامائل فی تلخیص السیر و المعجزات و الشئال است
که علامه شیخ محمد بن ابی بکر الاشجری و تلمیذ او محمد المسادی بن الطاهر المودن الحنفی در ششصد
و هشتاد و پنج مجری تصنیف نموده -

اولا علامه شیخ محمد بن ابی بکر الاشجری شروع در تصنیف مذکور کرده بود و شرح تمام نه شده بود که
علامه موصوف بجوار رحمت فرامید هر قدر که کتاب باقی بود تلمیذ علامه موصوف همی به محمد المسادی
آن را تمام نموده - چنانچه از عبارت آن که در مقدم کتاب تحریر است ظاهر می شود - و بی آنکه -

« وجدت فی الام المصنوع منها ان الشیخ محمد بن ابی بکر الاشجری لم یتم الشرح و انه
مات قبل اتمامه و اعتنى بتمامه تلمیذاه الفقیه محمد المسادی بن الطاهر المودن
الحنفی الخ -

منتهی کتب خانة مصنیة که برنمبر ۹ - فی سیر مرتب است از اول یک ورق ناقص به خط
شیخ صاف متن بسرخی نوشته و شرح به سیاهی - کتوبه سکنیه کهنه و هشتاد و سه مجری است -
موسوعات هندوستانی در صورتی منقوبست و پنج -

حاجی خلیفه در کشف الظنون محض ذکر بجه الحافل نموده و بر سبب آن شرح ذکر نموده غالباً این
شرح بنظر او نیامده -

خلاصه سیر سید البشر

بایست الامام اکبر و العالم الشهير ابو جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی سن ۳۲۰
در بیان آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم.

آتش - الحمد لله علی نواله والشکر علی واسع افضاله ۱۶.
مصنف علامه درین کتاب مختصراً بحالات آنحضرت^ص تحریر نموده و شروع از نسب آنحضرت^ص
نموده بعد آن حالات ولادت و مخاریج و حج و عمره و اسامی شریفه و صفات حمیده و اخلاق و
عادات و معجزات و ذکر ازواج و اولاد و اعیان و عیال و غلامان و خدام و نعمات و سلاطین و غیره و
وفات ذکر نموده - در باره هر یک فصل جداگانه قرار داده کتاب را بر بیست و چهار فصول تنبیه
کرده -

نسخه موجوده کتب خانه آصفیه که همراه نمبر ۱۵ - فن تصوف مجلد است بخط نسخ معمولی -
در آخر سینه کتابت و نام کاتب مرقوم نشده -
جلد اولی نویسدش و بطور دیگر نسخه دوازده است -

سراج الوهاج على قصة الاسراء والمعراج

تصنيف علامه احمد بن حسن تاج الدين الغزالي الشافعي -
 اصل قصه معراج تصنيف علامه نجم الدين غياثي است و استاد احمد بن حسن تاج الدين الغزالي الشافعي
 كه نام او علامه المديني است مختصر كرده بود وليكن دش احمد بن حسن شرح آن نموده -
 اوش - الحمد لله الذي اسرى بافضل خلقه من المسجد الحرام الى المسجد الأقصى والصلوة
 والسلام على سيدنا محمد وعلى آله ما عزة القرى على الاحدراك واستقصى الخ -
 نسخ كتبه خانة آصفيه تبري - به فن سیر خط نسخ عالمانه بخط خود مولف مکتوبه سال ۱۱۹۱ هجری کهنزار و کعبه
 نو و ويک بجري است چنانچه در خاتمه مرقوم است -
 هذا لا اخر ما قصدنا ان نسال الله العظيم ان يجعله وسيلة للفوز بحنان النعيم وهذا ية
 الى الصراط المستقيم حرره الحقير الجاني احمد تاج الدين الغزالي وكان آخر رقمه يوم السبت
 ثالث يوم شعبان سنة الف ومائة واحد وتسعين من الهجرة النبوية على صاحبها افضل
 الصلوة والسلام -
 علماء اوراق چهل و سه ورق سلطوني صفحه هفده و بیست و یک

جلد او راق یکصد و شصت و چهار و بطور فی صفحہ ۲۲ است۔

جزو سوم، بخط عرب معمولی۔ این جزو شروع از اشعاریکہ در خندق مجاہدین نظم فرمودند۔
و در خاتمہ این عبارت نوشته است۔

آخر الجرح الخامس والعشرين من سيرة ابن هشام من اجزاء الوزير ابى القاسم بن المنوبى رحمہ اللہ
وعونه وحسن توفيقه (الى ان قال) على يد محمد بن احمد بن ابراهيم القلقلى الكتاني۔
سال کتابت در آخر غالباً در ورق دوم بود آن ضایع شدہ مگر بظاہر این جزو ہم نوشته آخر مدو
خواہد بود۔

جلد او راق یکصد و سی و بطور فی صفحہ ۲۲ و چهار۔

شرح اسماء اهل بلد (التمتع البهية في اسماء الصحابة البديعة)

تصنيف شمس الدين شيخ محمد بن سالم بن احمد الكنجي المتوفى سنة ۱۱۸۱ در بیان فضائل و مناقب اسما و شرف
صحاب کرام که در غزوه بدر شرکت کردند و به سلامت ماندند. اول کتاب این است -
حمدلکمن اوضح سبیل الرشاد الخ

مصنف علامه در شروع گفته که در تعداد شرکت در بدر اختلاف است و متفق علیه اینکه جمله آن سه صد و
بست و سه نفوس شریفه بودند و در باقی اختلاف است - و مراد از بدترین آن صحابه کرام هستند که
در غزوه بدر حاضر بودند و مراد از شهیدان بد نیست چرا که در بدر یکی چهارده بزرگوار صحابه کرام شهید
شدند و نیز در شروع گفته که فطیح الحمیری مشقی در نظم خود و شرح آن گفته که تعداد اهل بدر سه صد و پنجاه
و دو بود و او شان سه قسم بودند -

قسم اول هاجرین پس از او شان نود و چهار شخص بودند -

قسم دوم قبیلہ اوس و او شان هفتاد و چهار بودند -

قسم سوم از قبیلہ خزرج و او شان یکصد و ششاد و چهار بزرگ بودند -

بعد آن مصنف شروع کرده و به بیان حالات و اسما و صفات هر آنها - اول ذکر هاجرین -
نموده و بعد از آن ذکر قبیلہ اوس و بعد آن قبیلہ خزرج -

نسخه کتب خانه آصفیه قبری ۷۶ م فن سیر بخط عرب معمولی است - سال کتابت و نام کتابت ملان سر قلم نیست -
جمله ادراک پنجاه - و بطور فی صورت یک و یک -

یک نسخه ازین کتاب در کتب خانه مصر هم موجود است -

شرح الفیه السیر

علامہ ابوالفضل زین الدین عبدالرحیم بن شیخ الامام حسین بدرالدین بن عبدالرحمن الرازانی ثم المصطفی الشافعی المعروف بالعراقی متوفی سنه ۳۸۰ ست و ثمان مائت یک تصییدہ در سیرت حضرت رسالتک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در یک ہزار بیت نظم کردہ بود بزرگے از اسباط نشان شیخ آن نمودہ و خود در شرح نوشتہ -
بعد حمد و صلوة در خطبہ گفتہ -

فہذہ الجمالۃ السنیۃ علی الفیۃ السیرۃ النبویۃ المحایۃ مع خلائک الحجرات والخصا
المصطفویۃ تنظیم جانا الاعلیٰ من الام شیخ الاسلام حافظ مصرع الشام عبد الرحیم
العراقی الشافعی رحمہ اللہ بیان مرادہ و یم مفادہ رحمہ اللہ مع الاختصار والاقصار
واللہ اسأل ان ینعم بقولہ و یجسر نافی زمرۃ رسولہ امین -

ازین عبارت ظاہر کہ شرح بسط نام است و نیز شایع در اول کتاب و تحت شرح آیات
شروع تصییدہ ترجمہ بسط براء سے نام تصییدہ رقم کردہ کہ از ان فضائل و مناقب و مناقب و مناقب
و مناقب در تحت بیان نام در تصییدہ در علم و کمال ظاہری شود و ہم مصنفاتش در ان ترجمہ
نام بنام ہر یک را بیان فرمودہ - اول کتاب این است -

الحمد للہ الذی شرح الصدور و تنظیم شغل الاسلام الخ -
نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نبرہ فن سیر مخزون است بخط نسخ مادی - کتب خانہ آصفیہ بکراچی
سی و دو نظم جامع الملاحا والدین است -
جلد صفحات دو صد و پستاد - و بطور فی صغیرت و سہ -

فتح المتعال فی مدح النعال

تصنیف عالم علامه و بحر الفہام شیخ احمد بن شیخ المقدی المغربي المالکی الشافعی بعد از ۱۰۳۲ھ در بیان تمثال نعلین مبارک حضرت رسالتاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فضائل و مناقب آن مصنف علامه کمال شرح و بسط و شکل نعلین را مع سلسله روایان حالات و فضائل نعلین مبارک بیان نموده و متعلق نعلین مبارک هر قدر اشعار و قصاید که شعر او هر زمانه نظم کرده بود و آن هم درین کتاب جمع نموده و تمثال نعلین مبارک با اختلاف در چهار صورت وارد کرده و برائے هر تمثال سلسله روایت آن بیان فرموده - اللہ اول کتاب در مصنف تصنیف کرده بود و بعد آن مصنف علامه درین مدینه منوره زادگاه تعظیماً و تشریفاً حاضر شده آنجا در میان قبر مطهر و طبر شریف نشسته دیگر مضامین متعلق بنعلین مبارک بدست آمده بود افزوده - و بعد فراغ از زیارت و اضافہ کتاب مذکور را در مجرای مبارک داخل نموده دور و نزدیک شب زیر پرده که بر صند و فیکه در البین مبارک بطور علامت موجود است گذاشته تا کتاب مذکور از برکات قبر مطهر مشرف و مظهر گردد -

نسخه موجوده کتب خانہ آصفیہ نمبری ۹۶ - فن سیر غر شخط بخط نسخ - منقول است از نسخ مصنف که در حرم نبوی در میان قبر مطهر و ممبر شریف مد سال یکین از اوس و سہری تحریر شده بود - سال کتابت این نسخه ۱۰۳۲ھ کینزار و ہفتاد و ہجری است - نام کاتب عبدالقلاح الاشعونی -
جلہ احوال یکصد و ہشت - و بطورنی صفحہ سی و یک -

قصص الانبیاء

این کتاب قصص الانبیاء و خیر آن کتاب مشهور است که بنام قصص الانبیاء در شرق و غرب شایع است و چندین بار طبع هم ریده است -
نام مصنف این کتاب معلوم نشده درین کتاب حالات و قصص جمیع انبیاء علیهم السلام مذکور نیست فقط بعضی انبیاء را ذکر نموده -

اول کتاب این است - عن انس بن مالک رضی الله عنه الخ
قصه مناجات حضرت موسی و قصه موسی و هارون مع فرعون و بنی اسرائیل و قصه حضرت صالح و شود و قصه نرود و حضرت ابراهیم و قصه حضرت لوط با قومش و قصه حضرت زکریا و حضرت مریم و عیسی و قصه دفع حضرت عیسی به آسمان و نزول او شان در آخر زمان و قصه حضرت الیاس و ایسح درین کتاب مذکور است - علاوه ازین دیگر قصص درین کتاب مذکور نیست -

فمنه کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۶۷۱ سیر مخزون است بخط نسخ عادی مکتوبه ۱۲۳۳
یک هزار و دو صد و چهل و سه ہجری بخط عرب عبداللہ بن علی بن عمر بن ناصر المعویفی است -
جلد اوراق یکصد و بیست و شش - و بطور فی صفحہ ہر ۱۲ خط

قصر النفوس زینة المانوس

تصنیف الشيخ الزاهد السيد الاوحد النسیب الحویب ابی بحر الشهیر بالحسی الحسینی الشافعی -
در بیان معجزات آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم -
اول کتاب این است - الحمد لله الذی خلق الموجود من ظلمة العدم بنور
الانجاء الخ -
نسخه کتب خانة آصفیه قبری ۴۲ فن سیر مکتوبه ۱۲۳۲ هـ یک هزار و دو صد و چهل و دو مجلد و دو مجلد -
نخط نسخ عادی نام کاتب مرقوم نیست -
جله اوراق یکصد و نود و یک - و بطور فی صفحه هر ده - ۱۲

اللفظ الملکم بخصائص النبی المحترم

تصنیف قاضی قطب الدین محمد بن محمد بن محمد الجعفری الشافعی المتوفی ۸۹۴ھ من تصانیف نوادر چهارم هجری -
در بیان فضائل و مناقب و محاسن و کمالات و خصائص نافذہ کہ برائے حضرت ختمی رسالت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مختص بودہ و برائے دیگرے سوائے ذات بابرکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاصل نشود -
کتاب مرتب است بر چهار اقسام و در شرح چند صفات مهم ذکر نموده -
اول کتاب ۱- الحمد لله الذی اخطن نبیه محمد صلی علیہ وسلم باشراف الخصائص -
نسخه کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۹۵۵ فی سیر مرتب است جدید الخط است بخط تطہیق معمولی -
سال تحریر و نام کاتب در آخر مرقوم نیست و آنچه سال کتابت بکھزار و نود و شش هجری در آخر
تحریر است - ظاہر آن سال تحریر نسخہ منقول عنہا است -
جمہ اوراق چهار صد و پنجاه و چهار و سطور فی صفحہ سیزده -

نظم الادب والمجاهدات فی تلخیص سیرت سید الانس والجان

تصنیف او عبدالدین میرزا جان البرکی ثم الجاندھری -
در بیان سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -
اول کتاب - الحمد لله الذی انزل رسوله بالمحمدی و حدیث الحق لیظهر علی الدین
مکملہ نہ لکھو المشرق کون الم -
نسخہ کتب خانہ آصفیہ بمبئی اہم بخط مادی و چند اوراق اول و بعد آن تا آخر بخط نسخ معمولی -
سال کتابت و نام کاتب مذکور نیست -
جلد اوراق یکصد و پانصد - و سطور فی صفحہ پانزدہ -

آثار محمدی

در بیان حالات جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حالات ائمہ اثناعشر زین الدین
تصفیف احمد بن تلج الدین حسن بیف الدین استرآبادی است۔
شروع این است۔

خدا یا زکرت زبان کام یافت ۛ ز نام تو ہر نامہ نام یافت
وہاں دُرج دراز عطائے تو شد ۛ زباں اسخ رواں مکے تو شد
شود نعمت از شکر نعمت پدید ۛ زبان شد مد نعمت را کید
تلم ہر جو تو رفت را یافت ۛ زباں ہر شکر تو گفت را یافت

مصنف علامہ بعد خطبہ گفتہ کہ کتاب او ما خود است از روضۃ الاحباب علامہ جمال الدین
عطاء اللہ بن فضل اللہ شیرازی متوفی ۸۳۳ھ تصدی و دہ ہجری۔
نسخہ کتب خانہ تصنیف کہ بر نمبر ۹۵۹ من میر مخزون است بخط تعلیق خوشخط مکتوبہ ہم رجب ۱۲۸۰ھ
یک ہزار و ہفتاد و شش ہجری است۔ سید محمد علی موسوی بن سید محمدی برائے رضا علی میرزا
نوشتہ۔

جہ صفحات ۳۴۰ عدد و ہفتاد و سہ۔ و بطور فی صفحہ ہفتہ۔

در ششده یک هزار و هشتاد و هشت، عمری تحریر نموده و در آخر هر بیتاوی مصنف ثبت است.
 در آن خادم الفقرا شیر محمد کنده است.
 جلد او راق ۷۰۷ م. مطبوعه فی صنفه ۱۱ -

روضة الاحباب
فی سیرتہ النبی و آلہ و الاحباب

بزرگان فارسی کہنے سے مشہور و معروف در بیان حالات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از ابتدائے ولادت تا وفات و حالات آل اطہار و اصحاب کبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

تصنیف امیر جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ شیرازی الیسا پوری متوفی سال نہ صدوی
ہجری یا نہ صد و بست و ہفت ہجری سنہ ۹۳۷ یا ۹۳۸ھ علی اختلاف الاقوال۔ حاجی خلیفہ
در کشف المنطون گفتہ کہ میر جمال الدین موصوف کتاب را حسب فرمایش وزیر میر علی شیر
بمشورہ اوستا و ویراد عموزاد خود سید اہل الدین تصنیف نمودہ۔

حاجی علیغریب سال و فائش ستاره نوشته سخن غالب این است که این از تصحیف کاتب است
سال و فائش صحیح آن است که نوشته شده
کتاب مرتب است بر سه مقاصد -

متنہد اولی در حالات آنحضرتؐ از ابتدائے ولادت تا وفات مرتب کیا
مع ذکر نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و تذکر اولاد و ازواج مطہرات۔

مقصود دوم در بیان حالات مخاطب کرام -
مقصود سوم در ذکر تابعین منبع تابعین و شاگردان حدیث -

مقصد سوم در ذکر تابعین منبع تابعین و مشاہیر ائمہ حدیث۔

اولش این است :-

”اسجد لله الذي من على المؤمنين اي بعث فيهم رسولا منهم يتلوا عليه آياته
واوضح لهم مناجى الصلوات والاصواب لمواعيد سنة ووجع كل ان محل لا يحل في التكرار

والا فضال و دود بانوار مصالیح سید مشکوة صمد و داهل الکمال الخ“
و مخفی نمائند که صاحب حبیب السیر در کتاب روضۃ الاحباب علی ما نقل عنده مولوی
خدا بخش خان فی محبوب الاحباب گفته که روضۃ الاحباب در امصار آفاق اشتهار عام دارد
و بے ثائبه مقلع و ادراک نظیر آن کتاب افتاد است تاب را در آئینه خیال امر محال می نماید
و در فارسی کتاب بے بهتر از روضۃ الاحباب هنوز بوجود نیامده -

و فاضل جلیل مولوی فقیر محمد جلی ناهوری در حدائق الخفیه در ترجمه جمال الدین محدث
موصوف در باب همین روضۃ الاحباب نقل از جناب شاه عبدالعزیز دهلوی گفته ترجمه
جبارت حدائق الخفیه که بزبان اردو است این است -

”کتاب روضۃ الاحباب فی سیرۃ النبی و آل و الاحباب چنین کتابی عمده و
معتبر و مشهور آفاق است که نظیر و عدیل خود ندارد تا آنکه مولانا شاه عبدالعزیز دهلوی
در محال نافع می فرماید که اگر نسخ صحیح روضۃ الاحباب میر جمال الدین محدث که خالی از
تحریف و احماق باشد درین زبان بدست آید بهتر از جمیع مصنفات فن میر خواهد بود“
حقیر مولف این فهرست می گوید که چون این نسخ کتب خانه آصفیه مکتوب به صد و
نود و هجری است که بعد شصت سال هجری از وفات مصنف نوشته شد - پس غالباً
احتمال تحریف و احماق که جناب شاه عبدالعزیز صاحب دهلوی بابت کتاب مذکور
فرموده درین نسخ غالباً نخواهد شد و بهتر ازین نسخ که خالی از تحریف و احماق حسب ارشاد
جناب شاه صاحب باشد دستیاب نخواهد شد -

اما جلالت و نبالت و علو شان و سمو مکان مصنف مذکور در علم و فضل و کمال و پس کتب
سایخ و رجال از جواهر زهر آن ملو و شون است - مولوی خدا بخش خان در محبوب الاحباب
فی اسامی الکتاب و الکتاب تحت روضۃ الاحباب مختصر ترجمه مصنف موصوف و معراج کتاب
چنین نوشته -

”امیر جمال الدین حماد الله ملا طوائف اکابر و اشرف انام بود در علم حدیث و سائر
اقام علوم و دینی بے نظیر آفاق گشته چند سال در مدرسه سلطانیه بدین و افتاده اشتغال داشتند

و در بهشت یکبار در مسجد جامع بهرات لب بو عظمی کشوند بنا بر حسب عزت با سورد نیوی توجه
نفرمود و تمامی اوقات خود صرف عبادت و طاعت ساختند. صاحب حبیب السیه که معاصر
امیرشالیه است گوید که روضه الاحباب در اسرار آفاق اشتهار عام دارد و بی شائبه
شبه عقل و ذاک نظیر آن کتاب اقامت نام را در آینه خیال امر محال می شمارد. در پیش
زبان فارسی آنکس بی شبهه از روضه الاحباب سخن ننویز بوجد نیامد و مولانا مرحوم در سلسله
دنیا می روی را گذارنده به اسحت عالیه روضه رضوان شتافتند.

نسخه کتب خانه آصفیه که برنمبر ۵۶ فن سیر مخزون است بخط معمولی عادی می باشد.
نام کاتب مذکور نیست سال کتابت ۹۹۰ هجری قمری و نو نوشته است.
محمد اوراق چهارمصد و نو و بطور قی مضروب است و یک پر ورق دوم و ورق آخر کتاب
بر میرا دملی ثبت است که بروقالبا سلسله کنده است.



سیر خواجہ معین ہادی

۱۰۰۰

تصنیف خواجہ معین الدین بن خواجہ غاوند محمود بن خواجہ میر سید شریف بن خواجہ ضیا بن خواجہ
میر محمد بن خواجہ تلح الدین حسن بن خواجہ علاء الدین عطار حسن خواجہ بہا الدین نقشبندی -
در فن سیر کتاب نہایت کیاب و نادر تا محل بحاپ نرسیده نہ ہر جا بدست می آید -
نسخہ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۱۵۶۱ فن سیر یک یک ورق از اول و آخر ناقص است باینوجہ
شروع کتاب و تلخیص تحریر و غیرہ معلوم نشده حمد اوراق ۳۵۰ صد پانچ و سطور فی صفحہ نو زدہ -
کتاب مرتب است بر چارہ اہل و یک خانہ و ہر اہل مشغول بر چندین مقصد است -

۱ اصل اول در ذکر پیش نور محمدی صلعم -

۲ اصل دوم در ذکر تولد آنحضرت صلعم -

۳ اصل سوم بشارت ہائے انبیائے سابقین قبل و بعد از آنحضرت صلعم -

۴ اصل چہارم در ذکر رضاعت -

۵ اصل پنجم در ذکر شہال و صورت -

۶ اصل ششم و قانع کہ تا پہل سال عمر شریف و از ابتداء و می تا ہجرت
واقع شدہ -

۷ اصل ہفتم در ذکر معراج

۸ اصل ہشتم در ذکر عجائبات سدرۃ المنتہی -

۹ اصل نہم در ذکر ہجرت و غزوات و سریات -

۱۰ اصل دہم در بیان معجزات -

۱۱ اصل یازدہم در ذکر خصائص -

۱۲ اصل دوازدهم در ذکر زندگانی -

اصول سیزدهم ذکر اعداد از واج - ^{رغم}
 اصول چهاردهم در ذکر ایل بیت و صحابه و خلفا -
 خاتمه در مدح سلطان وقت -

سیر نبوی

تصنیف سید عبدالاول بن علی الدین بن الحسن الحسینی متوفی سال نهصد و شصت و هشت
هجری ۹۶۸ هجری است حالات جناب رسالت مآب صلی الله علیه و آله و سلم از ولادت تا وفا
و اسامی اولاد و ازواج مطهرات و لباس و اسلحه و غیره بیان نموده و سال اتکام تصنیف این
کتاب ۹۹۸ هجری و میل و یک هجری است
فقیر محمد ارجلی در کتاب حدائق الخفیه بذکر سید عبدالاول بدراخته و به کمال تفصیل احوال و
نوشته است -

شروع کتاب ازین عبارت است -
« حدیثی صحیح که سلسله اسناد آن عقل و نقل متصل گشته و مرفوع و مضعه روایت آن مبرا
از تهمت و محتمل و معتبر و موضوع هر خداوندیست که جواهر زوایا و اخبار و آثار زیب
زینت دین و دنیا ساخت و لای متلای مصلح و حسان را پیرایه کوس و کردن اولی و
آخری پرداخت و صلوة نامیات و تحیات زاکیات حضرت سید المرسلین و قائم آلین
صلی الله علیه و آله و اصحابه و سلم تسلیم اکثر و بعدی گوید اصنع العباد القوی ائمتی سید عبدالاول
بن علی الدین بن الحسن الحسینی عا فاه فی الدنیا و الاخره که چون در اواخر ۹۴۱ هجری احدی و اربعین و
تعمایه لشکر خراسان از ولایت ولی متوجه ممالک گجرات شده جهت حفظ امن و عافیت و دفع
مرض فتنه اشتغال بعلم حدیث واجب دید انچه
و کتاب مرتب است بر ده باب -

باب اول در بیان احوال آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم قبل ولادت و قبل بعثت
ثبت شده -

باب دوم در بیان بعثت -

باب سوم در بیان نماز کردن آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم -

باب چهارم در بیان صدقات و زکوٰۃ -

باب پنجم در بیان صوم آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم -

باب ششم در بیان حج آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم -

باب هفتم در عموم احوال و معاش آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم -

باب هشتم در طب یعنی علاج و معالجه -

باب نهم در ادعیه و اوراد -

باب دهم در احوال مختلفه - و درین باب غزوات و ازواج و اولاد و اعظام و

غات و نموائی و حواری و خدام و حارسان گنبدان و فرستادگان و کاتبان

و در باب سلاح و لباس و غیره همه را مختصراً ذکر کرده و نام هر یک نوشته

درین کتب خانه آصفیه دو نسخه آن در فن سیر بر نمبر ۵۷ و ۵۸ موجود است -

نسخه نمبری ۵۹ نسخه معمولی بخط عادی نام کاتب و سال تحریر هیچ کدام مرقوم نیست - جمله

اوراق هفتاد و هفت و سلطوری صفحہ شانزده -

و نسخه نمبری ۱۰۷ خط نستعلیق بر کاغذ حنائی با جدول سرخی مکتوب به سال یک هزار و هشتاد

و چهار هجری است جمله اوراق ۱۲۹ و سلطوری صفحہ سیزده -

و تخی ندانند که مصنف موصوف برائے کتاب خود کدامی نام در خطبه ذکر نموده - در فهرست

کتاب خانه آصفیه نام نسخه اولی سیر نموی و نام نسخه ثانیة السیر و السلوک بطا هر این هر دو نام

از بابیه ان کتب می باشد -

معراج النبوة

در بیان سیرت نبوی بزبان فارسی تصنیف ملا امین الدین الهروی متوفی بعد از سنه ۹۰۰
 نهصد هجری - سال و فاش ببحث معلوم نشده و لیکن مصنف موصوف کتاب خود روفاات
 انجات را در سنه ۹۰۰ تصنیف نموده بود و بنام سلطان حسین ابوالعازی مضمون کرده بود
 معتمد اما محتوی است بر محامد و مناجات الهی و نفوت و صفات و خصائص
 ذات و فضائل صلوات بر حضرت نبوت پناهی صلی الله علیه و آله و سلم -
 و کن اول ذکر نور شمائل السوراء حضرت و انتقال او از اصحاب طیبه بارعام طاهر
 تا وصول آن دره کائنات بعد از رحمت حضرت آمنه - و درین رکن حالات آن
 انبیا کرام که در سلسله حضرت نبوی بودند هم بشرح و بسط تمام ذکر نموده -
 و کن دوم متضمن وقایع ایام ولادت تا هنگام بعثت و ذکر اسما و شریف آن
 عنصر لطیف و وقایع چهل سال -
 و کن سوم مشتمل بر نزول وحی و کیفیت ابلاغ امر و نبی و وقایع که از روز بعثت تا
 شب هجرت ظهور آمده و ذکر معراج بحال شرح و بسط درین رکن مذکور است -
 و کن چهارم در وقایع که از یوم هجرت تا وقت وفات ظاهر گردیده -
 خاتمه ما در معجزات مشهوره که در کتب معتبره مذکور و مسطور است -
 و درین کتب خانه اصغیه و دو نسخه کامله و دو نسخه ناقصه موجود است -
 اما نسخه کامله اولی که بر نمرد (۱) مخزون است نهایت خوشخط و تعلیق تمام اوراق با جدول
 طلانی در صفحہ اول لوح طلانی -
 رکن اول مکتوبه سنه ۱۰۸۷ که هزار و هشتاد و شش هجری - و بعد آن آخر کتاب مکتوبه سنه ۱۰۸۷ که هزار و
 هشتاد و هفت هجری -

المتوفی فی سیرة المصطفی مشهور بسیرت گازرونی

تصنیف علامہ سعید بن مسعود بن محمد بن مسعود گازرونی متوفی ۸۵۸ھ ہشتاد و پنجہ و
ہشت ہجری در سیرت آنحضرت است کتاب مرتب است بر چار قسم و یک خاتمہ
و در ہر قسم چند ابواب قرار دادہ -

قسم اول در بیان حالات اول غفۃ نور محمدی تا ولادت آن سرور دوران
ہشت باب است -

قسم دوم آنچه از ابتداء ولادت تا زمان نبوت واقع شدہ و دین
قسم نہ باب است -

قسم سوم آنچه در زمان نبوت و مدت اقامت کہ واقع شدہ و درین ہم
نہ باب است -

قسم چہارم آنچه در سالہائے ہجرت واقع شدہ و درین یازدہ باب است
خاتمہ در بیان صلوات وغیرہ -

نسخہ کتب خانہ آصفیہ تبریز ۱۳۵ - نسخہ قدیمہ است بخط نسخ صاف کہ در سال

۸۶۸ھ ہشتاد و شصت و ہشت ہجری بعدوہ سال از وفات مصنف نوشتم شدہ
نام کاتب عبدالحی بن عبد الملک بن ابی یزید الواعظ است -

جلد اوراق دو قند و ہفت و بطور فی صفحہ بیست و دو -

و نسخہ مذکورہ مولوی حاج سید محمد کاظم حسن شیفۃ کتوری مرحوم ہدیۃ درین کتب خانہ
بنام تاریخ ۹ ہر جمادی الاول ۱۲۷۵ھ داخل نمودند و در رجستہ داخل بر نمبر (۴۶۰) نمبر

۱۳۵۰ هـ سیر درین کتب خانه داخل کرده شد -
در آخر کتاب بر ورق جدید چند سطور نوشته مرحوم موجود است -

تحفة المورود فی معرفة المقصور والممدود

تصنیف ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن مالک الجبلی المتوفی ۶۷۲ هـ -
موسموع کتاب بیان الفاظ که به قصر خوانده می شود و به مد و معنی هر یک بوجه قصرد
متغیر می شود -

اول کتاب - بذات نجد الله فهو سناو للنطق منه بجملة و بها الخ -
اما مصنف رحمه الله یس یکے از مشهورین ائمه علم صرف است ذکرش در
فوات الوفيات و طبقات ابنی و بغیة الوعاة و غیره به کمال تفصیل موجود است -
نام کاتب و سنه کتابت در آخر مذکور نیست -
اما بظاہر نسخه مذکوره مکتوبه کم از پانصد سال نخواهد بود -
جله اوراقی هفت - و بطور فی صفحه نوبست ۲۰ -
این کتاب در ۳۱۵۰۰ مطابق ۱۸۹۶ هـ تصحیح فاضل ابراهیم الیازجی از مطبع البیان
طبع گشته شایع شده بود -

شرح تصريف الغري يعني شرح زنجاني

علامه سعد الدين مسعود بن عمر الشافعي التوفي سنة ٩٢٠ هـ بقصد وودود وهجري ركن كتاب التفسير
للعلامة عز الدين ابي المعاني ابراهيم بن عبد الوهاب بن علي الشافعي التوفي سنة ٦٥٥ هـ در سنة
بقصد وکی و هشت هجری شرح نوشته - این همان شرح است -

اول کتاب - اروی زهری بخراج فی ریاض الکلام الم -

نسخه موجوده کتب خانه اسمفیه نمبری - ٩ - فن صرف بخط عرب خوشخط بر کاغذ گنده خان
بالغ است و نهایت محشی و بیش انظار علی و کبار بوده - و در آخر نوشته است که هشت طلب علوم
در این نسخه قرائت فرمودند -

سال کتابت خمس و سبعین و ثمانمائة (هشتصد و هشتاد و پنج) هجری است - نام کاتب محمد بن قاسم بن
الغزالی است -

جلاد راقی چهل و نه - و بطور فی صفحه مقدمه - در خانه این عبارت نوشته است -

كان الفراغ من هذا الشرح المبارك يوم الاربعاء من ايام شهر سنة
خمس وسبعين وثمان مائة (هشتصد و هشتاد و پنج) هجری علی ید العبد الفقیر الحقیر الذلیل المعتر
بالذنب والتقصير الراجی مغفوره اللطیف الخیر محمد قاسم بن الغزالی خضر الله له و

لوالديه وجميع المسلمين - RARE BOOK

72.6.74

Date 26.11.79



شرح تصريف الغزى

اصل متن تصريف زنجاني تصنيف علامه عز الدين ابو المعالي ابراهيم بن عبد الوهاب علي الاشرفي متوفى ۶۵۵ هـ خمس وخمسين وستمائة هجرى است - علمائى اعلام يكى بعد ديگر سے برتن مذکور شروع نوشتند بجز آن علامه سراج الدين محمد بن عمر اعلمى متوفى ۷۵۵ هـ به قصد و نياہ ہجری ہر سال شرح نوشتہ - و علامه سعد الدين بلبلادى بر شرح سراج الدين شرح نوشتہ و بين شرح محمد بن قاسم الغزى متوفى ۸۵۵ هـ حاشیہ نوشتہ ذکر شد در کتاب الفوائد اللامع لشمس الدین موجود است و نے کچھ وفات غزى در ان مذکور نیست زیرا کہ غزى بعد از وفات شمس الدین چندین سال بقید حیات بودہ - این همان حاشیہ است اول -

”اللهم صل على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم بقول الفقير للمعترف بالجزء والتقصير محمد بن قاسم الغزى الشافعى لطف الله به آمين الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وخاتم النبيين وقائد المعز المجاهدين وعلى آله واصحابه اجمعين وبعد فعند تعليق لطيف على شرح التصريف الم -“

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر (۱۰) فن صرف خوشخط بخط نسخ است - ظاہر این نسخہ نسخہ مصنف و مکتوبہ خود مصنف است چرا کہ جاہا تکرار کردہ و جاہا عبارات جدیدہ اضافہ نمودہ - در آخر عبارات نوشتہ است کہ مؤلف آن محمد بن قاسم الغزى در سال ہشتصد و ہشتاد و ہشت آن را تحریر نمودہ - و آن عبارت اینست -

”الحمد لله الذى هدانا لهذا وما كنا لنهتدى لولا ان هدانا الله وصلوة وسلامه على سيد المرسلين وامام المتقين وقائد الغر المحجلين محمد وآله وصحبه اجمعين حسبنا الله ونعم الوكيل فرغت من كتابه هذه النسخة المباركة بعون الله فى صبيحة يوم الجمعة ثامن عشر من شهر ربيع الثامن سنة ١٢٠٠ م -“

و نیز بر حاشیہ خانہ تعلیم مصنف نوشتہ است کہ این حاشیہ را در پنج مجلس کہ اول آن یوم یکشنبہ

اینهم شهر جمادی الاولی از شهرور سال هشتصد و هشتاد و هشت هجری بود شروع نمودم و در
 روز پنجشنبه نوزدهم شهر شوال سال مذکور ختم نمودم - و عبارت مذکور این است :-
 "الف هذا التعليق المبارك في خمسين مجلسا واولها يوم الاحد السابع من
 شهر جمادی الاخر من شهر سنة ۸۰۸ و آخرها اصبحة يوم الخميس التاسع عشر
 من شهر شوال من السنة المذكورة كتبه محمد بن قاسم الغزالي"
 و در خاتمه کتاب اجازه تعلیم خود علامه زکریا بن محمد بن احمد بن زکریا الانصاری شافعی است
 بعد ملاحظه کتاب برائے مصنف نوشته - و اجازه مذکور اینست :-
 "الحمد لله حق حمده والصلوة والسلام على سيدنا محمد خير خلقه وبعد
 فقد وقفت على هذا المؤلف البديع والافخج الرفيع الذي لم يشبع على منواله ولم
 تسمع جل القراع بمثاله فوجدت مرفعة ايدى الله وتشغله بمولاه قد حوزو حق
 وفق وحق وغاص فلجأ وهدب فافاد ووصل الى ما لا يوصل اليه الا بالفتح
 الرباني والالهام الصمداني فلم يبق الا الشنا على فضائل المتصوفة وفواضله المتنوعة
 ولقد حق له ان يقبل الموصولون عليه وان يحتوا الافاضل بين يديه ليقتبسوا من
 مشكاة فضله ويغترفوا من بحار علمه وقد اجزت له ان يدرس ولفي ويولف في
 هذا الفن وغيره من الفنون التي اتقنها فقد لازمى مدة مديدة لا يمنعه الله توفيقه
 وتسليله وجداته اهلا لذلك بعون القادر المالك واسئلكم ان لا تخليني
 من بركة دعواتي في خلواتي وجلواتي والله اسأل ان يحق لنا وله المأمول انه علم
 عجيب واكرم رسول قال ذلك وكتبه زكريا بن محمد بن احمد بن زكريا الانصاري
 الشافعي حاملا مصليا مسلما
 حروفها كصدوسي و هفت - و بطور في صفحه هفده - ۱۶

شرح تصريف المفتاح

اھل مفتاح العلوم تصنیف علامہ سراج الدین ابو یعقوب یوسف بن ابی محمد بن علی السکاکی متوفی ۷۷۱ھ است و عشرین و ستائے ہجری است۔ کتاب مذکور مثل است بر سہ علم فن علم صرف نحو علم معانی بیان۔

علمائے اعلام و فضلاء کرم حواشی و شروح بر کتاب مذکور نوشتہ اند۔ بعضے اوشان بر ہر سہ فن است۔ بعضے بر فن اول۔ و اکثر آئین بر فن ثالثی باشد۔ و حواشی و شروح فن اول و ثانی و کمتر دستیاب می شود۔

این نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر غیرہ فن صرف مخزون است شرح فن اول است کہ علامہ ابو العلامہ ابو انصاف محمد بن دہقان در سال ہفتصد و دوازده ہجری در شہر تہذ تصنیف نموده۔

ذکر شرح این علامہ بر ہر سہ اقسام ثلثہ مفتاح نموده و گفتہ کہ شرح قسم اول و دوم مکمل شد و شرح قسم ثالث نامامم بود کہ علامہ محمد بن دہقان رہ گرائے عالم جاودانی شد پسرش علی بن محمد بن دہقان در جزیرہ حواریم در سال ہفتصد و ہشتصد و آن را تمام نموده و خدمت سلطان محمد اورنگ خان ہدیہ داد۔

نسخہ مذکورہ بخط علی بن محمد بن دہقان پسر شرح است کہ در سال ہفتصد و ہجده ہجری در حواریم تحریر نموده۔

جلد شصت یکصد و شصت و نہ۔ و بطور فی صوفیست ایک۔

الكنوز فی علم التصریف

محمد بن صدوق القالی متوفی سنہ کتاب بیخ کنج کہ در میان طلبہ علوم این
ریار دایر و بائرو زبان فارسی است بہ اصرار اجاب ذہری ترجمہ نموده و کتاب را
مثل اصل بیخ کنج باب مرتب کرده نام آن "الکنوز فی علم الصرف" مقرر کرد۔
اوش۔ الحمد لله العلی العظیم والصلوة علی نبیہ محمد الکریم و علی الہ واصحابہ
المتمکین بدینہ القویم الخ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ شامل نمبرہ فی صرف بخط نسخ صاف۔ مکتوبہ مستلیمہ کبیرارو
نہ ہجری نام کاتب تحریر نیست۔
جلد او راق چہل و سہ۔ و سلور فی صفحہ یازدہ۔

اساس الطب

تصنيف

جالينوس

حنین بن اسحاق المتوفی ۲۶۰ ترجمه آن در عربی نموده درین رساله آن امور ذکر نموده که هر که اراده و قصد عمل و تعلیم و تعلم فن طب نماید واجب است که باین امور اولاً واقف شود۔

اول این رساله۔ الحمد لله كما يستحقه الخ۔

و در اصل این رساله در شش ورق است اما همراه چند رسائل دیگر از مصنفات جالینوس ذکر یارازی و خجندی و یکی واقوال حکماء قدیم جلای و دو رساله درین مجموعه می باشد همه کیاب و نایاب۔

حکیم سید محمد حسین افسر الاطباء حیدرآباد دکن الخطاب فیلسوف جنگ تعلم خود بر ورق اول این مجموعه نام آن رساله جامع الشفاء تحریر نموده و در فهرست کتبخانه آصفیه مطبوعه سال ۱۳۰۶ که هزار و سه صد و سی سه هجری از نام اساس الطب بر صفحه ۹۱۴ جلد دوم فهرست طبع شده و نمبر این مجموعه ۲۴۲ فن طب یونانی قرار یافته و بانی دیگر رسائل که درین مجموعه موجود است باعتبار نام آن بجای خود بحساب حروف هجا در فهرست مطبوعه مذکوره درج شده باین احوال که این رساله شامل نمبر ۲۴۲ فن می باشد۔

فهرست جلد رسائل مجموعه اینست

۱) کتاب فی اساس الطب جالینوس۔ ۲) کتاب فی معرفة اهل جالینوس۔

- (۳) کتاب فی تحریم الدفن قبل اربعۃ ساعۃ
جالینوس۔
- (۴) کتاب المدخل فی الطب جالینوس۔
- (۵) کتاب الطبائع وصف خلق الانسان
جالینوس۔
- (۶) کتاب برد الساعۃ محمد بن زکریا
الرازی۔
- (۷) کتاب فی معرفۃ القصد۔
- (۸) کتاب الفیاض محبۃ العلاج طاهر بن
ابراہیم السخری۔
- (۹) کتاب قرابادین ومحبۃ العلاج۔
- (۱۰) رسالۃ فی شرح قول الشیخ احرارہ فی فضل
فی الطب سواد و فی ضده بیاضا
لمحقق الطوسی۔
- (۱۱) کتاب انفسول البقرط
- (۱۲) کتاب فی صناعۃ الطب محمد النجندی۔
- (۱۳) کتاب شفاء العاجل صدر الدین بن محمد
- (۱۴) کتاب معالجات الاطفال فی حواشی
شفاء العاجل۔
- (۱۵) رسالۃ فی معرفۃ مویائی محمد زکریا
- (۱۶) القول فی الادویۃ الیٰی یكثر فی استعمالها
محمد بن زکریا۔
- (۱۷) القول فی مواد غذیۃ من مائۃ مسجی۔
- (۱۸) القول فی مواد غذیۃ من مائۃ مسجی۔
- (۱۹) القول فی الملبس من مائۃ اوراق
- (۲۰) القول فی المعرفۃ قوی ادویۃ من
مائۃ۔
- (۲۱) القول فی التوم والیقظۃ من مایۃ
- (۲۲) القول فی اعراض الحركات و مایاها
من مایۃ۔
- (۲۳) القول فی الاشفاق بالادویۃ من
مایۃ اوراق۔
- (۲۴) القول فی اغراض مایۃ برز من البدن کوما۔
- (۲۵) القول فی اغراض مایۃ برز من البدن کوما۔
- (۲۶) القول فی ترکیب ادویۃ مسهلۃ من
مایۃ اوراق۔
- (۲۷) القول فی استدلال من مایۃ۔
- (۲۸) القول فی استدلال من مایۃ۔

یحققن فیہ واسبابہا۔

(۱۹) القول فی حفظ الصحتہ من مایۃ - (۳۰) القول فی حفظ الصحتہ و تدبیرہا فی

جمع اسنان من مایۃ -

(۳۱) القول فی تحریف الصحتہ من مایۃ - (۳۲) القول فی المزاج من مایۃ مسجی -

مجموعہ مذکورہ بر نمبر (۲۴۳) فن طب مخزون است و مکتوبہ سلسلہ یکہزار و دوصد و

سی و سہ ہجری است - جلد اوراق ۲۶۹ سطور ۱۴ -

و آخر ان عبارتے نوشتہ ازان معلوم می شود کہ این رسائل بسیار نایاب و کیاب بود و
طیبہ ہندی را در کابل از امیر کابل در سلسلہ یکہزار و دو ہجری دستیاب شد - و طیب
مذکور در ہندوستان آوردہ در حیات خود بہ کسے ندادہ بعد سہ سال کہ طیب موصوف
وفات یافت آن رسائل در ملک دکن رسید و نزدیک صراف آن بودہ و
آن صراف بموجب معاوضہ خود بہ یک طیب حیدر آبادی برائے معالجہ دادہ و
طیب موصوف در سلسلہ یکہزار و دوصد و سی و سہ ہجری نقل آن گرفتہ و این ہمان
نسخہ منقولہ ہست و مہارت کہ در خاتمہ تحریر است نیست -

این رسالہ ہائے حکمائے اولین در کتب خانہ بادشاہ بودند و بادشاہ را مرض مزمن
لاحق گردید چنانچہ کسے از ہند بہ کابل رفتہ معالجہ بادشاہ نمود صحبت کلی حاصل شد آن طیب را
بادشاہ بسیار سرفرازی فرمودہ طیب موصوف در تلاش این رسالہ ہا از مدت بودگان
بدست نمی آمد طیب را معلوم شد کہ در کتب خانہ بادشاہ رسالہ جامع الشفا ہستند
آخر الامر از بادشاہ سوال رسالہ ہائے مذکور نمود بادشاہ این رسالہ ہائے بآن طیب
بخشید در سال در سلسلہ یکہزار و دو ہجری تریز و طیب آمدند بعد سہ سال در ہند باز
رسید و در زندگی خود بہ کسے نداد معلوم نیست کہ از ہند در دکن چہ طور رسید و بدست
بنده باین طور آمد کہ یک حرف بود معالجہ او بدست احقر افتاد و از نقل شافی مطلق ہا و شفا یافتہ و این کتاب
برائے مطالعہ دادہ و چنانچہ این اثر نقل گمانید و پیش خود داشتہ و ہر کسے را کہ بدست آید بجان خود بدرد رسالی
سلسلہ نقل گردید در کتب دال است - و این خط حکیم محمد حسین فیلسوف جنگ ہست -

الاسباب والعلامات

تصنيف نجيب الدين ابو حامد محمد بن علي بن عمر السمرقندي که در شهر بهرات در قتل عام چنگیز خانی
در ۶۱۹ هجری مقتول شد و معاصر علامه فخر رازی التوفی ۶۲۶ هجری بود -

کتاب مذکور در اسباب و علامات جمله امراض است که هر آنچه از تجربه خود و اوقات مختلفه
بعللاج مریضان ظاهر شده آنها برای یادداشت تحریر نموده و شروع از امراض سر نموده و بر آخر
اعضای جسم ختم کرده -

شروع کتاب این است -

”الحمد لله على نعمائه السابعة وايا ديه اللاحقة حمداً يلجب المنزلة من انعامه
والصلوة والسلام على خير خلقه محمد وآله اجمعين قال الشيخ الامام محمد بن علي بن
حمزة السمرقندي ادام الله بركة انفاسه اني قد جمعت لاجل في هذه المجلدة ما
كانت حاجتي اليه اضطرارية عند مشاهدتي للمرضى ومعالجتهم لتكون حائزاً
بين يدي النظر فيما واستغنى بما عن النظر في كتب شتى“

ابن ابی اصیبعه در کتاب عیون الانبار باب مصنف موصوف و کتاب اسباب و علامات
چنین گفته -

”نجيب الدين ابو حامد محمد بن علي بن عمر السمرقندي طبيب فاضل بار
وله كتب جليلة وتصانيف مشهورة وقتل مع جملة الناس الذين قتلوا بمدينة
هراة لما دخلها التترو وكان معاصراً للحم الرازي ونجيب الدين السمرقندي
من الكتب كتاب اغذية المرضى وقسمه على حسب ما يحتاج اليه في التغذية لكل
واحد من سائر الامراض كتاب الاسباب والعلامات جمعه لنفسه ونقله من
القانون لابن علي بن سينا ومن المعالجات البقرانية وكامل الصلابة الاقربا بن الكبير

کتاب الاقربا ہدین الصغیر

وحاجی خلیفہ در لغت اسباب و علامات در کشف الطنون چنین گفته۔

” (اسباب و علامات) للشیخ الامام نجیب الدین محمد بن علی بن عمر السمرقندی
 جمیع فیہ جمیع العلل والامراض الجزیة علی سبیل الاستقصاء حتی لا یشتد منها علی نوع
 اسبابها وعلاماتها واورد کل نوع بعلاج مجمل نقل من کتب الطب اولہ الحمد لله
 علی نعمائہ السابعة الخ وقد اشتمل هذا الكتاب بسبب شرح المحقق برهان الدین
 نقیس ابن عرض بن حکیم المتطبب الکروانی وهو شرح لطیف فمزج حق فیہ
 فاجاد وارضی المطالب فرق ما یزاد وقرأ من تألیفه بسمرقندی او اخر صفر سنہ
 سبع و عشرين ثمانمائة و اهداه الی السلطان الوغ بیک

نسخہ موجود کتب خانہ اصفیہ کہ بر نمبر ۲۳ فن طب مخزون است نسخہ قدیمہ مخدومہ
 در مطالعہ علماء کاظمین بودہ و بانسخہ مصنف مقابلہ ہم شدہ بخط نسخ قلم عرب مکتوبہ سال کہ ہزار

دوازده ہجری است۔ نام کاتب حسین بن علی است۔
 جملہ اوراق یکصد و ہشتاد و ہشت۔ و بطور فی صفحہ نوزدہ۔

در اول و آخر عبارات تملیک و مطالعہ کتاب و دیگر فوائد ہم مرقوم است۔

تذکره اولی الالباب الجامع للعجب العجا

معروف بتذکره الانطاکی

کتاب مشهور و معروف و نهایت معتبر و مدار کار اطباء مذاق و محالین کاطین آفاق و در بیان
طب یونانی -

تصنیف شیخ داؤد بن عمر الانطاکی العزیز السوفی است که هزار و هشتاد و هجری -
اول کتاب - سبحانه با مبدع مواد الکائنات بلا مثال سبق الم کتاب مرتب
است بر مقدمه و چهار باب و خاتمه -

مجموعه و تعداد علوم مذکوره درین کتاب و خلق فن طب بآن علوم -
باب اول در بیان کلیات فن طب -

باب دوم در بیان قواعد افراد و ترکیب -

باب سوم در بیان اوریه مفرده -

باب چهارم در بیان و علاج آئنها -

خاتمه و در نکات غریبه و عجائب لطیفه فن طب - رال تصنیف این کتاب ۹۶۶ هجری
هفتاد و شش هجری است چنانچه در کتب خانه آصفیه چهار نسخه فلیه و در نسخه مطبوعه مصر موجود
است نسخ فلیه برنمبر ۲۳ و ۴۸ و ۶۹ و ۲۰ مخزون و نسخه مطبوعه برنمبر ۳ و ۳۵ و
۵۴ مرتب است -

(۱) اما نسخه اولی فلیه برنمبر ۳۳ - نسخه قدیمه بخط عرب نسخ مکتوبه که هزار و نود و یک سال
می باشد - نسخه مذکور در مطالعه اکثر کاطین بوده چنانچه از عبارات مرقومه درق اول واضح

شود در جلد اوراق ۲۴۸ - دو صد و چهل و هشت و بطورنی صفحه سی و دو ورق آخر صفحه دوم ترجمه مصنف مرقوم است از ان کمال عظمت و جلالت علمی مصنف بخوبی ظاهر است
۲. نسخه ثانیه منبری ۸۸ بخط عادی تعلیق این هم نسخه قدیمه و محشی است بحواشی نعمت الله و عواشی اخترا و ورق آخر ضایع شد بجائے آن ورق جدید موجود است - باین وجه سال نابت معلوم نشده -

طه اوراق چهار صد و سه و بطورنی صفحه بیست و پنج -
۳. نسخه ثالثه که بر نمبر ۲۰۶ مخرون است خوش خط بخط نسخ نام کاتب و سنه کتابت بدان مرقوم نیست - اما در ورق اول این عبارت نوشته است -
من کتب الحقیر عبدالرحمن بن سید محمد اسلم الحنفی حنی عنہا کتبہ او اخذ فی الحجۃ الثانیۃ ہجری یکہزار و
بصد و چهل و ہجری ازین عبارت ظاہر است کہ نسخه مکتوبہ قبل این سال خواهد بود - جلد اوراق
چار صد و سه و بطورنی صفحه بیست و پنج و شصت مطبوعہ بس یک نسخه مجلد در جلد بر نمبر ۱۳
۳ و یک نسخه مجلد در یک جلد منبری (۵۷۳) است -
ہر دو مطبوعہ ۱۳۰۶ یکہزار و سه صد و ہشت ہجری است -

جامع اللطافت

تصنیف حکیم عزیر الرحمن حرف حکیم خدایار خان بن حکیم محمد مقیم الدین خان حیدر آبادی متوفی ۱۰۵۰
در بیان اسراض و علاج هر یک مرض ترتیب کتاب بر اصول و ابواب و غیره نیست
بکده مصنف علامه اول نام هر مرض می نویسد بعد آن علامات و اسباب و اقسام آن مرض
بیان می نماید بعد آن علاج هر قسم علیده علمیده تحریر می سازد -
و شروع از مرض صدر نمود -

اول کتاب الحمد لله الذی یلجی و یملیت وهو علی کل شیء قدیر الف -
درین کتب خانه دو نسخه قلمیه برنمبر ۱۰۵۱ و ۱۰۵۲ فن طب موجود است اما نسخه نمبری ۱۰۵۳
بخط نسخ معمولی مکتوبه ۱۹۰۱ هجری لکمه کهنه و هشتاد و شش هجری مقام حیدر آباد دکن است
و مصنف محدوح نامان در قید حیات بود و عبارت خاتمه اینست بتایخ نوزدهم شهر
زی الحجه ۱۰۵۶ لکمه مقدسه در بلده فاخره حیدر آباد کتاب جامع اللطافت تصنیف محدومی و
مولای حکیم خدایار خان سلمه الله و ابقاه بدستخط عاصی کبیر خاک راه صوفیان محمد اشرف صوفی
در ایام معدود با تمام رسید حق تعالی جاقبت او و جمیع مسلمانان بخیر گردان آمین آمین -
و ازین علم عاصی را بهر و اباب گردان آمین آمین تمت تمام شد -
جمله اوراق دو عدد و سی و هفت و بطور فی صفحه سیزده -

و نسخه نمبری ۱۰۵۴ هم بخط نسخ معمولی مکتوبه ۱۹۰۱ لکمه کهنه و نو و هشت هجری است
خاتمه آنرا که در همان سنه مذکور خوانده نشده بخط محمد وارث طبیب الغریب -
جمله صفحات سه صد و پنجاه و دو و بطور فی صفحه یازده -

جوامع الکمالین

در بیان امر این چشم نسخه قدیمه بخط عرب مکتوبه ^{۵۲۴} پانصد و بیست و هفت هجری -
بر شماره ۶ فن طب مرتب است - از شروع کتاب یک ورق ناقص است - در
شروع این عبارت است -

الباب الاول فی ابتداء الامراض الخفية عن الحق ۱۱ -

کتاب مرتب است بر مقالات -

در مقاله اولی هفتاد و چهار باب است و این مقاله ختم است بر صفحه ۲۱۹ -
و مقاله ثانیه از صفحه ۲۱۱ شروع است مگر آنجا نوشته است المقالة الثانية من فصول
البقراط نقل حنین بن اسحاق "ازین عبارت معلوم می شود که در اصل کل کتاب ترجمه
فصول بقراط است که جوامع الکمالین نوشته -

و این فصول غیر فصول مشهوره است که شرح آن علامه قرشی و امین الدوله نصرانی و
عبد اللطیف بغدادی نموده اند - و این شروع درین کتب خانه آصفیه در فن طب یونانی
بر شماره ۱۰ و ۱۰ و ۲۰ موجود است -

و مقاله ثالثه ختم است بر صفحه ۲۴۰ و همانجا رساله کتابت پانصد و بیست و هفت هجری نوشته -
و این عبارت نوشته است -

تمت المقالة الثالثة من جوامع الکمالین فی الامراض الخفية عن الحق و بها
تمام الکتاب و ذلك فی شهر شعبان من سنة سبع وعشرين وخمسمائة و
الحمد لله حق حمده و صلواته علی سیدنا محمد و آله الطاهرين -

جمعه صفحات ۳۵۸ مجد و هشاد و هشت و بطور فی صفحه چهارده -

حل الموجز

بیرایان عربی تصنیف جمال الدین محمد بن محمد الاقرسی المتوفی قبل ثمانیة مئة سنة -
 شرح کتاب موجز است که علامه ابوالحسن علاء الدین علی ابن الحرم القرشی المعروف
 بابن نفس المتوفی سنة ۷۱۶ از قانون شیخ الرئيس المتوفی سنة ۷۱۶ خلاصه کرده تا مشهور قرار داده -
 شرح مذکور در میان طلبه مشهور بنام اقرسی شرح موجز است - نام اصلی آن من المرحوم
 زیاده مشهور نیست -
 اولش این است -

”الحمد لله رب العالمین والصلوة علی افضل انبیاءه محمد وآله اجمعین
 وبعد فان علم الطب علم شریف لشرف موضوعه ووثاقته لآئله وبشدة
 الحاجة الیه وفي الاشتغال به من الثواب الجزیل ما لا یوصف لتضمنه انما
 اتار رحمة الله تعالى علی عباده والتوسل به الی اراحة نفوسهم عن الاسقام
 فلذلك صرقت بعض ازمنة تحصیل الیه وقرأت المختصرات المشهورة فیہ
 علی والدی شرط العت اکثر ما بلغنی من المطولات وما اکتفیت بما اکتفی به القاصرون
 من الاطباء وهو القدر الذی به یعیشون بواسطته الی الملوك یتفرون بل
 حقیقته وقواعد علمه وجه یوافق للاصول الحکیمة وكان من جملة ما قرأت موجز
 القانون للحکیم المحقق ابی الحسن القرشی المعروف بابن النفس فاردت ان یشرحه
 لمافیة من المشكلات افاداة للطلاب وطلباء الثواب فالت هذا الكتاب الی -
 مدین کتب خانة آصفیه ونسخة قلمیه آن در فن طب برنمبر ۲۲ و ۲۳ موجود است -
 نمبر ۲ بخط نسخ مجدول باجدول شماری کتوبه سال یک هزار و سه هجری بقلم حسین برسی الحوری
 ابهرانی است - جمله اوراق سه صد و هشتاد و نه - و بطور فی صفحه هفده -

نسخه ثانیه نمبری ۱۳ بخط نسخ خوشخط نام کاتب و سال کتابت مرقوم نشده. بحیال حقیر مکتوبه
 ۲ خرداد یازدهم می باشد.
 جمله صفحات پانصد و هفتاد و شش و بطور فی صفحه بیست و دو.
 و این کتاب در هندوستان یکبار طبع هم رسیده است و لیکن سده کتابت برو مرقوم
 نیست -

خواص الادویه المفردة

کتاب از اول بقدرست خوش ورق ناقص است باین وجه نام مصنف معلوم نشده.
 شاید که تصنیف ابوالصلت امیه بن عبدالعزیز الاموی المتوفی ۵۲۹ هـ باشد.
 نسخه موجوده شروع از خواص افیون است اسامی ادویه به حروف هجاء مرتب است و
 خاتمه کتاب برلفظ یا قوت و بیان خواص آن است -
 نسخه موجوده کتب خانہ آصفیه که مرتب برنمبر ۶۶ فن لب است بخط عرب نسخه قدیمه
 مکتوبه سال پانصد و نود و سه هجری بخط حنظلہ بن عبداللہ عتیق الشیخ الامیر ولی الدین ابوالفضل
 یحیی بن المقلد بن سلطان بن المقلد بن زلیح می باشد -
 عبارت خاتمه این است -

وتم باب الیاء وهو تمام الکتاب وافق الفراغ من نسخه يوم الاحد لعا
 عشرين من صفر سنة ثلاث وتسعين وخمس مائة والحمد لله وحده والصلوة
 علی نبینا محمد وآله الطاهرين العبد الفقیر الی رحمة الله تعالى حنظلہ بن
 عبد الله عتیق الشیخ الامین ولی الدین ابوالفضل یحیی بن المقلد بن سلطان
 بن المقلد بن زلیح ۵۴۵
 جمله اوراق موجوده چهل و پنج ورق و در ورق آخر همدسه هفتاد و یک نوشته است -
 بطور فی صفحه پانزده -

ذخیرۃ الاسکنان الملک بن فیلقس فی القنین

محمد بن خالد ہندس نگار خلیفہ عباسی متعظم باللہ در عربی یک خطبہ برائے کتاب مذکور نوشتہ کہ از ان اہل
کتاب شروع می شود و ہووہذا
رو بامم الواجب الوجود مبتدی والی سابق علیہ نفتی لہ عالم النور والتاثر
وعالم بالاستحالة والتعبیر الخ
کتاب مرتب است بروہ فنون۔

فن اول در بیان اصول و مقدمات۔
فن دوم در بیان اصول صنعت و مائن اکیر۔
فن سوم بدیر ستیات۔
فن چہارم در بیان ساختن تریاقات و دفع سموم۔
فن پنجم در بیان صنعت اعزاز طسمیہ کہ در امر اخضر صعبہ و عسر البر و نافع شد۔
فن ششم انگشت برائے کواکب سبعہ یعنی خمس۔ قمر۔ زحل۔ مریخ۔ مشتری۔ عطارد۔
فن ہفتم در ذکر فنون مختلفہ طلمسات۔
فن ہشتم در بخورات کہ موجب محبت و عداوت می شود۔
فن نہم در خواص نباتات۔
فن دہم در خواص حیوانات۔

و در اول کتاب حالات حصول این کتاب کہ در اصل بعض کتاب بزبان عربی و بعض بزبان
سریانی بود و ترجمہ شدن آن در نگار مور بزبان عربی مذکور است۔

خلاصہ ترجمہ آن حقیر عنہ می دہتا موجب انشراح خاطر ارباب ناظرین فہرست ہذا گردو۔
 پس باید دانست کہ معتمد باللہ ہر گاہ شہر عموریہ را کہ از جملہ بلاد روم بود فتح نموده اورا سلطنت
 کہ در عموریہ یک دیر است کہ آن را ملک اینطوقوس شاگرد رشید اسکندر ذوالقرنین بنا کرد و بود
 و آنرا دیر اینطوقوس می گویند ملک موصوف آن را بحصار محفوظ کردہ دوران یک مکانی ساختہ
 کہ دوران آنرا انبیاء محفوظ نمودہ و قومی بلائے حفاظت و نگہداشت آن مقرر نمود و برائے اوشان
 معاش ہا وقف و مقرر نمودہ بجلالت و فراہمین عطائے معاش بہ اوشان نوشنہ داد و حکم فرمود کہ
 ہمیشہ نسلاً بعد نسل حفاظت و نگہداشت این مکان نمایند۔

معتمد باللہ باستماع ابن خبر عبدالملک بن یحیی صاحب برید و علی بن احمد بنیم و محمد بن خالد
 ہندس ارا حکم داد کہ در شہر عموریہ رفتہ شخص و جنس نمایند کہ در دیر مذکور کدام اشیاء و آثار انبیاء
 مخزون و محفوظ است۔ ہر سرفرستادگان رفتند و دروازہ دیر کشودہ داخل مکان مذکور شدند
 دیدند کہ مکان مذکور کا خالی ست چیزی دران موجود نیست تا امکان محض نمودند چیزی
 بدست نیامد و قصد مراجعت خدمت خلیفہ نمودند محمد بن خالد ہندس گفت کہ این ممکن
 نیست کہ ملک اینطوقوس این مکان را باین اہتمام محض بے سود و بے فائدہ بنا کردہ و اوشان
 برای آن مقررہ نمودہ باشد ضرورت کہ درین چیز بے عجب و غریب باشد و خلیفہ ہم این
 امر ہرگز باور نخواہد کرد کہ تعمیر مکان و تقرر اوقات محض بلا وجہ بود ہندس موصوف مساحت
 صحن آن مکان نمودہ خدمت خلیفہ معتمد باللہ مراجعت نمودند و کیفیت را عرضہ دادند و
 خیال خود ظاہر نمودند کہ اگر دیوار ہائے دیر مذکور کندہ شود عجیب نیست کہ دوران چیزی
 مدفون و مخزون باشد خلیفہ موصوف این رائے را پسند فرمودہ و گفتہ کہ بعد ہم و نگندیدگی
 دیوار ہا چیزی بر نیاید پس این امر نہایت بدینا و خواہد بود کہ ما بنا کردہ عمارات سلطین نامیہ
 بلا وجہ و بغیر عداوت کینہ بدیم و ضایع گردیم خصوصاً متعلق این دیر کہ موسوم است کہ دوران
 آثار انبیاء و می باشد و خیال محض و جنس آثار مدفونہ آن دیر را ترک نمود۔

روزی مامون باللہ در خواب دید کہ اوشان می گویند کہ ای برادر دیوار ہائے دیر را کن و از
 تحت آن ذخیرہ عظم ذوالقرنین و عظم اربط الحائس و ہر س کبیر بنما۔ این خواب ویدہ معتمد باللہ

بیدار شد و همان وقت محمد بن خالد هندی را طلب نموده حکم داد که برود و جدارها را منهدم نمایند.
 هندی موصوف رفته دیوار را منهدم ساخت مگر چیزی بر نیامد هندی موصوف کیفیت
 واقع خدمت خطبه معتمد بالله نوشته خطبه در جواب حکم فرمود که بنا باشد دیوار را بکند و چون
 بنا باشد دیوار را کنده شد صندوقی از مس برآمد که آهن پوش بود چون قفل صندوق گشادند و طلا
 صندوقی نحاس صندوقی از طلای خالص برآمد چون آن را گشودند در آن کتبی برآمد که بر اوراق
 طلا از حروف طلا نوشته بود و ضخامت هر ورق بقدر نصف انگشت و طول کتاب پنج دراع
 و عرض سه دراع و مقدار ضخامت حروف طلا بقدر یک شعیره یعنی (جو) بود و جمله اوراق
 کتاب سیصد و شصت و بطور فی صفح دو دوازده و بعض کتاب بزبان رومی و بعضی بزبان سریانی
 نوشته بود پس آن صندوقها را مع کتاب خدمت معتمد بالله به محمد بن خالد انعام و صلوات فرستاد
 که یک خطبه بران کتاب نویسد و کتاب بنام او شهر شود.
 نسخه موجوده کتب خانه آصفیه که برنمبر ۲۰۷۲ فی طب یونانی مخزن است بخط معمولی مکتوبه
 ۱۰۶۱ است که هزار و شصت و نه هجری قمری حکم محمد شافع می باشد.
 جمله اوراق چهل و شش و بطور فی صفح پانزده.

رسائل شيخ ابو علي سينا

در کتب خانة مصنفیه بر نمبر ۵۹۴۹ یک مجموعہ رسائل شیخ الرئيس ابو علی سینا المتوفی سنه ۴۲۸ است کہ در آن بست و ہفت رسائل شیخ موصوف بعضی در فن طب و بعضی در فلسفہ و غیرہ حسب تفصیل ذیل مجلد است ۔

- رسائل طبیہ سینوہ رسالہ و رسائل متفرقہ چاروہ رسالہ ۔
- (۱) رسالہ شیخ الرئيس فی حفظ الصحة
(۲) رسالہ شیخ الرئيس فی النبض
(۳) رسالہ شیخ الرئيس فی القصد
(۴) رسالہ بکتہا ۔ فی جفر
(۵) ۔ ۔ فی النفس
(۶) ۔ ۔ فی تفسیر آیۃ الدخان
(۷) ۔ ۔ فی استغناء الجو ۔
(۸) ۔ ۔ فی بیان الاشیاء الارضیہ
(۹) ۔ ۔ فی القویج
(۱۰) ۔ ۔ فی الکنجین
(۱۱) ۔ ۔ فی الفرق بین احوال العزیزۃ
(۱۲) رسالہ شیخ الرئيس فی شطر الغیب
(۱۳) ۔ ۔ فی السائل المحدودۃ
من طب ۔
- (۱۴) رسالہ شیخ الرئيس فی معرفۃ النفس و انفس
(۱۵) ۔ ۔ المسامۃ بتذکر الخطا فی تدبیر الابدان ۔
(۱۶) رسالہ شیخ الرئيس فی علم الکیمیا ۔
(۱۷) ۔ ۔ فی المویج
(۱۸) ۔ ۔ فی راج العشرۃ
(۱۹) ۔ ۔ مسامۃ خطبہ تجید و کلمہ الہیہ
(۲۰) ۔ ۔ فی البحث علی الذکر
(۲۱) ۔ ۔ فی المحفل
(۲۲) ۔ ۔ فی ترکیبہ النفس ۔
(۲۳) ۔ ۔ فی حدود الاشیاء
(۲۴) ۔ ۔ المسامۃ بالرسالۃ العرشیہ
(۲۵) ۔ ۔ فی نسخی قوال الصوفیہ من طرف سر القدر نقد سعد ۔
(۲۶) رسالہ شیخ الرئيس فی بیان اسباب المردوۃ غیو

(۲۴) رسالۃ الشیخ الرئیس فی التعلیل والافعال واثباتها۔
 ودر آخراین مجموعہ رسالہ اغذیہ از حکیم سمرقندی ہم است مگر قدرے نامکمل است۔
 مندرجہ کتابخانہ تصفیہ نمبری ۴۵۹ جدیداً خط بخط طالب علمانہ مگر صحیح معلوم می شود صفحات
 ۵۶ سطور ۱۵ سال کتابت و نام کاتب مرقوم نیست۔

سدیدی

تصنیف سدیدالدین کازرونی که یکے از علماء طب در قرن هشتم هجری بوده است شایع دران اهل قانون شیخ و شریع آن را جمع نموده - اویش این است :-

”الحمد لله الذی ابدع بقدرته جواهر عقلیه مجردیه ۱۶۱“
نسخه موجوده کتب خانہ آصفیه که بر نمبر ۲۴ فن طب محزون است بخط مادی مکتوبه ۱۱۸۸
ذیقعه ۱۰۶۵ سنه خمس و تین و الف هجری است -

نسخه صحیفه قدومه است و پیش اطباق بوده چنانچه آخر نوشته که از کتب خانہ حکیم منته گرفته
شده ۱۱۸۸ -

جمله صفحات هفتصد و پنجاه - و بطور فی صغیرت و سه -

و این کتاب اول بار در لکته و بعده در چندین مقامات طبع شده است -

درین اکثر اطباء بوده و در کتب خانه علوی خاں مخزنون بوده و در آخر سه ورق ناقص بود شخصی آن
سه ورق نوشته نسخ را کامل نموده سال تحریر این سه ورق ۱۲۷۰ هجری قمری است و هفت هجری
پس از آن ظاهر است که اصل نسخه مکتوبه قبل ازین رسیده است. نزد فقیر نظام این نسخه مکتوبه
صدی نهم خواهد بود. جلد اوراق سه صد و بیست و شش سطور فی صفحه بیست و سه. نسخه نمبر ۱۸۷
بخط مختلف در اول مال به نستعلیق و بعد آن خط نسخ عادی. مکتوبه ۹۰ هجری نهم صد و هفت
هجری و در کتابخانه ای اطباء دامت بوده چند مهور بر ورق اول ثبت است اما خوانده می
جو صفحات شش صد و بیست و شش سطور فی صفحه بیست و پنج و مخفی ماند که شرح اسباب در کلعه و
در بی و در کهنه و غیره بم بارها چاپ شده است.
نسخه مطبوعه کلعه در سال ۱۲۷۰ درین کتابخانه بر نمبر ۸ مخزنون است اما فضائل و مناقب. علامه
نفیس بی کتب خانه تراجم از آن معلوم است. مولوی خدا بخش خاں در محبوب الالباب میفرماید
الشیخ الامام نفیس بن عوف الکردانی افضل اطباء ای زمانه میرزا الفی یک گورگان بوده.
در معالجات مرضی مسیحائی می کرد.

شرح فصول بقراط

حنیف علاء الدین علی بن الحزم القرشی ثم المصری کنی باین نفیس متوفی سال ششصد و هفتاد و هشت
بت هجری ۷۸۰ -

روح کتاب این است -

« قال الفقیر الی الله تعالی علی بن ابی الحزم القرشی عفا الله عنه ان ما سلف من
روحنا لهذا کتاب نسخه مختلف بحسب اختلاف اعراض الطالبین وهذا النسخة
خاتمة فیها ما تراه لایقاً بالشرح وریعاً فی التصنیف الخ »

مکتب خانه اصفیه که بر نمبره ۱۸۱۱ طب مخزون است نسخه قدیمه بخط عرب است نام کتاب
سال کتابت اگر چه در آخر مرقوم نشده اما بر صفحه اول ورق اول عبارت تملیک بعلیم احمد بن
بی الانصاری الطیب نوشته در آن سال تملیک هفتصد و چهل و یک نوشته است پس ظاهر
ست که تاریخ تحریر اصل کتاب قبل ازین خواهد بود - و این تاریخ تملیک بعد پنجاه و چهار سال
فات مصنف واقع شده - ۲۷۱

طه اوراق هفتاد و نه - و طه در فی مکتوبست خوش -

بجه علامه قرشی پس در محبوب الالباب مذکور است -

« علامه علاء الدین علی ابن الحزم القرشی الدمشقی ثم المصری کنیت وی ابن نفیس است
صل وی از دمشق و بها نجاشه و نمایافته الاخر بمصر رفت و ازین جهت جلال الدین سیوطی در حسن
المحاضره او را مذکور کرده - صاحب حبیب السیر گوید که در مصر بلکه سائر امصار مثل او طیب
بود امام یافعی در مرآة البجنان فرما بدین طبع الطب بالمدینة المصریة و انتهت علیه معرفت الطب
مع الذکا و المفرط و الذهن الحاذق و المشاکلة فی الفقه و الاصول و المعربیه و انطق جلال الدین
سیوطی هم باین عبارت صاحب مرآة البجنان و حسن المحاضره و اعلم کرده از وی تصانیف

بیاراست و شرح قانون که او نوشته از همه ترین شروع یافته شد و در سه نسخه
هشتاد و هفت مجری در مصر ازین جهان رفت -

شرح فصول بقراط

تصنيف حكيم ابن الدولة ابو الفرح بن موفق الدين يعقوب بن اسحاق بن القف النصراني
متوفى سنة ٦٨٥هـ أشهد و شهاد و نوح هجرى - شروع كتاب ابن است -
” الحمد لله خالق الخلق ومبدي به وباسط الرزق وصمته ومقدار العمر و
مخضيه وموجد المرض ومشفيه موصولته على انبيائه ورسله واوليائه
اجمعين - قل الشيخ الامام العلامة قلوة الفضلاء ورئيس الاطباء امين الدين
ابو الفرح بن يعقوب الشحميرى بن القف المسيحي المتطبب وبعد قد سالتنى الامام
الرازى وغيره واجبت عنما وارتب له على كلمة من كلمات الفصول بحثا خلاصا
فاجبت له الى ذلك مستعينا بالله تبارك الله تعالى وسميته بكتاب الاصول
فى شرح الفصول والله تعالى يوفقنا واياه المعرفة الصواب بمنه كرمه الخ -“
نسخه كتب خانة آصفيكه برنبره - فن طب مرتب است بخط عرب سمولى است ونسخه
مقابل شده بالنسخه مرقومه على المصنف وابن جلد بخش جز اول است - چنانچه در آخر مرقوم
است -

” هذا الجزء الاول من شرح فصول بقراط لابن القف يتلوه الجزء الثانى واوله
المقالة قبل هذا الكتاب من نسخه مرقومه على المصنف حسب الطاقة والامكان
والحمد لله وحده -“
تلم كاتب و نسخ كتابت در آخر مرقوم نيت امايك عبارت تملك موجود است
در آن سال تملك به مقصد و نيت تحرير است و هو هذا -
” انتقل ذلك الى ملك العبد الحقير و هبة بن العفيف المتطبب بطريق
(الى ان قال) سنة سبع وسبعائة -“

جلد صفحات چهار صد و سه - و بطور فی صفحه بست و دو -
 و ترجمه امین الدوله بشرح و بسط تمام در صفحه ۲۷۲ جلد دوم مطبوعه مصر از کتاب عیون الانبا
 ابن ابی حمیمه مذکور است محصلش این که او در کرک پسر دهم ذیقعد سال شصت و سی هجری
 متولد شده و از والد خود و از دیگر کاتبین آن زمان تحصیل علوم نموده در ماه جمادی الاولی سال
 شصت و هشتاد و پنج هجری ازین عالم بعالم جاودانی فرامید - از تصنیفات اوست شافی
 در طب و شرح کلیات شیخ الرئیس یک مجلد و شرح فصول بقراط در دو مجلد و مقاله در
 خط صحت و کتاب الحمه در علل جراحی و شکر بست مقاله که در آن جلد مایه کج جراحی ذکر نموده
 و کتاب جامع الغرض و حواشی جلد ثالث قانون که یافت نمی شود - و شرح اشارات مسوده
 مسوده تا تمام و مساحت مغربیه تا تمام -

شرح قانونچہ

این شرح علاوه شرح سید عبدالقلاح بن سید اسماعیل حسینی الامجوری است کہ بر نمبر ۲۰ فن طب مرتب است۔
 اوّل یک ورق ضلع شدہ از شروع معلوم می شود کہ این شرح در زمان سلیمان شاہ بن سلیم خان بن بایزید خان (۹۲۶ھ - ۹۷۴ھ) تصنیف نموده
 نسخہ کتب خانہ آصفیہ نمبر ۲۳۶ بخط نسخ معمولی معزج الحسن است من از سرخی نوشتہ۔ از
 ادل و آخر انص است جلد اوراق ۱۰۲ و بطور فی صفحہ بست و ہشت و در آخر چہار
 ورق بخط کاتب دیگر است در آخر سال تحریر ۹۵۵ھ ہجری و نام مصنف
 سید عبدالقلاح نوشتہ است مگر غلط است معلوم می شود کہ این چہار اوراق از نسخہ دیگر تصنیف
 عبدالقلاح بود اینجا از غلط داخل شدہ۔

شرح قانونچه

اصل قانونچه تصنیف محمود بن محمد چغتای است و سید عبدالفتح بن سید اسماعیل کهنی
 الاهوری المتوفی ۱۰۹۸ هـ تصد و مهمل و پنج بهجری شرح آن بزبان عربی نوشته -
 او شاد - اما بعد حمد الله تعالی لا مزجاة والاجزاء ومدبر القوى والاعضاء -
 نسخ کتب خانه آصفیه نبري - ۲ - فن لب بخط عادی تعلیق مکتوبه ۱۰۸۸ هـ یک هزار و هشتاد و
 هشت بهجری نام کاتب مرقوم نیست -
 جمله اوراق ۳۳۳ هـ تصد و هفده و بطور در هر صفحه بستم حاجی خلیفه تحت لغت قانونچه کدای شرح
 بران نوشته ظاهر معلوم میشود که این شرح بنظر او نرسیده بود -

شرح قانون شیخ الرئیس

پس اکثر اطباء و کلمین شروع آن نوشته بعضی خلاصه آن کرده منجم شروع آن چهار شرح درین کتب خانه موجود است.

(۱) شرح علامه علاء الدین القرشی متوفی ۶۷۷ هـ مقصد و هفتاد و هفت مجریست.

(۲) و شرح علی گیلانی.

(۳) و شرح علامه قطب الدین محمد شیرازی متوفی ۷۱۷ هـ مقصد و ده مجری و مصنف ۷۱۷ هـ

شصت و هفتاد و چهار مجری.

(۴) و شرح علامه محمود بن محمود الاملی مصنف ۵۳۳ هـ مقصد و پنجاه و سه مجری اما شرح

علاء الدین قرشی پس از آن چهار جلد در مضامین مختلفه بر نمبر ۶ و ۷ و ۱۵ و ۱۵۵ و ۳۸۹ مرتب است.

نمبر ۶ شرح امراض مختصه بهر یک عضو.

اول آن - الف - الحادی عشر فی احوال القلب المقالۃ الاولی.

خط نسخ صاف در آخر نام تمام است و نام کاتب و سال کتابت بهین وجه موجود

نست جمله صفحات ۳۳۱ سطور ۲۹ -

خوش خط مسلماً.

اولش قال مولانا الامام العلامة علاء الدین ابوالحسن علی بن یحزم المکی القرشی

جمله اوراق ۸۲ سطور ۳۲ نام کاتب و سنه تحریر مرقوم نیست در آخر هر کتب خانه

احمد علی شاه واحد علی شاه سلطان او و ثبت است نمبر ۱۵۵ -

نمبر ۳۸۹ شرح کتاب سوم در تشریح چند صفحات بخط تعلیق صاف بعد آن شفعه نیز

مکتوبه ۲۸۹ نامه نام کاتب ندارد - جمله صفحات ۱۲۲ سطور ۲۲ -

شرح گیلانی پس از آنهم در پنج جلد قلمیه مکر مضامین مختلفه و مکرره بر نمبر ۷۱ و ۲۳۰ و ۲۳۱

۱۱۹ و ۱۳۲ و ۱۳۳ موجود۔

نمبر ۲۳۰ شرح امراض راس تامر ض مایخو لیا است داین کتاب ثالث قانون است۔

اول کتاب الثالث فی الامراض الجزئیة الواقعة فی اعضاء الانسان عضو عضو من الراس الی القدم جدید الخط جلد صفحات ۶۰ ۵ سطور ۲۳ سند و نام کاتب ندارد

نمبر ۱۹۹ اور بیان شرح حمیات و امراض متفرقة و سمیات و غیره داین شرح کتاب رابع است۔

نمبر ۲۳۲ شرح کتاب ثالث است مگر شرح اول کتاب نیست از امراض چشم نا کتاب آخر است بخط نستعلیق عادی جلد اوراق ۱۲۴ سطور ۲۳ سال کتابت و نام کاتب غیر موجود۔

نمبر ۲۳۳ شرح فن رابع است از کتاب ثالث فی احوال الاذن خط نستعلیق معمولی تا صفحہ ۸۹ جدید الخط نسخ سال کتابت و نام کاتب ندارد جلد صفحات ۶۰ ۴ سطور ۲۳۔ داین شرح گیلانی مکتوبہ ۱۲۶۵ یکہزار و دودصد و شصت و پنج ہجری بر حاشیہ شرح آملی ہم شدہ و آن بر نمبر ۱۱۲۰ فن ہذا مخزون است۔

شرح علامہ قطب الدین شیرازی پس آٹھم بر چہار نمبر ۱۳ و ۲۲ و ۲۱ و ۲۴ مرطوب است۔

نمبر ۲۳۴ بخط نستعلیق۔ کاغذ خان باغ مجدول شروع از جلد اولیٰ تعلیم سوم از فن دوم۔ در بعضی مکتوبہ ۱۲۸۵ ہجری بمقام بیجا پور۔

نمبر ۲۲۰ شرح بر کتاب اول۔ نسخہ نہایت قدیمہ بر ورق اول چندہ مورآ نہایت ست کہ نسخہ مذکورہ پیش ۲۴۱۔ نسخہ نہایت قدیمہ بر ورق اول چندہ مورآ نہایت ست کہ نسخہ مذکورہ پیش شان بودہ۔ خط معمولی جلد اوراق ۲۵۰ سطور ۲۳ سال کتابت و نام کاتب ندارد۔

نمبر ۲۴۲ بخط چند کاتب شروع از جلد اولیٰ تعلیم سوم از فن دوم بحث نبض جلد

یلاق ۵۰۶ سطور ۲۲-

شرح علامہ محمد بن محمود گیلانی بس یک نسخہ تعلیمی آن بر نمبر ۹ مخزنوست۔ شرح کلیات
نون است اوش۔ الحمد لله الذی اذقت حکمت فی خلقه الانسان ۴۱۔

ط مملوئی مخلوط بہ شفیعہ وغیرہ نام کاتب و سنہ تحریر و آخریت جلد اولی ۴۶۲
طور ۱۹ و یک نسخہ مطبوعہ لکھنؤ بر نمبر ۱۱۵۱ مخزنون و بر حاشیہ این نسخہ مطبوعہ لکھنؤ
شرح حکیم گیلانی ہم مطبوعہ شدہ۔

طب ابراهیمی

بزرگان عربی نام مصنف معلوم نشده اما از خطبه کتاب معلوم می شود که استاد مصنف در فن طب شیخ محمد بن ابی الیغث الفقیه الکمرانی مصنف شفاء الاجسام در طب بوده که غالباً از شعبان اوایل صدی دهم هجری خوابور بود و صاحب شفاء الاجسام در کتاب خود از کتاب الرحمة فی الطب مصنف شیخ حمیدی بن علی بن ابراهیم المقرئ المتوفی ۸۵۸ هـ مستفاد و پانزده هجری نقل می کند و شرح اقوال شیخ حمیدی می نماید.

و ذکر این مرد و کتاب یعنی شفاء الاجسام و الرحمة فی الطب در کشف الطنون موجود است و عبارت کشف الطنون این است:

«شفاء الاجسام فی الطب للشیخ محمد بن ابی الیغث البقیه الکمرانی بسط فيه القول و اکثر فی الفوائد و لثیر اما یدکر من الادویه ما لا یوجد ببعالمین قبله نیز در کشف الطنون است»

«و الرحمة فی الطب و الحکمة للشیخ حمیدی بن علی بن ابراهیم الصبزی المیمی المبحی المقرئ المتوفی سبعمائة و خمس و ثمانمائة و هو مختصر لطیف مفید ذکر ابن الجردی فی طبقات القراء و رتبه علی خمسة ابواب الخ»

و مصنف طب ابراهیمی در اول کتاب بن خطبه گفته که من خواستم که از کتاب شفاء الاجسام تصنیف شیخ خود محمد بن ابی الیغث الکمرانی در کتاب جامع و حال مسائل طبیه است و کتاب الرحمة تصنیف حکیم مقرئ که نهایت مختصر است و نیز از سلومات خو من که از دیگر کتب طبیه بمن حاصل شده این کتاب را جمع نمایم.

شروع کتاب این است:

«الحمد لله المتعالی عن الازداد المقدم عن الاضداد المنزه عن الازداد

الی علی الایاد المطلق علی سرائق القلب وضمیر القواد من علی العلماء الخ.
 ۱- کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۱۰ طب یونانی مرتب است نسخہ قدیم بخط نستعلیق معمولی
 ۲- کتب خانہ حکیم مسیح الدولہ لکنوی کہ طبیب شاہ اودھ بزمانہ واجد علی شاہ بود ندی باشند و
 ۳- آن در میراث بہ حکیم مظفر حسین خان لکنوی رسیدہ چنانچہ بر پیشانی صفحہ اولی کتاب عبارت
 ۴- محررہ ۲۸ دسمبر ۱۸۶۹ء بخط مظفر حسین خان موجود است۔
 ۵- مدکورہ مکتوبہ سنہ ۱۲۸۰ ہجری و پنجاب و چار ہجری بخط غیاث الدین محمود الحسینی است۔
 ۶- ذادرات کیصدوسی و یک۔ و بطور فی صفحہ ۱۳۱ بست و پنج۔

عین الحیات

حکیم محمد بن یوسف الهرودی در سال نهصد و سی و نه هجری ۹۳۹^{هـ} این کتاب را تصنیف نمود. - شروع این است -

”ان اقوی غذاء یقوی الحرارة الغریزیه والبقا من بشی فی الخلق کتابه من کل داء واصفی دواء یتزاید به حفظ الصحة والالام شکر من یتصلح مع اسم الله شئ فی الارض ولا فی السماء والصلوة والسلام علی محمد اکرم الرسل وافضل النبیاء وعلی آله واصحابه الذین بهم الهدایة والاحتدالم الحی“
کتاب مرتب است بر سه مقاصد و در هر مقصد نکات بدیعه و فوائد نفیسه بیان می کند -
نسخه کتب خانة آصفیه که بر نمبر ۲۲۶ فی طب مربوط است بظاهر منقول از نسخه مصنف است -
عبارت خاتمه این است -

”تم تصنیفه و تحریره علی ید العبد الضعیف المحتاج الی الله القوی محمد بن یوسف الطیب الهرودی فی سنة تسع و ثلاثین و تسعمائة“
نام کاتب و تاریخ کتابت ردأخر نوشته - نسخه بخط نسخ صاف نوشته قدیم معلوم می شود -
بظاهر مکتوبه کم از دو صد سال نخواهد بود -
جله صفحات ۱۶۹ و بطور فی صفحه سیزده -

غنی منی



تصنیف ابو منصور الحسن بن نوح القری (صدی پنجم هجری)
نام کتاب را مصنف در خطبه یا خاتمه بیان نه کرده اما مشهور و معروف در میان اطباء
غنی منی است و حاجی خلیفه در کشف الغنون نام آن غنادی الطب تحریر کرده و در فن طب
کتاب مذکور نظیر خود می باشد.

اول کتاب - الحمد لله علی نعماته والصلوة علی سید انبیاء محمد و
علی آله واصحابه الهم.

کتاب مرتب است بر سه مقاله -

مقاله اول در امراضیکه حادث می شود از سر تا قدم انسان و در آن یکصد و بیست باب^{۱۲}
و در هر باب یک مرض و علامات و علاج و حیل و تعلقات آن بیان می کند -

مقاله ثانیه در علل ظاهره و در آن چهل و سه باب است -

مقاله ثالثه در حیات و در آن بیست و هفت باب است -

درین کتب خانه آصفیه دو نسخه قلمیه آن بر نمبر ۲۲۲ و ۲۶۰ فن طب موجود است نسخه نمبری
۲۲۲ خوشخط نسخ مکتوبه ۹۱۲ که یکبار و نو دو چهار هجریست - جلد اوراق ۲۲۱ بطور فی صفح
نوزده - کتاب مذکور تا حال غایب الباس طبع نه پوشیده -

نسخه ثانیه نمبر ۲۶۰ بخط شعیق شفیعه آمیز در اول هشت ورق بخط کاتب دیگر
شفیعه و شکسته تحریر است - و در آخر سه کتابت و نام کاتب تحریر
نیست - ۲۲۳

جلد اوراق دو صد و سی و سه و بطور فی صفح بیست و دو - ابن ابی اصبعه در حیون
فی طبقات الاطباء ترجمه نوشته محفلش اینکه ابو منصور الحسن بن نوح قری سید وقت و

یگانہ زمانہ خود بودہ در فن طب و اعمال آن محمود الطریقہ و واقف باصول و
فروع آن بود و شیخ رئیس زمانہ کہولت ابو منصور مذکور بخدمت او رسیدہ و در
مجلس درس او حاضر شدہ و از کمال او متفہم شدہ و از تصانیف او غنی منی احسن کتب
می باشد سال وفات مصنف را معلوم نشدہ -

قانون

تصنیف شیخ الرئیس ابوعلی الحسین بن عبداللہ بن الحسن بن علی بن سینا المعروف بابن سینا
متوفی ۴۲۸ھ بست و ہشت و چہار صد ہجری۔

در فن طب کتابی است جامع و مآخذ جمیع مسائل طبیہ۔

اول کتاب الحمد للہ حمداً یشتملہ بعلو شانہ و سبوغ اجسانہ والصلوۃ
علی سیدنا محمد النبی وآلہ و سلامہ و بعد فقد التمس منی بعض خلص
اخوانی الخ۔

شیخ الرئیس قانون را بیج کتب مرتب نموده۔

کتاب اول۔ در بیان امور کلیہ علم طب۔

کتاب دوم۔ در بیان ادویہ مفردہ۔

سوم۔ در بیان امراض واقعہ باعضاء انسانی از سر تا قدم۔

چہام۔ در ذکر امراض جزئیہ کہ محقق بعضو خاص نمی باشد۔

پنجم۔ ترکیب ادویہ و آن را کتاب قرابا دین ہم می گویند۔

در کتب خانہ آصفیہ نسخ قلمیہ کامل و ناقصہ و نسخ مطبوعہ ہر دو متعدد موجود است۔

نسخہ کاملہ قلمیہ بس نمبر ۴۲ و ۱۹۰ و ۲۱۳ مرتب است۔ نمبر ۴۲۔ نہایت خوشخط بخط نسخ

مجدول بالوہ طلائئ نسخہ قدیمیہ بر کاغذ خان بلخ۔ تا ورق ۴۴ نہایت محشی در زمانہ حکیم

ارزانی بدرس طلبہ ہم بودہ سندہ کتابت و نام کتاب مرقوم نیست۔

جلد اوراق ۵۷۵ پنج صد و ہفتاد و پنج و بطور فی صفوئی و یک دیگر نسخہ کاملہ بس نمبر

۱۹۰ مخزون است آنہم نسخہ قدیمیہ۔

مکتوبہ ۳۵۰ ہفتصد و سی و پنج ہجری است نام کاتب بعض ضائع شدہ و بعض باقی است۔

و آن اینست - ابو القم بن عبداللہ بن الفتح المندری -
 جلد اوراق سہ صد و ہشتاد و نہ بطور فی صفحہ سی و شش - نسخہ کاٹہ ثالثہ نمبری ۲۱۳ خوشخط
 بخطوط جیدہ کاتب عمرہ شلہ یکہزار و ہشتاد و پنج ہجری - جلد اوراق ششصد و چیل و شش
 بطور فی صفحہ بست و پنج - نسخہ کسے ناقص پس بر نمبر ۱۰۲ و ۱۸۵ مخزون است نمبر ۱۰۲
 از اول تا فن رابع بخط عرب قدیم - مکتوبہ جلد صفحات دو صد و چیل و بطور فی صفحہ بست
 و پنج نمبر ۸۵ خوشخط بخط ولایت مکتوبہ شلہ یکہزار و نو و ہجری و مقروہ و نوشتہ
 حکیم ابوالحسن بن محمد ابراہیم - محض فن ثالث و رابع و خامس جلد اوراق سہ صد و ہشتاد و
 پنج و بطور فی صفحہ ۲۷ بست و ہفت و در آخر ہر ثبت است در آن کندہ است -
 (حیات الدولہ) -

۱) نسخہ مطبوعہ پس مطبوعہ مصر کہ در ۱۲۹۱ لکہ یکہزار و دو صد و نو و یک ہجری در سہ
 جلد مطبوعہ شدہ بر نمبر ۳ و ۴ و ۵ مرتب است و مطبوعہ لہران مطبوعہ شلہ یکہزار
 و دو صد و نو و پنج ہجری در یک جلد بر نمبر ۷۶ مخزون است - و مطبوعہ لکھنؤ محض حیات
 مطبوعہ شلہ یکہزار و دو صد و ہشتاد و چیل بر نمبر ۷۶ منسلک است - و ترجمہ قانون
 شیخ بزبان اردو والد ماجد حقیر مولانا و استاد نا علامہ کنٹوری جناب سید غلام حسین اتوئی
 شلہ سبغ و ثنیں و ثنایہ بعد الالف المدفون فی وطنہ الکنٹوری فی حسینیتہ طاب ثراہ فرمودہ -
 و ترجمہ مذکور در پنج جلد و لکھنؤ مطبعہ منشی نو کشور بہ تصحیح برادر خور و بندہ مولوی سید محمد علی مرحوم
 از ۱۲۹۱ لکہ تا شلہ چاپ شدہ و نسخہ ازین ترجمہ ہر نسخہ در پنج جلد درین کتب خانہ
 بر نمبر ہا کسے ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۱۴۲ و نسخہ ثانیہ بر نمبر ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸
 ۶۴۹ - مخزون و موجود -

الكافي

تصنيف شيخ موفق الدين ابو نصر عدنان بن نصر بن منصور المعروف بابن العین زری
متوفی ۵۲۸ هـ -

اول كتاب الكافي صناعة الطب تصنيف الشيخ موفق السدي ابي نصر عدنان
المعروف بابن العین زری قال مبدیاً لما كان الطب یقسم قسماً اثنی عشر
نحوه کتب خانه که بر نمبر ۱۹۱ - فن طب مخزون است نسخه قدیمه بخط عرب خوشخط
کافذگنده مکتوبه ۹۵۷ هـ نهصد و پنجاه و هفت هجری است جمله صفحات دو صد و هشت و
سطور فی صوبه بیست و شش -

نام کاتب سید ابوبکر بن السید عمر بن السید القاضی الحاج یوسف الکنبلی مذهبها الرفاعی
طریقہ بن زین الدین عمر بن السید معاذ بن خلیفه اللہ جعفر مارون الرشید بن الجبر المعظم
عبد بن العباس - الخ

ابن اصبیح در عیون الانباء ترجمہ بن العین زری نوشتہ عظمی و جلالت و صداقت
او در فن طب دیگر فنون و مرتبہ او نزدیک امرا و سلاطین و شهرت علاج و غیرہ ذکر
مصنفانش ہم بہ تفصیل تمام بیان کرده من شاء فلیرجع الیه -

کامل الصناعة

تصنیف ابو الحسن علی بن عباس الجعفی متوفی ۳۸۴ هـ صد و هشتاد و چهار هجری -
طبيب عضد الدوله نمکذ ابو طاهر موسی بن یسار کتابی است نہایت مشہور و معروف و
معتبر در علم طب بزبان عربی کتاب مرتب است بر بہت مقالہ دہ از ان متعلق بہ طب
علی و دہ متعلق بہ طب علی -

ترجمہ مصنف در کتاب اخبار الحکماء باید دید و ابو الفرج الحلطی در تاریخ مختصر
الدول ہم بذکرش پر و اختہ و در کتاب حیون الانجاد ہم ذکرش موجود است -

اول کتاب عونایارب و صلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم -

درین کتب خانہ دو نسخہ قلمیہ آن بر نمبر ۱۹۶ و ۲۷۳ مخزون است -
نسخہ نمبری ۱۹۶ تمام و کمال بخط تعلیق و شفیعہ آغیز تقطیع کلان مجدول باجدول شخرفی در آخر سند
کتابت و نام کاتب مرقوم نیست - جملہ صفحات ۶۶۶ و مطور فی صفحہ بہت و بہت و این
نسخہ از کتب خانہ حکیم مسیح الدولہ طبیب و اجد علیشاہ بادشاہ اودہ است و در اول و آخر
مہر مسیح الدولہ و فرزند حکیم مظفر حسین خان ثبت است -

و بر صفحہ اول متصل بسم اللہ کبارت بخط مظفر حسین خان مرقوم است - قد دخل فی ملک
والدی و انتقل فی الاخرائی و انا العبد الموعود بمظفر حسین خان مسیح الدولہ ۱۲۷۹
نسخہ ثانیہ ۲۷۳ بخط نسخ معمولی و چند جز در میان بخط شفیعا و غیرہ بد خط نام کاتب و سند
کتابت در آخر مذکور نیست - ظاہر اکتوبہ یکصد سال کم و بیش خواہد بود -

جملہ صفحات دو ہزار و یکصد و بہت و سہ و مطور ہر صفحہ بہت و یک -
نسخہ ثالثہ مطبوعہ مصر بر نمبر ۲۰۱ - فن طب مخزون است و بر حاشیہ آن تذکرہ سویدی ہم
طبع شدہ و سال طبع ۱۲۹۴ یک ہزار و دو صد و نو و چہار ہجری است -

و علامه کنستوری مولانا سید غلام حسین طالب نژاد والد ماجد این بنده فاضلی کثیر المعانی بزبان
 اردو کامل الصناعت را ترجمه فرموده - و ترجمه مذکور در کشور مطبع فاضلی نو کشور در ۱۳۹۳
 طبع هم شده - و نسخه آن بهم برنمبر ۶۸۲ فن طب موجود است -

کتاب قسطابن لوقا الیونانی فی تدبیر البدن فی السفر

رساله مختصر بزبان عربی برای ابو محمد حسن بن محمد تصنیف کرده - در آن طرق حفظ صحت و علاج امراض که انسان را بر سفر عارض شود در طبیب موجود نباشد بیان کرده - اول کتاب این است -

«کتاب قسطابن لوقا الیونانی الی ابی محمد الحسن بن محمد فیما عمل فی تدبیر بدن در سفر الی الحج قال الراهب اعزک اللہ لایوم من حلوله والاستعداد لكل ما یحتاج الیه من قبل وقت الحاجة الیه من الحزم وقوة التفکر وصحة الحسنة وقد اعتزمت اعزک اللہ من هذه السفر علی ما اسئل اللہ تعالی ذکره ان تقلم عليك برکته وان یرزقک فیہ السلامة ومحمود العاقبة ولیحزل لک الثواب علیه ولحسب فیہ صحابته فاحتاج الی الاستظهار بکل ما یحتاج الیه فی مشله هر آلة العلاج اذا کان مسیرک فی بلد لا یحضره طبیب ولا یوجد فیہ کما یحتاج الیه من الادویة الخ»

سید رضی الدین ابوالقاسم علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن احمد بن محمد بن طاووس اعیسی المعروف بابی طاووس متوفی ۸۴۵ شمس و ثمانین و خمسمائة در کتاب خود که سخی است به الامان من اخطار الاسفا والازمان گفته به فقط در باب ثمانین و عشر کتاب مذکور نقل نموده چنانچه در حاشیه همین رساله مذکور است -

وقسطابن لوقا از علمای مسیحین طبیب حاذق فیلسوف منجم مهندس محاسب در زمانه معتد

بوده و در ارمنیه مقیم شد و همان جا فوت شد و بر قبرش قبه بلند ساخته اند و اکرام و تعظیم
قبرش مثل اکرام قبور علما و بزرگان مردم می نمایند و قسط مصنفات کثیره مفیده در فن طب و غیره
و غیره تصنیف نموده ترجمه فصل او اسامی مصنفاتش در جلد اول کتاب عیوان الانبیا در صفحه
۲۴۴ مطبوعه مصر موجود است.

نسخه موجوده کتب خانه آصفیه که بر نمبر ۲۰ فن طب مربوط است بخط نسخ جدید الخط است.
نام کاتب و سنه کتابت مرقوم نشده. جمله صفحات بیست و هفت. و بطور فی صفحه هجده.

کناش

کو

۱. اهل نام آن معالجات بقراطیه است -
تصنیف ابو الحسن احمد بن محمد طبری طبیب رکن الدوله دلی المتوفی سنه ۳۸۰ تقریباً است -
کتاب محتوی است برده مقاله معالجات جمیع امراض از سر تا قدم نوشته -
اول کتاب الحمد لله المتفرع بالوحدانية والقدره والمرجه والاقله
والجوده ۲۱ -

درین کتب خانه تصفیه و نسخه ازال موجود است و بر تمبر افن ۲۱ مخزون است -
نسخه اولی تمبر ام خوش خط بخط نسخ کاغذ خان بلخ با جدول شجره سالی کتابت و نام کاتب
مذکور نیست - جمله صفحات شصت و هفتاد و سه و بطوری صفحه بست و نه -
نسخه ثانیه تمبر ۲۱ - بخط نستعلیق مادی در آخر اوراق جا بجا وصله کرده مکتوبه همدیوار در ثلثا و ثلثا
در علی تقلم سید مصطفی - جمله صفحات شصت و هفتاد و دو و بطور ده هر صفحه بست و نه - اما مصنف
موصوف بس از مشاهیر فلاسف و معارف اطباء بوده و در محبوب الالباب مذکور است بطور
و هر حال بنویس محضر ابو الحسن احمد بن محمد طبری از اهل شاگردان ابوماهر موسی بن سيار است و
طبیب ملک رکن الدوله دلی و برادرش ملک معز الدوله بوده صاحب عیون الانبیاء فی طبقات
الاطباء گوید و هومن اهل طبرستان فاضل عالم الصناعات الطب و کان طبیباً الامیر رکن الدوله من
الکتب الکناش المعروف بها معالجات البقرطیه و هومن الکتب و انفعها و قد اختصر فیہ
ذکر الامراض و مداواتها علی اتم ما یکون قاضی فوراً الله شوستری در مجالس المؤمنین ذکر طبیب
منزبور فرموده می گوید که فیلسوف شاهر و طبیب ماهر است - الخ -

مجمع البيان البدنيه

تصنيف شيخ داود بن عمر النطاقي متوفى سنة ١٠٠٠ هـ - يكهزار و هشت هجری مصنف تذکره طبوی و دیگر کتب طبیه -

شروع کتاب این است -
 الحمد لله الضاد النافع الذي جعل لكل داء غير السام اعظم مصلح و رافع آثم
 مصنف بعد خطبه می فرماید که کتاب را از مفردات ابن بیطار که نام آن مالا یسبح
 الطیب جمع است جمع کردم -

نسخه کتب خانه آغیه که بر نمبر ۲۰۱۱ طب مرتب است نسخه جدید انخط است -
 جلد صفحات سی و سه - و سطور فی صفحه پانزده - سنه تحریر و نام کاتب ندارد - اما حقیر
 بخط این کاتب مالوس ستم نام شان میر فضل الله شاه بوده از اهلایان کشمیر بودند و مشبه کتبات
 می کردند و در سه عشره اولی مائه تا ثلثه عشر هجری در کتب و بحار رحمت الهی رقتند -

مجموعه رسائل طبیه

درین مجموعه چند رسائل در فن طب از چند اطباء کلمین بزبان عربی مجلد است -
رساله اولی تصنیف شیخ الرئیس ابوعلی سینا التوسی ششمه در بیان دفع ضرر ناکه در بدن انسان
پیدای شود و تدبیر اصلاح آن -

رساله ثانیه تحفظ از نزله از محمد زکریا -

رساله خط و غسل و احراق ادویه -

رساله ادویه مرکبه -

تفاتیق اسرار الطب تصنیف مسعود بن محمد سجری که برائے ابوالمفاخر قاسم بن اعراف بن جعفر
ملک ماوراءالنهر و العرب نوشته -

رساله قبریه از بقراط -

نسخه کتب خانه مصفی که بر نمبر ۲۲۲ فن طب مخزون است بخط عادی نسخه قدیمه

مکتوبه ششمه یکمزار و بیست و پنج ابجری است نام کاتب مرقوم نیست -

جمله صفحات دو صد و پانزده و سطور فی صفحه پانزده -

مختصر القانون

نام مختصر کننده معلوم شده غالب ظن این است که این مختصر را عبد الله محمد بن یوسف بن شرف الدین ایلانی هست و شرف الدین تمییز شیخ الریس بوده - شروع این است -

“ان المطلب علم يعرف منه احوال بدن الانسان من جهة ما يصح ويزول عن الصحة ليحفظ حامله ويسترد زائله والطب قمان قسم نظري وهو الذي لا يتعرض فيه لبيان كيفية عمل مثل ان يعلم ان الامرجه تسعه والقسم الاخير على وهو الذي يتعرض كيفية عمل مثل ان يعلم الخ”

نسخه کتب خانه آصفیه که شامل نمبره افن لب است بخط نسخ سمولی - نام کاتب و سال کتابت تحریر نیست اما تملیک در آخر نوشته است - در آن سلسله تحریر است - عبارت خاتمه که از آن سال اختصار معلوم می شود این است -

“تم الاختصار من الجمل العلی من القانون فی النصف الاول من شهر ربیع الآخر الذي من شهر سنة ثانی عشرة وسبع مائة الحمد لله ومنه وتوفيقه وصلى الله على خبرته من خلقه ورسوله سيدنا محمد وآله الطاهرين وسلم وحسبنا الله تعالى” اگر این مختصر ایلانی هست این سال اختصار صحیف کاتب خواهد بود جمله صفحات آن هفتاد و یک - و بطور فی صفحه بیست و پنج -

معتمد الادویہ

تصنیف و تالیف سلطان اعظم ملک اشرف عمر بن یوسف بن عمر بن علی بن سفیان یکی از
 سلاطین بنی متوفی ۶۹۵ھ تصد و نوذ و پنج جزی است۔ شروع کتاب این است۔
 ”الحمد لله الذی اوجبت الی شیان بخلک و ابتدیع المخلوقات اظهر القدر
 و فصل الانسان علی سائر الحيوانات، ترجمتہ و جعل له دواء الخ“
 کتاب مذکور ماخوذ است از کتاب ابن بیطار مغربی۔ و کتاب ابن جزلی و کتاب ابو فضل
 جیش بن ابراهیم و کتاب ابدال زہراوی و کتاب ابدال احمد بن ابی خالد مشہور باب جزای
 اسامی ادویہ را برائے تہلیل حصول غلاب بر حروف ہجا مرتب نموده۔ چنانچہ از نام
 اطریال شروع کردہ بعد از آن آریس بعد آن آہن و نس علی ہذا۔
 نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۸۸۱ فی طب مرتب است نسخہ قدیمہ بخط عادی معمولی
 خط عالمانہ مکتوبہ سال ۸۵۰ تصد و نوذ و نہ جزی اعظم محمد بن احمد بن ابو جعد است کہ برائے ذات
 خود نوشتہ۔
 بلکہ صفحات آن دو صد و نوذ و نہت۔ و بطور فی مکتوبت ۲۸۔ و نہت۔

مغنی

تصنیف ابوالحسن سعید بن حبیبہ اللہ بن الحسین التوفی ۴۹۵ھ خمس و تسعین واربعمائة۔
مصنف موصوف کتاب را برائی خلیفہ عباسی المقتدی بامر اللہ تصنیف نموده۔ اوش
این است۔

الحمد لله المدبر الزمان الذي اوجد المخلوقات بقدرته وفضل الانسا
على جميعها بحكمته وجعله عالماً متوسط الارض والكوني بماراته وصورته والهمه
دفع المضارع عن ذاته لجمده وطاقته وجعل له الحواس الخمس مناراته هدايته وشرقه
بالعقل الذي خصه به عناية ورحمة فسيحان الذي اختلف الحكماء في اسمائه وصفته
وافقت في وجوده وقدمه وتزيده عن مشايخه تخلقه وصلى الله على سيدنا محمد
واله وكملاء صحبته وعلماؤه وبعدها لرغبة الى الله تعالى في اقامة ايام من
خصه من خلقه بتدبير الامم ومحبة العلوم والحكم سيدنا مولانا الامام المقتدى
بامر الله امير المؤمنين اطال الله في عز الدائم بقائه وادام على الخليفة ظل ونعاه وطبقت
بالذل حساده واعداً الذي نشر الفضائل بعد طبها وظهر العلوم بعد وتورها وجلا
الحكمة لطالبها بمحبته لاربابها ولما راى العبد الخادم هذه الايام الزاهرة والمنان
الباهرة اثرا ان يصنف لمولانا كتابا طبيا مختصرا مغنيا في معرفة الامراض واسبابها
وعلاجاتها ومدى واتقانها

کتاب مرتب بر امراض۔ و شروع از امراض سر نموده و ختم بر امراض پا پا بر مرض صح
مفاضل نموده۔ و از نصف کتاب یک جدول امراض ساخته که بر صفحه راست آن چهار
حصه اولی اسما و امراض می نویسد۔ و در حصه ثانیه می نویسد که به کثرت این مرض در کدام زمان
می شود۔ و در حصه ثالثه می نویسد که این مرض به کس است یا نمی۔ و در حصه رابعه ادویه

مقالات ابن هبل

اصل نام آن مختار ابن هبل است محب الدین ابوالحسن علی بن احمد بن علی بن هبل
البغدادی المتوفی ۱۱۶۰ ششصد و ده هجری تصنیف نموده کتاب نهایت مشهور و معروف
مدار کار اطباء و حذاق است -

اولش - الحمد لله الواحد القهار الملک الجبار مدیر الفلک الدوار مرسل
الشعاع من الاجرام ذوات الافوار الخ -

درین کتب خانه سه نسخه قلمیه ازان برنمبر ۱۵ - ۱۹۷ - ۲۲۵ - موجود است نمبر ۱۹۷ -
بنام مقالات ابن هبل در فهرست مطبوعه ۱۳۳۲ درج شده و نسخه ۱۵۲ و ۲۲۵ - بنام
مختار الطب در فهرست مذکور چاپ شده - اما نسخه اولی که برنمبر ۱۵۲ مربوط است
تقطیع خور و خط ولایت نسخ نهایت خوشخط کاغذ خان بلخ مکتوبه ۹۹۵ - نهصد و نود و پنج
هجری بقلم عبدالحی بن حبیب الله جمله صفحات یک هزار و چهل و چهار (۱۰۲۴) و بطور فی صفحه
بست و نه و نسخه دوم نمبری ۱۹۷ فن طب مخزون است بخط نسخ نهایت خوش خط مکتوبه
۱۳۷۰ کثیر از دو صد و هفتاد و شش هجری و منقول است از نسخه حکیم شافی خان که آن
منقول شده بود از حواطف نواب اعظم جاه بهادر رئیس مدراس برائے مولوی جمال الدین -
نام کاتب میران محی الدین ولد محمد زمان - جمله صفحات نسخه نمبری ۱۹۷ - سه صد و چهل و یک
و بطور فی صفحه سی و شش و نسخه ثانی نمبری ۲۲۵ - هم بخط نسخ خوش خط نام کاتب و سنه کتابت
موقوف نیست - جمله صفحات هشتصد و چهل و هشت و بطور فی صفحه سی و پنج -

مصنف در بغداد و تاریخ ۱۳۰۰ هجری از یکصد و شصت و شش و غمسانه متولد شده و تحصیل علوم در
بغداد کرده بعد از ان در موصل اقامت گزین شد و مدتی چند خدمت شاه ارمن در خلاط
بود ازین جهت نقیض بنحواط هم مشهور شده مصنف یکی از حکماء مشهورین و علماء متبحرین بود و

در جماعت فضلاء و علماء فرید مصر و وحید دیر یزد و حدیث از اسمعیل بن احمد السمرقندی در بغداد سماع نمود و در سال پنجاه و هفتم مابینا شد و لیکن مشغله طب جاری داشت چند اشعار ابو موسیبت که در آن بر احوال خود تاسف می نماید -

يعيش تائماً في الخلق اعما مشوها بعيد المدام أليق الخلق بالنكس
تاریخ ۱۵۰۰ محرم الحرام سلسله شصت و ده هجری وفات یافت و در شهر موصل در مقبره موسی بن عمران نزد علامه قرطبی مدفون شد - مفصل ترجمه او در عیوان الانبا و غیره مذکور است کتاب مقالات بر سه فصول منقسم است - مبادی طب و معالجات و امراض علی الترتیب - یک نسخه آن در برتش میوزیم بر نشان ۴۹۶ موجود است مگر آن محض نصف کتاب است - چنانچه در ذیل فهرست عربی جلد دوم برتش میوزیم می گوید که یک ورق یا زاید از ابتدا کم است - و اول فصل اولین کتاب مذکور هم نشان داده چنانچه گفته - فصل فی السکنة - السکنة اصعب من الصرع و اخطر لان السدة الواقة
فی مبادئ الاعصاب المانعة لشریان الروح الحساس -

لیکن از نسخه موجوده کتب خانه آصفیه واضح میشود که در نسخه برتش میوزیم چند تا اوراق کم است چرا که فصل مکتبه مذکوره بالا از ورق ۱۷۱ - شروع می شود و نسخه برتش میوزیم از ورق ۵۵ پس معلوم شد که در نسخه برتش میوزیم شانزده (۱۶) ورق از اول ناقص است - در کتب خانه محل حکومت هند و لندن هم یک نسخه کامله موجود است ملاحظه شود جلد ۳ ص ۲۵۲ و در کتب خانه خدیو مصریه هم دو نسخه مخزول است (جلد ۴ ص ۳۸) از فهرست مذکور ملاحظه شود -

و نیز از مصنفات ابن اهل یک کتاب طب جمالی هم در طب است که برائے وزیر جمال الدین محمد مشهور به جوآو - در نسخه پنصد و هشت هجری به نام موصل تصنیف کرده بود -

منصوری

نام این کتاب الطب المنصوری و الکفاش الفاخره هم مشهور است
 تصنیف محمد زکریا ابوبکر الامام الفیلسوف الرازی متوفی ۵۲۰ هجری
 است برائے ابوصالح منصور بن اسحاق تصنیف نموده - و کتاب را برده مقاله منقسم
 نموده و در هر مقاله چند فصول قرار داده -
 اول کتاب - قال محمد بن زکریا الرازی انی جامع للامیر سیدی دابن سید
 ابوصالح منصور بن الطال الله بقاء فی کتابی هذا جملا ۱۴۰ -
 نسخه کتب خانہ نمبری ۲۴ - بخط نسخ پاکیزه بر کاغذ خان بالغ است - مکتوب بر سبزه جووس فرخشا
 (معنی ۱۲۵۰ مطابق ۱۲۸۰ هجری) بقلم ابوالنجیر شیخ عطاء الله قریشی الهاشمی من اولاد قطب الاقطاب
 مخدوم بهاء الدین بهاد الحق قدس الله سره است -
 و در آخر یک مهر حکیم جمال الدین احمد ثبت است - بر صفحه اول کتاب هم مهر حکیم جمال الدین
 و دستخط سید فیض الدین و غیره موجود است جلہ اوراق یکصد و هشتاد و شش و سطور فی صفحه
 بست و دو -

الاغراض الطبیة

والمباحث العلیة

تصنیف زین الدین ابوالفضل اسمعیل بن الحسن بن الحسن ابوجانی الطیب المشهور فی الآفاق متوفی ۵۲۵ هـ و عشرين و خمسين من الهجرة کتاب مرتب است برست مقاله و هر مقاله مثل است برابواب متعددہ کثیرہ۔ مصنف مدوح ہر گاہ خدمت سلطان نصرالدین بن خوارزم شاہ در فن طب کتاب مختصر تصنیف خود ہدیہ پیش کردہ ابو محمد صاحب بن محمد بخاری وزیر سلطان موصوف بمصنف فرمایش کرد کہ برای این مختصر شرحی بنویسد تا مل غوامض و کشف مشکلات آن گرد پس مصنف حسب فرمایش وزیر مذکور شرحی نوشتہ و از ذخیرہ خوارزم تصنیف خود درین شرح مضامین درج کردہ۔ شروع کتاب این است۔

”اما بعد حمد الله سبحانه والثناء عليه والصلوة على رسول محمد المصطفى وآله الطاهرين اجمعين۔

امیر سید زین الدین شرف الزمان مجد السادة البوابہ اسمعیل بن الحسن بن الحسن ابوجانی گوید باید دانست کہ ہر کہ مجلس پادشاهی سلطنتی خواہد جست یا خدمتی و تحفہ خواہد برد و بیج سلطنت خدمت و بیج تحفہ چون تحفہ علی نیست خاصہ کہ بادشاہ چون خداوند خداوند زادہ ملک عالم عادل دلی نعمت کریم الطوفین نصر الدین علاء الدولہ فخر السلاطین ابوالنظیر اتسر خوارزم شاہ امیر المومنین نصر اللہ لواء و ادام علاء باشد محکم علوم نقاد سخن صراف خواطر دراک حقایق بجا و قایم مردم شناس مردم پرور نفس شریف او جز علوم حق بنویسد گوہر پاک او جز بدان میل ندارد و الحمد للہ“

نسخه کتب خانه آصفیه که برنمبر ۴۲، فن طب مخزون است بخط نسخ نام
کاتب و سال کتابت مرقوم نیست - ۱۵
جله صفحات یکتر از دوازده - و بطور فی صفحه پانزده -

تکمله هندی

تصنیف اہل اللہ برادر شاہ ولی اللہ بن شیخ عبدالرحیم دہلوی متوفی ۱۱۹۲ھ مصنف علامہ دین رسالہ ادویہ ہندیہ کہ در تجربہ اوشان رسیده بود جمع نموده۔

اول کتاب۔ الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ واجمعین۔

اما بعد می گوید مفتقرانی رحمۃ اللہ الکریم فقیر الی اللہ بن شیخ عبدالرحیم غفر اللہ له ولوالدیه کہ بعد از فراغ ترجمہ موجز القانون بخاطر چیلان رسید کہ برخیز از فواید علم طب ہندی مع بعضی ادویہ تجربہ خویش در آورائی چند ارقام نماید تا در قرأت کہ ادویہ مستعملہ اہل یونان یسری آیند بدین عمل توان کرد انکہ۔

درین کتب خانہ دو نسخہ آن بر نمبر ۱۶ و ۲۰۳ موجود است۔

اما نسخہ نمبر ۱۶ بخط مادی تعلیق و تفسیر و نکست ہمہ محموز مکتوبہ ۱۱۹۲ھ یکہزار و یکصد و نود و سہ ہجری بخط محمد تقی۔ جلد اوراق چیل در دو و بطور فی صفحہ بیست و یک۔

و مخفی نہاند کہ سال تحریر و نام کاتب از آخر تکملہ عربی کہ ہمراہ ہمین جلد است اخذ کردہ شدہ۔ نسخہ نمبر ۲۰۳۔ بخط معمولی جدید بخط بر کاغذ ہندوستانی گندہ است سال تحریر و نام کاتب مرقوم نیست۔ جلد صفحات یکصد و بیست و یک بطور فی صفحہ پانز و ۱۵۔

تکملة يونانی

تصنیف اہل اللہ برادر شاہ ولی اللہ دہلوی ابن عبدالرحیم متوفی ۱۱۹۳ھ مصنف علامہ سہما
یونانیہ کہ در تجربہ شان آئندہ بود درین رسالہ حسب اصرار تلامذہ خود جمع نموده چنانچہ بعد طلب
مبغیر باید کہ بعضی احباب کہ در طلب علم طب مشغول بودند سوال نمودند کہ نسخہائے یونانیہ کہ معمول
مشہور تو باشد بقید قلم باید آورد چنانچہ در تکملہ ہندیہ نسخہائے اہل ہند و معمولات خود مرقوم کردہ الخ
او شایکہ الحمد للہ الشافی والصلوۃ علی رسولہ الکاظمی - ۱۲۶
نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ در تکملہ ہندیہ نمبری ۱۶۷ فن ہذا شامل و مجلد است یہ مکتوبہ
ہمان کاتب نمبر ۱۶۷ - و سال تحریر یہ ۱۱۹۳ھ مکنز ار و یکصد و نو دوسہ ہجری است
جلد او راق آن ہنزدہ و سطور فی صفحہ سبست و دو -
و بعد این تکملہ یونانیہ شانزدہ ورق دیگر در آن شامل است کہ در آن نسخہائے مجربہ برائے
امراض مختلفہ مذکور است انہم قابل قدری باشد -

جامع الاطباء

حکیم نورالدین محمد عبداللہ عین الملک شیرازی حکم شاہجہان بادشاہ دہلی (۱۰۳۸ھ) تصنیف نموده کتاب را بر چہارہ فوج مرتب کردہ یعنی بجائے ایواب و فصل لفظ فتح مقرر نموده۔

در فتح چہار دم اسرار ادویہ فارسی و ہندی مع تلفظ آن براہ اعراب بیان نموده۔ اوّل لایں "ھوالہ احد اللہ الصمد کہ پایہ حقیقت و تجریش از دائرہ دریافت و احاطہ شناخت برتر است و فکر ادراک کہ دانش کاشف انوار تجلیات شہوبات و فتویات آت عز شانہ کہ انا فانا بمرادی کنت کنز الحقیقا فاحسبت ان احرف خود بخود از خود صفات نامتناہی جلوہ ظهور فرمودہ و صلوات طہیات بران سرور کائنات کہ جلوہ شہود و ظہر اتم کہ مستجمع جمیع بروز و کمون است از ظہور شرف حضرت محمدی بحکم انجامید صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الخ"

نسخہ موجودہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۳۱۳ فن طب مرتب است بخط نستعلیق معمولی پور سال ہفت جلوس شاہجہانی کہ مطابق بود با ۱۰۳۸ھ یک ہزار و چہل و چہار ہجری نوشتہ شد۔ نام کتاب در آخر تحریر بود کہسے آن را سیاهی انداختہ حک کردہ است۔
جلہ اوراق کی تعداد سی و چہار۔ و سلور فی صفحہ سیزدہ۔

و بر صفحہ اولی و فق اول کتاب دو ہر عباس علی خان بہادر ثبت است۔ در یک ہر ۱۲۶۶ھ و در ہر و مجر ۱۲۶۶ھ ہجری کندہ است۔

نخف علانی

تصنیف حکیم اسماعیل بن یحییٰ البحرانی متوفی ۱۲۵۰ هـ نام اصلی آن مختصر خفی -
 مصنف در اول کتاب میفرماید - چون خادم دعا گو اسماعیل بن یحییٰ البحرانی از جمیع کتب فی خیره
 خوارزم شاهی قانع شد بر حفظ عالی خداوندی و خداوند زاده امیر شاه سلار اهل سید عالم عادل
 بهاد الدین عمده الاسلام علاء الدوله ضیاء المله تاج الملوک و السلاطین قنزل ارسلان ابو المظفر
 المتسر خوارزم شاه حمام امیر المومنین رفت که ذخیره کتابی است بزرگ کتابی دیگر بایستی
 مختصر که هر وقت بر دست توان گرفت الحمد -
 بنابرین مصنف علامه این کتاب مختصر تصنیف نموده که پیوسته اندر موزه توان نهاده
 و همین باب مختصر خفی نام کرده آمد - کتاب مرتب است بر دو مقاله
 مقاله اولی اندر تدبیر حفظ صحیح متضمن بر شانزده باب -
 مقاله ثانیه در تقدمه المعروف و در آن هفت باب است - درین کتب خانه رسیده
 از آن کتاب موجود است - دو نسخه قلمیه و یک نسخه مطبوعه -
 نسخه اولی قلمیه مربوط است بر نمبر ۱۰۳ - نسخه نفیسه خوش خط نستعلیق بر کاغذ خان بالاع جلیل
 طلافی - بقلم عباد الله السی مشهدی -
 مکتوبه ۱۲۸ رجب الآخر ۱۲۹۹ هـ تسعین و تسعمائیه - جلد صفحات دو صد و شصت و هفت و سطور
 فی صفحه پانزده - نسخه ثانیه نمبری ۱۱۸ - نستعلیق معمولی شفیعا آمیز از اول یک ورق ناقص
 مکتوبه سده جلوس محمد شاه بادشاه - بقلم اسماعیل جلد صفحات دو صد و سی و یک و سطور فی
 صفو دوازده - نسخه مطبوعه بر نمبر ۶۰۱ فن طب مخزون است -

خواص الحیوان

از حیوة الحیوان خواص حیوانات بزبان فارسی ترجمه کرده اسامی حیوانات که در زبان عربی است آن را به ترتیب حروف چهار تب ساخته و از نام اسد شروع نموده - اما در ترتیب محض بر حرف اول نام الکتفا نموده خیال ترتیب حرف دوم و سوم ننموده - بعد اسد نام ال آورده و بعد آن ابابیل و بعد آن امان و بعد آن ارنب - اول نام حیوان بزبان عربی می نویسد بعد آن به فارسی می گوید و بعد آن جمله خواص و منافع و مضار و دیگر امور ضروری که تعلق بآن حیوان دارد می نویسد - شروع کتاب این است -

”سبحان من قال کن فكان ما لم یکن خص الحیوان بعلم ما لم یعلم و شرفا بکلمته خیرا مة علی سائر الامم کیف احمد من لیس له کم ولا کیف و انی امشی علی صراط ایدق من شعر واحد من سیف صلی علی روح الروح الروح اعطیته لیلۃ تنزل فیها الملائکة و الروح و علی من اذهبت رجسهم و طهرتهم تطهیرا و من جعلتهم اسدلا و علی الکفای رحما بینهم رحما کثیرا و بعد هذ خواص الحیوان استخراجها جلدی رحمه الله من حیوة الحیوان کانت مسطورا علی اوراق شتات و صفحات فتات امر فی تبصیفهما من لیس لی شی من امره مصیرا کیف و قال ربه و قل رب ارحمهما کما ربی فیضغیرا شمرت نساق الجدل لئالیغها متعضا لفوائد لم تکلن فی الاصل راعیا لتقدم ذکر فوائد لماخذ المذکور و تاخیر الوصول فالیه معین علیہ و التوفیق امر من لایده کتبتهما علی ترتیب الحروف المعجم کما رتب فی الاصل المعظم الحمد”

نام مصنف معلوم نشده اما از خطبه دانستی که بد مصنف خواص حیوانات را از کتاب حیوة الحیوان علامه دمیری ترجمه بفارسی کرده بود حسب حکم جد خود مصنف آن را تهذیب و ترتیب داد بعضی امور را از افزوده -

نسخه کتب خانه آصفیه که برنمبر ۷۴۴۱ فن طب مرتب است بخط معمولی مصنفه سال یک هزار و
نود و چهار هجری است - چنانچه از عبارت خاتمه ظاهر است -

و ما تم ما قصدنا به بفضل ربنا ضحوة يوم الاثنين الواحد والعشرين من صفر
ختم اليه بالخبر والظفر سنة اربع وتسعين بعد المائة والالف من هجرة سيدنا
صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم تسليما الى يوم الدين -

جمله صفحات یکصد و هشتاد و سه - و بطور فی صفحه پانزده -
و در آخر آن ترجمه موجز بقاری مجلد است - و در آخر آن سلم الدرجات تصنیف حکیم احمد الله
مجلد است که در آن درجات ادویه براه حرارت و برودت و رطوبت و یبوست ذکر کرده
کتاب مفید است - و از صفحه ۵۸ شروع است -

بر صفحه اول بهر علی محمد خان عادل ثبت است و سال ۱۲۱۳ لکمه نوشته است - و نام نایب
این رساله معتب عمده است که از آن سال یک هزار و دو صد و دوازده حاصل می شود -

رساله آشک

بسم الله الرحمن الرحیم

بزرگان فارسی تصنیف محب الله بن محمد جیلانی -
مصنف موصوف درین رساله حالات و کیفیات و علل و اسباب و علاج این مرض
نار فارسی که آن را در هندی آشک می گویند بیان نموده - اول کتاب این است -
و باعث تحریر این عبارات و تقریر این الفاظ و تسوید این حروف آنکه بنده حقیر
محب الله بن محمد جیلانی بلامت بعضی اعزّه و اشرف می رسید و ایشان میفرمودند بر
سبیل طعن که حکمائی ایام و احوال زمان در تشخیص و علاج آبله فرنگ عاجز و قاصر و مضطرب اند
و ازین مرض عقول و ازمان ایشان مری بدر نمی تواند آورده و بنده حقیر را سبیل آن شد
که این مرض و دقیق را تشخیص کرده سبب او را بظاهر ساخته و اعراض او را نموده علایج برین
مرض و جوی نوشته که فوائد او عام باشد از سخنان علمائی این فن فقراتے چند فراهم آورده
بتطویل نه انجاء دیده تا بسبب طال خاطر نشود و فقرات مبین خواهد شد انشاء الله تعالی الحامی
نسخه کتب خانه آصفیه که در فن طب برنمبر ۳۰۹ مخزون است بخط عادی می باشد - نام کتاب
و سال کتابت اگر چه در خاتمه این رساله مذکور نیست اما همراه این رساله کتاب دیگر
بنام مجرب الشفا مجلد است در آخر آن سال کتابت یک هزار و شصت و چهار نوشته و نام
کاتب شیخ کمال شاگرد میران محمد الدین نوشته است - این رساله هم بخط همان کاتب است
و در فهرست کتب خانه آصفیه مطبوعه سال ۱۲۳۲ هجری این رساله بر صفحه ۹۵۴ فهرست بنام
"رساله طب" درج شده -

جمعه صفحات رساله چهل و شش - و بطور فی صفحه یازده -

رساله در خواص ادویه مفرده و مرکبه

بزرگان فارسی خوشخط نستعلیق محمدول بجدول طلالی و لاجوردی و لوح طلالی غالباً مخزونه کتب خانۀ شاهان اودعه است و در هر کتب خانۀ شاهی در اول بوده آن را حک کرده اند. نام جامع معلوم نشد.

شروع کتاب این است :-

«و فصل در بعض مسائل که استعمال ادویه موقوف بر علم این مسائل است - اصل اول در تعریف دوا و تعریف درجات کیفیات ادویه موثره در بدن تاثیر او یا تمام جوهر است یا بعضی از کیفیات عنصریه مثل حرارت یا بجا صیفت انچه تمام جوهر موثر است و تحمیل میشود بجزو بدن آن غذاست مثل گوشت و مراد از آنکه تمام جوهر موثر است اینست که منقسم می شود و اخلاط از و متکون می شود و اخلاط بدل می شود انچه»

نسخه موجوده کتب خانۀ آصفیه که برنمبر ۲۰۷ فن طب مربوط است مکتوبه سینه یکبار و سی و چهارست نام کاتب مرقوم نشده -

جله صفحات یکصد و شصت و پنج - و بطور فی صفحه هفده -

رساله فیضیه

بک

تصنیف زین العابدین بن عیث الدین معروف ملا پیر طیب -
اول کتاب - قانون شفا و قلوب انام و موجز از کلیات اقوال خواص و محام
محمد حکیم است جل ذکره و عز اسمہ العزیز -

مصنف علامه در شروع کتاب می گوید که چون بنده در ماه محرم ۹۴۳ شمس ثلث و اربعین
و تسعائیه خدمت سلیمان (غالباً سلطان سلیم خواهد بود) بادشاه مشرف و موقر گردیدم و سلطان مهدیج
کتاب خمس حکیم کامل مولانا نجیب الدین سمرقندی که در کتب خانه شاهی بود بمن عطا فرمود و خاتم
که از کتاب مذکور مطالب عدیده مفیده ترجمه نموده رساله سازم و نام این رساله فیضیه مقرر
کردم و در رساله مرتب شد بر یک مقدمه و پنج باب و یک باب و خانقده -

فصل کتب خانه که شامل نمبر ۲۲۳ فن طب است نسخه قدیمه از آخر قدسے ناقص است
یعنی تا اول خانه است باینوجه نام کاتب و سنه کتابت معلوم نشد -

اما نمبر ۲۲۳ مکتوبه شانزدهم جمادی الاولی ۹۹۱ هجری قمریه و نوید و یک هجری بخط نظام الدین علی
بن سلطان احمد دیوان است و این رساله فیضیه هم بخط همان کاتب است و همان قلم و همان
خط پس این رساله هم مکتوبه ۹۹۱ بخط همان نظام الدین است - جمله صفحات هشتاد و چهار و
سطور فی صفحہ پانزده -

طب خانى

تصنيف محمود بن محمد عبداللہ بن عبید اللہ بن محمود کیمیز علامہ جلال الدین محمد دوانی (۱۰۸۰ھ - ۱۰۸۰ھ) و
جامع است مضامین علمی و علمی و امراض و اسباب و علامات و معالجات را و در زمان سلطان
سعد بہادر خان تصنیف نموده۔

اول کتاب این است۔

و الحمد لله الذي خلق الانسان في احسن تقويم وهو يحيي العظام وهي رميم
والصلوة والسلام على حبيبہ و نبيہ محمد شفي الام الضلالة واسقام الجمالة
وعلى آله واصحابه المهادين الى طريق الجواد سبيل العدالة اما بعد عرضہ ميديار نام
این سواد حقیر البضاغة محمود بن محمد عبداللہ بن عبید اللہ بن محمود نور اللہ شواہم کہ چون در اوان
شباب بواسطہ کثرت حرمان بعضی امراض مزین صیغف را در نیت بود کہ فضاغہ طاریت
چیزی بدانند و بقدر وسع در ملازمت و معالجت مرضی نمایند تا آنکہ در سنہ اشین و تسکاتہ نیت
تخصیل توجہ بہ بلده فاخرہ شہر لڑہ صانہا اللہ و سائر بلاد المسلمین عن الاغاثت نمود و بدست
سال در آن توقف کرد و آن روز ملاحظہ فاخرہ مذکور مزین و محلی با اجتماع افاضیل و علمای بود و
محققان مستعدان از اطراف و اکناف گشتہ الحکم

کتاب مرتب است بر چهار باب و یک فصل۔ و ہر باب مشتمل است بر مسائل

عدد ۵۔

باب اول در بیان قسم علمی و علمی فن لمب۔

باب دوم در بیان امراض مختصہ باعضائے انسانی۔

باب سوم در بیان امراض مختصہ رجال و نساء۔

باب چهارم در بیان امراض عامہ کہ اختصاص بعضوی دول بعضوی ہر دسہ و زنیہ دارد۔

وفصل در بیان ادویه مفروه و مرکبه و خواص و حیوانات و مضرت از و شان و تدبیر آن بعد از حصول مضرت -

کتابخانه آصفیه که بر نمبر ۲۴۲ فن طب یونانی مخزون است خوشخط نستعلیق کاغذ خانی مجد طائی و لا جوردی مجدول کتبیه شماره ۱۸۱۸۲ و دو صد و یک مجده و هشت یجری است - نام کاتب غفر مرقوم است -
جلد او راق ۲۰۵ سه صد و پنج و سطور صفحه سیست و پنج -

طب محمودشاهی

اصل کتاب (دیاک بجلت) در زبان سنسکرت کوده در زمانه سلطنت محمودشاهی
 (۱۷۹۹) از ان زبان فارسی ترجمه شده کتاب نادرالوجود و نایاب است.
 اول کتاب - دیباچه و غیره درین نسخه نیست - بلکه برورق اول کتاب هندسه ۱۱۶ نوشته است
 بر صفحه اول همین ورق اول بخط محب حسین فیلسوف جنگ مرحوم این عبارت نوشته است.
 جلد دوم کتاب طب محمودشاهی ترجمه دیاک بجلت طب محمودشاهی نادرالوجود ترجمه و باکبیت
 از کتب خانه محمودشاهی که حسب اگم شاه مذکور ترجمه شده -

سید محب حسین عفی عنه
 قبل از شروع کتاب بر یک ورق (دهر) و این عبارت بقلم سید محب حسین فیلسوف جنگ
 مرحوم تحریر است - درین کتاب هشت مقاله است -

مقاله اول شو تراشیدن یعنی وجه تالیف کتاب

مقاله دوم سار برآستان یعنی تشریح جسم از ۱۱۶ تا ۱۳۰ -

مقاله سوم بدان استهان یعنی ادویه شناسی -

مقاله چهارم جگنیا استهان یعنی تشخیص امراض -

و این کتاب در چهار مقاله تمام شده است -

نسخه مخزنه کتب خانه آصفیه که برنمبر ۸۱۸۱ فی طب می باشد - خوشخط نسخ مجددی بجدول طلا، چنانچه
 نسخ است که بعد ترجمه برای محمودشاهی صاف شده و در کتب خانه شاه مذکور مخزنه بوده
 چنانچه سابقاً از تحریر حکیم محب حسین مرحوم دانستی -

نام کاتب و سنه کتابت نیست -

اما از ملاحظه باب دهم علاج زخمی می بینیم اینقدر ظاهر می شود که شخصی در ۹۸۳ هـ تصدیق شده

هجری این کتاب را خوانده است پس کتابت این کتاب قبل ازین خواهد شد - نسخه مذکوره شروع از کتاب دوم و آنهم در شروع ناقص است یعنی از ورق ۱۱۶ تا ورق ۱۳۸ است بعد آن کتاب اول مجلد است و او نیز جزء شهر استهان است - شروع این کتاب باب اول در بیان نطفه همین طریقے که علم و عمل آن خد عمر و حیات بود -

جمه اوراق یکصد و پانزده و سطور فی صفحه بیست و پنج -

بعد آن جلد سوم علاج الامراض است -

شروع آن باب اول علاج تب و درین کتاب نوزده باب است و صفحات یکصد و پنجاه و سه - بعد آن جلد چهارم بقیه علاج الامراض است و در آن چهل باب است جمه صفحات دویست و چهار است -

طب ناصری

تصنیف شیخ طاهر بن شیخ ابوبکر طیب که از فرزندان قطب الاقطاب شاه جلال الحق بالله
والدین حضرت شاه جلال الدین حسینی پانی پتی قدس سره است .
درین کتاب نسخہ ہائے جدیدہ و تراکیب مجربہ مفیدہ و بہات و ادویہ معمول بہا کہ در تجربہ
و در تجربہ اطباء کالمین آمدہ بود در یک ہزار و شصت و شش اجزای جمع نمودہ کتاب را برچہاں و
ہفت فصولی تقسیم ساختہ -

اول کتاب حمد نامہ و دیکھے را کہ بقانون حکمت کامل الصناعت خود رحمت را رافع انواع
امراض و رافع اضعاف اعراض گردانیدہ ام -

نسخہ کتب خانہ کہ شامل یکملہ ہندی نمبری ۱۶۷ است و در آخر این نسخہ نوشتہ است -

واللہ اعلم اللہم وفق الامیر علی الفقیر بالرحم والعدل والدیانة فی نفسہ کتب
ہذا النسخۃ فی عهد العرش ابادشاہ غازی فی سنۃ ہجری الف و مائۃ و ثمان
تمت و لیکن چون ہمدشاہ عالم بادشاہ ہندوستان از سال ۱۰۳۱ تا سال ۱۰۳۷ بودہ این بیان صحیح معلوم
نمی شود قیاس غالب این است کہ کاتب فقط ثمانین یا تسعین از سہونہ نوشتہ است واللہ
عالم بالصواب -

جلد او ماقبل و نہ و سطور فی نسخہ نوزدہ -

فوائد الانسان (منظوم)

حسب علم برنظمه جلال الدین محمد اکبر بادشاہ (۹۶۳ھ - ۱۰۱۳ھ) اسلوب و افعال و خواص ادویہ
بزبان فارسی منظوم کردہ شد اسلوب ادویہ برحروف تہجی مرتب است و افعال و خواص و نام و بدل
و صلح ہر دو اور چند شعر نظم کردہ مگر باینطور کہ اگر انہر شعر متعلق آن دو احرف اول بگیرند نام دورانی
مذکور حاصل می شود۔ مثلاً ذکر برج کہ آن را بزبان فارسی اندی گویند درین سہ شعر نمودہ۔

ا اول از بعد ذکر نام خدا ۛ گرم گویم برج راز غذا
ر رونق چہر و تاب شستہ اوست ۛ بہر اسہال و درخ محدہ نکوست
ز زغم قومی کہ ہر آنکہ عمر فراست ۛ دودرخ خشک باہن اخلاست

پس اگر از حرف اول این ہر سہ شعر کہ الف و را و ہاء و زاء منقوطہ باشد گرفتہ شود لفظ از در
کہ نام عربی برج است حاصل می شود و بچنان در تمام ادویہ التزام نمودہ۔ اول کتاب نیست۔
واللہ اکبر این چہ حکمت ہایون و نعمت گو ناگون است کہ حکیم ذوالجلال و منعم بے زوال علم تو
و جل جلالہ از نہ سپردہ وقت کشور در نظر والا کبر خدایگان داور خدیو دادگر شاہ شاہان خمسہ و خسرو
حقائق شناس کہ دان السلطان بن السلطان ابن السلطان الخاقان ابن الخاقان فرمان فرما
بحر و برابو المنظر شاہ جلال الدین محمد اکبر خلد اللہ کلہ و سلطانہ و افاض علی العالمین برترہ و احسانہ جلوه داد انہ
در خطبہ کتاب تاریخ تالیف ہم ذکر نمودہ و گفتہ کہ مصرع شدہ آئین فوائد الانسان ۛ آئین تالیف
و تحت مصرع از نظم سرخ ۱۰۲ نوشتہ است گوید کہ تاریخ تالیفش سکنہ بودہ و بین عدد از مصرع
بشارت بجد برآمدی شود۔

لنسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۴۴۴ فن طب مرتب است بخط تملیق نام کاتب و سال کتابت
مرقوم نیست۔ اما بقایہ نوشتہ احوال صدی یازدہم می باشد۔
جلد صفحات ۲۹ یکصد و نہت و نہ و بطور فیضیہ پائزہ۔

قرا بادین ممتازیه

۴

حکیم محمد عارف ثنی در سنه ۱۲۰۳ کهنه اردو و صد و سه هجری تصنیف نموده -

اول کتاب حمد و ثناء و حکمت بالغه مرصعه راست الخ -

کتاب مرتب است بر یک مقدمه و چهل و چهار باب که در آن یک صد و چهار فصل است
خاتمه -

نسخه کتب خانه آصفیه نمبری ۲۸۴ بخط خود مصنف است خط معمولی مکتوبه سنه ۱۲۰۳ کهنه اردو

دو صد و سه هجری -

جمله صفحات پانصد و بیست و دو بطور فی صفحه ۹ است -

قربا دین ہندی

در بیان ادویہ ہندیہ و نمنہائے تیار کردہ نواب سکندر جاہ بادشاہ دکن ۱۲۱۷ تا ۱۲۲۲
و نواب فیض علی خان ہمیشہ در تجربہ خود این ادویہ و نمنہائے می داشتند و حکیم شیخ حیدر مصری از حکماء
مصری حاصل کرده ہمیشہ بآن عمل می نمود و بسیار مجرب یافته بود۔

این عبارت بر صفحه اولی کتاب تعلیم حکیم سید محمد حسین فیلسوف جنگ نوشته است۔
نسخه مخزن کتب خانہ کہ بر نمبر ۳۲۹۔ فن طب می باشد شکستہ محررہ ۱۲۰۵ لکھنؤ در رسد
و پنج ہجری ست سال کتابت بر صفحه ۸۴۱ کتاب نوشته است۔

در آخر آن لفظ و محب انگشت نوشته است و ہم یک ہر شبت است کہ دمان
محب انگشت و شبت ۱۳۔ کندہ است و بعد آن از صفحہ ۸۵ ترجمہ کتاب شکر تار بعض
مقامات شدہ بر یک ورق و غالباً این ترجمہ حکیم سید محمد حسین فیلسوف جنگ و بعد آن
چند اوراق سادہ و بعد آن از صفحہ ۸۶ بخط حکیم سید محمد حسین افعال و خواص مائزہ با و قد شریف
نوشته است بعد آن در آخر کتاب فہرست ادویہ منفردہ دیسی یعنی ہندی مرتبہ نگاہ اول تعلقات
نگندہ نوشته است بعد آن ادویہ مرکبہ دیسی یعنی ہندی مرتبہ اول تعلقات را نگندہ تحریر است
چون صفحات ۱۲۰ اسطر مختلف۔

محرِب الشفاء

زبان فارسی تصنیف حکیم احمد بن محمد ثانی ساکن گجرات -
رساله مختصره است اما تمثال سهولت طریقه شناختن نهض و قاروره و علامات
امراض و علاج آنها بیان نموده که فهم آن بر طلبه نهایت آسان و سهل باشد - اویش
این است -

”الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوة علی رسول محمد والذراجمعین
بدانکه حق سبحانه و تعالی مخلوقات را دو صفت آفرید روحانی و دومی جسمانی - با اکل و شرب
جسمانی آمد و لذت نعمات در وجود آدمی نهاد و ذوق آن بدو وضع گردانید که بر سر زبان
بمخلوق دوم بشهر مگانه بخار طوم آن“

نسخه کتب خانه آصفیه که بر نمبر ۳۴۷۰ طب شال و مجلد است بخط عادی بقلم
شیخ کمال شاگرد میران محی الدین می باشد که سال ۱۰۸۰ هجری کثیر از وصفت و چهار هجری نوشته -
جله او را قیصت و نه - و بطور فی صفحه پانزده -

مجموعه حکیم الملک

تصنیف حکیم الملک نظام احمد گیلانی -
مصنف طبیب عامل سلاطین قطبیه بود رسال عدیده در سائل طبیه و غیره نوشته این
مجموعه همان است -

در اول مجموعه رساله در ادویه مفروده است که در تمام عمر تجربه حکیم موصوف بحد مفید
شمارت شده در آن ذکر کرده و شروع از طبله نموده اول رساله مذکوره شکر و سپاس بقیاس
مرصاعه را که بقوت عقل و تیز ایشان را از سائر حیوانات امتیاز داده اند -
و در آخر مجموعه یک رساله است که در آن ذکر عناصر اربعه نموده -

نسخه موجوده کتب خانه آصفیه نمبری ۳۰۶ بخط معمولی باشد سه کتابت و نام
کاتب مرقوم شده - اما بر صفحه اولی در حق اول مجموعه نوشته است که در نسخه دیگر هزار و
یکصد و شصت و نه هجری معرفت میرزا معزالدین محمد اقباع شد و داخل کتبخانه شد -
خط طبعی ۳۳۶ صفحات ۳۳۶ سطور ۱۵ -

یادگار رضائی تذکرۃ الہند

معروف بیادگار رضائی

تصنیف حکیم رضا علی خان بن حکیم محمود خان حیدر آبادی۔
 کتاب نہایت مفید و کارآمد اطباء است مصنف درین کتاب ادویہ ہندیہ
 از قسم خائیش و نباتات و عقاقیر و غیرہ و غیرہ کہ اطباء ہندی یعنی ویدک و آمان آہناراد
 علاج استعمال فی نمایندگی یک را بطور محزون الادویہ بیان نموده یعنی اول نام دویہ
 علیہ در الفاظ می نویسد بعد آن افعال و خواص بعد آن مقدار شربت بعد آن بدل آن
 اگر باشد ہم اگر این دوا در طب یونانی اسمے ہست آنہم می نویسد۔
 اول کتاب۔ سب جان الذی علمہ الانسان علاج الابدان لشفاء الاستقامۃ
 مصنف در خطبہ گفتہ کہ والد ماجد حکیم محمود ابن حضرت الشہداء حالات و کیفیات
 و خواص ادویہ ہندیہ کہ بہ تجربہ اوشان رسیدہ بود بزبان عربی منفرق بطور مسودہ نوشتہ بودند
 بعد وفات والد ماجد حقیر آن را بزبان فارسی در عہد میر اکبر علی خان بہادر سکندر جاہ
 (رحمۃ اللہ علیہ) در سندیکہ ہزار و دو صد و بی و پنج در دار السلطنت حیدرآباد
 ترجمہ نمودہ۔

کتاب را بتذکرۃ الہندیہ یادگار رضائی موسوم نمود۔ و کتاب مرتب است
 برستہ تذکرہ و یک خاتمہ۔

تذکرۃ اول در بیان اصول بدن و غیرہ بر طریق ہندیہ۔
 تذکرۃ دوم در اوزان و مصالح و مضار ادویہ و اخذیہ و بعضی مقولات ہندیان۔

تذکره سوم در بیان اسما و امسیات امرجه و افعال و اصلاح ضرر و خواص ادویه
اغذیه هندیه -

خاتمه در بیان اسما و امسیات است که مستعمل در مانیات است -
نسخه کتب خانه آصفیه نمبری ۱۲۲ خوشخط لتعلیق تطبیح کلال بوکا غذا خان بلنجدول
سه جدول و لاجوردی و شجرنی -

در ۲۵۳۲ کلمه کهنار و دو صد و پنجاه و هفت هجری بخط محمد غوث الدین در بلعه حیدرآباد

فرخنده بنیاد حسب فیر مالش نواب شرف الدوله نوشته شده -
جمله اوراق کتاب چهار صد و نسیست و هشت و سطور فی صفحه نسیست -

نهی نمائند که کتاب مذکور دو بار در همین شهر حیدرآباد لباس طبع هم پوشیده -

بار اول در ۱۲۸۳ کلمه کهنار و دو صد و هشتاد و سه هجری -

بار دوم در ۱۲۹۱ کلمه کهنار و دو صد و نود و یک هجری -

و این هر دو نسخه هم درین کتب خانه آصفیه علی الترتیب بر نمبر ۵۵ و ۶۸۸ در فن
طب مخزون است -

اختیار شرح المختار

علامہ ابو الفضل شیخ محمد الدین عبداللہ بن محمود بن مودود الموصلی الحنفی المتوفی ۶۸۲ شہد و ہشاد و سہ ہجری در عنوان شباب یک کتاب مختصر در مسائل فقہیہ حنفیہ نوشتہ بود و نام آن مختار مقرر نمودہ -

بعد از آن با مرار احباب و طلاب بر مختصر مذکور خود شرح مفصل نوشتہ نام آن اختیار مقرر کردہ - این همان شرح است اول کتاب این است -

”الحمد لله الذي شرع لنا ديناً قوياً وهدانا الى صراطها مستقيماً وجعلنا من اهلها تعلموا وتعلمنا احمد من عمته رحمة افضاله وغرته عطيته ونواله واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة استرزاجها ونور كرمه واشهد ان محمداً عبده ورسوله الذي جمع بمبعثه شمل الحق بعد لفرة وقبح برسالت حزب الباطل بعد تطرقه صلى الله عليه وعلى آله واصحابه واتباعهم الذين سلكوا سنن سنته وصوابه“

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۲۱ قنادی مخزن است نسخہ قدیمیہ مخفی بخط نسخ خوشخط است نمبر ۸۲۲ مقتصد و نسبت ہجری است - و شیخ ابو حفص عمر بوقت خواندن ہدایہ این نسخہ را تصحیح نمودہ -

جملہ اوراق نسخہ تصدودہ - و بطور فی صفحہ ۲۵ بست و پنج -

ترجمہ مصنف در کتاب الفوائد البہیہ ص ۱۱۱ و المستطرفہ ص ۱۱۱ موجود است -

التجنیس والمزید

تصنیف برهان الدین علی بن ابوبکر بن عبد الحلیل المرغینانی الحنفی المتوفی ۵۰۳ھ
ثلث و خمسمائے در فتاویٰ موافق مذہب امام اعظم ابو حنیفہ -
جلالت شان مصنف علام از کتب تراجم و طبقات واضح شود خصوصاً در کتاب
الفوائد البیہ ص ۱۴ و مفتاح السعادة جزء اول ص ۱۲۶
کتابش بدایۃ المبتدی و شرح آن الہدایہ از مشہور ترین و مول علیہ کتب فہرست فقہ
حنفی است و نسبت المرغینانی بہ مقام فرغانہ من بلاد مرغیان است کہ مسقط راس
این فقیہ علام بوده -

این فتاویٰ نہایت معتبر و مستند و مرجع علماء اعلام است -

اول کتاب - الحمد لله العليم القدیر المحکم الخ -

مصنف علامہ در اول کتاب فرمودہ کہ صدر اجل حسام الدین در تصنیف خود
مسائل و دلائل وارد کردہ بود مگر اتمام آن کتاب صدر موصوف را دست نہاد
صدر الشریعہ مصنف بدایہ و مصنف این فتاویٰ بہ تکمیل آن پرداختہ و صدر اجل حسام الدین
آنچہ حوالہ کتب در کتاب نام تمام خود ذکر کردہ بود بجائے آن مصنف حروف مخفوفہ
ذکر کرد پس حرف تہ برائے نوازل ابی الیث و حرف ح برائے عیون المسائل
ابی الیث و حرف و برائے واقعات الناطقی تہ ثناء فوقانیہ برائے فتاویٰ
ابی بکر بن الفضل و تہ برائے فتاویٰ المہ سمرقند و تہرا مجملہ برائے زواید و ج
برائے اجناس الناطقی و ج مجملہ برائے غریب الروایات ابی شجاع و تہ مجملہ
برائے شرح و مسوط و تہ برائے فتاویٰ صغریٰ صدر شہید و تہ برائے متفرقات
و نیز مصنف علامہ در خطبہ فرمودہ کہ آنچہ در ۲ کتاب مذکور است از نتائج الفوائد

استنطاق متاخرین است تقدیم برائے نص نفرموده اند۔
 نسخہ مکتب خانہ آصفیہ نمبری ۲۵ خط عادی۔ مکتوبہ ۹۸۸۰ ہنصد و ہشتاد و ہشت
 ہجری تقلم عبدالوہاب ولد قاضی حامداست۔
 جملہ ادراقی دو صد و پینزدہ و سطور بست و یک۔ در کشف الطنون این قادی مذکور
 چنانکہ معلوم شدہ تا حال این قادی بکدائی چاپ خانہ بطبع نہ رسیدہ۔

حسب المفتی

تصنیف امیر ابو المعالی بن المرحوم البیروز خواجہ مولانا بخاری المتوفی ۵۹۲ھ
یا تصد و نود و دو ہجری۔ موافق فقہ حنفیہ است۔

اول کتاب۔ الحمد للہ الذی جعل العلم حدا یتراکی الدرجات العلی
وصیر الفقر خلاصتہ فی السعادات القصوی ۱۲۱۔

مصنف محدوح بعد حمد و صلوة در شروع کتاب میفرماید کہ وقت حضور خود
خدمت اساذ و خال علامہ حضرت عزیزان قاضی بعض روایات و بعض فیصلہ جات
کہ در زمان خاقان ابن خاقان عبداللہ بہادر خان نور مرقد جمع کردہ ہوں کہ سیزدہ جز
بود بعد ان جمعی کثیر از اقارب و اجانب فقیر باصرار التماس نمودند کہ برائے جز ہائے
مذکورہ دیگر روایات را اضافہ نمودہ کتاب کمال ندیم پس بیست و ہفت جز دیگر افزودہ کتاب را در خدمت
تمام کردہ بنام نام خاقان ابن خاقان میر محمد بہادر خان معین کردم و کتاب مزبور بعضی در
کراۃ مظلمہ و بعضی در مدینہ منورہ زاد ہما اللہ شرفا و عظمتا نوشتہ و ہر گاہ تصنیف کتاب
در کراۃ مظلمہ تمام شد در فکر تسمیہ آن بودم کہ ناگاہ ہاتف آواز داد و میراحب المفتی
نام ہندیس پشین نام موسوم کردم سال تصنیف کتاب مذکور ۵۷۵ھ خمس و
سبعین و سبعمائتہ۔

نسخہ موجودہ کتب خانہ نمبری ۵ فن فتاویٰ بخط مایہ ترقی عالمانہ منقول است
از نسخہ کہ در کراۃ مظلمہ تحریر شدہ بود نمونہ ۹۴۲ کجرا و نود و دو چارہ ہجری است کاغذ
خان باغ محلی مصححہ۔ جلد اوراق دو صدوی و بطور فی صفحہ بیست و پنج۔

خلاصۃ الفتاویٰ

تصنیف شیخ طاہر بن احمد بن عبدالرشید البخاری المتوفی ۵۴۲ھ شین دارعین و
خمس مائۃ ہجری۔

کتاب مشہور و معتد علیہ علماء و فضلاء است۔

مصنف علامہ در اول کتاب میفرماید کہ قبل تصنیف این کتاب من دو کتاب دیگر بموم
بہ خزانۃ الواقعات و کتاب النصاب در بین فن فتاویٰ تصنیف کردہ بودم بعض بلاد
برائے تلخیص کن سوال نمودند تا ضبط آن ہل باشد پس حسب التماس اوشان این کتاب خلاصۃ
تصنیف نمودم کہ جامع روایات و خلل از روایات است مع بیان مواضع مسائل و فقہیت
فصول و اجناس در شروع ہر کتاب تا محین طالب فتویٰ گردد۔

اول کتاب۔ الحمد للہ خالق الارواح والاجسام و عل النور والظلام الخ۔

نسخہ مخزنہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۴۴۴۴ فتاویٰ مرتب است۔

نسخہ کامل خوشخط صحیح مخدوم و مرقومہ علمائے اعلام خوش خط بخط نسخ بر صفحہ اولی و رقی اول
مصنف و نام کتاب در زمین طلائئ نوشتہ است نام کتاب در سطر مستطیل طلائئ و
نام مصنف در دائرہ طلائئ۔

کل کتاب از اول تا آخر مجدول است بجدول طلائئ بحکم کتابت و نام کتاب مرقوم نیست
اما در آخرین عبارت نوشتہ است۔

بتاریخ نهم شهر جمادی الاولی ۱۰۵۵ھ کبیر از و پنجاہ و پنج ہجری فقیر فضل اللہ و مولانا یعقوب
کتاب خلاصۃ فقہ در بلکہ پٹنہ مقابلہ نمودہ با تمام رسائیدیم واللہ الوفق والمہین۔
جلہ ادراق و محدود بست و در سطور فی صفحہ می و نہ۔ نسخہ مذکورہ قدرے کسنورہ است۔

صنوان القضاء و عنوان الافتاء

علامه عماد الحق والدين ابو الملوک والسالمین عظم صدر الدهر اکبر العلماء و ماوراء النهر
ابو انعام محمد بن محمد بن اسماعیل الخطیب الاسقورقانی نزیل دہلی و درہلی در سال اثنین و اربعین
و ستمائے ۶۴۲ھ تصنیف نموده۔
قادی مذکور موافق فقہ حنفی ست۔

اول کتاب۔ الحمد لمن اتممت بتقداسه امشاح علی
صہوتھا الخ۔

کتاب مرتب است بر پنج باب۔ و ہر باب مشتمل بر چند فصول۔
باب اول ورفاتحة الکتاب۔

باب دوم در جامع ادب قضاء قبل تقلد بعہدہ قضاء و بعد آن۔

باب سوم در بیان اجابت طالب و احضار مطلوب و بیان رزق قاضی از بیت المال
و غیرہ و غیرہ۔

باب چهارم در بیان اموری کہ قاضی را بآن عمل باید کرد اموریکہ قابل عمل قاضی نیست
و غیرہ و غیرہ۔

باب پنجم در دعای و نبات۔

نسخہ کتیب خانہ آصفیہ نمبری ۱۰ بخط نستعلیق معمولی مکتوبہ ۸۵۷ھ یکہزار و یکصد و ہشتاد
و پنجاه۔ ۱۱۹۵ھ۔

پناه ولد عبدالرشید متھدی یعنی محرر محکمہ شرعیہ بفرمائش قاضی وحید الدین خان
 پر نمودہ - ۳۶۹
 جملہ اوراق سہ صد و شصت و نہ و سطوری صفحہ است حاجی خلیفہ در کشف الظنون
 ان نفروودہ غالباً بنظرش نرسیدہ -

ابحاث اصول دین۔

ابحاث نحو۔

ابحاث - معانی و بیان و بدیع۔

ابحاث لغت ۲۹۹۰ جلد و نو دویچ و سطور فی صفحہ ۲۲ و بر صفحہ ۲۰۸ بجانب قاضی احمد
پسر مصنف نوشتہ است کہ ترتیب این کتاب یوم پنجشنبہ سوم محرم در سال ۱۲۶۲
یکہزار و دویست و دو ہجری ختم شدہ۔

و تاریخ کتابت این نسخہ ۱۲۸۶ ہجری یکہزار و دویست و ہشتاد و شش ہجری تحریر است و
تا صفحہ ۲۰۸ کاغذ و خط کلم ہر دو نصف متحد است و از صفحہ ۲۰۹ تا صفحہ ۳۹۵ کاغذ و خط ہر دو
مختلف است و شروع این است۔ سوال عن قولہ تعالیٰ ولا تباشہ فیہن وانکم
ہا کفون فی المساجد۔

و نام کاتب ابن اوراق محمد عبدالرحیم خان بن مولوی فتح محمد خان است۔ چنانچہ
بر صفحہ ۳۲۵ و ۳۹۵ تحریر است۔

ظاہر معلوم می شود کہ این مسائل علاوہ مسائل مرتبہ فرزند علامہ شوکانی است غالباً
این ابوہ مجملہ آن تحریر است خواہد بود کہ فرزند علامہ شوکانی در خطبہ کتاب فرمودہ
کہ اکثر منازعات و مباحثات وغیرہ را من جمع نہ نمودہ ام۔
این نصف دوم ہم مقابلہ شدہ است۔

چنانچہ در آخر تحریر است۔

مخفی نماند گمان غالب فقیر این است کہ این نسخہ مشکبہ نواب بہ صدیق حسین خان مرحوم
رئیس بھوپال و از کتب خانہ او شان است اگرچہ علامت بران موجود نیست مگر راہم از جلد
نسخہ می شناسم کہ این چنین جلد ہا اکثر در کتب خانہ او شان بودہ و باج این نسخہ سید احمد مدنی
کی ہستند کہ او شان بعد وفات نواب مدوح اکثر کتب از کتب خانہ مرحوم دین کتب خانہ
فروخت کردہ اند۔

فتاوی ابراهیم شاهی

کتاب

- تصنیف احمد بن محمد مغرب به نظام یکسانی -
 مصنف موصوف کتاب راز یکصد و هشت و چند کتب فذ جمع نموده خدمت سلطان
 ابراهیم شاه تحفه پیش کرده و باسم مبارک سلطان موصوف موسوم نمود -
 اول کتاب - الحمد لله الذی رفع منازل العلم و اعلی مقاماته ۴۱ -
 کتاب مرتب است بر ابواب فقہی لهارت مکتوبه صوم زکوة و غیره و غیره -
 نسخ کتب خانه آصفیه نمبری ۲۷ - خط نسخ خوشخط کاغذ عهد مکتوبه ۸۷۰۸۷۰ یک هزار و هشتاد و
 هفت هجری -
 بقلم سید محمد است و نسخه مذکور در دو تحریر شده -
 حصه اولی از صفحه (۱ تا ۴۴۶) در خانه این حصه هم سه کتابت شده یک هزار و هشتاد و
 هفت هجری -
 و نام کاتب سید محمد تحریر است -
 و حصه دوم از صفحه ۴۴۶ - شروع و بر صفحه (۸۰۵) ختم است بطور فی صفحه در هر دو حصه
 بست و پنج است -
 حاجی خلیفه غالباً این فتاوی ندیده -
 مخفی مانند فتاوی ابراهیم شاهی بزبان فارسی هم تصنیف همین مصنف است -
 درین کتب خانه بر قفسه ۱۱ - مرتب است و فهرست فارسی مذکور خواهد شد -

فتاوی الولوالجی

تصنیف تلمیذ الدین ابو الکلام اسحاق بن ابی بکر کنفی التوفی ششمه هفتصد و دویست و پنجاه
 منبأ اصل مصنف این است - الحمد لله الذی جعل العلم حجة الاسلام - الخ
 بخط فرموده که شیخ امام حاتم شهید کمال اہتمام در تحریر احکام فقہ میرداشت - چنانچه کتب
 جامع النوازل الاحکام چنین تصنیف فرموده کہ طالبان علم دین را نہایت سہولت یافتنی
 حصول احکام حاصل شدہ پس این خادم شہید فرمود خواست کہ تفصیل کلام شیخ مذکور
 باید و آنچه از شیخ موصوف از واقعات ہمہ فوت شدہ باشد آن را بیفزاید و نیز مضامین
 نب مندرجہ امام محمد بن الحسن کہ دامن آن صاحبان افکار ضرورت اضافہ نمایند تاکہ
 باب جامع در فقہ مرتب شود - کتاب مذکور بر ابواب فقہ مرتب است و بحالے
 بر باب لفظ کتاب فی نویسد - درین کتب خانہ آصفیہ دوشوہ کاملہ قلیہ آن بر نمبر ۱۰
 الامور است نمبر ۱۱ خوشخط نسخ بر کاغذ خان بلخ تقطیع کلان مکتوبہ سلسلہ ۹۷ محرم
 ہمد و بمقتاد و جبار بحری - نام کاتب مرقوم نشدہ -

علا اوراق ششصد و یک و سطور فی صفحہ سی و پنج - نسخہ مذکورہ در خدمت اکابر علماء و قضات و
 متنبین بودہ چنانچہ عبارات او شان بر ورق اول موجود است و یک ہر امانت خلل ثبت
 ست کہ در آل سلسلہ یکہزار و یکصد و چہار بحری کندہ است و یک ہر دیگر محمد حبیب اللہ
 ست -

نسخہ ثانیہ نمبر ۱۰ بخط عرب مکتوب علی جمادی الآخر سلسلہ یکہزار و شصت و ہشت بحری -
 علم محمد شحرانی در کہ منتشر شدہ در آخر دوسہ ورق وصلہ کردہ - جملہ اوراق دوصد و پنجاہ
 چہار و سطور فی صفحہ سی و پنج -
 حاجی خلیفہ ذکر این فتاوی در کتب الفنون نمودہ -

قناری اکبرشاهی

پا

تصنیف عتیق الشدین اسماعیل ابن شیخ قاسم -
مصنف موصوف در عهد سلطنت اکبر بادشاه دہلی این قناری تصنیف نموده کہ موافق
نقد امام غنیم می باشد و نام آن بنام سلطان ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاه قناری قرار داده
اول کتاب - الحمد لله حمد المشاکرین و نومن به ایمان الموقنین و تقوی و حلالیتہ
+ قرار اصباح قین الخ -

نسخه کتب خانہ اصفیہ نمبری ۱۱۳۱ به خط نسخ خوب تخطیع کلان از آخر بطاهر چند ورق
باقص است - در آخر کتب انکد و شروع شده اما نام نیست -

سند کتابت و نام کاتب بوجه نقصان نوشته نشده تخمیناً مکتوبہ او اواسط صدی دوازدهم
باشد عجب نیست جملاً و زمان ۲۶۰ - بطور فی صفحه ۱۰۰ -

در کشف الطنون ذکرش نیاید چرا کہ از مصنفات ہندوستان است - غالباً در بلاد روم
و عرب نہ رسیدہ باشد -

فتاویٰ جماعیہ

تصنیف ابوالفتح کن الدین ابن حسام الدین مفتی ناگوری سوافق فقہ امام اعظم است۔
اول کتاب۔ الحمد لله الذی نور قلوب الموحدين بنور التوحید والایمان
درین کتب خانہ تصفیہ چہار نسخہ ازان بر نمبر ۱۸ و ۱۹ و ۱۰ و ۱۰۶ موجود است۔

نمبر ۱۸ بخط شیخ خوب۔ سنہ تحریر و نام کاتب مرقوم نیست۔
اما در اول کتاب عبارت خریداری این نسخہ تحریر است در ان سال خرید ۱۲۵۹
یکہزار و دو صد و پنجاہ و نہ ہجری و بر آخر یک ورق سادہ یک نسخہ تطويع برائے تنقیہ نموده و شش
تا پنج آن ۲۵۰۰ لکھ ہزار و دو صد و پنجاہ ہشت ہجری است۔

پس این نسخہ غالباً مکتوبہ شروع صدی سیزدہم خواہد بود۔ جلد اوراق سہ صد و چہارہ و بطور
فی صفحہ بست و سہ۔

نسخہ ثانیہ نمبری ۱۹۔ ہم نسخہ کاملہ نصف نسخہ بخط شیخ و نصف بخط نستعلیق شفیعا امیر گزنی ہر
کاتب مختص واحد است۔ این نسخہ مکتوبہ سنہ ۱۲۴۰ ہجری یکہزار و ہشتاد و چہار ہجری است نام
کاتب مرقوم نیست۔

جلد اوراق یک صد و پنجاہ و ہفت بطور فی صفحہ بست و ہفت۔

نسخہ ثالثہ کاملہ نمبری ۱۰۵ مقابلہ شدہ سنہ ۱۲۴۰ ہجری یکہزار و ہشتاد و چہار ہجری بخط نستعلیق
معمولی نسخہ زدایدہ قابل مرمت است۔

نام کاتب و سال کتابت در ان تحریر نیست۔
جلد اوراق دو صد و چہل و چہار و بطور فی صفحہ بست و پنج۔

نسخہ رابعہ نمبری ۷۰۔ بخط نستعلیق عادی مختلفہ بعض جانشین معمولی و بعض جاگتہ نام کاتب
مال تحریر مرقوم نیست۔ اما ہر قاضی معین الدین دماغہ و وسط کتاب ثبت است مال

آن بخوبی خوانده نمی شود؛ در ورق اول یک عبارت خریداری مرقوم است سال ۱۱۱۱
 یک هزار و دو صد و هفت هجری است بظاهر این نسخه هم مکتوبه اواسط صدی یازدهم
 نخواهد بود.

مجموعه ۴
 جمله اوراق چهار صد و دو بطور فی نسخه هفده -
 این کتاب در هند طبع هم شده است -

فتاویٰ ظہیریہ

تصنیف شیخ ظہیر الدین ابوبکر محمد بن احمد القاضی المحتسب المتوفی ۶۱۹ ھ تسعہ و عشر
شمارتہ -

فتاویٰ مشہور و معروف و مدار کار علماء و قضات است -
حاجی خلیفہ در کشف الظنون گفتہ کہ علامہ بدر الدین ابومحمد محمود بن احمد البیہقی المتوفی ۸۵۵ ھ منہج و
حمین و ثمان شمارتہ بعد حذف فتاویٰ مشہور قادیانہ مقیدہ و از فتاویٰ ظہیریہ انتخاب نمودہ کتابے
مستقل ساختہ و نام آن المسائل البدریہ المنتخبہ من الفتاویٰ الظہیریہ فیلہ و در خطبہ آن علامہ معنی
فرمودہ کہ کتاب ہذا مشتمل است بر مسائل مأخوذ از کتب متقدمین کہ علمائے متاخرین ازان
مستغنی نمیشوند -

اول کتاب - حکما نقلہ حاجی خلیفہ الحکم للہ المتوفی بالعلام التوحید بالبقاع
فتاویٰ ظہیریہ -

نسخہ کتب خانہ تصفیہ کہ بر نمبرہ فی فتاویٰ محزون است حصص نصف دوم کتاب
است و شروع است از کتاب الوقف و ختم است بر کتاب المتفرقات پس وین
نصف دوم حسب ذیل بست و یک کتب فقیہہ است - کتاب الوقف - کتاب الحجۃ -
کتاب المضاربتہ - کتاب البیوع - کتاب الشفعہ - کتاب القسمہ - کتاب الاجارات -
کتاب الدعوی و البیانات - کتاب الوکالت - کتاب الکفایہ و الاحوال - کتاب الصلح - کتاب
الزین - کتاب المزاحمہ - کتاب الشرب - کتاب الاشریہ - کتاب الکراہ - کتاب
الحجر - کتاب الوصایا - کتاب المتفرقات -

نسخہ مذکورہ بخط عرب خوشخط کتبہ ۸۷۷ ھ بمسند و ہفتاد و ہفت ہجری - نام
کاتب نیست - اما در آخر نوشتہ کہ نسخہ مذکورہ امام عالم علامہ قاضی القضاۃ کمال الدین

ابی عبد اللہ محمد بن سیدنا العبد الفقیر الی اللہ تعالیٰ الفاضل سلطان اعزہ اللہ بعز طاعته
ورحمہ سلفہ آمین آمین۔

و در خطہ اولی ورق اول کتاب یک مہر مدادہ العلماء شیخ الاسلام خان ثبت است و
سہ عبارت تمیلک قلم علماء اعلام مرقوم است۔
جلدہ اوراق سہ صد و شہزودہ و سطور فی مجموعہ ثبت و نہ۔

فتاویٰ ماوراء النهر

تصنیف صدر الشریعہ الثانی عبید اللہ بن مسعود بن تاج الشریعہ متوفی ۱۲۴۸ھ
 بمقتصد و چیل و ہفت ہجری - تصنیف ۱۲۴۸ھ بمقتصد و چیل و سہ ہجری -
 اول کتاب - اسکا لکھ دافع اعلام الشریعۃ العزیز و جامع علم الشجرۃ اصلہا
 ثابت و فرعہا فی السماء ۴۱۰ -

نسخہ کتب خانہ آصفیہ نمبر ۱۸۱ بخط نسخ و ضح نہایت مخفی حواشی باین کثرت
 تحریر شدہ کہ ماوراء النہر جدا گانہ نوشتہ - بمقامات خود داخل شدہ از اول تا آخر حال
 حواشی ہم نیست بلکہ مقدار حواشی از اصل کتاب سہ چند و چار چند اگر گفتہ شود بعید
 نیست - و حواشی از کتب مختلفہ ماخوذ است و بعد ہر حاشیہ نام کتاب ماخوذ عنہ
 تحریر است - سال کتابت و نام کاتب در آخر ہر قوم نشدہ - جملہ اوراق شصت
 شصت و ہشت بطور دین ہفت و سطور حواشی غیر معین -
 حاجی خلیفہ این فتاویٰ را ندیدہ اما در کشف القنون نام آن برودہ و گفتہ کہ در ناما رخا
 امش مذکور است -

فتاویٰ علامہ نووی

تصنیف علامہ محمد بن محمد بن شرف النووی متوفی ۷۶۷ھ ششصد و ہفتاد و شش ہجری است۔

علامہ الدین علی بن ابراہیم العطائلیہ نووی برابواب فقہ فتاویٰ استاد خود در ششصد و ہفتاد و ہجری مرتب نموده۔ نام آن عیون المسائل کرد۔
و این فتاویٰ موافق مذہب امام شافعی است۔

اولش۔ الحمد لله رب العالمین خالق السموات والارضین ومدبرهما
اجمعین الخ۔

درین کتب خانہ دو نسخہ قلمیہ از ان بر نمبر ۲۶ و ۲۷ مخزون است۔ نمبر ۲۶ بخط عرب نسخہ قدیمہ مکتوبہ ۹۸۵ھ خمس و ثمانین و تسعمائے بقلم ابی بکر بن عیسیٰ بن ابی بکر السراجادی۔ جملہ صفحات کتاب یکصد و بیست و یک و بطوراً نو زدہ۔ در ہر صفحہ ۲۰ و سہ کتابت بر صفحہ ۱۲۱ نوشته است۔

و بعد ختم کتاب چند اوراق دیگر مجلد است کہ در ان مضامین تکلفہ نوشته است۔
نسخہ ثانیہ نمبر ۶۷ بخط نسخ صاف مکتوبہ ۱۲۱۰ھ بمیزان خط چهل و یک ہجری است بخط محمد صبیحہ اللہ غالباً نوشته بلکہ حد را یاد دکن است۔ و بر ورق اول این نسخہ۔
نسخہ ثانیہ نمبر ۶۷ بخط نسخ صاف مکتوبہ ۱۲۱۰ھ بمیزان خط چهل و یک ہجری است
خط محمد صبیحہ اللہ غالباً نوشته بلکہ حد را یاد دکن است

و بر ورق اول این نسخہ یک ہر ثبت است کہ در ان این عبارت مرقوم است۔
خادم نقال العلماء والعالمین ابوالبرکات حسین بن محمد الدین جلد اوراق ہشتاد و پنج و بطورانی صفحہ چہار و دہ۔

فتاویٰ ابراہیم شاہی

زبان فارسی تصنیف احمد بن محمد الملّقب بہ نظام یککانی۔
کتاب مذکور بزمانہ سلطان ابراہیم شاہ تصنیف شدہ و بہ خدمت سلطان موصوف
محض پیش محمد دیدہ۔

اول کتاب۔ حمد بے حد و ثنائے بے عدد کا رقیاس افزون است و از مساک
احساس بیرون مر خداوند کریم و علام علیم را انعم۔

نسخہ موجودہ کتب خانہ اصفیہ نمبری ۷۱۱ فن فتاویٰ بخط نسخ کا غذا خان بالغ
مکتوبہ سلسلہ کھنزار و چہار ہجری بخط بزرگے مسعی بحال است۔
جو صفحات ۳۰۰ حدود و نوزدہ و بطور فی صفحہ ۱۲ و یک حاجی خلیفہ در کشف الطنون
ذکر آن نمودہ غالباً کتاب مذکور در بلاد روم و عرب نرسیدہ۔

قٹاوی امینہ

بزرگان فارسی محمد امین بن عبداللہ المومنانی در شہر بخارا این فتاویٰ را از کتب فقہ
و فتاویٰ اعلیٰ جمع نموده و کتاب را بر ابواب قدم مرتب ساختہ - از کتب الطہارت
شروع نموده و بکتاب الدعوی ختم نموده -
اولش این است -

”يا اديما للفضل علينا بتوفيق محامدك ويا باسطا اليمين التميمق
رسالتك اهدنا هداية كافية على وجه الكناية واختم على اموارنا من البدنية
الى النماية وصل على خلاصة الاصفياء وسيد الانبياء محمد سيد الرسل
والانبياء الخ“

درین کتب خانہ آصفیہ دو نسخہ فلیک آن بر نمبر ۱۰، ۷۹۰، افن قادی محزون است۔
نسخه نمبری ۴۰ بخط طبعی مال به سلطان بر کاغذ خانی مکتوبه سال یک هزار و سی و چهار هجری
تعلیم سانی محمد بن میرزا قول حسن سمرقندی است۔
جله صفحات دو عدد و نود و پنج و بطور فی صفحه بیست و یک۔
و نسخه نمبری ۷۰- افن قادی بخط نسخ معمولی مکتوبه سال یک هزار و هفتاد و دو هجری است۔
نام کاتب مرقوم نشده۔ جلہ اوراق یکصد و ہفتاد۔ و بطور فی صفحه بیست و چار۔

قادی قران خان

علامہ صدر اللہ والدین یعقوب مظفر کبرائی کتابے در فقہ جامع جمیع ابواب و مثال اکثر مسائل و احکام از خود و ہشت کتب معتبرہ جمع کرنے بود اما کتاب مذکور در لباس مسودہ بود کہ علامہ موصوف بخوار رحمت پیوست و کتابے نزد ورنائے مرحوم محقق بودہ قبول قرآن خان مسودہ را از ورنائے ممدوح حاصل نمودہ بطبعہ علماء و فقہا را جمع نمودہ بہ ترتیب و تصحیح و تصویب و توضیح کتاب را لباس بیاض پوشانیدہ۔

(اول کتاب) آنگہ عالم راز سرا باد کرد : رفع شور و فتنہ پیدا کرد کتاب مرتب است بر ابواب فقہ۔ اول استفادہ نوید از سرخی بعد آن جابش۔ تا آخر کتاب ہمین طریقہ است۔

در کتبخانہ آصفیہ دو نسخہ است یک نسخہ قلمیہ قدیمہ بر نمبر ۱۰۲۔ است۔ کہ در اول خطبہ ہم است و ذکر ترتیب کتاب ہم در آن مذکور است نسخہ مذکورہ بخط نستعلیق۔ مسمولی۔ سال تحریر و نام کاتب ندارد۔

اما برورق اول تاریخ خرید سلاطین یکہزار و دو صد و ہشتاد و دو ہجری مرقوم است و ہم برورق اول یک ہجرت است کہ در آن این عبارت کندہ است۔

خواجه عبداللہ مرید باو شاہ عالمگیر و سال ۱۰۲۰ لکھنؤ یکہزار و یک صد و دو ہجری کندہ است پس معلوم شد کہ کتاب غرہ نعل سلاطین ہجری است و ہم چند مہور و دیگر ثبت بود و گر ہمہ آنها پاک کردہ شدہ است۔

نسخہ ثانیہ نمبر ۵۰۰ چند اوراق بخط نستعلیق صاف و باقی ہمہ اوراق بخط مسمولی

اما در شروع خطبہ نیست و شروع اینست

فصل فی بیان فرضیت و ضو۔

استقار فرضیت وضو بدین آیت -
 قال الله تعالى ومبارك يا ايها الذين امنوا اذا قمتم الى الصلوة فاغسلوا
 نام کتاب وصال کتابت مرقوم نیرت -
 جلد اورانی سے صد پنج سطور فی صفحہ است و سر -

الحاف الاریب لجواز استنباط الخطیب

بزبان عربی تصنیف شیخ الاسلام علامہ شیخ حسن شرنبلالی المتوفی ۱۰۶۹ھ۔
موضوع رسالہ ایٹکہ جائز است کہ خطیب بعد شروع خطبہ بوجہ حدیث وغیرہ ترک خطبہ
نمودہ و دیگرے را نائب خود نموده۔

اولیں این است۔

”الحمد لله الذي اظهر سبل الدارين والدينية ووضح سبل الرشاد
بالعناية الابدائية الخ“

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۱۸۸۸۸ خفی مخزون است بخط نسخ عرب منقولہ از نسخہ مصنف
در حیات مصنف است۔ حسن جبرتی در سال یکہزار و شصت و سہ ہجری آن را نقل نموده۔
و در آخر یک اجازہ علیہ شیخ محمد منعم قاضی مکہ معظمہ است کہ در سال یکہزار و چہل و شش ہجری بر
رسالہ مذکورہ نوشتہ۔

جلد صفحات ۲۲ و دو۔ و مطبوعی صفحہ ۲۳ و سہ۔

اما مصنف این کتاب حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی المصری پس یکے از علماء کثیر
التصانیف است در سال ۹۹۹ھ بمقام سر شری بلولہ متوفیہ مصر تولد گشت و در قاهرہ مصر
نشو و نما یافت و در ازہر شریف مصر از زیور علم مزین گشت و در سال ۱۰۶۹ھ ہجری بکوار حجت
پیوست ترجمہ اش در کتاب خلاصہ العصر فی اعیان القرن الحادی عشر و کتاب فاسل الاسلام
نخیر الدین الزکلی موجود است۔

احکام الوقف

تصنیف علامه هلال بن یحیی بن مسلم الرازی البصری الکوفی ^{۲۵۰} در صد و چهل پنج
هجری است. جلد احکام در آن بیان نموده. کتاب کیاب و اندوا در است.
ادل کتاب. قال ابو حنیفه رضی الله عندها اقل الرجل ارضی هذه صدقة
و هی موضعها و حدوها.

نسخه کتب خانه آصفیه ^{۳۰۳} فن نقد مخفی بخط عرب صاف کتوبه و مقابل شده سال
نهمصد و پنجاه و نه هجری ^{۹۵۹} است. تعلیم احمد بن محمد الشیرالدزوی.
جلد او راق یکصد و شصت و بطور فی غرضت و مخفی نباشد که او راق نسخه مذکوره بوجه آنکه
در مداد چهره آقا رطل است بر سیده و ضایع شده است و هر وقت در غطره است
که جو رود و هو ر دیگر او راق هم ضایع نشود.

محمد الدین ابو محمد عبدالقادر بن ابی یوسف محمد بن محمد بن نصر الله بن سالم در جوابه مرضیه گفته.
هلال بن یحیی بن مسلم الرازی البصری کمره صاحب الحدایه فی الوقف
و بدوشت و دافره و تصنیف نموده. الی ان قال و لیه احکام الوقف هات ^{۲۴۵}
خمس و اربعین و مائتین

البدل المنیر فی تخریج احادیث الشرح الکبیر

امام حجة الاسلام محمد بن محمد الغزالی المتوفى سنة ٥٠٥ هـ در فروع تافهیه کتابی تصنیف فرموده
نام آن وجیز است - علمائے اعلام بر آن شرح نوشتند بجله آن شرح کبیر است کہ اصل نام
فتح الغزیز است - و این شرح کبیر تصنیف ابو القاسم عبد الکریم بن محمد الغزوی الرافعی
الشافعی المتوفى سنة ٦٢٢ هـ است در باب این شرح علماء فرمودند کہ مثل این کتابی در
مذهب شافعی تصنیف نشده -

این شرح را اکثر علماء مختصر نموده بعضی تخریج احادیث آن فرمودند منجله آل البدر المنیر
کہ ابن المقنن عمر بن علی المتوفى سنة ٦٢٢ هـ متعدد و چهار جہری احادیث شرح کبیر را منتخب
نموده در ہفت جلد طبع فرموده و نامش البدل المنیر قرار داده و بعد آن را مختصر نموده در چہار
جلد و نام آن خلاصہ مقرر کرد و بعد آن از خلاصہ ہم خلاصہ کردہ - نامش متقی کردہ -
و این نسخہ غالباً ہاں خلاصہ خلاصہ است کما مر لظہر من خاتمہ الکتاب -
نسخہ موجودہ کتب خانہ آصفیہ نمبر ۱۸ - از اول قدرے ناقص بخط عرب خود مصنف

است خط نسخ قدیم -
مصنف ۶۲۹ هـ متعدد و چیل و نہ جہری و بر خاتمہ ابن جبارت نوشته است - هذا انحر
مادقع علیہ الاختصار من کتابنا المسما بالبدل المنیر فی تخریج احادیث الشرح
الکبیر و هو الکتاب الذی لا یستغنی عنہ و هو کالمدخل لہ جعل اللہ محالہ
لوجہ موجبا للفرز لایہ و کان الابتداء فی اختصار یوم الجمعة تاسع عشر

من شعبان المکرم والفراغ منه يوم الجمعة رابع شوال کلاهما من سنة ۱۲۹۹
 تسع واربعين وسنة امة احسن الله
 جملہ اوراق دو صد و بست و بطور فی صفحہ بست و یک
 ایں کتاب از کتب فقہ شافعی است در آن فن باید دید

التحذیر شرح جامع الکبیر

اصل جامع کبیر تصنیف امام محمد ابو عبد الله محمد بن الحسن الشیبانی الحنفی المتوفی ۱۸۷ هـ
صبح و ثمانین و مائت هجری است -

علماء اعلام و فقهاء کرام قرن بعد قرن برائے آن شرح و حواشی نوشته اند مگر آن
سید جمال الدین محمد بن احمد البخاری المعروف بابا خضیری متوفی ۶۳۶ هـ شمس و سی و شش
هجری هم دو شرح برائے کتاب مذکور تحریر نموده -

اول یک شرح مختصر تصنیف کرده بود که در آن بر اصل متن یک هزار و شصت و سی
سؤال اضافہ کرده آن شرح در دو جلد بود -

شرح دوم وقت تدوین ملک معظم علی بن ابی بکر الایوبی صاحب شام در
هشت جلد تصنیف فرموده -

شرح موجودہ کتب خانہ یمن شرح دوم است -

اول کتاب - احکام الله الذی وقتنا لادینه النجوم و هذا نالی الصراط المستقیم
در کتب خانہ آصفیہ از نسخ مذکور دو جلد موجود و بر نمبر ۱۲۲ و ۱۳۳ مخزوست -

نمبر ۱۳۲ جلد اول است - شروع از کتاب الصلوٰۃ تا باب الشہادۃ فی المیراث جلد
مذکور بخط عرب صاف منقول از نسخہ کہ عمر بن بلال بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ بن اسماعیل
الحنفی در ۱۲۲ شمس و سی و شش هجری در شهر دمشق در خانقاہ ابن المقدم نوشتہ بود -
کاتب این نسخہ موسیٰ جمال الدین فیضی الحنفی است اما سنہ کتابت تحریر نموده

بظاہر مکتوبہ صدی دوم است - ۲۰
جلد اوراق ۳۰۳ کا و بطور بست و پنج -

جلد نمبری ۱۳۳ حصہ ہفتم کتاب است و شروع است از باب الصلح و ختم است

بر باب الایمان -

ابن یارم ہم بخط عربی کتبہ پر ۳۹۱ھ کی ہزار و یکصد و سی و نہ ہجری بخط احمد
بن اسحاق بن علی بن اسحاق احمد بن ایمان - جلد اوراق ۲۴۷ - سطور فی صفحہ بیست و چار -

تنویر البصائر على الاشباه والنظائر

تصنیف علامہ شرف الدین بن عبدالقادر العربی الحنفی المتوفی سنہ یکم
اشبہ و نظائر علامہ ابن نجیم ^{رحمۃ اللہ علیہ} دوم ماہ رمضان یکہزار و نوود و ہفت ہجری حاشیہ نوشتہ
اولیٰ این است۔ احمدا للہ الذی اہل الفضل لا احرازک المعانی الخ۔
نسخہ کتب خانہ اصفیہ نمبر ۳۴۴ فقه حنفی بخط نسخ ولاتی نہایت خوشخط بر کاغذ پریشانی
حنانی باجدول طلائی اصل اشبہ در متن صفحات و حاشیہ بر حواشی صفحات مکتوبہ شدہ
یکہزار و یکصد و یک ہجری بخط محمد حافظ بن القیسری الرومی۔
جلد اوراق چہار صد و ہشت سطور میں نیز ۳۰۰ سطور حاشیہ مختلف ہر جات نامی صفحہ از حاشیہ
مطلوبہ است در آن صفحہ جملہ سطور سی و چہار است۔ در کشف الظنون در ذکر شروع و حواشی اشبا
و نظائر این حاشیہ مذکور نیست۔

جامع الرموز

حاجی خلیفه در کشف الفنون میفرماید که علامه شمس الدین محمد خراسانی قهستانی نزیل بخارا
متوفی حدود ۹۶۲ هـ نهصد و شصت و دو هجری که مرجع فتوی در بخارا و در تمامی ممالک آن
بوده برائے تقایه مختصر و قایه شرح نوشته که از جمله شروح نافع و مفید تری باشد و نام آن
جامع الرموز مقرر کرده و تصنیف آن در ۹۴۱ هـ نهصد و چهل و یک هجری فارغ شده -
اول کتاب - الحمد لله الذی اناذ بدرافة منار الاسلام - ۴۱ -

و کتاب را بنام نامی امیر بخارا سلطان ابن السلطان ابوالغازی عبداللہ بہادر خان احول
نموده -

کتاب مذکور در کلکتہ و جابائے دیگر در ہندوستان طبع ہم شدہ - در کلکتہ در ۱۸۵۸ء
بسی اجاب شدہ و نسخہ آن بر نمبر ۲۳۸ و ۲۴۹ فقہ حنفی درین کتب خانہ موجود است -
و نسخہ مطبوعہ ۱۲۸۹ء و ۱۲۹۱ء بر نمبر ۵۳۳ و ۵۳۲ موجود - اما نسخہ قلمیہ کہ بر نمبر ۵۲ مرتب
است - بکتوبہ ۹۹۲ هـ نهصد و نود و دو ہجری است -

بخط صاف بقلم محمد بن جلال الدین الخراسانی است -
جلد او راق چار صد و پنجاہ و یک - بطور و بر ہر صفحہ بہت ۲۳۳ و سہ -

حاشیہ شرح وقایہ

اصل کتاب وقایہ بزبان عربی در فقہ حنفی تصنیف علامہ محمود بن صدر الشریعۃ الاولیٰ است کہ برائے پسر دختر خود صدر الشریعۃ الثانی کہ نام شان عبداللہ بن مسعود است تصنیف فرمودہ۔

بر اصل وقایہ علمائے اہلام بہ کثرت شروع و حواشی نوشتند۔ از جملہ آن علامہ صدر الشریعۃ الثانی علامہ عبداللہ بن مسعود کہ برائے او وقایہ تصنیف شدہ بود بران شرح نوشتہ۔
بر شرح مذکور ہم حواشی و شروع علماء نوشتند از جملہ آنہا مولیٰ یوسف بن علیہ مشہور بہ افغانی علیہم یک حاشیہ برین شرح در مدت دہ سال نوشتہ کہ زمانہ ابتدای تصنیف آن حاشیہ ہشتصد و نو و یک ۸۹۱ ہجری و ختم تصنیف ہنصد و یک ۹۰۱ ہجری بود و این حاشیہ را موسوم بہ ذخیرۃ العقبیٰ نمودہ۔ این همان حاشیہ است و در فہرست کتب خانہ آصفیہ مطبوعہ ۱۲۳۲ ہجری بنام حاشیہ وقایہ بر صفحہ ۱۰۸۲ درج شدہ حالانکہ حاشیہ وقایہ نیست بلکہ حاشیہ شرح وقایہ است۔

سخن کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۳۱۳ افغان فقہ حنفی مربوط است بخط عادی کتبہ سال نہصد چہل و ہشت ہجری است۔

نام کاتب غیر بر قوم و از اول ہشت ورق ناقص است۔
جلہ اوراق پانصد و ہشت و یک۔ و بطور فی صفحہ ہجده۔

حاشیه‌های

تصنیف جلال الدین عمر بن محمد انجنازی صاحب المعنی فی الاصول المتوفی ۷۹۱ هجری
 هجری احدى تسعين و سبعائة هجری -

حاجی خلیفه در کشف الظنون تحت لغت هدایه فرموده و از شیخ جلال الدین
 عمر بن محمد انجنازی المتوفی ۷۹۱ هجری احدى تسعين و سبعائة هجری حاشیه مشهوره بر هدایه است
 که احمد بن قولوی گفته آن تا آخر هدایه نموده و نام آن کلمه الخواص مقرر است -

اولش - الحمد لله الذی التذلل علی الله بکل ضلالتة ففی جمیل - الخ
 نسخه محزونه کتب خانه آصفیه نمبر ۳۲۵ - مکتوبه سال ۱۱۱۲ هجری احدى و تسعين و سبعائة
 بعلم عیسی بن احمد بن محمد المتعلم است که در بدره نوریه واقع مرثیه بود تحریر شد خط
 خوشخط -

جلد او راق دو صد و سیزده و بطور فی صفحه سی و یک و بر ورق آخر یک مهر ثبت شد
 که در آن این عبارت است - الفقیه الی الله المعنی ابوالبرکات عبداللہ بن محمد -
 و عظمت شان و علو مکان مصنف علامه در تحت لغت معنی فی الاصول از کتاب
 جواهر نعیمی مذکور شد فیه جمع الیه -

حاشیہ تہذیبیہ

تصنیف ملا عصام الدین ابراہیم بن عرب شاہ اسفراہنی متوفی ۹۴۲ھ ہندو
 چہل و چہار ہجری -
 اوش - الحمد للہ اثر عظیم الشارح الحکیم - الخ -
 نسخہ کتب خانہ آصفیہ نمبر ۱۲۱۲۲ خفی خوشخط نسخ کاغذ خان بابغ برہر صفحہ ۱۰۰
 طلانی -
 مکتوبہ ۹۸۵ھ ہندو و ہشتاد و نہشت ہجری -
 بقلم محمد طاہر بن سید قاسم اجمینی حسب فرمائش قاضی خواجہ نور الدین محمد -
 جلد صفحات چہار صد و دو وازوہ و بطور فی صفحہ ۱۸۰ -

حاشیہ ہدایہ



تصنیف علامہ مدنی۔

اول آن۔ قولہ الحمد للہ اختار هذه العبارة اتباعا لکتاب اللہ۔ الخ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ نمبر ۱۳۔ فن فقہ حنفی۔

کاتبہ سیدہ کبرار و یکصد و چار دہ ہجری بخط طبعی ست۔

جلد صفحات شصت و ہفتاد و نہ و بطور فی صفحہ کتب و ہفت۔

حاشیه تملاحصت الله بر شرح وقایه

قاضی عصمت الله سهارنپوری متوفی ۱۰۳۹ هـ یک هزار و سی و نه هجری بر شرح وقایه
در ۹۳۲ هـ نهصد و سی و چهار هجری نوشته -
اوش اینست - نحمدك يا امن موجز من هدايتك وفاته من امثل العدا
والنكال - ۴۱ -

نسخه کتب خانه آصفیه ۳۹۹ فقه حنفی بخط نسخ خوب بر کاغذ خال بالغ مکتوبه ۱۰۵۹
یک هزار و هشتاد و نه هجری -

در شهر لاهور قلم حافظ موسی ولد عبدالرشید -

جمله اوراق یکصد و سی و هفت و بطور فی صفحه بیست و پنج تملاحصت الله از علماء
هندوستان در شهرت علوم مکان مستغنی عن البیان در حدائق الخفیه مسطور است ترجمه اش
این است - تملاحصت الله سهارنپوری از مشاهیر علمائے دین عالم فاضل فقه تجرבוד نام
عمر در خدمت علم و تدریس طلبه صرف فرموده با آخر عمر نابینا شد -

تصانیف مفیده انوده حاشیه شرح ملا جامی از تصانیف مشهور است -
و فائش در ۱۰۳۹ هـ یک هزار و سی و نه هجری قلم شد بایخ وفات از فقره دفتر دانش یا

خزانة الزوايات

تصنیف قاضی محمد بن ہندی المتوفی ۹۲۰ھ۔
 اولش۔ الحمد للہ الذی خلق الانسان وعلیہ البیان ورفیع مدارج العالین
 درین کتب خانہ دو نسخہ ازان بر نمبر ۸۴ و ۱۱۴ موجود است۔
 نسخہ اولی بخط شفیقہ امینہ نہایت محشی مکتوبہ ۱۱۴۲ھ یکہزار و یکصد و چہارہ ہجری۔
 بخط محمد شفیق الہ آبادی در قصبہ و بکندل من مضافات صوبہ حیدرآباد دکن است۔
 جلد اوراق دو صد و شانزہ و بطور فی صفحہ بست و پنج و در آخر کتاب سیزدہ ورق
 دیگر است کہ در آن مسائل مختلفہ مفیدہ مع اجوبہ شدیدہ تخصیصے بطور یادداشت نوشتہ
 وہم فہرست مطالب کتاب درین اوراق تحریر است۔
 نسخہ ثانیہ نمبری ۱۱۴ بخط نسخ معمولی۔
 نام کاتب و سنہ کتابت مرقوم نیست۔
 جلد اوراق ۳۳۰ عدد و شخصت و رد و بطور در ہر صفحہ بت و ۳۳۔
 اسم مصنف القاضی محمد بن ہندی بوردہ۔ مسکن او گجرات بوردہ و در ۹۲۰ھ وفات یافت۔

در الاحکام

شرح غرر الاحکام

علامه محمد بن فرامرزشه‌ریه مازندران در سنه ۸۸۵ هجری قمری در شهر مشهد و بهنج اهری اول یکم
مختصر در مسائل فقه حنفیه بنام غرر الاحکام نوشته بعد آن در سال هشتصد و هشتاد و سه هجری
شرح آن نوشته نام در الاحکام فی شرح غرر الاحکام مقرر کرده او ش این است
”الحمد لله الذی احکم احکام الشریع القیم بحکم کتابه و اعلی اعلام الدین
المستقیم بمعظم خطابه و الصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد و آله و اصحابه
الملتطهرین عن القدر یرینهم مسح وجوههم بصعید مائه اما بعد فان من المقدر
المقرر و عند اولی الابصار و المسلمات المحررة لذی خدی الاستبصار ان شرف
الانسان فی الدارين و نیزه درجات الدال فی الکونین انما هو بحکمة الظاهر
بالاعمال الصالحه الخ“

حاجی خلیفه در کشف الظنون بشرح و بسط ذکر این کتاب در باب الفین تحت
لفظ غرر الاحکام نموده .

نسخه کتب خانه آصفیه که برنمبر ۳۱۴۸۱ قمری فقه حنفی مرتب است نسخ کامل است
اما بخط دو کاتب معلوم می شود از اول کتاب تا ورق ۱۷۸ و در آخر از ورق ۳۲۹ تا
آخر کتاب بقلم یک کاتب است و از ورق ۱۷۹ تا ۳۲۸ بخط شخص دیگر است .
نسخه موصوفه کتوبه ۱۰۱۸ که هزار و دوازده هجری است نام کاتب محمد بن احمد کتوبی
انحرفی است
جلد او راق چهار صد و بیست و سه و بطور فی صفحه بیست و هفت .

و یک نسخه آن بر نمبر ۱۷ فن ہذا مربوط است آن محض نصف اول است۔ آن ہم
نسخہ قدیمہ است۔ مگر نام کاتب و سال کتابت تحریر شدہ۔
جملہ اوراق یکصد و دو ہفتاد و دو۔ و بطور فی صفحہ بہشت ^{۱۶۲} و پنج۔

رسائل شریانی

- تصنیف علامہ حسن بن عمار بن علی الوفا الشریانی المتوفی ۱۰۶۹ھ یکہزار و شصت و
 ۱۰۶۹ھ اجری۔ در مسائل متفرقہ جلد شصت رسائل حب تفصیل مندرجہ خطبہ کتاب۔ از جلد
 ۱۰۶۹ھ پنجاہ و ہشت رسائل مکتوبہ بنین مختلفہ منقول از نسخہ کہ بخط خاص مصنف بودہ و یک سالہ
 ۱۰۶۹ھ در شمار جہل و ششمی باشد۔ از استاد مصنف مصنف ۱۰۶۹ھ است۔ و در آخر رسالہ
 پنجاہ و ہشتم تعظیم استاد و خود شیخ الاسلام شیخ محمد بن المحب الحنفی ہم نقل نمودہ۔
 مصنف علامہ ابن مجموعہ را موسوم نمودہ بالتحقیقات القداسیۃ و النفاۃ الرحمانیۃ
 الحسینیۃ فی مذہب الشاذلۃ الحنفیۃ۔ اول مجموعہ یعنی خطبہ ابن است۔
 و الحمد لله المتفضل علی الموجودات بالایجاد الملائکۃ
 مصنف علامہ در خطبہ گفتہ کہ بکلم شیخ و استاد خود خمس المائۃ والذین محمد بن محمد ابن
 رسائل کہ در تحقیق مسائل مختلفہ نوشتہ بودم جمع نمودم و ہذہ نہر سہا علی ترتیب الکتاب الفقہ
 بعد آن فہرست جلد رسائل بیان نمودہ۔
 نسخہ موجودہ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۸۲ فقہ حنفی بخط نسخ صاف۔ آخر رسالہ مکتوبہ
 ۱۰۶۹ھ یکہزار و یکصد و ہشت اجری۔
 جلد اوراق ابن مجموعہ چہار صدوسی و پنج ورق۔ و در ہر صفحہ ہشت و ۲۲ سطور۔
 و نیز درین کتب خانہ آصفیہ بر نمبری ۸۴ فن فقہ حنفی چہار رسائل ازین رسائل شصت
 سالہ علامہ حسن شریانی در یک جلد موجود است۔
 ۱۔ رسالہ اکرام اولی الالباب۔
 ۲۔ زہر المنقیر علی الخوض المستدیر۔
 ۳۔ تحفۃ اعیان الغنیۃ بصحت الجمعۃ والعیدین فی القضاۃ۔

۴۔ مجدد المیراث بالقسم من الزوجات -
رسائل مذکورہ بخط صاف کتبہ سید کبیر و نیکصد و تعداد پجری بخط حاجی طیب
قادری۔

صفحات ۵۹ پنجہ و نہ مطور در ہر صفحہ ۱۶۰

تختی نماںد کہ این مجموعہ را سید علی رفاعی عرب مرحوم در کتب خانہ تصنیف فروخت
کرده اند و بر ورق اول مجموعہ رفاعی مرحوم نوشتہ کہ این رسائل بخط مولف می باشد
و یک رسالہ بخط اوستا و مولف و یک رسالہ اخیرہ بخط تلمیذ مصنف لیکن چون من بندہ
بنظر تعمق دیدم معلوم شد کہ رسائل مذکورہ بخط مصنف نیست۔ بلکہ منقول است از
مکتوبہ مصنف۔ دلیل من برین دعوی این است کہ در آخر ہر رسالہ تاریخ ہائے
مختلفہ برائے تحریر رسالہ نوشتہ است۔ و در میان تاریخ ہائے بعدیہ ہائے وراثت
پس این امر صاف ثابت است کہ تحریرانکہ در میان تحریر این رسالہ ہائے وراثت
یک قطع یک کاغذ باشد۔ و نیز کل مجموعہ یک خط صاف و با جداول ہست۔
این ہم خلاف داب مصنفین می باشد کہ تصنیف خود را بین اہتمام بنویسند۔ و نیز
چون شخص اوراق فزیم دیدم کہ بر پشت ورق ۱۲۴۔ ۳۵۰۔ ۳۹۵۔ ۳۳۹۔ ۲۹۳۔
در آخر صفحہ برعاشیہ نوشتہ است۔ (بلغ مقابله علی خط مولفہ)
پس ازین فقرہ یقین کامل شد کہ مجموعہ ہذا بخط مصنف ہرگز ہرگز نیست رفاعی صاحب
غالباً باین وجہ شبہ عارض شد کہ در شروع ہر رسالہ نوشتہ است۔
”تالیف حسن الشربلانی غفر اللہ لوالدہ و سلمین آمین“۔

رسالہ توریث اراضی

بزبان عربی در بیان ایک ہر اراضی کہ در قبضہ مسلمانان وغیرہ عطیہ سلاطین اسلام
است آن ملک ہان مسلمان ست۔ بیع ورہن و ہبہ و جملہ تصرفات قابض جائز است۔
شروع رسالہ این ست۔

”الحمد لله ذي العظمة والكبرياء والصلوة على رسوله محمد افضل الانبياء
وعلى آله وصحبه وذوي الكمالات وخير الالقاء“۔

بعد این عبارت مصنف فرمودہ کہ بعض علماء جنین خیال فرمودہ اند کہ امام وقت اگر شخص
مستحق اراضی بطور ملک عطا فرماید اراضی مذکور ملک آن محلی نہ خواہد شد و اورا اختیار
بیع و ہبہ وغیرہ نخواہد بود۔ پس برائے دفع این خیال این رسالہ تصنیف نمودم و از
اقوال علمای اعلام ثابت نمودم کہ این خیال صحیح نیست بلکہ معلیٰ لہ مالک آن اراضی است
و جملہ تصرفات او در اراضی مذکور جائز و صحیح است۔

نام مصنف این رسالہ معلوم نشدہ۔ در وسط رسالہ ذکر مختوشی کہ او ستا و او ہم بودند
بکمال بدح و ثنا نموده۔ مگر نام شان کبروہ۔ و در جائے قول الہ و او جو نبوری نقل نموده۔
نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۶۹۲ فقہ حنفی مرتب است مکتوبہ بتقام مکتبہ تعلیماتی
ابراہیم ست و سال کتابت یکہزار و یکصد و پنجاہ ہجری نوشتہ است و در اول آخر
ہر مدور قاضی ابراہیم ثبت است دران خادم شرع شریف قاضی ابراہیم مدہ اللہ
نوشتہ است۔ ۲۲۔ و دو دستور فی صفحہ پانزدہ۔ ۱۵۔
جلد اوراق بست و دو دستور فی صفحہ پانزدہ۔

سراج الوہاج

شرح قدوری

تصنیف محمد بن ابوبکر بن علی بن محمد الحدادی التوفی فی حدود ثمان مائے ہجری شمس
تقریباً۔ کتابے است نہایت مبسوط در سہ مجلدات منجملہ تحریر شدہ۔
نسخہ کتب خانہ آصفیہ در سہ جلد نمبر ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و نقشہ مخفی مربوط است ثلث
اول نمبر ۶۶۔ بخط عرب معمولی از اول چار ورق کم است و مکتوبہ ۹۴۱ سہ ہند و چل و
یک ہجری بخط امین الدین بن ابوبکر ظہرہ القرشی۔ از اول کتاب الطہارۃ تا کتاب الحج۔
جلد او راقی در صد و ہشتاد و چار و سطور ہر صفحہ بیست و ہفت و بر ورق آخر نوشتہ است
کہ این ثلث در سال ۹۵۵ سہ ہند و ہفتاد و پنج ہجری بآدو نسخہ صحیحہ مقابلہ کردہ شد۔
ثلث ثانی نمبر ۶۷ شروع از کتاب المبیوع تا کتاب المساقاۃ سال کتابت قنم
کاتب تحریر نیست اما غالباً بخط همان کاتب است۔
جلد او راقی پانصد و ہشتاد و سطور فی صفحہ بیست و ہفت ثلث ثالث بخط عرب نسخ
شروع از کتاب النکاح تا آخر کتاب نام کاتب و سنہ کتابت مرقوم نیست اما
در آخر عبارتے تحریر است در آن نوشتہ کہ این ثلث ہم بآدو نسخہ صحیحہ در ۹۵۶ سہ ہند
و ہفتاد و پنج ہجری مقابلہ کردہ شد۔

شرح ارشاد

اصل متن ارشاد ورقہ شافعی تصنیف علامہ شرف الدین اسماعیل بن ابی بکر بن
نزی امینی الشافعی المتوفی ۳۶۷ھ ست و ثمانین و ثمان مائتہ است۔
علامہ محقق الکمال محمد بن ابی شریف القدسی المتوفی ۹۰۳ھ ثلاث و تسعمائتہ برآ
رحے نوشتہ در میان فضلا و علماء شرح مذکور متداول مشہور۔

لی کتاب۔ الحمد للہ الذی معی مع مشارق انوار التوفیق از شلا الی اقوم
طریق الخ۔
نسخہ مکتوب کتب خانہ آصفیہ نمبر ۸۹ فقہ شافعی بخط عرب طبعی محض ثلث کتاب

ست۔
نسخہ مذکورہ بخط شارح است و محررہ سنہ ۱۰۷۰ھ و محدومہ علماء و محشی و
سروع از کتاب طہارہ و ختم ست بر کتاب الفرائض۔

در آخر این عبارت مرقوم است۔
آخر کتاب الفرائض و بتامہ تم السفر الاول من شرح الارشاد علی يد مولف الشی۔
محمد بن محمد بن ابی بکر بن علی ابن ابی شریف الشافعی المتقدسی بمنزلہ بیاب السلسلہ من
لقدس الشریف الحمد للہ رب العالمین و صلواتہ علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ و صحبہ و سلامہ
حبنا اللہ نعم الوکیل فی الجزاء الوصایا۔
جلہ اوراق کہ صد و پنجاہ و یک طور فی صفحہ ست و ہفت۔

شرح سراجیه

علامه شیخ اسماعیل زر قانی متوفی ۱۰۰۰ هـ یک منظومه در مسائل میراث
نظم فرموده - نام آن سراجیه مقرر نموده - شروع سراجیه این است -

حمد المولانا البدیع الواثق * ملایم الامجاد الشهدا الباعث
علامه شیخ منصور النامی بران منظومه در سال یک هزار و دویست و چهار هجری شرح نوشته
این شرح همان است - اول شرح این است -

الحمد لله الذي خلق الخلق بقدرته وجعل الظلمات والنور وفرض الفرائض
بسلطانه على عباده ابرم باحكام مدد الازمنة والدهور واقاض عليهم الاوقاف
وقسمها عليهم الى يوم النشور واتم نعمته عليهم باعزازهم بدینہ واکرامهم بنبیہ
محمد الشاکر المشکور الخ -

نسخه موجوده کتب خانه آصفیه که بر شماره ۱۴۱۱ مخفی مرتب است بخط نسخ معمولی
ست کتوبه سال یک هزار و دویست و چهل و پنج هجری بقلم خود شراح است چنانچه در آخر رقم
است -

وكان الفراغ من تأليف هذه النسخة المسودة المبيضة يوم الاحد المبارك
تاسع عشر جمادى الاولى سنة ۱۲۲۵ خمس واربعين ومائتين والالف هجرية على صاحبها
افضل الصلوة واتم التسليم وكان ابداءه تأليفه اسابيع عشرة ذى الحجة سنة ۱۲۲۵
واربعين ومائتين والالف هجرية وذلك مع الاشغال وعشرات الزمانه وتراكم الحوائج
التي الخ -

جله صفحات کتاب چهار صد و چهل - و بطور مخفی است و پنج -

شرح لباب المناسک

اصل لباب المناسک تصنیف علامہ رحمۃ اللہ سیدی نزیل کریم مغلہ است و درین
کتاب خانہ آصفیہ بر نمبر فقہ حنفی موجود است۔

علی بن سلطان محمد قاری متوفی ۱۱۲۰ھ یکہزار و چہارہ ہجری شرح آن نموده۔ شروع
آن این است۔

«الحمد لله اوضح الحجۃ باوضح الحجۃ و اوجب اركان الاسلام من
الصلاة والزكاة والصيام والحجۃ و افضل الصلوة و اكمل التسليم على من بين
مسالكنا و عین مناسکنا الشارح في الحجۃ و على اهل الكرام و اصحابه الفخام و تبا
العظام المنورين لليلة على الامة حذر من الدجیة و الظلم و بعد فيقول اللقي
الى كرم ربه البارئ علی بن سلطان محمد المقاری الخ»

تسویہ کتاب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۳۷۰ فقہ حنفی مرتب است بخط نسخ معمولی نام
کاتب دران مرقوم نشدہ۔

و مال کتابت بظاہر یکہزار و دودھصد و ہفصدہ نوشتہ است۔
جلد اوراق ۱۱۴۴ عدد و بست و یک۔ و بطور فی صفحہ پانزدہ۔

شرح مجمع البحرین

اصل مجمع البحرین تصنیف مظفر الدین بن احمد بن علی بن تغلب المعروف بابن الساعاتی البغدادی الحنفی المتوفی ۶۹۴ھ اربع و تسعین و ستائتہ در فروع حنفیہ است۔
علامہ عبداللطیف بن عبدالغفر بن ملک المتوفی ۸۵۸ھ تقریباً شرح آن نموده۔
حاجی خلیفہ در کشف الظنون تحت مجمع البحرین میگوید کہ آن شرح معتبر و متداول است۔
اول کتاب۔ یا من لا یحیط بکمال کمالہ تطاق وصف النصحا و لا یبوط ہادرک
۱۲۱ در آکہ افکار حول الفضل ۱۴۰۔

نسخہ مکتب خانہ آصفیہ نمبری ۲۰ فقہ حنفی بخط عرب خوشخط مکتوبہ سلسلہ ۸۶۳ھ مشتمل و
شصت و سہ ہجری یعنی مکتوبہ محمد مؤلف۔

بقلم علی بن احمد بن عیسی الحنفی است۔
در آخر عبارتے نوشتہ کہ از ان ظاہری شود کہ نسخہ مذکورہ در جامع از ہر مقابلہ صحیح کردہ
در اول کتاب و آخر کتاب یک ہر ثبت است۔ درین عبارت کندہ است۔
فاکما ے درویشان شاہ قطب الدین بن سعد شاہ و نیز بر ورق اول ہر خورد است
در ان کندہ است۔ سید نور الدین محمد خان بہادر۔

و نیز در ورق اول اکثر حواشی و نواید بدست علمائے اعلام تحریر است از ان معلوم
می شود کہ نسخہ مذکورہ در ملاحظہ اکثر علماء بوده است۔

جلد او راق ۲۰۳ بطور ۲۰۴۔

شرح مختصر الوقایه

تصنیف علامہ عبدالملی بن حسین اکبر جندی متوفی سنہ خمسہ و اربعین و تسعمائے ۹۲۵
 شرح مبسوط مفصل است کہ در سال ہجری ۱۰۵۰ و دو ہجری تصنیف نموده - اولیٰ این است -
 "جناس الحمد لله العزیز الکاظم المحیط علما الوافی بالاسرار والمضمرات ام"
 نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۷۵ فن فقہ حنفی مندرج است نسخہ قدیمہ محضی
 مقابلہ شدہ بخط نستعلیق و نسخ ہر دو مست - حصہ اولیٰ از شروع تا ورق ۱۲ بخط نستعلیق
 و بعد آن تا ورق ۴۲ مخطوط است -
 سال کتابت ہجری ۱۰۵۰ و نہ ہجری و تاریخ مقابلہ کثیر از وہ تھا و ہشت ہجری نام کتاب
 ابوالکاسم بن سید احمد بن ابوالنصر بن عبداللہ الطیبی -
 جملہ اوراق چہار صد و ہفتاد و چہار - و سطور فی صفحہ در حصہ نستعلیق بہت پنج
 و در حصہ نسخ بہت چہار سطر -

شرح مختصر و قایه

تصنیف قاضی اہل جنید بن سدل حنفی است۔ نام آن توفیق الغیائی شرح
و قایہ الروایہ۔

شروع کتاب این است۔

”الحمد لله الذي اشياء بالاولية والاخرية بالقدم ووسم كل
شيء سواه بالحدوث والعدم“

و حاجی خلیفہ در ذکر شروع قایہ غالباً برین شرح واقف و مطلع نشدہ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۳۴۳۴ فن فقہ حنفی مرتب است بخط عادی عالمانہ
می باشد۔ و محض کتاب الطہارۃ و کتاب الصلوٰۃ و کتاب الزکوٰۃ و کتاب الصوم
و کتاب الحج است۔

در آخر نہ نام کاتب است نہ سال کتابت۔ مگر نسخہ قدیمہ بظاہر مکتوبہ کم از دو

سال است۔ جملہ صفحات یکصد و شش و بطور فی صفحہ سی و یک۔

شرح مختصر وقایہ

علامہ ابوالکلام بن عبد اللہ بن محمد در ماہ رجب سال ہند و ہفت ہجری
 تصنیف آن فارغ شدہ۔
 شروع کتاب این است۔

”نحمدک یا من شرع لنا احکام الدین القویم و هذا نابضہ منہم
 الی الصراط المستقیم ونصلی علی نبیک المبعوث بالملة الخفیه البیضاء محمد المصطفیٰ
 سیدنا و مرسلنا و خاتم الانبیاء و علی الدوا و اصحابہ و مشافعی الامام علیہ السلام
 منک التحیة والسلام و بعد فان المختصر الذی الفرع امام الامام صمد الشریعة
 و الاسلام علی اللہ تعالیٰ مقامہ فی احوال السلام هو المختار النافع لمدارک تحصیل
 الفہم الاکبر و الوجیز الجامع لمعالم احکام الدین الازہر انکافی للحدیث الی کثر
 خزائنہ کل مبسوط کامل الخ“

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۳۵۵ فن فقہ حنفی مرتب است نسخہ قدیمی
 بخط تعلیق مکتوبہ قلم قاضی جمال الدین بن نور الدین سند صحت۔ سال کتابت مرقوم نیست
 اما بر صفحہ اولی در حق اول کتاب تاریخ نکلیت غرہ شہر رمضان ۸۷۴ھ کہ از دیکہ دستاویز
 ہفت ہجری نوشتہ است۔ و مہر خواجہ ابوالکلام خان نقشبندی ثبت است پس از عبارت
 مذکورہ ظاہر است کہ اصل کتاب مکتوبہ قبل ۸۷۴ھ ہجری می باشد۔
 بہ گمان فقیر مکتوبہ اوائل صدی دوازدهم خواهد بود۔
 جلد اوراق چہار صد و نود۔ و سطور فی صفحہ است و یک۔

شرعت الاسلام

تصنیف علامہ واعظ رکن الاسلام محمد بن ابی بکر مشہور بہ امام زادہ متوفی ۳۷۵ھ
 ثلث و سبعین و خمسائے۔
 مصنف علامہ درین کتاب جملہ امور شرعی بیان نموده کہ متعلق بہ عبادات و معاملات
 اکل و شرب و لباس و غیرہ و معاشرت با دیگران می باشد۔ شروع کتاب این است۔
 ”الحمد لله الذي دلنا على معرفته بالشواهد والاعلام وتعبنا لكرامتنا
 باقسام العبودية والحكام وشرع لنا فيها الصلح لنا في الدارين سائر الاسلام“
 کتاب مرتب بہت برخصت و یک فصول۔
 نسخہ نمکت خانہ آصفیہ کہ در فن فقہ حنفی بر نمبر ۳۶۶ مخزون است نسخہ صحیح محضی متعادل شدہ
 بخط نسخہ مکتوبہ سنیہ مکتبہ اربعہ و شصت و ہشت ہجری است۔
 جملہ اوراق نوود۔ و مطبوعہ فی ممبئی ۱۹۰۷ء۔

عنایه شرح هدایا

تصنیف علامه اکمل الدین محمد بن محمود البابر بن المتوفی ۸۷۶ هـ بقصد
هتقاد و شل بهجری -

حاجی خلیفه تحت لغت هدایه در ذکر شروع آن فرموده -
و کذلک ای شرح الهدایه الشیخ اکمل الدین محمد بن محمود البابر
الحنفی المتوفی ۸۷۶ هـ بهجری سست و ثمانین و سبعمائده فی مجلدین سماه العنایه
وقد احسن فیه و احل -

و ذکر مصنف در کتاب ابناء الغرلابین بحر العقلائی به کمال شرح موجود است -
نسخه موجوده کتب خانه آصفیه در دو جلد مخزون است بر نمبر ۶ و ۷ فقه حنفی
نصف اول نمبر ۶ شروع است از اول کتاب تا کتاب الوقف و از آخر دو یک ورق
ناقص خوشخط بخط نسخ کاغذ حنائی - نام کاتب و سنه کتابت بوجه نقصان آخر معلوم نشده -
جله اوراق چهار صد و پنجاه بطور فی صفحه نبت و هفت نصف دوم نمبر ۷ شروع است
از کتاب البیوع بخط نسخ معمولی جمله صفحات هشتصد و پنجاه و یک بطور فی صفحه نبت و هفت
هر دو نصف مختلف بخط و مختلف انتقلج است ظاهر اجزای دو نسخه هستند -
این کتاب در ۱۸۳۱ در شهر کلکته و در ۱۸۳۸ در مطبع بولاق مصر طبع شده بود
حالا نسخه اش کیاب است -

عینی شرح ہدایہ

ہدایہ در فقہ حنفی تصنیف شیخ الاسلام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی الحنفی المتوفی ۵۹۳ھ ثلث و تسعين و خمسمائة۔
کتابے ست مشہور و معروف مدار کار علماء و مطلع نظر طلبہ درین ملک ہندوستان ہمیشہ داخل درس و تدریس ماندہ۔
بر ہدایہ ہمیشہ علمائے اعلام و فقہائے عظام شروح نوشتند بعضے آن را مختصر نمودند بعضے تخریج احادیث آن فرمودند۔ حاجی خلیفہ در کشف الظنون تمامی شروح و حواشی و مختصرات ہدایہ در ستہ ورق چاپ مصری کتاب مذکور ذکر نموده یہ مجملہ شروح مذکورہ قاضی بدرالدین محمود بن احمد یعنی المتوفی ۸۵۵ھ خمس و ثمانمائة در مجلدات حدیدہ یک شرح بسوط تصنیف کردہ نامش نہایہ بنیادہ و در مجرم سال ہشتصد و پنجاہ در قاہرہ بود تصنیف شرح مذکور فارغ شدہ و وقت ختم تصنیف شرح مذکور عمر مصنف بہ نو و سال ہجری و ابتدای تصنیف شرح از سال ہشتصد و ہجری نمودہ بود بعد آن تصنیف متوی شد و مصنف علامہ در درس و تدریس تلامذہ اعجام مشغول بود تا اینکه در سال ہشتصد و سی و ہفت ہجری باز مصنف با تمام آن متوجہ شد و در مدت چہار دہ سال یعنی در سال ہشتصد و پنجاہ ہجری فارغ شد۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ در سہ جلد مجلد نسخہ ناقصہ است و بر نمبر ہائے ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۱ فقہ حنفی مربوط است محض جلد دوم و سوم و چهارم است۔ و جلد اول و نیم و ششم غیر موجود عبارت نمیک کہ بر ورق اول ہر جلد نوشتہ شد از ان معلوم می شود کہ نسخہ مذکورہ سابقاً در سہ جلد مجلد بود و پیش مرہ علمائے کرام بودہ عبارت مالک اول این است۔
نسخہ این حدیث الجرد و اقلہ و ما بعدہ من کتب الفقیر عبد اللہ الملقب بالمحلی الحنفی عنہ

عبارت مالک ثانی این است :-

”الحمد لله وسبحانه ثم صار ما قبله وما بعده من كتب المفتقر الى مولاه
الفقيه ابي عبد الله محمد بن علي الخنفي غرة جمادى الاولى عام ۱۰۱۸ - اللهم الفعه بآمين“
عبارت مالک سوم این است :-

”الحمد لله على عظيم منته ثم انتظم هذا المجلد وما قبله وما بعده الى ستة
اجزاء في سلك ملك الفقيه عبد الله عن والده المذكور اعلاه عن اعلاه مولاه
وبلغه صوله ومناه امين“

نمبر ۹ بخط عرب سدس دوم است واز باب احدث في الصلوة شروع و ختم برباب
الهدى از کتاب الحج است پس درین جلد کتاب الصلوة و کامل کتاب الزکوة و کتاب
الصوم کامل و کتاب الحج است -

نام کاتب و سال کتابت و تاخر این نمبر ۹ تحریر نشده اما بر ورق اول چنانکه سابقه ذکر
شد سال تلیک در عبارت مالک ثانی یک هزار و پیموده نوشته است از ان ظاهر است
که کتابت تسخیر خواهد آخر صدی دهم خواهد بود و اوال صدی یازدهم -

شروع این جلد از ورق ۳۳۳ است و ختم بر ورق ۶۲۶ - بطور فی صفحه سی و پنج حرف
سدس سوم که بر نمبر ۱ مرتب است بخط همان کاتب سدس دوم است و درین جلد
مفصله ذیل است -

تخلع - رضاع - طلاق - سرقه - سیر - بقطه - الابق - المفقود - شرکت - وقف -
این جلد از ورق ۷۴ شروع و بر ۱۱۸۹ ختم است - و بر ورق اول این جلد چهار
تلیک یک هزار و پیموده سال هجری نوشته است -

سدس چهارم نمبر ۱۱ نیز بخط همان کاتب است که از خط او جلد دوم و سوم است
و این جلد شروع می شود از ورق ۱۱۹۲ و ختم بر ۱۳۳۸ -

و درین جلد کتاب البیوع - کتاب الصرف - کتاب الکفاله - کتاب الاحوال - کتاب
ادب الخافی - کتاب الشهادات - کتاب الرجوع عن الشهادات - کتاب

الوکالت - مذکور است -

پس ازین ظاہر است کہ در آخر دو جلد دیگر بیاید یعنی سدس پنجم و ششم کہ در ان
کتاب الدیات وغیرہ خواهد بود و از اول ہم یک سدس غیر موجود -

الفرائض

تصنیف علامہ زادعابد ابو الفتح حسین بن مسعود البغوی متوفی ۵۱۶ھ
در علم میراث و فرائض۔ اوّل این است۔

اودمحمّد اللہ وب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا محمد و آلہ
واصحابہ الطاهرین رحمہم اللہ

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۳۹۱ فن فقہ حنفی مرتب است بخط نسخ مادی در سال
یکہزار و یکصد و سیست ہجری محمد بن احمد نوشتہ۔ ولایت قبل نام خود نوشتہ خادم الخدم
شیخ نقیب شیخ انقلین شیخ سلطان محی الدین عبدالقادر الکیلانی۔
جلد ادراش نو زدہ و سلور فی صفحہ ہفتمہ۔

و محلی نماز کہ در فہرست کتب خانہ آصفیہ مطبوعہ ۱۳۳۲ لہ ہجری نام مصنف این
کتاب شیخ سلطان محی الدین عبدالقادر الکیلانی نوشتہ شد آن سہولت در اصل این کتاب
تصنیف علامہ بغوی است و در کشف الطنون این کتاب مذکور نیست۔ غالباً حاجی خلیفہ
بران مطلع نشدہ۔

فصول العمدی

تصنیف زین الدین ابوالفتح بن ابی بکر بن محمد الجلیل الفرغانی المتوفی بعد ۷۳۰ هـ -
 در کتاب کشف الظنون اولاً این کتاب را به جمال الدین بن عماد الدین الحنفی منسوب نموده
 و لیکن بعد از آن گفته که این کتاب تألیف زین الدین ابوالفتح الفرغانی است زیرا که در آخر کتاب
 سال تألیف سنه ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۲ گفته است.

من هم میگویم که این کتاب تألیف ابوالفتح فرغانی است و در فهرست کتب خانه بای بی
 همین گفته اند و بروکلمان هم چنین ذکر نموده -

جمال الدین بن عماد الدین حنفی که بسویش این کتاب منسوب کرده شود در سنه ۷۵۰ وفات یافت
 است قیاس اجازت نمی دهد که در سنه ۷۵۰ کتابی تألیف نموده باشد -

کتاب مرتب است بر حیل فصول و شقوق است مختص بمعاملات مثل رهن بیع اجاره و غیره
 اول کتاب - و با سیمه بمبدأ و کل کتاب و یختتم ۴۱ -

در کتب خانه آنفیه سه نسخه کامله از آن بر نمبره ۱۹۱ و ۱۹۲ و ۱۹۳ مخزول است نمبره ۱
 بخط نسخ طبعی مکتوبه سنه ۹۷۰ هـ بهمد و هفتاد و هفت هجری نام کاتب تحریر نیست -

جله اوراق چهار صد و هشتاد و دو و سلور فی صفحه بیست و هفت نسخه مذکوره غالباً در کتب خانه
 شیخ عبدالکحیم محدث دهلوی بوده خلف جناب شاد صاحب موصوف مولانا نورالحق در سنه ۱۲۸۰
 به عبداللہ بن امیر زین العابدین الشہر یافند ملا عبدی اہمہ فرموده چنانچه برورق اولی این
 عبارت بقلم عبداللہ تحریر است -

نسخه نمبر ۱۹۱ نسخه قدیمی که بخط عرب خط محمودی است - در آخر نام کاتب و سال
 تحریر نیست -

جله اوراق چهار صد و چهل و هفت و سلور فی صفحه بیست و پنج -

در آخر حصه آخره دوسه ورق ضائع شده و بوجه خرابی سیاهی که در آن چیزه
 بل است - اکثر اوراق در میانی بهم در معرض تلف است -
 نسخه ثالثه نمبری ۴۱۰ بخط نستعلیق و شفیعا و غیره مذوج بر کاغذ صافی مگر نهایت سست -
 نو به سال یک هزار و یکصد و هفت شش -
 بقلم محمد متقی بن ملا آدم -
 به اوراق چهار صد و شصت و سی و سه بر هر صفحه بیست و چهار -

و منابت الخ
 اوراق کتاب بوجہ طول زمان نہایت کم زور شدہ است۔
 جملہ اوراق دو خط و بست و دو و سطوری صفحہ پنجاہ و پنج۔

کشف الشوارد والموانع

علامه شیخ یوسف بن ابی بکر لغزنی الوائلی در ۳۲۵ هـ مشققدوسی و هشت مجری
کتاب فصول البدایع لاحصول الشرایع تصنیف علامه شمس الدین احمد بن حمزة القباری
متوفی ۳۴۲ هـ مشققدوسی و چهار مجری را مختصر نموده و به کشف الشوارد والموانع موسوم ساخت.
کتاب در چهار جلد مخیمه می باشد.

درین کتب خانه برنمبر ۱۱۴۵ فقه حنفی یک جلد ربع ثالث از کتاب مذکور موجود است.
اول جز این است. قوله واما الثاني فحکمه انتقاوا شریعاً معتزلاً الخ.
جلد مذکور متفق است از نسخه مکتوبه بخط مصنف که در ۳۲۵ هـ تمام شده بود و خط عرب
طبعی سال کتابت در آخر نیست لیکن نزد حنفی غالباً تمیزاً مکتوبه اوایل صدی دهم است.
نام کاتب هم معروف نشده.
جلد اولی در صد و پنجاه و موطور بر هر صفحه ۲۵ و ۲۶.

کنز الدقائق

تصنیف عبداللہ بن احمد بن محمود النعمانی المتوفی سن۱۰۷۸ عشر و سبعمائتہ در فروع حنفیہ
مابے ست نہایت مشہور و معروف و مرجع و مدار کار علماء اعلام و اکثرے از علماء
طین برائے آن شروع و حواشی نوشتہ اند بلا خط کشف الفنون حاجی خلیفہ دریافت خواہند
دل کتاب الحمد لله الذی اعز العلم فی الاعصار و اعلى حنابلہ فی
الامصار الف۔

درین کتب خانہ آصفیہ سہ نسخہ تکیہ ازان نمبر ۱۷۱ + ۲۱ - ۳۲۵ - ۳۲۶ قدسی

منجود است۔

۱۱۰۲۳۳
اما نسخہ اولی نمبری ۱۱ بخط نسخ قریب بخط کوفی مکتوبہ سن۱۰۲۳۳ یکہزار و چیل و چہار ہجری
حفشی مخدومہ۔

۲۹۱
جلد اوراق سہ صد و نو و شش و سطرد فی صفحہ ۹۔

نسخہ ثانیہ نمبر ۳۲۴ بخط نسخ حفشی و مخدومہ علماء کرام نسخہ عجیبہ و قابل نہایت قدر است
از اول تا آخر از حواشی کثیرہ حفشی بلکہ برائے حواشی در میان کتاب جا بجا اوراق جدیدہ
داخل کردہ بران حواشی نوشتہ علاوہ برین در آخر و اول کتاب اوراق تہائی باشد کہ بران
مسائل و فوائد بدست علماء و طلبہ نوشتہ است۔

۱۰۲۳۳
نسخہ کتابت ثلاث و سمن بعد الف است بر صفحہ دوم ورق ۲۲۴ در آخر صفحہ
بر حاشیہ عبارتے در عربی نوشتہ است ازان ظاہری شود کہ قاضی عبدالسلام بن شیخ
عبدالعلی در سن۱۰۲۳۳ و سمن بعد الف برادر خود و تلمذ خود را این نسخہ ہمہ فرمودہ وقت
ہمہ نسخہ از حواشی معرہ بود مہوہوب لہ این جملہ حواشی نوشتہ۔

و نیز در ہین صفحہ قریب سطر سوم و چہارم صفحہ نوشتہ است و متن ہذا کتاب من خط

نور محمد گجراتی - ۲۳۰ جلد اور اوراق چار صد و چهل و سطور فی صفحہ پنجمین السطور نہایت وسیع -
 نسخہ ثالثہ بخط نسخہ در اوائلی تقریب نصف کتاب جا بجا بخشی باقی تا آخر معری سند
 تحریر و نام کاتب موجود نیست -
 جلد اور اوراق ۳۲۳ صد و بیست و سہ و سطور فی صفحہ نہ -
 کتاب مذکور بعد بخشی از شرح در ہندوستان چاپ ہم شدہ در مطبع احمدی دہلی در
 ۱۲۷۷ھ چاپ شدہ و این نسخہ بر نمبر ۲۲ فقہ حنفی موجود است -
 و نسخہ ثانیہ نمبر ۵۵ نیز مطبوع ہمین مطبع واقع دہلی است اما بار دوم چاپ شدہ
 سال طبع آن ۱۲۸۷ھ ہجری است -

باب المناسک وعباب المساک

تصنیف شیخ رحمۃ اللہ ہندی نزل مکہ منی ۱۲۳۱ھ
در بیان احکام حج کتابے ست مختصر جامع جلد احکام و آداب و واجبات و من و
بیت اللہ الحرام۔
اولیٰ ابن است۔

واللہ اکمل اکمل علی ماہدنا لالاسلام وخصتنا بوجوب حج بیتہ
الحرام وفضل الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سید الایام الذی اوضح لنا
سبیل الاسلام وعلما المناسک وسانرا الاحکام الخ
کتاب مرتب است برست و شش ابواب۔

- (۱) باب فی شرائط الحج (۲) باب فی فرائض الحج (۳) باب المواقیت (۴)
- باب الاحرام (۵) باب انواع طواف (۶) باب الصفا والمروة (۷)
- باب الخطبہ (۸) باب الوقوف بالعرفات (۹) باب احکام المزدلفہ
- (۱۰) باب مناسک منی (۱۱) باب طواف الزیارہ (۱۲) باب
- رمی الجمار و احکامہ (۱۳) باب طواف الصدر (۱۴) باب الجمع بین مکین
- اتحادین (۱۵) باب اصابہ احد النکین (۱۶) باب فی الفسخ احرام الحج و تہ
- (۱۷) باب التجانیات (۱۸) باب جزاء التجانیات (۱۹) باب الاحصار
- (۲۰) باب الغوات (۲۱) باب الحج عن الغیر (۲۲) باب العمرة (۲۳)
- باب التذکر بل حج و العمرة (۲۴) باب الہدی (۲۵) باب المنقرقات

(۲۶) باب زیارة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم -
 ملا علی قاری شرح این رساله هم نموده چنانچه حاجی خلیفه در کشف الظنون تحت تحت
 باب المناسک گفته -

باب المناسک مختصر جامع للشیخ رحمه الله الهندی نزیل الملكة
 المکرمه اوله الحمد لله اکمل الحمد انعم شرحه علی بن سلطان القاری نزیل ملکة
 المکرمه المتوفی سکناته اربع عشر و الف و مائه المناسک المقسط فی المناسک المتوسطة
 وهو شرح من وج اوله الحمد لله الذی اوضح الحق

نسخه کتب خانة مصفیة کمر نمبر ۹۹ فن فقه حنفی مرتب است بخط نسخ خوشخط است
 نام کاتب در آخر مرقوم نشده و مال کاتب یک هزار و یکصد و بیست و پنج اعمری نوشته است -
 و بر ورق اول کتاب عبارت تملیک نوشته است در آن سال تملیک یک هزار و یکصد
 و هفتاد و شش اعمری نوشته است -

جلد او راق هشتاد و سه و سطور فی صفحه بیست و یک -
 و در آخر یک رساله دیگر در مناسک حج بخط همین کاتب مجلد است - مگر نام مصنف
 و غیره در آن مرقوم نیست -

لسان المحکام

فی معرفة الاحکام

تصنیف قاضی ابوالوید ابراهیم بن محمد معروف بابن شحنه المتوفی ۸۷۲ هجری
پشتاد و دو هجری -

اول کتاب - الحمد لله العادل فی حکمه القاضی بنین عباد الله علیه الخ
مصنف علامه در اول کتاب گفته که هرگاه بعد از قضاء بتلاشدم خواهم مختصر
در احکام معاملات که وقوع آن بکثرت می شود از کتب سادات حنفی جمع سازم -
کتاب مرتب است بر سی فصول -

فصل اول در آداب قضاء و ما یعلق به -

فصل دوم در دعاوی و بیات - فصل سوم در شهادت - فصل چهارم در کفاله و وکلاء
حواله - فصل پنجم در صلح - فصل ششم در اقرار - فصل هفتم در ودیعہ - فصل هشتم در بیان غارت -
فصل نهم در انواع ضمانات - فصل دهم در وقف - فصل یازدهم در بیان غصب و شفعو
قسمت - فصل دوازدهم در اکراه و حجر - فصل سیزدهم در بیان نکاح - فصل چهاردهم در طلاق
فصل پانزدهم در عتاق - فصل شانزدهم در ایمان - فصل هجدهم در بیوع - فصل نهم در اجابات -
فصل فزدهم در هبه - فصل بیستم در ین - فصل بیست و یکم در کراهیه - فصل بیست و دوم در صدق
ذبح و حججه - فصل بیست و سوم در جنایات و دیات - فصل بیست و چهارم در شرک منزه
مساقاة - فصل بیست و پنجم در جملان و غلق به - فصل بیست و ششم در سیر - فصل بیست و هفتم در بیان
نیما چون اسلامان کفر اکافر و مالایکون کفر امن المسلم و مالایکون - فصل بیست و هشتم
در وصایا - فصل بیست و نهم در فرائض - فصل سی ام در مسائل شتی و خاتمه -

درین کتب خانه اصفیه در نسخه قلمیه و دو نسخه مطبوعه مصر موجود است -
نسخه اولی که بر نمبر ۳۴۱ فقه حنفی مرتب است بخط نسخ صاف جا بجا محشی مخدومه و در وسط
علماء فائده مکتوبه بخط احمد مدرس بن علی بن محمد الهی الازهیری الحنفی در شانزده یک هزار و چهار هجری -
جله اوراق یکصد و شصت و پنج بطور فی نسخه نورانی -
نسخه ثانیه نمبری ۴۱۱ منقول از نسخه مصنف است و مکتوبه شانزده یک هزار و سی هجری
خط عربی نسخ صاف نام کاتب مرقوم نیست -

جله اوراق یکصد و چهل و پنج و بطور فی نسخه است و پنج مطبوعه بر نمبر ۶۶۵ و ۳۰۳ است
۶۶۵ بر حاشیه معین الحکام در شانزده چاپ شده و نیز بر حاشیه نمبر ۶۶۵ و ۲۶۹ هم در
مصر چاپ شده در متن معین الحکام و بر حاشیه لسان الحکام -
و محشی نماند که در مصنف علامه قاضی ابن شحنه کتاب را تفصل بست و یکم تالیف کرده
بود که داعی اجل را لبیک گفتند کتاب ناتمام گذاشت چنانچه هر دو نسخه قلمیه تفصل بست یکم
است -

و در نسخ مطبوعه مصر تکمله هم چاپ شده که در آن نه فصل باقیه را علامه ربان الدین
ابراهیم الخافعی اهل بلخ العدوی الحنفی در شانزده یک هزار و پانزده هجری تالیف کرد و نام آن علایه السلام
فی تتمه لسان الحکام قرار داده کتاب را حسب اراده مصنف علامه کامل فرمود -

المصنفی

علامہ ابوحنیفہ عمر بن محمد بن احمد بنی متوفی ۵۳۷ھ یا قصدوسی دہنت ہجری۔
 ایک منظومہ در خلائیات نوشتہ بود علمائے اہل لام و فقہائے عالمیقام بر آن منظومہ شرح
 نوشتہ بخاندان علامہ ابوالبرکات حافظ الدین عبداللہ بن احمد بنی شرحی بسوط بر آن
 نوشتہ و آن را موسوم بہ مستغنی نموده بعدہ این شرح را حسب فرمائش اجاب مختصر نموده۔
 نامش مصغی قرار داده۔ این ہمان شرح مختصرست۔ و این مضمون در غائتہ کتابت کوفہ و ہمد
 اول کتاب۔ الحمد لمن تمت نعمتہ والشکر لمن سبقت رحمۃ الخ۔

نسخہ کتبخانہ آصفیہ نمبر ۱۵۲ بخط عرب نسخہ قدیمہ صحیحہ نزد اکثر علما بودہ بر ورق اول
 چند مہور بودہ کہ حک کردہ شد کتوبہ ۵۳۷ھ ہفتصدوسی دہنت ہجری۔ بقلم محمد بن عمر بن

سعد الجعفری۔ ۵۷۷ھ
 خطہ صفیات یا قصد و شصت و ہفت و سطور بر ہر صفحہ بیست پنج۔ ۲۵

ترجمہ مصنف در جوامع مفیدہ کہ است عبداللہ بن احمد بن محمود حافظ الدین ابوالبرکات بنی
 احمد الزہاد المتاخرین صاحب التصانیف المفیدہ فی الفقہ والاصول لہ المستغنی فی المنظومہ
 الی ان قال توفی لیلۃ الجمعۃ فی شہر ربیع الاول سنۃ ۵۷۷ھ احدی و سبعمائۃ و در فن فی بلدہ الہج۔

مواهب الرحمن في مذهب النعمان

تصنيف علامه ابراهيم بن موسى الطرابلسي نزيل القاهرة متوفى سنة اثنتين وعشرين و
مصحف مدوح اول اين كتاب بطور متن نوشته بعد آن خود بين متن يك شرح درود
تصنيف فرموده نام آن بران في شرح مواهب الرحمن قرار داده -
اول مواهب الرحمن اين است -

”مواهب الفقه ذخيرة لعداية الانام وكبير لوايا الدرد مجمع الاسرار
الاحكام وبتيانا لكل واجب ومنسوب وحرام واصبعا في من ظلم الشكوك و
لوهام ومفاجا قويا يهدي الى امد السلام وورثه عن سيد الانام خيار امته
نعالم حتى عدل في بيان الاحكام كانبيا بتي اسرائيل عليهم السلام واشهد ان
اله الا الله وحده لا شريك له شهادة اخيرة لحساب واشهد ان محمدا
سيد ورسوله افضل من اوتي حكمه وفصل الخطاب صلى الله عليه وعلى اله
عجابه الموصوفين في التورية والابجيد والكتاب والتابعين باحسن الى يوم
الحشر والمآب وبعد فقد وضعت هذا الكتاب على نحو القاعدة التي اختارها
بالحج مجمع البحرين سقى الله روضه صوب همام الخافقين الخ -
حاجي خليفة درشف الطنون گفت -

”مواهب الرحمن في مذهب النعمان (الابراهيم بن موسى الطرابلسي نزيل
القاهرة المتوفى سنة اثنتين وعشرين وتسعمائة في ذي الحجة ثم شرحها
ابرهان وله الحمد لله الذي احكوا شريعته الفراء الخ واول ملحق الحمد لله

واہب الفقہاء الخ قال وقد صنفت هذا الكتاب على نحو المعلقة التي اخبر بها
صاحب مجمع البحرين وهو في مجلدين

و کتاب مرتب است بر ابواب فقہ - شروع از کتاب الطہارۃ و ختم بر کتاب الفرائض
یعنی کتاب المیراث -

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۷۷۷۷ فقہ حنفی مخزون است نسخہ قدیمہ صحیحہ حنفی محدود
کنو بہ سال ۱۱۵۷ و ہشتاد و نہ ہجری بقلم عبدالرزاق بن سلیمان است -

جلد او راق دو صد و شصت - و سلور فی صفحہ یازدہ -

و در آخر نسخہ این عبارت نوشتہ است -

این کتاب مواہب الرحمن فی مذہب ابی حنیفۃ النعمان بزرگوار حضرت میان
صدیق و رجبیہ فقیر عنایت کردہ اند و قسے کہ فقیر برائے طلب علم یہ متن رقتہ بود چون
حضرت ایشان آشناسند در وقت رجوع این فقیر -

این کتاب بہ فقیر دادند و این کتاب وقف است دعوی ملک نہ رہیج کس را
نفی رسد

كتاب النصاب
في حساب الوصية

تصنیف علامہ سراج الدین السہاوندی کہ یکے مشہور ترین علماء قرن ہفتم ہجری ہو۔
 مائش الفریض السراجیہ از مشہور و متداول کتب درسیہ ہست۔ درین کتاب امتحان اجز
 ہست حسب قواعد جبر و مقابلہ بیان نموده و کتاب را ربست و ہفت باب مرتب
 ہو۔

ولكتاب الحمد لله حمد الشاكرين والصلوة على نبيه خير البريه محمد و
له الطيبين الطاهرين - انعم -

نسخہ کتب خانہ آصفیہ نمبر ۱۵۹ افقہ مخفی بخط نسخ خوشخط بر کاغذ گندہ مکتوبہ ۲۶۸
مان ستین و سعمائے - ر

غلام محسن بن محمد بن العنبري الحسني۔

علمہ اور اوراق ہشتاد و ہفت و سطور فی صفحہ ہفتہ۔

بر ورق اول کتاب یک حلقه بطور مهر ساخته در آن نوشته است -
 العبد صدر جهان الحسنى - و مهر محمد رفیع است که در سال الف که هزار و یکصد و یک هجری کنده
 بالابای مهر عبارت خریداری کتاب نوشته در آن تاریخ خرید ۲۴ ربیع الاول ۱۱۱۵
 هزار و یکصد و پانزده هجری تحریر است -

نصاب الاحتساب

تصنیف شیخ عمر بن محمد بن عوض الشافعی الحنفی (قرن هشتم هجری)
کتاب شتم است. بیشت و چهار باب -

موضوع کتاب نزاجزا و حدود و شریعه که برای ارباب جنایات و جرایم مقرر است.
اول کتاب - الحمد لله الحسیب الرقیب علی نواله الخ -

درین کتب خانه آصفیه چهار نسخه تعلیه برنمبرهای ۶۰ و ۱۲۲ و ۱۵۱ و ۳۹۶ موجود است.
منجمه آن نمبری ۱۲۲ بخط نسخ صاف کتوبه سده نهم صد و دوازده هجری بقلم سنی بن عبداللہ

الگرد و یات سده
جلد و اوراق ششادوسه و سطور بیست و دو -

نسخه نمبر ۵ بخط نسخ عادی کتوبه سده ۱۳۳۲ مکنزار و یکصد و سی و سه هجری است -

جلد و اوراق آن شصت و یک و سطور فی صفحه بیست و سه و نمبر ۳۹۶ - بخط نسخ و تطبیق

نسخه قدیمه مقروءه شی در آخر سال کتابت و نام کاتب مرقوم نیست -

اما بر صفحه اولی درق اول کتاب یک و بیست و یک بنده بادشاه عالمگیر ثبت است و در

سده هجری کنده است -

و عبارت یک عالم است که در حرمین شریفین این کتاب رایافته اما اسم آن

بزرگوار خوانده نشود و ران کاغذ چپای شده است -

نصب الراية لاحاديت الهداية

کتاب ہدایہ تصنیف علامہ علی بن ابی بکر المرغینانی متوفی ۵۹۳ھ یا قصد و نود و
ہجری کہ کتاب مشہور و معروف و مرجع و مدار کار علمائے اخاف در فقہ امام اعظم است
شیخ جمال الدین یوسف زلیعی متوفی ۷۶۲ھ بقصد و ہفت و دو ہجری احادیث ان
لا تخیر کج نموده۔

ہام آن نصب الراية لاحاديت الهداية قرار داده۔

شروع آن حسب تقرير حاجي خليفه در كشف الظنون این است۔
الحمد لله على التوفيق الى الهداية الخ۔

حاجي خليفه در كشف الظنون در میان ذکر شروع و حواشی ہدایہ گفتہ۔

وخرج الشيخ جمال الدين يوسف الزليعي المتوفى سنة اثنين ومستين
وسبعائة لاحاديته وسماه نصب الراية لاحاديت الهداية۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۲۱۲ فن نقہ خفی مرتب است ثلث ثالث کتاب
است از کتاب النکاح شروع و بر کتاب العاریہ ختم است۔ تفصیل کتب مذکور این
جلد ثالث اینست۔

کتاب النکاح۔ کتاب الرضاع۔ کتاب الطلاق۔ کتاب الحق۔ کتاب الايمان۔

کتاب الحدود - کتاب الیسر - کتاب القلمه - کتاب الامايق - کتاب المفقود -
 کتاب التکرک - کتاب الوقف - کتاب البیوع - کتاب الصرف - کتاب الکفاله -
 کتاب احواله - کتاب ادب القاضی - کتاب الوکاله - کتاب الشهاده - کتاب السرقة -
 کتاب المضاربه - کتاب الودیعه - کتاب الدعوی - کتاب الاقرار - کتاب الصلح -
 کتاب العاریه -

نسخه مذکور بخط نسخ و شخط بخط عرب بر کاغذ گنده نسخه قدیمه می باشد - و این نسخه در

کتابخانه سلطان اعظم ابوالنصر شیخ ابوالموید بوده -
 جمله صفحات آن چهار صد و چهل - و سطور فی صفحه بست و چهار -
 این کتاب یکبار در هند طبع هم شده بود - لیکن اکنون نمایاب هست -

نصیحة الإخوان باجتناب الدخان

تصنیف علامہ شیخ الاسلام علم علماء الاعلام شیخ ابراہیم اللقانی المصری السوفی^{۱۳۱} لہ
جواز و عدم جواز کل شرب افیون و تنج و غیرہ۔ اشیا منشی نشہ آور۔
اول رسالہ۔ الحکم للہ و اھب العقول^۲۔
نسخہ مخزونه کتب خانہ آصفیہ نمبر ۱۲۱ نقد حنفی بخط شیخ عادی مکتوبہ ۱۰۳۲۔ یکہزار و

سی و دو ہجری۔

بقلم سلیمان الشنوری فی باشد۔
جلد اول اوراق پانزدہ و سطور فی صفحہ ۱۳۔
ترجمہ مصنف تحت شرح جوہرۃ التوحید مذکور شد این رسالہ ہم از مصنفات است۔

وقایع الروایہ فی مسائل المہلک

علامہ برہان الشریعہ محمود بن صدر الشریعہ الاول عبد اللہ النحوی الحنفی متوفی ۶۳۰ ھ مرثیہ
سی تقریباً۔
برائے مہبط خود صدر الشریعہ ثانی تصنیف نمودہ و کتاب مذکور مقبول شد کہ علماء و فضلا
نویان و درس دادن و حفظ کردن آن مشغول شد و تشریح و تفسیر آن جمع کثیر و جمعی غفیر بر دست
حاجی خلیفہ در کشف الظنون ہشت شرح و تفسیر و تفسیر برائے آن تحریر نمودہ۔
اول کتاب۔ حمد من جعل العلم بجل المواہب المہنیۃ۔ ۱۴
نسخہ کتب خانہ آصفیہ نمبر ۱۳۶۱۲۶ فغضنی قطع خورد نسخہ قدیم مصحح عثمانی کثیرہ مفیدہ۔
مکتوبہ ۳۱۰ مفصلاً و یک جہری۔
بیلو غمر الاغوی بخط نسخ خوشخط بر کاغذ گندہ خان باغ جلد اوراق یکصد و چیل و سطور
فی صفحہ پانزدہ۔

ہدایہ

تصنیف علامہ علی بن ابی بکر المرغینانی متوفی ۵۹۳ھ پانصد و نوووشش ہجری کتابت مشہور و معروف مرجع و مدار کار علماء اعلام و فقہائے عظام ہمیشہ علماء کرام شروع و حواشی و مختصرات و تخریج اماریت آن نوشتہ اند چنانچہ حاجی خلیفہ در کشف الطنون در شش صفحہ ذکر شروع و حواشی وغیرہ نموده۔

و نیز حاجی خلیفہ از شیخ کمال الدین نقل نموده کہ صاحب ہدایہ در تمامی مدت تصنیف ہدایہ کہ سیزدہ سال بود ہمیشہ صائم روزہ داری بود کوشش می فرمود کہ کسی بر صوم او مطلع نشود۔ پس برکت این زہد و ورع مصنف کتابش چنان مقبول عام ہوا کہ گردیدہ کہ در شان آن گفتہ شد۔

ان الہدایۃ کالقرآن قد نسخت ما صنفوا قبلہا فی الشرع من کتب
فاحفظوا عداہا واسلکوا مسالکہا یسلو مقلک من ذلیع ومن کذب
اول کتاب ۱۔ الحمد للہ الذی اعلى معالم العلم و اعلامہ ۱۰۴
درین کتب خانہ چار نسخہ کاملہ تلمیذہ از ان بر نمبر ۳ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳

است
نسخہ نمبر ۳۔ بخط نسخ خوشخط گشتی مخدومہ مکتوبہ ۲۹۰ لکیزار و یکصد و چہل و ہشت جلد
اوراق ششصد و چہل و ہفت و بطور دہ ہر صفحہ بست و ستاد۔
نسخہ محلہ در دو جلد نمبر ۳۱۹ و ۳۲۰ نمبر ۳۲۱ نصف اول است۔ جدید الخط شعیب
و شفیعا آمیز و شکستہ۔

بقلم عباس حنین محرر ۲۶۸ لکیزار و دو صد و شصت و ہشت ہجری جلد اوراق
دو صد و چہل و پنج و بطور بست و ستاد۔

و نمبر ۲۳ بخط نسخ نہایت خوشخط بر کاغذ خان بالغ جدول طائی محض نصف دوم کتاب
 است و شروع از کتاب ایسوح تا خاتمہ کتاب -
 نسخہ نمبر ۲۴ بخط نسخ صاف سند کتابت و نام کاتب محمد مراد سامانی در آخر نوشته -
 جلد اوراق ۴۰۰ م بطور فی صفحہ بیست و یک -
 نمبر ۲۵ نسخہ صحیحہ بیاضی بخط نسخ خوشخط کاغذ خان بالغ نہایت عمدہ جدول بجدول
 طائی و لوح طائی مکتوبہ است ۹۰۰ قلم محمود بن صدر کبیر جلد اوراق ہفصد و بیست و ہشت و
 بطور در ہر صفحہ ہفصدہ ۱۰ -
 این نسخہ از ہر نسخہ بالا نہایت عمدہ و قابل قدر است -

میر عثمان علیخان بہادر

جنگ عزیزان

یعنی یافض عزیزان نیریزان فارسی اور مسائل فقہیہ موافق مذہب امام ابوحنیفہ رحمہ تعالیٰ
شیخ الاسلام خواجہ عزیزان عالم شیخ الصدیقی السید درویش العلوی قاضی سمرقند۔ جدا علی حضرت
حضور پرنور سلطان العلوم
واللہ یالی۔

کتاب نادر و کیاب بلکہ نایاب غالباً در ہندوستان نا حال کسی نہ دیدہ و نہ شنیدہ باشد۔
مسائل ضروریہ جملہ ابواب فقہ از عبارت نا کتاب الما ذون و دان جمع نمودہ۔ و بعد جان
ہر سکہ حوالہ کتاب ماخو ذہ نوشتہ۔ نام کتاب مصنف علامہ در خطبہ نوشتہ اما از عبارت
کہ بر ورق اول کتاب و آخر کتاب نوشتہ است معلوم شد کہ نام کتاب ”جنگ عزیزان“
اول کتاب۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ
اجمعین کتاب الطہارۃ الخ۔

نسخہ موجود کتب خانہ اصفیہ نمبری ۲۳۲ فقہ حنفی خط طبعی صاف پاکیزہ در آواز سند
کتابت و نام کاتب مرقوم شدہ۔ جملہ صفحات کتاب سہ صد و بہشت و یک و سطور در
ہر صفحہ نوزدہ۔

و بر صفحہ اولی ورق اول کتاب ابن عبارت نوشتہ ست۔ ”جنگ حضرت عالم شیخ عزیزان
علم العلماء عبارت دیگر بر همان صفحہ ابن عبارت است۔
”مجموعۃ الروایات“ سخی بہ جنگ حضرت عزیزان العالم الزبانی استاد علماء سمرقند
عالم شہور بالعبلا بادی۔

و عبلا باد قریۃ من قرے سمرقند۔

و در آخراین عبارت نوشته است :-

«تمت هذه النسخة الشريفة المسمی به جنگ عزیزان تصنیف علم العلماء و ارث الانبیاء
شیخ المشایخ حضرت عزیزان عالم شیخ نور مرقدہ -

دو سال سپری شده که روزی جناب مولوی عبدالحجید خان المتخلص به صوفی و
مدرس عربی و فارسی مدرستہ اعزہ سورخ حیدرآباد دکن و رکن مجلس کتب خانہ آصفیہ بعد معائنہ
فہرست کتب خانہ آصفیہ مرتبہ این احقر العباد و مطبوعہ ۱۳۲۳ھ بمن فرمود کہ جنگ عزیزان
کہ در فن نقد اخفی بر نمبر ۲۳۲ و ۱۱۱۶ صفحہ فہرست جلد دوم مذکور است و نام مصنف کہ حضرت
عزیزان عالم شیخ نوشته است این همان عزیزان عالم ہستند کہ جد اعلیٰ صنوبر پوری باشند
باستماع این کیفیت از ہمان وقت در ہمن فکر بودم کہ انجہ مولوی صاحب مہدی فرمودند
کہ مصنف کتاب مذکور ہمان عزیزان عالم می باشند کہ جد اعلیٰ فرمانروایان حیدرآباد بودند
نقدین تحقیق این انتساب از جائے دیگر ہم بدست آید تا اطمینان کامل حاصل
شود۔ و در ہمن فکر و تلاش بودم کہ در ماہ ذیحجہ ۱۳۳۲ھ حکم المصنفت بندگانعالی متعالی
سلطان العلوم دام ظلہم العالی تخریر فہرست مشروح و مفصل حالات
کتب مخصوصہ فکیہ قدیمیہ نادرہ مخزونہ کتب خانہ آصفیہ سرفراز و مامور شدم و تخریر
حالات کتب فن قناتوی رسیدم و دران فن کتابے مسمی بہ حسب المفتی بزبان عربی بر نمبر
قناتوی مکتوبہ ۱۹۴۲ھ یکہزار و نوود و چہار ہجری یافتہم۔ چون مطالعہ کتاب مذکور بغرض
تخریر حالات نمودم دیدم کہ مصنف ان امیر ابوالمعالی بن خواجہ مولانا بخاری متوفی
۷۹۵ھ خود را خواہر زادہ علامہ حضرت عزیزان قاضی تخریر نمودہ و گفتہ کہ وقت حضور
خود خدمت استاد و خال علامہ حضرت عزیزان بعض روایات و فیصلہ جات
دوران خاقان عبداللہ پادشاہ خان نور مرقدہ جمع کردہ بودم کہ سیزدہ جز بود پس بعد ان
بالتماس و باصر بعض احباب و اعزہ برین مضامین دیگر افزودہ کتاب را تمام نمودم
پس بلا حلقہ این عبارت ہم تا نید کمال شد کہ این ہمان عزیزان ہستند کہ در بعد
فرمانروایان دولت آصفیہ می باشند۔

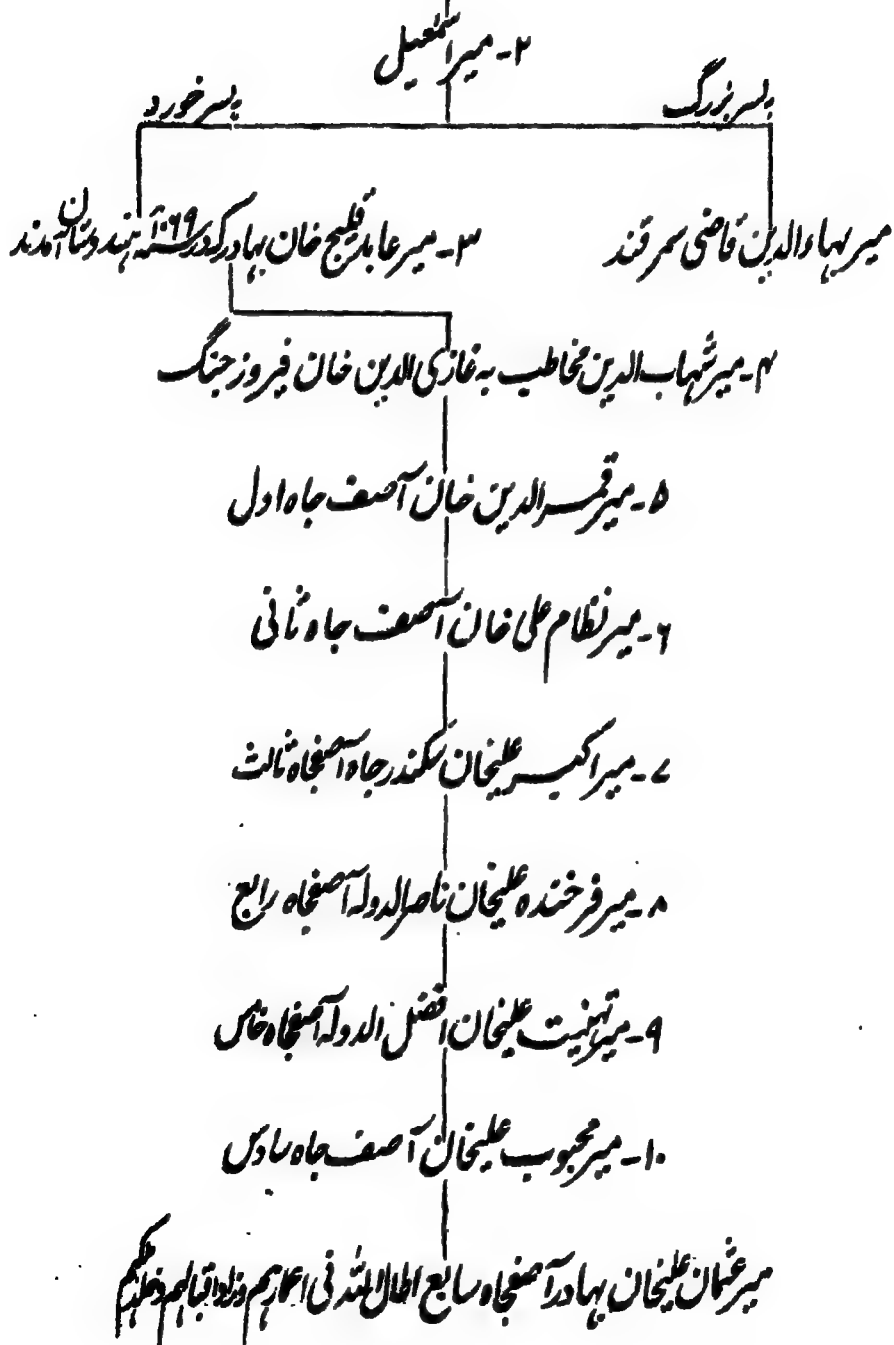
و برائے معنائے جنگ ہم تلاش در کتب لغات فارسیہ نمودم۔ در کتاب
قطاس اللغات دیدم کہ جنگ بضم اول و سکون ثانی کشتی کلان و جہاز را میگویند
و ہم بیاض را میگویند کہ بران شعار کثیر جمع کرده باشند۔ و نیز در برہان تلح تحت
لغت جنگ چنین نوشته۔ جنگ بفتح اول و سکون ثانی و کاف فارسی معروف است کہ
جہال و قتال می باشد۔ و ہم اول شترے را گویند کہ هنوز آن زیر بار کشیده باشد۔
و کشتی و جہاز بزرگ ہم است و بیاض بزرگ را ہم گفته اند۔

مختصر السلسلہ نسب النحضرت
ہم نامصنف کتاب مذکور نیز کار
کتاب خزانہ رسول خانی مولفہ فیض جی حشتی عرف محمد فیض الشہیدی محزونہ کتب خانہ
آصفیہ بر نمبر ۹۶ فن تاریخ و کتاب شجرۃ آصفیہ مصنف محمد بدیع الدین خان الخاطب
معلم الدولہ خلف امیر کبیر شمس الامراء بہادر کہ بر نمبر ۹۷ فن متفرقات کتب خانہ آصفیہ
محزون است نوشتہ می شود۔

پس بدانکہ خواجہ عزیزان عالم شیخ الصدیق السہروردی اعلیٰ بادی قاضی سمرقند
رایک پسر بود میر اسمعیل و از میر اسمعیل موصوف دو پسر بوجو آمدند۔ فرزند کلان
میر بہاء الدین قاضی سمرقند پسر خود میر محمد عابد علیج خان بہادر۔ میر محمد عابد علیج خان بہادر
در ۸۹۹ شلبہ کبزار و نصرت و نہ ہجری وارد ہندوستان گشتہ از ملازمت فردوس آسانی
شاہ جہان بادشاہ ممتاز گشت۔ و در ۹۰۰ شلبہ حضرت خلد مکانی اورنگ زیب عالمگیر
بادشاہ در ۸۸۰ شلبہ کبزار و ہفتاد و یک ہجری از خدمت صدارت کل یعنی صدراعظمی
تمامی سلطنت ہندوستان سرفراز بہا یافت و در ۸۸۰ شلبہ کبزار و ہشتاد و یک ہجری۔
از صوبہ داری ملتان مغز گشتہ و در ۸۹۰ شلبہ کبزار و نو و دو ہجری بہ صوبہ داری قلعہ آباد میر
ممتاز گشت و در ۸۹۶ شلبہ کبزار و نو و ہفت ہجری در محاصرہ قلعہ گوگندہ بجوار رحمت
آسود از محمد عابد علیج خان مدوح میر شہاب الدین مخاطب بہ غازی الدین خان
فیروز جنگ۔ و از فیروز جنگ بہادر ہشت فرزند ترینہ و شانزدہ دختر متولد شد۔
پسر اولین میر قمر الدین خان نظام الملک آصفیہ اول مغفرت مآب۔ و از ایشان

میر نظام علیخان آصف جاه ثانی غفران مآب و از ایشان نواب میر اکبر علیخان آصفجاه پنجم
 مغفرت منزل - و از ایشان نواب میر فرخنده علیخان آصفجاه رابع طقب به غفران منزل - و از ایشان
 نواب میر بهمنیت علیخان آصف جاه خامس طقب به مغفرت مکان و از ایشان نواب
 میر محبوب علیخان آصفجاه سادس طقب به غفران مکان (۱۱ نتهی)
 مولف این فهرست می گوید - و از حضرت غفران مکان علیا (رحمه الله) حضرت نواب
 آصفجاه سابع اطال الله فی اعماریم و زاد اقبالیم و خلد کلیم -
 و شجره طیبه خانواده آصفی بر طبق محاذی منظر اسلاف کمالیه و اخلاف رشیده گردود -

خواجہ عزیزان عالم الشیخ الصدیق السہروردی العلوی



التاس السعد فی الوفاء بالوعده

تصنیف حافظ زمانه علامه محمد بن عبد الرحمن السخاوی متوفی ۹۰۲ هـ
 اثنتین و ثمانیۃ بحری زبان عربی در بیان وفائے وعده - اولش این است -
 الحمد لله الذی لا یتخلف وعده ولا ینزع سائل رفلا ولا یتقض مع کثره
 عطیائه ما عنده واشهد ان لا اله الا الله المملک المعبود وحده واشهد ان
 محمدا عبده ورسوله من عباده المعول والعمره ۲۱

علامه سخاوی درین رساله آیات قرآنی و احادیث نبوی که متعلق به وفا کردن
 وعده می باشد جمع نموده و حالات و حکایات انبیاء و صلحاء در وفاد وعده چه قدر که غرض
 می فرمودند بیان نموده -

نسخه کتب خانۀ آصفیہ کہ بر نمبر ۵۰۵۰ فی فقه شافعی مرتب است بخط عرب خوشخط
 مورخ سال ۱۰۶۰ هجری زمام کاتب مرقوم است
 بطراویان بست ۱۲۰۵ - و بطور فی صفحه هفده -

البداء المنیر فی تخریج احادیث الشرح الکبیر

حجت الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی الشافعی ۵۰۵ هـ خمس و خمسمائة در نقده موافق مذاب
امام شافعی اولاد و کتاب موسوم به بیسط و وسیط تصنیف نموده من بعد ازین هر دو کتاب به
دو بیسط خلاصه نموده نام آن وجیز مقرر کرد.

اثره اعلام و فقهای کرام شوافع بر خلاصه شروح و حواشی و غیره نوشتند. از جمله آن امام ابو تقی
عبد اکرم بن محمد القزوی الرافعی الشافعی متوفی ۶۲۲ هـ ثلث و عشرين و ثمانمائة شرح مبسوط و
مفصل نوشته که نام آن فتح العزیز است و مشهور به شرح کبیر شد.

علامه ابن الملقن عمر بن علی متوفی ۷۲۷ هـ اربع و ثمانمائة تخریج احادیث این شرح کبیر رافعی
در هفت جلد نموده و آن را بدرنیر نام نهاد. بعد از ابن الملقن موصوف این تخریج خود را
در چهار جلد خلاصه نموده و نام آن خلاصه قرار داد.

پس این نسخه کتب خانه آصفیه خلاصه است اصل بدرنیر نیست.
نسخه کتب خانه آصفیه که برنمبره افن شافعی مخزون است نسخه قدیمه صحیحه بخط نسخ خوشخط است
و یک پاره کتاب است و از کتاب المماول و کتاب الصید و الذبائح مشروح است
و بر کتاب اجماع الاول و ختم است.

جلد اوراق دو صد و بیست و بطور فی صفحه بیست و یک. تاریخ کتابت و نام کاتب بر
نیست. و در خاتمه این عبارت نوشته است.

«نهذا آخر ما وقع علیه الاختصار من کتابنا المسی البدر المنیر فی تخریج احادیث
الشرح الکبیر. (الحی ان قال) و کان الابتداء فی الاختصار یوم الجمعة تاسع حشر

شعبان المکرم والفرغ منه فی یوم الجمعة رابع شوال کلاهما من سنة تسع واربع
وسبعمائة

این عبارت علامہ ابن الملقن است ازین سال اختصار و تصنیف کتاب مقتصد و چهل
درہفت ہجری معلوم می شود و این سال کتابت نسخہ نیست و آنچه سال کتابت نسخہ مذکورہ
۲۹۱ھ در فہرست مطبوعہ خانہ تصنیف مطبوعہ ۳۳۳ھ نوشتہ شد - بہوست و موجب
سہو تحریر رسید علی رفاعی بلع این کتاب است کہ این کتاب را در سال ۳۰۹ھ فی دور
کتب خانہ تصنیف جمع کردہ - و بر ورق اول آن این عبارت نوشتہ -

”تخریج احادیث الشرح الکبیر للرافعی تألیف عمر بن علی المعروف بابن
الملقن الشافعی المتوفی سنہ ۳۳۵ھ و هذا النسخہ بخط مولیہا کتبت سنہ ۳۹۱ھ“
لیکن درین شک نیست کہ نسخہ مذکورہ بسیار قدیم است و عجب نیست کہ بعد وہ و یادگار
سال بد تصنیف کتاب این نسخہ مکتوب شدہ باشد - چرا کہ این نسخہ منقول است از نسخہ
خود مصنف چنانچہ بر ورق ۴۲ صفحہ ثانیہ و ورق ۲۳ صفحہ اولی چنین نوشتہ است :-
”وجدت علی النسخة المکتوبة مثالا بلغ مقابلة باصلي فوافق کتب مملوہ
عفا الله عنه“

پس ازین عبارت صاف ظاہر است کہ نسخہ منقول عنہا کہ از ان این نسخہ کتب خانہ
اصفیہ مقابلہ شدہ مقابلہ کردہ خود مولف بود کہ بران نسخہ مصنف بدست خود نوشتہ کہ با ان
نسخہ خود مقابلہ کردم -

و نیز ورق ۱۶ صفحہ دوم ورق ۲۶ صفحہ دوم و ورق ۳۶ صفحہ دوم و ورق ۶۶ صفحہ دوم و ورق
۷۶ و ۸۶ صفحہ دوم عبارت مقابلہ چنین نوشتہ است ”بلغ مقابلة علی النسخة المصنفة“
ازین قرائن معلوم می شود کہ نسخہ کتب خانہ اصفیہ نوشتہ حیات مصنف است یعنی آخر
صدی ہشتم -

تسهیل الهدایہ و تحصیل الکفایہ

تصنیف شهاب الدین ابو العباس احمد بن لؤلؤ الشهید بابن النقیب الشافعی
المتوفی ۶۹۹ ھ تسع و ستمین و سبعمائتہ است۔
محقق مبادک علامہ شیخ ابواسحاق ابراہیم بن علی الحنفیہ شیرازی الشافعی المتوفی ۷۷۴ ھ
ستہ و سبعین و اربعمائتہ ہجری یک کتاب در فروع شوافع تصنیف کردہ باسم تنبیہ ابرار
موسوم نمودہ و این کتاب یکے از کتب بیجانہ است کہ مشہور و معروف و متداول
در میان فقہائے شافعیہ فی باشد و کتابے دیگر برتبہ شہرت و اعتماد قبولیت این کتاب
فی رسد و علمائے ہر زمان و ہر دیار برائے آن شروع کثیرہ مفیدہ تحریر نمودہ اند چنانچہ
ماہی خلیفہ در صفحہ کشف الظنون تفصیل و شمار شروع و حواشی و مختصر آن ذکر نمودہ بمجملات
گفتہ و شرح نجم الدین احمد بن محمد بن علی المعروف بابن الرفعہ الشافعی المتوفی ۷۱۶ ھ بدو شرح
سبعمائتہ ہجری و ہر شرح کبیر فی نحو عشرین مجلد المصلح علی التنبیہ الی ان قال۔
و مختصر الکفایہ بشہاب الدین ابی العباس احمد بن لؤلؤ الشہید بابن
النقیب الشافعی المتوفی ۶۹۹ ھ تسع و ستمین و سبعمائتہ۔
پس کتاب تسہیل الهدایہ ہاں مختصر کفایہ است۔
نسخہ موجودہ کتب خانہ آصفیہ نمبر ۹۳ فقہ شافعی محض جز و ثالث کتاب ست کہ
در شروع است از کتاب الفرائض و ختم است بر کتاب النکاح بخط نسخ خوب خطوط۔

سال کتابت در آخر غالباً مرقوم نیست بلکه در آخر سنه ۴۸۰ اربعین و سبعائة نوشته است که بظاهر آن سال تألیف خواهد بود پس بایع در این تحریف نموده آن را سال کتابت قرار داده و تحریف باین طور نموده که قبل لفظ اربعین ثلث ضافه نموده لفظ و سبع را مشکوک کرده لفظ مائة را ثمانمائة کرده پس حالا آن سن چنین شده که ثلاث و اربعین ثمانمائة و این را نزد خود سال تحریر قرار داده اهل عبارت خاتم چنین است :-
توابع الجزء الثالث بحمد الله وعونه وحسن توفيقه وكان الفراغ من هذا الجزء المبارك الثامن والعشرين من شهر ربيع الاول سنة ۴۸۰ اربعین و سبعائة هجری -

کتابه العبد الفقير الى الله تعالى المعترف بالتقصير علي بن رمضان
الزهري العمري الانصاري غفر الله له ولوالديه وجميع المسلمين وكتبه
لنفسه وهو الرابع الجزء ومن مختصر الكفاية يتلوه انشاء الله من كتاب النفقات -
و اما نزد این خیر پس عهد کتابت این نسخه صدی یازدهم هجری خواهد بود والله اعلم بالصواب
بمذا اوراق سه صد و چهل و شش و سطور فی صفحه سی و شش -

الجواهر اليتيمة المستخرجة من الكنوز المتينة

تصنيف علامه محمد بن الشيخ محمود الساملي است که در سال کهنزار و یکصد و شصت و هفت
هجری قمری نموده -
جله ابواب نقد مختصر اموال مذہب امام شافعی در ان ذکر نموده کتاب مرتب است
بر کتب از کتاب الطہارة شروع کرده بر کتاب الحق تمام نموده - شروع کتاب این
است :-

بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين - الحمد لله الذي اعز علم الشيعة
في الانصار و اعلى الالوية احكامه على لسان حزبه في الامصار و الصلوة
و السلام على سيد الخلق المختص بالملة السما على السنة فحول امنه في الانظار
و على اله واصحابه الذين فازوا امنه بما لا يستطيع حمله الاسفار الخ :-
نسخه کتب خانه آصفيه که بر بنبره هـ فن نقد شافعی مرتب ست مکتوبه بال
یکهنزار و یکصد و شصت و هفت هجری بخط مصنف است - كما هو يظهر من
عبارة الخاتمة و هي هذا -

” وهذا آخر ما تيسر من هذه التعليقات والله علم بالصواب والحمد
لله والوهاب وكان الفراغ من هذا النسخة المباركة على يد اوج الخلق
الى دبه محمد بن الشيخ محمود الصمياطي بلد الشافعي منذ عافى الله له ولوالديه
يوم الثلاثاء المبارك ثامن عشر خلعت من شهر جمادى الاول من شهر سنة
الف مائة وسبع و ستمين من الهجرة النبوية على صاحبها افضل الصلوة والسلام

والحمد لله على كل حال

نسخه بخط نسخ غریب خوشخط است -
 جلد ادراک هفت جزء است و بطور فی صغیر است و دو -
 و این کتاب هم در کتب خانه خدیو مصری موجود نیست -

الذهب الايريز

تخریج احادیث فتح العزیز

محط الاسلام ابو حامد محمد الغزالی الشافعی المتوفی ۵۰۵ھ خمس وخمسة کتابة در فقه شافعی
 مذهب امام شافعی نوشته نام آن وجیز کرده -
 جمیع ادلاء و اعلام بران شرح نوشته بجلد آنها علامه ابوالعاسم عبدالکریم بن محمد القزوی
 الرافعی الشافعی المتوفی ۶۲۳ھ ثمان وعشرین دستاویز شرح نوشته که نام آن فتح العزیز است
 بعد آن اکثری از علمائے کرام تخریج احادیث فتح العزیز نمودند -
 علامه بدرالدین محمد بن عبداللہ الزکشی هم برائے فتح العزیز تخریج نوشته نام آن الذهب
 الابریز فی تخریج احادیث فتح العزیز مقرر کرده پس این همان تخریج است - شرح کتاب
 این است -

”الحمد لله الذي هداي الى اطلاع هذه النجوم السواهر والجمار
 وارشد الى استخراج هذه الجواهر من بحارها وفق الى اجتناء هذه النما
 من اشجارها الخ“

نسخ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۹۲ فن شافعی مرتب یک جلد مجلدات عدیدہ
 کتاب است - و اصل مسودہ بخط مصنف چرا کہ جا با عبارت قلم زده و جا با بیاض هم
 گذاشته و اکثر عبارات بر حواشی زیادہ نموده - سال کتابت در آخر مرقوم نیست اما چون
 علامہ زرکشی از اعیان او آخر صدی ششم می باشد پس این نسخہ هم مکتوبہ او اسط یا او فرستدنی
 ہشتم خواهد بود -
 جلد صفحات پانصد و چہار -

و بطور فی صنف مختلف - در بعض صفحات ^{۲۶}بست و هفت سطر - و در بعض ^{۲۷}جمل -
 غرض چونکه اصل سوده است باین نوع التزام مساوات طور نشده -
 در کتب خانه خدیو مصر این کتاب موجود نیست -

شرح الارشاد

اصل کتاب ارشاد تصنیف علامه شرف الدین اسماعیل بن ابی بکر بن المقرئ البغوی الشافعی المتوفی به زبید ۸۸۶ هجری و ثلثین و ثمان مائتہ - در نقد شافعیہ است -
اکثر علماء برو شرح نوشته - مجلد او شان علامه محقق اکمال محمد بن محمد ابی بکر بن علی بن ابی شریک المقرئ المتوفی ۹۰۳ هجری - نهصد و سہ ہجری و ۹۰۵ هجری - این شرح کہ در کتب خانہ اسمعیلیہ بر نمبر ۸۹۰ فی شافعی مربوط است از همین علامہ می باشد -

و محض یک ثلث اول کتاب است - شروع کتاب این است -

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي مع مشارق انوار التوفيق ارشاد الى يوم
الطريق وتبينها على المنهاج الحاوي لما قاله اسرار التحقيق والصلوة والسلام على
من فتمت به المقالات الخ -

و جلد مذکور بخط خود شرح مکتوبه سال نهصد و سہ ہجری است چنانچہ از عبارت خاتمہ ظاہر است -
عبارت خاتمہ این است -

آخر کتاب الفواض و بتمامہ قم السفر الاول من شرح الارشاد علی مولفہ الفقیر
محمد بن محمد بن ابی بکر بن علی بن ابی شریف الشافعی المقدسی بمنزلہ بیابا للسلسلہ
من القدا س الشریف الحمد لله رب العالمین و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و
علی آلہ و صحبہ و سلامہ حسبنا اللہ نعم الوکیل يتلوہ الجزء الثاني في الوصايا
والله تعالى المستعان و به التوفيق والعصمة -

جلد اوراق ۳۵۱ سہ صد و پنجاہ و یک و سطور فی صفحہ ۱۵۱ و نہ -
کتاب مذکور در کتب خانہ خدیوہ مصری موجود نیست -

شرح الحاوی الصغیر

جل کتاب الحاوی الصغیر فی الفروع الشافعیہ -
تصنیف علامہ شیخ نجم الدین عبدالغفار بن عبدالکریم القزوی الشافعی متوفی ۶۶۵ھ
شعبہ و شصت و پنج ہجری می باشد و ان کتابے ست معتبر و مشہور و معروف در میان
علمائے فقہ شافعیہ کہ دایم بشرح و نظم و اختصار ان توجہ نمودند -
حاجی خلیفہ در کشف الظنون تقریباً سی و چہل شرح و حواشی و غیرہ برائے ان ذکر فرمودہ
بجملہ انہایک شرح از علامہ شیخ علاء الدین علی بن اسماعیل القزوی المتوفی ۷۲۵ھ بقصد
و بست و ہفت ہجری - ہم ذکر نمودہ این اہامان شرح است و این شرح محض بنام قزوی
ہم مشہور است - ہر گاہ لفظ قزوی گویند از ان ہمیں شرح فہمدہ میشود چنانچہ در آخر کتاب
مذکور است -

اول کتاب - ۱- الحلال للہ بانعت الرسل و موضع السبل ۱۶۱ -
نسخہ کتب خانہ اصفیہ در دو جلد نمبر ۱۴۶ و ۱۴۷ فقہ شافعی بخط عادی عربی طاب
طمانہ می باشد -

ہر دو نصف بخط ابو بکر بن محمد -
نصف اول مکتوبہ ۹۲۲ھ شین و شین و سبعمائتہ - ہجری نصف دوم مکتوبہ ۹۵۵ھ -
خمس و عین و سبعمائتہ ہجری جلد او راقی نصف اول دو صد و ہشتاد و ہفت و بطور ہر صفحہ
سی و یک و او راقی نصف دوم پانصد و ہفتاد و بطور فی صفحہ بست و نہ -

شرح عمدة السالك وعدة الناسك

اصل من عمدة السالك تصنيف قدوة والخطا شيخ الفقهاء شهاب الدين ابوالعباس
احمد بن الشيب الشافعي المتوفى ۶۹۹هـ است -
علامه شمس الدين محمد بن المنعم الكوجري الشافعي المتوفى ۸۸۹هـ من تصدق وبتادونه
ابجری نسخ وثمانین وثمانمائه شرح آن نموده -
اول شرح - الحمد لله الذي جعل في الفقه عمدة السالك الى مرضاته ۴۲ -
فمن كتب خانه دو نسخه برنمبر ۵۶ و ۵۷ - فقه شافعی مخزون است - برنمبر ۵۶ بخط شیخ خوشخط
مکتوبه برنمبر ۱۰۹۶ کهنه از رونودوش ابجری نام کاتب مرقوم نیست -
جله اوراق چهار صد و بیست و بطور بست ده هفت برنمبر ۵۷ جدید بخط نجف
صاف مکتوبه برنمبر ۲۸۲ کهنه از رونود و صد و بتاد و ابجری -
جله اوراق یک صد و سی و هشت و بطور فی صفحی دسه ۳۳ -

شرح الوجیزہ

اصل کتاب وجیزہ تصنیف حمد الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی الشافعی المتوفی ۵۰۵ هـ خمس و خمساً مئة است۔

علمائے اعلام بران شروع متعددہ نوشتہ۔ منجملہ آن این شرح ہم است کہ دین کنجاندہ صفحہ ۹۰۹ فی نقد شافعی مربوط است و محض یک پارہ است۔ کتاب در مجلدات عدیدہ خواهد بود این محض یک جلد است۔ چونکہ کتاب نام تمام است باینوجہ نام شارح معلوم نشد اما جلد مذکور نوشتہ سال ہفتصد و سی و شش ہجری است۔ چنانکہ در خانقہ نوشتہ۔

”تم نسخ هذا الجز فی شرح الوجیزہ بعون الله وحسن توفيقه ویتلوہ کتاب القسم والنشوران شاء الله تعالى والحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ وازواجہ وعترة الطیبین الطاہرین علی الملأ کلذ المقربین وعلی الانبیاء اجمعین غفر الله کاتبہ و لصاحبہ ولوالد یمہما والجميع المسلمين وكان الفراغ منه فی رابع شهر رجب الفرد سنة ست وثلثین و سبعمائة والحمد لله وحده“

این جلد شروع از کتاب الوصایا است و ختم بر کتاب القسم والنشورات۔ بخط عرب نسخ صاف۔ جلد اوراق ۳۵۳ عدد و مجلدہ۔ و بطور فی صفحہ بیست و پنج۔

شرح منہاج الطالبین

اصل متن منہاج الطالبین امام محی الدین ابوزکریا عینی بن شرف النودی المتوفی ۷۶۷ھ
در فروع شافعیہ تصنیف فرموده آن را در کتاب محرر اختصار نموده بود۔
حاجی خلیفہ در کشف الظنون گفته۔

هو کتاب مشہور متداول بینہم اعتنی بشانہ جماعة الشافعیہ شرحہ
تقی الدین علی بن عبد الکافی السبکی والدرمیکلہ یل وصل الی الطلاق۔
بعد ان حاجی خلیفہ تالی الشروح وحواشی کتاب مذکور در دو نیم صفحہ کشف الظنون
ذکر نموده و در آخر گفته و شرحہ ایضاً العلامة الرئی۔
پس ابن شرح ازہبن علامہ محمد بن احمد بن حمزہ الرئی الانصاری الشافعی المتوفی ۷۷۷ھ
کہ در ۹۶۵ھ تکمیلش نموده۔

اول کتاب۔ الحمد للہ الذی شہد بہ منہاج دینہ ارکان الشریعہ الخ
اصل نام این کتاب نہایۃ المحتاج الی شرح المنہاج است۔
نسخہ مخرومہ کتب خانہ آصفیہ بر نمبر ۱۰۲۱۲۱۲ شافعیہ نسخہ عجیم خط عرب منقول است۔ از
نسخہ مصنف کہ در سال ۹۶۵ھ ہمدرد و شصت و پنج ہجری نوشتہ بود نسخہ مذکور نام نام
است غالباً ربع کتاب است۔
شروع از طہارت و ختم بر حج۔
جلد اوراق چہار صد و شصت و سطور فی صفحہ بیست و نہ۔
این کتاب دوبار در مصر طبع گشتہ است۔

الغفر البهیہ فی شرح البجۃ الوردیہ

کتاب حاوی صغیر تصنیف علامہ شیخ نجم الدین عبد الغفار بن عبد الکرم القزوی
الشافعی متوفی ۵۶۵ھ شمس و شمس و پنج ہجری از کتب معتبرہ و فروع شافعیہ است۔
بہین و جب علماء اعلام بشرح و نظم آن پرداختہ بجلد آن علامہ زین الدین عمر بن مظفر
الشافعی المتوفی ۸۹۹ھ ہفتصد و چهل و نہ ہجری آن را در پنج ہزار بیت نظم فرمودہ نامش
البجۃ الوردیہ مقرر نمود این منظومہ چنان مقبول گردید کہ علماء کرام برائے آن نیم شرح
مقدودہ نوشتند۔

از جلد آنہا این شرح عزیز بہیہ است کہ تصنیف قاضی زکریا بن محمد الانصاری المتوفی ۸۸۰ھ
ہفتصد و دہ ہجری است۔

کتاب خانہ آصفیہ نبوی ۹۸۔ محض ثلث آخر کتاب است۔ شروع است
از کتاب النکاح و تنہم بر خاتمہ کتاب بخط نسخ خوب قلم عرب قدیم و منقول است
در حیات مصنف از نسخہ مصنف کہ مکتوبہ ۸۶۷ھ ہشت صد و شصت و ہفت
ہجری بود چنانچہ در خاتمہ مذکور است و ہم جا بجا بر ما ضمیمہ نوشتہ است کہ نقل من اہل موضع
شیخ الشہبانی و قول علیہ۔ و غالباً رمال کتابت این نسخہ ۹۰۶ھ ہفتصد و شش ہجری است۔
جلد اوراق دو صد و ہفتاد و پنج و بطور فی صفحہ بیست و سی۔

فتح الرحمان

لشرح زید ابن اسلان

علامہ احمد بن حنین بن حنن بن اسلان الرطبی کہ در سال ہفتصد و ہشتاد و دو ہجری در رملہ فلسطین ملک شام متولد شد و در روز ہفتم ماہ شعبان سال ہشتصد و چہل و چہار ہجری در بیت المقدس وفات یافت۔ یک منظومہ در توحید و فقہ و قصوف تصنیف نموده کہ آن را صفوۃ الزید ہم می گویند کما ہومذکور فی الجزء الثالث من فہرست کتب العربیۃ الموجودۃ بالکتب خانۃ الحدادیہ صفحہ ۲۵۰۔

اول آن منظومہ این شعر است۔

الحمد لله ذي الجلال * وصلاح الحرام والحلال

علمائے اعلام بہ شرح این منظومہ پرواخذہ از جملہ آن شروح این شرح است کہ نام آن فتح الرحمان است نام شراح ابوالعباس شہاب الدین احمد رطبی است شرح از تصنیف آن بتاریخ یکم شوال ۹۳۲ قمری شرح شد۔ شرح کتاب ابن اسلان چند الفاظ شروع خطبہ ضایع شدہ است۔

الحمد لله الذي بعث محمدا صلى الله عليه وسلم رحمة للانام (الی ان قال) وسمیتہ فتح الرحمان بشرح زید ابن اسلان۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۹۱۹ من قدشافی مخزون است بخط نسخ خوشخط نسخہ قدیمہ مجموعہ مکتوبہ و مقابلہ شدہ ۹۶۲ ہجری است۔ چنانچہ در خاتمہ مرقوم است۔

جزئت نسخها من اوله الى هنا وانتمت مقابلها فی يوم الجمعة المبارکة العشرین شهر جمادی الاول من شعور ۹۶۳ وکتبہ الفقیر عثمان بن خلیل الشافعی

غفر اللہ لہ ولوالدہ ولہ ولسایئہ وجميع المسلمين ووصلی اللہ علی سیدنا محمد
علی آلہ وصحبہ وسلم۔

یک سطر از اول خطبہ مناجات شدہ۔ حقیر خطبہ کتاب و نام شرح از فہرست
کتاب خانہ غدیر مصنف نقل کردہ ام۔
جلد اوراق سہ صد و چہار و چہار۔ و بطور فی صفحہ ہست و نہ۔

کتاب الرحیمہ فی القیام بوظایف العبودیہ

علامہ سید حسن بن خلیل بن ابراہیم المشہور بالعرفاء الحسینی الکاملی الاشعری الشافعی ابن کتاب
در برہان پور در سال یکہزار و شانزدہ ہجری تصنیف نمودہ خدمت عبدالرحیم خان خانان کہ
لیے انرا کہین سلطنت بورہ تحفہ پیش نمودہ - شروع کتاب این است :-
حمد للرحیم رحیم عبدک ببیان ما شرع لہ من عبادتہ وفضل الصلوۃ
بانواعہا علی سائر الابدنی من طاعتہ و وعد من حافظ علیہا علی الدرجات فی دار
لرامتہ وجعلہا اول ما یحاسب علیہ العبد من عملہ یوم عرضہ و قیامتہ الخ
موضوع کتاب بیان نماز ہائے پنجگانہ فرائض و نوافل و او را وادکار کہ بعد ہر نماز
ایدا خواند -

کتاب مرتب است بر یک مقدمہ و پنج باب و خاتمہ -
مقدمہ در بیان قیام عبادت و افضل آن -
باب اول بیان وقت نماز پنج و آن منقسم ست بر شش اوقات - وقت فضیلت -
وقت اختیار - وقت جواز بلا کراہت - وقت جواز کراہت -
باب دوم بیان اوقات نماز ظہر و آن منقسم ست بر اوقات خمسہ -
باب سوم بیان اوقات نماز عصر و آن منقسم ست بر ہفت وقت -
باب چهارم بیان اوقات نماز مغرب و آن منقسم ست بر اوقات خمسہ -
باب پنجم بیان اوقات نماز عشاء و آن منقسم ست بر ہفت اوقات -
خاتمہ ما در بیان آنکہ بروز قیامت اول از نماز پرسش و حساب خواہد شد -

نسخه کتب خانه آصفیه که برنمبر ۴۴۴ فقه شافعی مربوط است بخط نسخ صاف منقول از
نسخه مصنف و کتوبه **السنه** یک هزار و یکصد و یازده هجری بقلم عبدالغفار بن حاجی حسین است -
چنانچه در آخر نوشته :-

”فرغت من سناخته ضحی يوم الثلاثاء ساع عشر ربيع الآخر سنة ۱۱۱۱
المهند من خط من نقل من خط المصنف رحمه الله عليه ونفع به وببركاته آمين
اللهم آمين بكتيرين كاتبين فتير حقاير عبد الغفار حاجي حسين“

وهم نسخه مذکوره صححه است و در سال یک هزار و یکصد و دوازده هجری تماليه شده - چنانچه
در آخر تحریر است :-

”بلغ مقابلة بحسب الامكان مع بعض الاخوان بمراجعة والانتان على نسخة
لم تقابل فرجاء فيم اخل وقد تحصل مع المقابل مل من عز على نسخة صححه فيصلح
ما صح من الغلط والسقم لان الكتاب ما ظم موجود يرفع عند القلم والله اعلم واحكم
وذلك بتاريخ يوم السبت عاشر محرم الحرام سنة ۱۱۱۲ هـ“

جمله صفحات به عدد و پنجاه و سه و بطور في صفحه است و هفت - و اين كتاب در كتب خانه
خديو مصر موجود است -

در اول اين مفتي مختصر موجز مجلد است و بران نوشته است ”مفتي مختصر موجز تصنيف
علامه شيخ احمد ابو بكر باشعبان آين هم بخط همين كاتب است - جمله شانزده ورق است -
دران ارکان اسلام و واجبات و كنومات و محرمات و مكروهات كه انسان بآنها مكلف
است بيان نموده - شروع ان اين است -

”الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والسلام على خير خلقه سيدنا
محمد وآله وصحبه و تابعيهم بالحسن الى يوم الدين الخ“

المهمات الغامضة في الاحكام المتناقضة

تصنيف شيخ الاسلام بقیة المحققین ابو محمد عبد الرحیم بن شیخ العالم الحسن الانصاری القشیری المازنی
المشهور في سنة ١٠٢٠ هـ في سبعين و سبعمائة -
موضوع اربعة در شرح علامه رافعی کبیر کتاب الروضة در مقامات متعددة ناقض و
اختلافات بوده . مصنف علامه به حل وضع و شرح آن پرداخته .
نسخه موجوده کتب خانه اسقفیه که بر نمبر ٨٨ و ٨٩ هـ قد شافعی مرتب است نسخ ناقصه
ثلث ثانی و ثلث ثالث است . ثلث اول موجود نیست . و هر دو ثلث بخدا محمد بن
عمر الشافعی مکتوب شده . مقصود هفتاد و پنج هجری است . سه سال بعد وفات مصنف
نوشته شده .

جزء ثانی که بر نمبر ٨٨ مرتب است از کتاب غاریت شروع است و بر صدقات
ختم . جمله کتب در آن نیست .

غاریت . غصب . شفعه . قراض . مساقاة . اجاره . حواله . احبوا الاموات .
وقف . همه . لفظه . قیط . فزیح . وصایا . قسم الغنی . قسم الصدقات .
و بر ورق اول این عبارت مرقوم است .

« الجزء الثاني من كتاب المهمات الغامضة في الاحكام المتناقضة
شرح الرازي الكبير والروضة تاليف الشيخ الامام العالم العلامة فريد الزمان
ووحيد الاوان الذي انتشرت في الحافقين اعلام علومه وعرف العلماء فضل
منظومه و منشورة بقیة المحققین احمد العلماء الصالحین و عماد الله العارفين

جمال الدين ابو محمد عبد الرحيم بن الحسن الاسنوي القرشي الاموي الشافعي حيا
التصانيف المشهورة النافعة تغذ الله تعالى برحمته واسكنه الجنة برحمته محمد
صلى الله عليه وآله واصحابه وازواجه وذرياته والتابعين امين حسبنا
الله ونعم الوكيل آمين

ودر آخر اين عبارت است :-

”بخز الجزء الثاني لحمد الله وعونه وبركته نبيه محمد صلى الله عليه وسلم
يتلوه اقسام الله تعالى في اول الجزء الخامس كتاب العارية وكان الفراغ من تحقيق
هذا الجزء في يوم الاحد بعد العصر السابع عشر من صفر عام خمس سبعين وسبع مئة
وعلقه لنفسه ثم امن شا الله تعالى من بعد محمد بن عمر بن ابي بكر الشافعي لطف الله
به وبالمسلمين وغفر له ولوالديه ومثل الخ ومن نظري هذا الجزء او سمع ودعاه
بالنوبة والمغفرة امين امين امين بلغ جمع هذا الجزء من اوله الى اخره مقابلة محرقة
ان شا الله تعالى حسب الطاقة على نسخة محررة من نسخ المصنف رحم الله رايته
خطر فيها في الخراج على يد كاتبه وذلك في مجالس كثيرة اخرها في يوم الاثنين ثامن
عشر صفر عام خمس وستين وسبع مئة وصلى الله على محمد وآله وسلم“
وجزء ثالث كبر نمبر ٨٨ مخزون است بر ورق اول آن اين عبارت بخط كاتب
نوشته است :-

”الجزء الثالث من كتاب المحامات الغامضة في الاحكام المتناقضة شرح
مواضع من الرافعي الكبير والروضة تاليف الشيخ الامام العالم العلامة شيخ الاسلام
بركة الانام بقيه المحققين جمال الاسلام والمسلمين ابي محمد عبد الرحيم بن الشيخ العالم
الحسن الاسنوي القرشي الاموي الشافعي تغذ الله تعالى برحمته واسكنه الجنة
جنته ونفع المسلمين بعلمه وتصانيفه وبركته امين امين امين غفر الله كاتب
هذه النسخة وللناظر فيها ولما لكما ولما معهما ولما لهما ولما لهما جميعا
ودرين جلد كتب ذيل مذکور است :-

كتاب الصيد والذباج - كتاب الضحيا والحققة - كتاب الاطعمة - كتاب البسوق و
الرمي - كتاب الايمان - كتاب القضا - آداب القضا - القضا على الغائب - باب
القسمته - كتاب الشهادات - كتاب الدعاوى والبنات - كتاب الحق - باب
التدبير - كتاب الكتابية - كتاب امهات الاولاد وحسن الله.

وبرغامة كتاب في نويسدكه ورغامة نسخته منقول عنها نوشته بود كه مصنف علامه
از تصنيف آن از اول كتاب تا ذكر صلوة خوف در اواخر ماه صييام سلكه مقصود و
چهل و چهار مجرى فارغ شده - و بعد آن كتاب الاقرار در ماه رمضان ٢٥٩ هجری
فارغ شد و بعد آن كتاب الوذیبه نور ٢٩٩ هجری نوشته و باقی كتاب در آخر ٢٥٩
هفتصد و شصت هجری ختم شده - و هذه عبارتته -

” و ختم الكتاب بما هذا نابره وهو حمد الله والصلوة على رسوله فقول -

الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله اللهم صل على
محمد وعلى آل محمد كلما ذكره الذاكرون وكلما سمي عنده الغافلون ورضي الله عن اصحابه
اجمعين شاهدت في آخر النسخة التي نقلت منها ما لضد قال سيدنا ومولانا
وشيخنا الامام العلامة جمال الاسلام والمسلمين وقد نهضت من تاليفي هذا
من اوله الى صلوة الخوف في مدة آخرها اواخر سنة اربع واربعين وسبع مائة
ثم الى كتاب الاقرار في مدة آخرها في شهر رمضان سنة خمس واربعين ثم الى
كتاب الوذیبة في مدة آخرها تسع واربعين وباقي الكتاب في مدة آخرها قبل
سنة ستين سوى زيادات وقعت بعد ذلك اللهم انفع به واغفر لمولفد
واحبابه واجعله من خيار اهل العلم واختم له بالخير وصلى الله على سيدنا محمد
واله والحمد لله رب العالمين هذا آخر كلام المصنف عفا الله تعالى عنه وتغمد
الله حمده ونفعنا والمسلمين ببركته وتايخ الفراغ منها في سلخ صفر سنة اثنين و
ستين وسبع مائة انتهى آخر ما شاهدت في آخر النسخة التي نقلت منها وبعد
ذلك صلوة على النبي واله وصحبه وازواجه الطيبين الطاهرين افضل صلواتك

یا رب العالمین وعلق هذا الكتاب لنفسه ثم لن تنب الله تعالى من بعدة الفقير
 الى عفوريه الذي لا يعلم له في الدنيا علة لا ينجيه ولا في الآخرة فعلا لا يرجيه الرحمة
 ربه وشفاعة نبيه محمد صلى الله عليه وسلم وكان الفراغ من تعليق هذا الكتاب
 رحم الله مولفه وعفوريه كاتبه وما لكه وناظره وسامعوه جميع المسلمين صبيحة يوم
 الجمعة شهر ربيع الثاني الآخر سنة خمس وسبعين وسبعمائة
 جلد صفحات این جلد یکصد و پنجاه و شش و بطور فی صفحہ بیست و پنج۔
 در کتب خانہ خدیو مصر شخص جز اول آن موجود است۔ و در صفحہ ۲۸ جلد سوم فہرست
 کتب خانہ مذکور کہ بر نمبر ۶۱ فی اسامی کتب کتب خانہ آصفیہ مربوط است مرقوم است۔

مجمع البحرين

تصنيف شيخ الاسلام قاضي شهاب الدين راسان اليمن احمد بن عبد الحسين الجوى
ثم الدوغنى متوفى سنة -

کتاب مرتب است بر ابواب فقه - اول کتاب این است -

احمد الله على مننه العظام واشكوه على آلايه واصلى واسلم على رسول الله
المنشيد لدعائم الاسلام محمد وآله وصحبه الائمة الاعلام هذا جمع افزع على
ان ينفع به العباد ويجعله للعاد -

نسخه کتب خانه آصفیه که بر نمبر ۸۳ فن فقه شافعی مرتب است - بخط نسخ عادی است
مکتوبه سال ۹۵۰ هجری و شصت و سه هجری - در صفحه اول کتاب بعضی عبارات بعلم بعضی اهل
علم نوشته است و یک عبارت ملکیت کتاب در سال یک هزار و شش هجری نوشته و بنام
مالک محمد بن ابی شیخ محمود الماشیری الشافعی نوشته - و یک عبارت دیگر ملکیت بر همین صفحه
نوشته است از ان معلوم می شود که نسخه مذکوره پیش محمد بن عبدالحی بهم بود - غرض نسخه مذکوره
در لحاظ اکثر ارباب فضل و کمال بوده و در سال ۱۰۵۰ هجری و شصت و سه هجری بقلم صلاح
بن محمد بن احمد نوشته شده -

و عبارت خاتمه این است -

وكان الفراغ من نسخ يوم الاحد بعد صلوة العصر لثلاث خلون
من شهر جمادى الاول المبارك سنة ثلثة ثلاث وستين وتسعمائة من هجرة
عليه افضل الصلوة والسلام بخط اسير ذي قبة راجي غنوره صباح بن محمد بن احمد
بن عبد المجيد بن محمد بن عبد الرحمن بن ابی بكر بن عمر بن محمد بن عمر بن الحسن
بن احمد السوادى الاصابى ثم انحولا في غفا الله عنه وعن والديه وعن جميع المسلمين

و سر زقہ حفظ معانیہ والعلم والعلم بما یرضیہ الامین -
 و نیز نسخہ مذکورہ باصل منقول عنہ در سال ۱۰۵۰ و شخصت و چہار ہجری مقابلہ شدہ - چنانچہ
 در آخر این عبارت نوشتہ است :-

۹۶۳
 بلغ مقابله ولله الحمد بتایخ لوم ۷ من شہر ربیع الاول تمام -
 جملہ اوراق کتاب دو صد و چہل و ہشت - و سطور فی صفحہ سیزدہ -

مختصر الميزني

تصنيف الشيخ الامام اسماعيل بن يحيى النخعي الشافعي المتوفى سنة ٢٧٢ هـ اربع وستين و
مائتين هجرى -

حاجی خلیفہ در کشف الظنون در باب مختصر مرنی میفرماید که آن اول کتب است که در فقه مذہب شافعی تصنیف شدہ و ازین نقل نمودہ کہ بر طریق و منوال مختصر مرنی علما تصنیف و تالیف نمودند و بشرح و تفسیر مختصر مرنی بر دامنند بعضی برائے آن شرح و بعضی مختصر نوشتند و ہمہ علماء اعلام معترف و مقرب مستند کہ بر تمامی احتایق مختصر مرنی کسی مطلع نشدہ۔

اول کتاب ۱- بسم الله الرحمن الرحيم وما توفيق الا بالله قال ابو الهيثم بن الجهم
نسخه موجوده کتب خانه آصفیه نمبر (۱۱) قد شافعی بخط عرب خوشخط بر کاغذ خان باغ مکتوبه
۶۶۶ ششصد و شصت و شش هجری نام کاتب مرقوم نیست -
جله صفحات چهار صد و بیست و سطور فی صفحه بیست و پنج -

معدن الفقہ والفتویٰ

درین رساله مسائل فقہیہ موافق مذهب شافعی جمع نموده و نیز اختلاف و اتفاق دیگر ائمہ ابو حنیفہ و مالک و احمد در هر مسأله که بود آن را بهم بیان نموده - اوش این است -
 الحمد لله ذی المجد والعظمة والجلال المتفرد بالبقاء والقدسة والكمال
 المقدس عن مناسبة الاشياء والامثال المنزوع من مضاداته الحوادث و
 الزوال احمداً علی ما وهبنا من النوال واشکروا علی ما خصنا به من الافضال
 واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له الکبیر المتعال واشهد ان محمداً
 عبده ورسوله العادی الی نور التوفیت والکمال المنقذ من ظلمات الکفر والضلال
 والنوال اما بعد فهذا کتاب جمعت فيه من زید مذهب الامام الشافعی رضی الله
 عنه ما بینت علی وفاق ابی حنیفہ ومالک و احمد واختلاف کل واحد منهم
 الی اشرف المقالات من کل مذهب ما علیه عندنا باب الفتویٰ الخ
 درین کتب خانه ۳ صفحہ دو نسخہ قلمیہ آن بر نمبر ۱۲۱ و شال نمبر ۲۷ فن فقه شافعی موجود است
 نمبر ۱۲۱ یک ورق از اول ناقص است بخط نسخ صاف نسخہ قدیمه است اما نام کتاب
 و تاریخ کتابت مرقوم نشده - جمله اوراق ۱۶۷ و بطور فی صفحہ دو ازارده -
 نسخہ ثانیه که شال نمبر ۲ است بخط عرب سمعی مکتوبه ۲۲ ماه صفر ۱۲۸۷ سنه اربع و سبعین و
 مائه والف قلم احمد بن ابی بکر بن عمر بن سقاف است - جمله صفحات آن یکصد و چهل و
 هفت و بطور فی صفحہ نیست - حاجی خلیفہ در کشف الظنون غالباً برین کتاب مطلع شده
 و در کشف الظنون ذکر آن موجود نیست -

معنی الراغبین

علامه نجم الدین ابوالفضل محمد بن عبداللہ بن قاضی عجلون متوفی ۷۷۵ھ دست و سمن و ثمانی
ہجری بر شرح منہاج الطالبین علامہ نووی شرح نوشتہ نام آن ہادی الراغبین الی منہاج
الطالبین بناوہ بعد آن را خلاصہ کردہ و محکم این خلاصہ بقدر نصف مجمل اصل کتاب بود و
در ان مسائل دیگر از کتاب روضہ وغیرہ ہم زیادہ کردہ نامش معنی الراغبین فی منہاج
الطالبین مقرر کردہ اوّل این است :-

”الحمد لله حمدًا يليق بنعمه ويكفي المزيده واشهد ان لا اله الا الله وحده
لا شريك له الفعال لما يريد واشهد ان سيدنا محمدًا عبداً ورسوله آخر الانبياء
و اول من يشق عند الصعيد صلى الله وسلم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه
صلواته وسلا ما دام على التابيد وبعد فقد كتبت علقته على منہاج الشيخ
محمد الدين النووي فعلم الله برحمته التصحيح المسمى بعادى الراغبين الى منہاج
الطالبين و ذكرت فيه ما يسهل الله تعالى حينئذ لما عايد على منطوق المنہاج
ومفهومه وملخا في غير من الكتب المعتمدة في المذهب فجاء في الحجم نحو
ثلثي المنہاج ثم اختصرته في نحو نصف حجمه ليسهل حفظه فلما قصدت جمع
مسائل الروضه الزايف على المنہاج في المختصر المسمى بالتاج وجدت فيها مسائل
كثيرة واردة على المنہاج لا يفتى بالتصحيح فالحقها بالعمادى فصارت نحو حجم المنہاج
وزاد عليه وعسر الحاقها بقية النسخ لكثرة ما تفرقت في البلاد فرأيت الا انى
ترك نسخ العمادى بالحال ليكون تصحيحها اوسط وجعلت هذا الذى فيه الزايف
المدكور ككتابا ثالثا وسميته معنى الراغبين فى منہاج الطالبين“

وحاجى خليفه ذكر ان كتاب رد كشف الظنون نہ کردہ محض ہادی الراغبین را ريز شرح

نہاج ذکر نموده است۔
 نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۹ فن فقہ شافعی مخزون است نسخہ قدیمہ بخط عرب
 ست و در آخر قریب ثلث کتاب اوراق کرم خوردہ شدہ۔ آزا وصلہ کردہ اند۔
 نسخہ مکتوبہ سال ہجری ۱۰۶۹ بمطابق ۱۶۵۸ قمری بن علی الطیبی قادی حدیث نبوی است۔
 ۱۰ اوراق یکصد و ہفتاد و نہ و بطور فی صفحہ ۲۳۔

نجم الوهاج فی شرح المنهاج

اصل متن منهاج الطالبین تصنیف علامه محی الدین زکریا بن نجی شریف نووی متوفی ۷۶۰ هـ است و سیصد و شصت و شش کثیر از علمای اعلام حضرات شایع به شرح آن پرداخته و بعضی بر آن حواشی تحریر کردند.

از جمله آنها علامه دبیری شیخ کمال الدین محمد بن موسی الدبیری الشافعی المتوفی ۱۲۸۰ هـ است و ثمانصد و بیست و چهار جلد شرحی نوشته نام آن نجم الوهاج قرار داده.

حاجی حلیفه در کشف الغنون گفته که علامه دبیری این شرح را از شرح علامه سبکی و علامه ابنو و غیره تلفص نموده و ازین شرح علامه دبیری نفع عظیم و فائده کثیر حاصل شد.

درین کتب خانه تصفیه دو جزو از آن بر نمبر ۷ و ۸ فن فقه شافعی مخزون است.

نمبر ۷ بخط عرب - درین مجلد هشت کتب حسب ذیل است ۱ - کتاب البیوع و کتاب الرهن و کتاب التخلیس و کتاب الحجر و کتاب الشریک و کتاب الوکاله و کتاب الاقرار و کتاب العاریه.

درین مجلد آخره نام کاتب است نه سال کتابت - لکن به گمان حقیر مکتوبه او آخر قرن یازدهم می باشد - همه اوراق یکصد و سی و نه و بطور فی صفحه بیست و هفت - و بر ورق اول این جلد بخط علی بن عبارت تحریر است ۱ -

و هذا الجزء الثامن من نجم الوهاج فی شرح المنهاج للشیخ الامام العالم الحافل الفاضل الكامل الشیخ محمد بن موسی الدبیری لنعنا الله و المسلمین ببرکات علومه و طیب اثره و جعل الجنة مقامه و مثواه آمین یا رب العالمین .

و بر نمبر ۸ ربع چهارم است و کتاب بر همین جزو ختم است - و جزو مذکور از آن نسخه نقل شده که از نسخه مصنف منقول بود و نسخه مصنف در چهار جلد بود و سال کتابت این جزو

تقصید و شصت و نه مجری است بقلم ابوالفتح بن اسماعیل زمری نوشته شده - کما هو
مذکور فی آخره -

” نقلت هذه النسخة المباركة وهي اربعة اجزاء من نسخة منقولة من اصل
معتمد نقل من خط المصنف ” تغذاه الله برحمته ورضوانه واسكنه فجع جنانہ
ووقع الفراغ من كتابتها في اليوم المبارك يوم الاثنين رابع عشر جمادى الآخرة
شعبور سنة تسع وستين وثمانمائة على يد اضعف عباد الله واحوجهم الى عفوه
ومغفرته ابى الفتح اسماعيل الزمرى عفا الله عنه وغفر له ولوالديه وجميع المسلمين
والحمد لله اولواخر اوظاهر اوباطنا وصلوته وسلامه على سيدنا محمد خاتم
النبيين وآله وصحبه اجمعين والحمد لله رب العالمين وحسبنا الله ونعم الوكيل
منقول عنه اين جزو نسخ علامه شيخ محب الدين طبري بود وازان مقابلہ ہم شدہ چنانچہ بر
حاشیہ آخر نوشته است -

” بلغ مقابلة الحمد لله على اصل المنقول منه وهي نسخة مقابلة على سيدنا
الشيخ الامام العلامة الشيخ محب الدين الطبري بالمدينة الشريفة فصح ان شاء
الله تعالى والحمد لله وحده وصلى الله على سيدنا محمد وسلم
وحسب تفصيل ذیل است و پنج ابواب قدورین جزو مذکور است -

کتاب الخراج - کتاب الدیات - کتاب دعوی الدم والقسمات - کتاب
البغاة - کتاب الردة - کتاب الزنا - کتاب حد القذف - کتاب قطع السرقة
کتاب قاطع الطريق - کتاب الاشربة - کتاب السیر - کتاب الجزية - کتاب
المعدية - کتاب الصيد والذبايح - کتاب الاضحية - کتاب الاطعمة - کتاب
الایمان - کتاب النذر - کتاب القضاء - کتاب الشهادات - کتاب الدعوی
والبیانات - کتاب العنق - کتاب التدبیر - کتاب الکتابات - کتاب امهات الادب
جلد اولی این جزو ۱۳۹ و بطور فی صفحہ ۳۱ -

اثنا عشریه صومیه

تصنیف علامه شیخ بهاء الملة والدین محمد بن حسین بن عبد الصمد العالی المعروف شیخ بهائی
المولود ۹۵۳ هـ والمتوفی سال یک هزار و سی و یک ۱۰۳۱ هـ هجری است - او شایسته است -
الحمد لله الذی جعل الصوم حجة من النار والصلوة علی اشرف الخلق
محمد وآله الطهار و بعد فیقول اقل العباد محمداً لم یستقر بهاء الدین العالی
وفقه الله للعمل فی يومه لغد قبل ان ینخرج الامر من یدیه لما فرغت من تألیف
المقالة الاثنا عشریه فی فقه الصلوة الیومیة واختتمها الاثنا عشریه الحجیة
القدس من بعض الاخلاء الاجلاء وفقه الله لارتقاء معارج الکمال تألیف
اثنا عشریه صومیه علی تلك المنوال فاسعفته بذلک مع ضیق المجال و
توزع البال والله اسأل ان ینفع بها الطالبین وان یجعلها من احسن الذخائر
لیوم الدین الخ

کتاب در مسائل فقهیه مذہب شیعه اثنا عشریه است - مصنف علامه ابن کتاب رابطرز
جدید و عنوان غریب علاوه بر فقه تصنیف فقہاء قدما و متأخرین تصنیف فرموده یعنی در
هر امر و برائے هر حکم شرعی و دوازده امر می نویسد - مثلاً در بیان وضو می نویسد که نوازش
وضو دوازده است و بعد آن تفصیل آن و دوازده بیان می نماید یا در صوم می نویسد مثلاً
روزه دوازده است - مستحبات صوم دوازده - مکروهات روزه و دوازده - همین طور کل
کتاب نوشته - و کتاب مختص عبادات یعنی طهارت - صلوٰة - زکوٰة - خمس - حج تصنیف نموده
و برائے هر باب یعنی طهارت - صلوٰة - زکوٰة - خمس - حج یک مقاله قرار داده -
مقاله اولی در طهارت - و آن را طهارتیه هم می گویند -
مقاله ثانیه در صلوٰة - و آن را اثنا عشریه صلوٰةیه هم می گویند -

مقاله ثالثه - در صوم و آن را اثنا عشریه صومیه می نامند -
مقاله رابعه - در زکوة و آن را اثنا عشریه زکوة می گویند -
مقاله خامسه - در حج آن را اثنا عشریه حجیه می گویند -
این مقاله ثامنه صومیه است -

جناب خال علامه جلله الله فی دارالکرامتہ در کشف الحجب والاسرار عن اسامی الکتب
والاسفار ذکر اثنا عشریه چنین فرموده -

در الاثنی عشریه للشیخ الجلیل بعاء الملة والدین محمد بن الحسین بن عبد
الحادی الجعفی العاقل المتولد سنة ثلاث وخمسين وتسعمائة المتوفی سنة
احدی وثلاثین بعد الالف قد سلك فیها مسلك جدید و فطاسد یدل
ذکر فی کل مباحث من الطهارة والصلوة والزکوة وغیر ذلک اثنی عشر فصلاً طلاً
سمی بالاثنی عشریه قد رأیت من هذا الکتاب خمسة اجزاء الاول فی الطهارة
اوله اما بعد حمد الله علی الاله والصلوة والسلام علی انبیائه واشرف اولیائه
ویمونه الطهارتیه الثانی فی الصلوة اوله الحمد لله الذی وفقنا الاهدی وشیعة
اشرف المسلمین وسید الاولین والآخرین وهذا ناباقتفاء آثاره لیلته الائمة
الطاهرین صلوات الله علیهم اجمعین الخ ویمونه الصلوة ید الثالث فی الصوم
اوله الحمد لله الذی جعل الصوم جنة من النار والصلوة علی اشرف الخلائق محمد
واله الطهار الخ ویمونه الصومیه الرابع فی الزکوة اوله حمد لك اللهم علی جمیع
الانک وجزیل نعمائدک والصلوة علی اشرف انبیاءک وافضل اولیاءک الخ
ویمونه الزکوة ید الخامس فی الحج اوله الحمد لله علی الاله والصلوة علی اشرف
انبیائه واولیائه الخ ویمونه الحجیه

نسخه کتب خانہ آصفیه کہ بر نمبر ۱۳۱۴ فی نقد شیعی مربوط است بخط نسخ مصنف مکتوبه
حیات مصنف است وحوادثی از مصنف علامه هم بران تحریر است -
این نسخه منقول است از نسخه مبینه مصنف که در سال یک هزار و بیست و هجری اوایل ماه جادی

بخط عبدالنبی بن حاج نعمت الله المشهدی نوشته شده بود حسین بن احمد بن فخر الدین محمد انصاری
العالمی و شهید مقدس امام رضا علیه السلام در سنه کمیزار و بیست و هجری این نسخه از مبدیغه
مکوره نقل نموده. بکاه مورقوم فی آخر الکتاب۔

وختتم اثنا عشریه الصومیه بتوفیق الله سبحانه فی خاتمه شهر شعبان^{الکرم}
سنه الف و تسع عشره من هجرة خاتم المرسلین صلوات الله علیهم اجمعین علیو
اله الطاهرین و نقلت من السواد الی البیاض فی اوائل شهر جمادی الثانی علی ید
قرب اقدم المومنین اقل عباد الله و اخرجهم الی الله عبدالنبی بن المرحوم حاج نعمت^{الله}
المشهدی سنه ثلثه عشرین و الف و کتبت فی السنه المذکوره بقلم حسین بن
احمد بن فخر الدین بن محمد الانصاری العالمی فی المشهد المقدس الرضوی علی
ساکند الف الف سلام و الف الف تحية آمین آمین۔

جلاد و اوراق بست و یک و بطور فی صفحه یا زده نسخه آب رسیده طغیان زده است۔ از کتبخانه
حکیم محب حسین خرید شده و اکثر کتب کتب خانه شان در طغیان رود موسی آب رسیده بود
و این طغیان در سال کمیزار و سه صد و بیست و شش^{۱۲۶۶} کلمه هجری در حیدر آباد و کن شده بود
و هزار بار مردم و هزار بار اکنه و اموال بے شمار در آن تلف شده۔

الروضة البهیة فی شرح اللعة الدمشقیة

اصل من لعة دمشقیة بزبان عربی منظوم است جمله اشعار آن شیخ شمس الدین ابو عبد اللہ الشہید
محمد بن علی متوفی ۸۶۲ھ مقتصد و ہنسا دوش اجری۔ در فقہ شیعہ اثنا عشریہ حاوی جملہ مسائل
فقہیہ از طہارت تا دیات نظم نموده۔

و علامہ شیخ زین الدین بن علی بن احمد بن محمد مشہور شہید ثانی المتوفی ۹۶۶ھ بہند و شصت و
نہش اجری بران شرح بسوط نوشته و آن را بہ روضہ بہیہ موسوم کرده۔ اوّل این است۔
”الحمد لله شرح صمد و رنا بلعة من شرایع الاسلام کافیة فی بیان الخطاب
و لود قلبنا من لوا مع دروس الاحکام مما فیہ تذکرة و ذکرى لا ولی الا للباب الخ“

درین کتب خانہ تصفیہ نسخہ قلمیہ مطبوعہ آن ہر دو موجود است۔

نسخہ قلمیہ بر نمبر ۱۸۸۱ شیعی مرتب است آن نسخہ قدیمیہ صحیحہ مکتوبہ ۵۷۵ھ بہند و پنجاہ و ہفت
اجری است کہ در حیات شارح نوشته شدہ۔ کاتب آن ہم بزرگے از علماء سے اعلام و فقہاء
عالی مقام شیعہ ست نامش شیخ بہاد الدین محمد بن علی بن بہاد الدین عاملی است و این عاملی غیر
شیخ بہاد الدین محمد بن حسین عاملی می باشد۔ و عبارت مذکور این است۔

”و فرخ العالی حاملہ اللہ تعالیٰ بفضلہ و نعمہ و عفی عنہ سیاتہ روزلاتہ
مجودہ و کرمہ علی ضیق المحال و تراکم الاهیال الموجبة لتشوش البال خاتمة
لیلة السبت وھی الحادی والعشرین من شہر جمادى الاولى سنة ۱۲۹۵ھ سبع
وخمسين وتسعائة من الهجرة النبویہ“

و در آخر کتاب یک اجازہ بخط خاص جناب شہید ثانی زین الدین بن علی بن احمد بن محمد

بن حمادی بن تقی الدین صالح بن شریف الدین السامی العالمی ست گہ در سال ہرصد و پنجاہ
اشت ہجری برائے کاتب کتاب ہنگہ نوشتہ و شروع اجازہ این ست :-

”محمد بن محمد بن سلام علی عبادۃ الذین اصطفیٰ فقد قراء علی بعض هذا الکتاب
وسمع سائرہ کاتبہ المولیٰ الفاضل العالم العادل الاصل النبیل المقبول الدارین الشیخ
بعاء الدین محمد بن المرحوم المبرور علی بن بعاء الدین الغوری ادام اللہ تعالیٰ
فی شریف حیاتہ واعاد علینا وعلی المؤمنین من بركاتہ قراءۃ وسماعا لجرى مجریہا
تبصر وضبط واتقان ولقیس وتحقیق وقد اجزت لہ روایۃ الکتاب والعلل عنہ
وکذا لک الروایۃ من العلل ماجری بہ قلی من المولفات والکتب والفتاویٰ وجميع
ما یجوز لی روایتہ من کتب العلوم علی اختلافہا“

و بعد این ذکر حمد کتب احادیث وغیرہ و ذکر مشایخ نمودہ تا ای مکہ در خاتمہ این اجازہ
این عبارت نوشتہ :-

”و کتب بیدک التقیر الی عفو اللہ تعالیٰ وغفراند زین الدین بن علی بن احمد
بن محمد بن حمادی بن تقی الدین صالح بن شریف الدین السامی العالمی علیہ
اللہ تعالیٰ بفضلہ و عفی عنہم جمیعاً بمنہ وکان انتہاء القراءۃ والسماع فی التاریخ
المقدم ذکرة شهر رجب الا صم سئلۃ ثانی وخمسين وتسعاۃ من الهجرة
الطاهرة النبویه حاملاً ومصلیاً“

حمدہ اور اقی سہ صد و پچہ - و بطور فی صفحہ ۲۴۱ و منفت -

الزهراء الرويه في الروضة البهية

شيخ علي بن محمد بن الحسن بن زين الدين الشهيد الثاني العاملي بكتاب شرح تصنيف
جدوه شهيد ثاني حاشية وثيقة على مسائل وأحكامها شرح مذكور نموده. اوّل ابن است
الحمد لله الذي نور روضة الدين البهية الزاهرة وأوضح مسائل الشرائع
السنينة الباهرة والصلوة على سيدنا محمد المبعوث بأجج الجليّة الظاهرة والمبعوث
بالبعوث العليّة الفاخرة وعلى آله ذوى النفوس الزكية العاطرة والاخلأق المقدّسة
الطاهرة صلوة يكون لنا علة ليوم الاخرة وخيرة بمواقف الساهر الخ
جناب خال علامه در كشف الحجب فرموده :-

«الزهراء الذويّة في الروضة البهية للشيخ علي بن محمد بن الحسن بن
زين الدين الشهيد الثاني العاملي هي حاشية على شرح اللعبة الدمشقية تطهراً
كنوزها وتكشف كثير من خفياته ورواياته وله الحمد لله الذي نور روضة الدين
البهية الظاهرة وأوضح مسائل الشرائع السنينة الباهرة الخ»

نسخه كُتِبَ خانة مصفحة مجلد در دجله بر نمبر ۹۰ و ۹۱ فن قدیمی مخزن است نسخ
قدیمی مقابل شده. باطل منقول غیبی باشد و مکتوب است لیس که هزار و یکصد و شصت و هجری است.
تاریخ وفات مولف یعنی شیخ علی بن محمد بن الحسن بن زين الدين الشهيد الثاني معلوم نیست
وکن درین نسخ اشتباه نیست که او از کجی علماء و واسطه قرن یازدهم بوده والد ماجدش محمد بن حسن
در شصت و هفت یا نتمه.

نصف اول آن از شروع کتاب الطهارة تا کتاب الحج است و متوال است

از نسخ مصنف و در آخرین نصف عبارتے نوشته است از ان معلوم می شود که ختم این
 نصف اول در شهر ربیع الاول در سال یک هزار و هفتاد و چهار هجری بوده - نیز حاشیه ورق
 آخرین این نصف اول تاریخ مقابلہ دوم ذی حجه ۱۱۹۶ هجری نوشته است - جلد ادراک این
 نصف اول یکصد و شصت و دو - و بطور فی صفحه سی و دو -
 و نصف دوم شروع از کتاب الجهاد است و ختم بروصیت - و از ورق یکصد و شصت و
 سه شروع و بر ورق سه صد و سی و نه تمام - و بطور فی صفحه سی و دو -

شرح الاثناعشرية

در فقه مذاهب امامیه اثنا عشریه علامه شیخ محمد بن حسن ابن زین الدین الشهید الثاني المتوفی سنة ثلاثین و الف رساله اثنا عشریه والد ماجد خود را شرح نموده - او این است -
 "نحمدك يا من جعل الحمد ذريعة لا تمام نعمه ونشكرك يا من عم سبب
 الانعام نوازل جوده وكرمه وفضل على نبيك وحبيبك محمد الذي اشرقت قلوب
 المؤمنين بانوار حكمه وعلى اخيه ووليده المرتضى التبليغ شرفه وبيان حكمه وذريته
 المعصومين مصباح الهدى وعلمه اما بعد فيقول العبد المفتقر الى عفونته المنى
 محمد بن الحسن ان كمال النفوس البشرية معلل بامتثال الاوامر والاهل به - الى ان
 قال - ولما كانت الرسالة الاثني عشرية لوالدي المحقق جمال الدين الحسن قدس
 روحه ولقد ضلح من احسن المؤلفات نفعا دلكم علما لا بد منه جمعا انتم
 ذكر اين شرح خاتمه علامه اجله الشارح الكرامه في كشف الحجب والاستاغن اسرار
 الكتب والاسفار هم نموده - كما قال -

"شرح الاثني عشرية في الفقه للشيخ محمد بن الحسن ابن زين الدين الشهيد
 الثاني المتوفى سنة ثلاثين و الف والاثنى عشرية لابيها اوله الحمدك يا من جعل
 الحمد ذريعة لا تمام نعمه ونشكرك يا من عم جميع الانعام نوازل جوده وكرمه"
 نسخه كتب خانة مصفیه کبر نمبر ۹۲ فن نقد شعبي مرتب است بخط استعین متوسط بقلم محمد رضا
 فیروز آبادی در ماه رجب الاول سال کهنه ۱۳۱۳ و است و سه هجری نوشته شد در دهان سال
 در ماه جمادی الاولی بمقاله آن بامنفول عنه ختم شد -
 و این نسخه در کتب خانة محمد علی شاه و داجد علی شاه شاهان او دود بود چنانچه بر ورق اول
 از سر مخفی یک مهر است و در آن یک شعر کنده است -

خوش است مهر کتب خانۀ سلیمان جاه به کتاب مزین چو نقش بسم الله

در سال ۱۲۴۳ هجری قمری کتبه است -

در صفحه دوم چند مواهیر و یکران بود و اکثری از آن حک کرده شد و بعضی کم کم خوانده می شود -

در صفحه سوم یک مهر گلان از سرخی میراجد علی شاه است در آن یک شعر نوشته است -

خاتم احمد علی شاه زمان عالی جناب به نسخ مهر شد چون شد مزین بر کتاب

در صفحه چهارم یک مهر خورده بین احمد علی شاه ثبت است در آن هم همان شعر اول کتبه است

در صفحه ثانیۀ ورق آخر سه مهر شاهی از سرخی ثبت است دو مهر خورده و گلان احمد علی شاه که در آن همان شعر کتبه است -

و یک مهر احمد علی شاه از سرخی ثبت است و در آن ۱۲۶۳ هجری قمری کتبه است -

خاتم و احمد علی سلطان عالم بر کتاب قایم و پائنده ماند تا فروغ آفتاب

و بعد کتب خانۀ شاهی نسخۀ مذکور در کتب خانۀ حکیم شیخ الدوله طبیب داجد طیشاه رسیده

و بعد نشان در آن به پسرشان حکیم خلف حسین لکهنوی در سال ۱۹۶۹ هجری قمری منقل شده - عبارت حکیم مظفر حسین

در صفحه اولی محاذی بسم الله کتوب است -

جمله صفحات چهار صد و سی و دو - و بطور فی صفحه هفده -

شرح جعفریه المسمی به مطالب مظفریه

اصل متن جعفریه تصنیف شیخ جلیل علی بن عبدالعال الکرکی المتوفی سنه ۷۲۵ و فی سنه خمس و اربعین و تسعمائه
در بیان احکام و مسائل نماز و مواقیف مذہب شیعه است.

سماقال خالنا العلامة اجله الله دارا لکرامته السيد اعجاز حسين في كشف
الحجب والاستناد عن اسامي الكتب والامصار الجعفرية في احكام الصلوة
للشيخ الجليل علی بن عبد الله لعال الکرکی المتوفی سنه خمس و اربعین و تسعمائه و فتح
من تسويد عاشر شهر جمادى الاخرى سنه سبع و عشرين و تسعمائه بمشهد علی
بن موسى الرضا اوله الحمد لله الولی الحمید للبلاد المعید الفعالم المایید الخ
محمد ابوطالب استرآبادی تلمیذ مصنف علامه درجات اوستا و خود شرح آن نموده چنانچه
از عبارات شرح که در خطبه بعد اسم شریف مآئن و اوستا و خود گفته ظاهر است. و آن عبارت
این است:—

”وهی (ای رساله جعفریه) من تالیفات شیخنا و سیدنا شیخ الاسلام
و خاتمه المجتهدین الذی برع فی العلم الدینیة فصلا لاسوة المحققین و فاق
علیهم فی الفنون فطلعت بعناهم له خاضعون و من الله تعالی بوجوده الکریم علی شیعة
الامامية اجمعین امیر المؤمنین و سید الوصیین لا زال علیا علیا متعالیا
علی الکافة العالین الخ“

وشرح این است۔

الحمد لله الذي فضلنا على سائر الاسلام باعدل الاحكام واضع
شرايع الاسلام باتم الايضاح واكمل البيان ومن علينا بالارشاد الى قواعد الاحكام
وسرائر التبيين والصلوة على من ابكروا لائل اعجاز فضاء عدنان محمل المبعوث
المتذكرو والتبصرة والهداية الى الايمان وعلى عترته مطالع الانوار وخالصه الامام
كما نطق به القرآن اما بعد فاني لما اعنت نظري ومعرفة فكري الخ
وجواب حال علامه وكشف الحجب ذكر اين شرح هم فرموده ۔

”كما قال شرح الجعفرية في الصلوة لبعض تلامذة المصنف اسمه الطالب المظفرية
جناب موصوف درين عبارت نام شايخ نبرده لکن نسبت شرح مذکور بطرف بعض تلامذه
مان نموده ظاهر اند او شان نام شايخ محقق انشديد يا معلوم شد۔

حضر نام شايخ ابو حسين نسو کتب خانه آصفيه نبري ۴۶۱ فن فہرست اخذ کرده ام چنانچه در صفحه
اول ورق اول کتاب حسن نوشته است۔ ”شرح جعفرية تصنيف مولانا ابوطالب استرآبادي
سمي به طالب مظفرية بهما كتب العبد محمد اشرف الحسيني ملك۔

نسو کتب خانه آصفيه کہ بر نمبر ۴۶۱ فن فہرست است بخط نسخ خوشخط نسخہ تدريسي
مخدوم مقالہ شدہ۔ مکتوبہ سال ۱۱۵۰ و سی و پنج ہجری قمر بن علی بن محمد نجرانی است۔
جلد اوراق یکصد و شصت و دو۔ و بطور فی صفحہ ہشت و چہار۔

شرح الفرائض النصيرية

و

فاضل اجل عالم اکمل ابوالحسن بن احمد متوفى سنة ۷۰۰
برساله فرائض میراث تصنیف علامه محقق طوسی شرح عالم السنن در عهد حکومت سلطان
ابوالمنظر طهماسب بهادر خان نوشته که کاشف وقایق و موضح خواص متن باشد. ادش
این است :-

اهم الفرائض و واجب واجب و الزم فرض حمد الله و ارث میراث
السموات و الارض الذی لا سبیل للقمة الیه بضرب من الاعتبار و لا تمکسر
حساب الوهیت بتضاعف الدور و الاله و ارد الصلوة علی صاحب النصب
الاوفی و ذی العصبة العلیا حبیب الله ذی المنن محمد کاشف الفرائض و السنن
ذله المصومین و درثه علومه صلوة مجاوزة عن تقلید العقل بالطول و العرض
الی ان یرث الله السموات و الارض اما بعد فیقول اذل البریة لذل الخالق
الصمد ابوالحسن بن احمد ثقلت موازینها و ادنی کتابا یجیمینها ان الرسالة
المنسوبة الی التحریر الکفی المحقق المتبحر بحر الزخروالدی الزاهر افضل المحققین من
القدماء و المتأخرین و اکمل المدققین من الحكماء و المتکلمین نصیر الملة و الفضيلة
و العرفان و الدین محمد قدس الله بغفرانه روحه و تقدر بنفسه الزکیة الزاکیة
روحه فی الفرائض کالدلالة الزهراء و الکبریة و الحمراء لا یوجد مثلها فی ضبط
قواعد هذا الباب و تبین قوانینها و قدیر غثه عن سمیته فارقت ان اشرف
بشرح لها یوضح مکتوبات دقایقها و یکشف قناع الخفاء عن حقایقها الخ

جناب خال علامه در کشف الحجب ذکر این شرح حسین فرموده :-

و شرح الفرائض النصيرية للفاضل الاجل والعالم الاکمل ابی الحسن ابن احمد

و هو شرح حامل اثنین یوضح مکنونات دقایقها و یکشف قناع الخفاء عن حقایقها
 صفه فی عهد السلطان ابی المظفر طهماسب بیاد رخاں اوله اهم الفرائض اوجب
 واجب والزم فرض حمد لله وادب میرفت السموات والارض الذی لا سبیل للقسمه
 اليه بضرب من الاعتبار ولا يتكبر حساب الوحيه بتصاعف الدرر والادوار الخ
 ذو کتب خانه صفیه که بر مبر ۱۱۹ نقشی مرتب است بخط نستعلیق و در سال یک هزار و پنجاه
 سه هجری بیان کرده جاز فی الاخری در که معظمه زادها اند شرفاً و عظماً نوشته شد ام کتاب مرقوم
 نیست.

بر ورق اول یک مهر دوز ثبت است که در آن بصغیر خان فاروقی غازی محمد شاه بادشاه
 کنده است و در آخر هم دو مهر یک بخط نسخ و دیگر بخط نستعلیق ثبت است جمله اوراق
 شصت و پنج و سطور فی صفحہ پانزده.

شرف العنوان

فی الفقه والعقاید و احادیث و احکام القرآن

تصنیف علامہ فرح اللہ بن محمد ست کہ برائے شاہ سلطان حسین صفوی بادشاہ ایران
زبان عربی منظوم تصنیف نموده کہ در ضخامت قلیل و در ترتیب عجیب و غریب
چرا کہ بظاہر یک کتاب و در فقه امامیہ است و از ہمان یک کتاب دیگر فن عقاید و در
فن حدیث و در آیات احکام قرآنی برمی آید۔

و طریقہ تحصیل این کتب ثلثہ آخرہ چنان قرار داده کہ در ہر یک سطر اہل کتاب چہار قطعہ
می نویسند پس از چہار قطعہ مجموعاً کتاب فقہ خواندہ می شود۔ و الفاظ و حروف شروع قطعہ
ثانیہ و ثالثہ و رابعہ از سرخی می نویسند۔ پس اگر الفاظ شروع قطعہ ثانیہ از اول کتاب
تا خاتمہ بخوانی و جمع رسالہ در علم کلام و عقاید پیدا می شود۔ و اگر الفاظ شروع قطعہ ثالثہ
آخر کتاب جمع کنی رسالہ در ذکر آیات احکام قرآنی ظاہری شود۔

و اگر الفاظ شروع قطعہ چہارم جمع شود رسالہ در حدیث بدست آید۔
مخفی نہاید کہ درین صنعت و ترتیب عجیب و غریب کتابے دیگر مثل این کتاب
سوائے کتاب عنوان الشرف تصنیف علامہ شرف الدین ابن المقرئ اسمعیل بن
ابی بکر البیہقی الشافعی ۸۳۰ھ متصعدی و ہفت ہجری کہ بر تمبر ۴۱ و ۱۱۸۰ھ بلاغت و
نمبر ۱۱۸۰ھ فقه شافعی این کتب خانہ آصفیہ کہ موجود است و در فن بلاغت مفصل
حال نوشته شد دیگرے تا حال بنظر نرسیدہ۔ و غالباً علامہ فرح اللہ بن محمد این
کتاب شرف اہنوان خود را بعد ملاحظہ عنوان الشرف تصنیف کردہ باشد۔
اول کتاب این است :-

”الحمد لك اللهم واجب الوجود حمد الشاكرين والشكر شكر الحامدين“

والک الحمد شکر النعم علینا والک الشکر حمد الاسد بعاملک الخ۔
 نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۱۸۸ فن نقشہ مترتب است همان اصل نسخہ است کہ
 برست کتب خانہ شاہ سلطان حسین نوشتہ شدہ چنانچہ در صفحہ اولین ورق اول از
 حروف طلائع عبارتے است کہ از ان ظاہر است کہ نسخہ موصوفہ برائے ہدیہ شاہ
 سلطان حسین در حیات مصنف نوشتہ شدہ بود۔
 کاتب نسخہ مذکورہ عبدالغفار اجمیری ہمیشہ زادہ مصنف است کہ در سال یکہزار و
 یکصد و سہ ہجری نوشتہ چنانچہ در صفحہ اولی کتاب بہ حروف طلائع و بر خاتمہ کتاب
 از سیاحتی نام کاتب مرقوم است و سال کتابت در خاتمہ نوشتہ است۔
 نسخہ موصوفہ ابر کاغذ خان بائع منائی با جدول طلائع بخط نسخ خوشخطی باشد۔
 بطہ منقحات یکصد و سی و ہشت و سطور فی صفحہ دو و از وہ۔
 و بر منائی ہر صفحہ یک یک مصرعہ ہر سہ رسالہ علم کلام و رسالہ آیات احکام و رسالہ
 حدیث نوشتہ است تا موافق آن از الفاظ شروع ہر سہ مصرعہ رسالہ ہائے مذکورہ
 نمائندہ شود۔

مدارک الاحکام فی شرح شرایع الاسلام

علامه سید محمد بن علی بن الحسن بن ابی الحسن الموسوی الجبجعی العالی المتوفی ۱۰۹۰ هـ ثمان
تسعين بعد الالف بر کتاب شرایع الاسلام که در فقه مذاهب شیعه اثنا عشریه است
شرح مبسوط نوشته و این شرح مختص بر مسائل عبادات یعنی طهارة - صلوٰة -
زکوٰة - خمس - حج - جهاد است - و بر معاملات و غیره نوشته -

اول این است -
”الحمد لله المحدث لآلائه المشكور لنعمائه المعجود لكماله

المراهوب بجلاله الخ“
نسخه مکتب خانہ اصفیه که بر نمبر ۳۳۳ فن فقه شیعی مرتب است جلد سوم از کتاب
مذکور است مختص بر کتاب حج است بخط نستعلیق عادی نام کاتب و سال کتابت
موجود نیست بظاهر مکتوبه صدی یازدهم می باشد - و کتاب مذکور در طهران

چاپ هم شده - ۶۲۹
جلد صفحات شصت و بست و نه - و بطور فی صفحه هفده -
جناب خال علامه مولانا السید اعجاز حسین در کشف العجب والاسرار عن
اسامی الکتاب والاسفار فرموده -

”مدارک الاحکام فی شرح شرایع الاسلام السید محمد بن علی
بن ابی الحسن الموسوی الجبجعی العالی المتوفی سنة ثمان وتسعين بعد الالف
خرج من هذا الکتاب العبادات فی ثلاث مجلدات فرغ منه يوم الخميس

في الخامس والعشرين من شهر ذي الحجة الحرام من شهر سنة ثمان
 وتسعين وتسعمائة وهو من احسن الكتب الاستدلالية ولقد احسن وبجا
 في قلة التصنيف وكثرة التحقيق ورد اكثر الاشياء المشهورة بين المتأخرين
 في الاصول والفقه اوله الحمد لله الحمد لا اله الا الله المشكور لغناه المحمود كماله
 المرهوب بجلاله

نهاية الاحكام

ورقة مذهب شيعية اثنا عشرية تصنيف شيخ الطائفة ابو جعفر محمد بن الحسن بن علي الطوسي توفي
سنة ٦٠٠ هـ واربعمائة وثمانين سنة في غروي لعنه نجف اشرف - اول ابي است -
”الحمد لله مستحق الحمد وموجبه وصلى الله على خيرته من خلقه محمد
واله الطاهرين من عترته كتاب الطهارة الخ“

كتاب مذکور حاوی جملة ابواب فقه از طهارت تا دیات است - مختصر آمله
احکام و مسائل فقه بیان نموده -

نسخه کتب خانة آصفیه کبر نمبر (۱۰) فن فقه شيعي مرتب است نسخه قدیمه صحیحه بخط
نسخ عالمانه مکتوبه سال تشعبد و هشت بهری بقلم سعد بن محمد بن حسین بن احمد بن محمد بن
علي بن حمزه الاطروش بن عبد الله الاکبر بن الحسين بن اسماعيل بن محمد الطاهر بن عبد الله بن
الامام زين العابدين علي بن الامام المظلوم شهيد الحسين بن امير المؤمنين علي بن ابي
طالب عليهم الصلوة والسلام -

جملة اوراق سه صد و ده - و بطور في صفحه مجده -

جناب خال علامه مولانا السيد اعجاز حسين در كشف الحجب والاسرار فرموده :-

”نهاية الاحكام في الفقه لشيخ الطائفة محمد بن الحسن بن علي الطوسي
ولد قدس سره شهر رمضان سنة خمس وثمانين وثلاث مائة وقدم
العراق في شهر ربيع سنة ثمان واربعمائة وتوفي ليلة الاثنين الثاني والعشرين
من المحرم سنة ستين واربعمائة بالمشهد المقدس الغروي على ساكنها السلام
ودفن بدارة اوله الحمد لله مستحق الحمد وموجبه وصلى الله على خيرته من خلقه
محمد واله الطاهرين الخ“

شکارنامه

در بیان حیوانات که خوردن کد ام آنها حلال و کد ام حرام است و مسائل پنج
و تخر و شکار کردن حیوانات. مستر - علامه حسین آیینی الطیبی مخاطب بخطاب صمد جهان
از پیشگاه سلطان قطب شاه سلطان دکن حکم سلطان موصوف بزبان فارسی تصنیف
نموده. و احکام حلت و حرمت و ذبح و تخر و شکار حیوانات موافق مذهب اثنا عشری
می نویسد. و هر جا که در بیان فقهاء اثنا عشر و فقهاء ائمه اربعه ال سنت و جماعت
اختلاف است آن همه بیان می کند.
و بعد حلت و حرمت هر حیوانی که خواست آن حیوان براه طلب هم بیان می نماید.
شرح کتاب این است -

”سپاس به قیاس و شکر محمّد اساس پادشاهی را بنسب او راست که مرغان دل
عارفان آگاه شکار باز بلند پرواز و دیندار و جوان شیرگیر سیاه چشمان فریبلنده نگاه صید کنند
دل بندار و دست او صفائی که نفس بدش از ریاضت تکلیفش شکست پیچم و قتل و دزدیش
در شکارگاه معرّش صیاد است بر نهاده علم نسر فائر در جنگال غنای قدرش عمریت
بی بال و پر و گاو پهر در پی شکارش صید است لاغر مرغ مرغ بال و مهر بر نهاده صنعتش با دست
صید و دل آرزو مند در شکارگاه غنایش صیاد است جسم بر راه امید احم“
کتاب مرتب است بر یک مقدمه و دو باب و یک خاتمه -

مقتضی ما در بیان تحقیق لفظ و معنی کلمه صید و اثبات اباحت و جواز
آن -

باب اول - در بیان شروط صیاد و شکاری و ذبح -

باب دوم - در بیان آلات شکار و ذبح -

باب سوم - در گفتن بسم الله الرحمن الرحیم -
 باب چهارم - در ذکر حیوانات و طیور که بدان شکار می کنند و شرائط معلوم شدن ایشان را -
 باب پنجم - در ذکر شکار کردن به تیر و شمشیر و نیزه و بانی آلات -
 باب ششم - در شکار ماهی و ترکیه آن و اقسام ماهی براه حلت و حرمت -
 باب هفتم - در بیان اینکه صیاد و شکاری بچوپان مالک صید و شکاری گردد -
 باب هشتم - در بیان سبایل ذبح و تحریر کردن حیوانات و طیور -
 باب نهم - در بیان حلیت و حرمت حیوانات و طیور -
 باب دهم - در احکام سور یعنی پس خورده و عرق و لعاب و این حیوانات -
 خاتمه در بیان اسلامی و احکام حلت و حرمت و کراهت حیوانات و طیور و حشرات و بعضی از خواص و غرائب حکایات که به آنها نقل شده -
 و درین فائده نام حیوانات اولی به زبان عربی بعد آن به فارسی بعد آن به ترکی بعد آن به زبان دکنی به ترتیب حروف الفبائی مذکور است -
 نسخ کتب خانه آصفیه که برنمبر ۵۵۵ فن فقه شیعی مخزون است بخط نستعلیق بقلم غلام نبی در سال یک هزار و دصد و بیست و هجری نوشته شده - جمله اوراق یکصد و بیست و یک - و بطور
 فی نسخه سیزده -

رسالہ مختار الحکما

سید وجیہ الدین احمد بن العارف باللہ سید احمد در بیان تحقیق نفس و حوادث ارضی و سماوی
اقول حکما و فلاسفہ از کتب کثیرہ جمع کردہ بدیہ خدمت نواب نزاب علی صاحب محاسب
بہ خطاب سالار جنگ و مختار الملک وزیر حیدر آباد و مکن گزارانیدہ۔ شروع
کتاب این است۔

”الحمد لله ذي الحكمة الباغية لحجة السابغة والصلوة السابغة
على من هو كالشيس البازغة وعلى آله وصحبه أولى الحكم والنفسون لفارغة
ما بعد فذل رسالہ وجیزہ مسماة مختار الحکماء فی تحقیق النفس والحادث
فی جو السماء وغیرہما قلیل ہجما وکثیر نفعما عرضتہا الی حضرتہ من ہو مختار الملک
فی الریاسة الأصغیرہ وممتاز من بین العقول والنفسون الزکیہ فی الحکومتہ
النظامیہ الامیر الکبیر دہلوان رئیس الشفیس ذی الاسلوب الحلی ہو کاسمہ
میر محبوب علی ادام اللہ تعالیٰ اقبالہم العلی بفضلہ الخفی والجلی الخ“
کتاب مرتب است بر ابواب۔

باب اول در تعریف نفس و احکام آن۔

باب دوم در بیان جواهر۔

باب سوم در بیان اعراض۔

باب چهارم در کائنات جو۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۰۰۰۰ فن فلسفہ مرتب است بخط نسخ معمولی۔ نام
کاتب و سنہ کتابت موجود نیست۔ و این همان اصل رسالہ است کہ بر روی
ارسال خدمت مختار الملک خود مصحف نوشتہ باشند۔ و بر ورق اول رسالہ

فهرست ابواب رساله بقلم چراغ علی صاحب محاطب به نواب اعظم یار جنگ
موجود است - اگر چه نام شان مرقوم نیست اما حقیر بخط شان مانوس و عارف
هستم -

جمله ادراک ۵۰ و سطور فی صفحه ۹، یازده، دوازده -

رسالہ موسیقی

تصنیف صفی الدین عبدالعزیز بن سراہان علی بن ابی القاسم السبسی الطائی بحلی
المستوفی شہید مقتصد و نبجاء ہجری برائے ترجمہ مصنف قاسوس الاعلام نجر الدین
الزرکلی باید وید۔

شروع این است۔

الحمد لله الذي شرف الانسان بنطق اللسان وفضلته في اختلاف
الالفاظ والالحن وصرفه بتفضيل البيان والبيان وجعل طبعه لتيام
الاوزان كالميزان احمد حمدا متلائم الاجزاء واصلى وسلم على نبيه محمد
صلى الله عليه وسلم الذي شرف بولحي قدمه ظهر البراق وافتخر به
الحجاز على العراق وعلى آله واصحابه الضارين عند الايقاع بالكفار والخذل
من ذوى الشرك بموجب الاوتار وصلى الله وسلم عليه وعليهم ما
اضطجت الحجج مثني وثلاث۔

وترتيب رساله برالبواب است۔

نسخہ مخزنہ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۳۸۳ بخط عرب خوشخط از آخر ناقص است
باینوجہ سنہ کتابت و نام کاتب معلوم نشدہ۔
جلد اوراق ۶۱۔ و بطور فی صفحہ ۲۱۔

رسالة علم موسيقى

ب زبان عربی کہ برائے محمد بن محمد بن الجونی نوشتہ۔

اول رسالہ این است :-

الحمد لله على الآية واشكوه على سوابغ نعمائه واصلى على النفوس المقدسة
من رساله وانبيائه خصوصاً على محمد وآله واصفياً هذه رسالة مشتملة على
علم النسب التأليفية على نهج استنبطه القدامى من حكماء اليونان مضافاً الى
نزيادات نافعة لمراجدها فى شئ من مضافاتهم ولا فى شئ من كتب المحدثين
من بعدهم خدمت بها خزائن الملوكى الصاحب الاعظم مولى المكارم والكرم
مولى الجود والنعم دى الايادى الباهرة والعناصر الطاهرة والمناقب الظاهرة
ولى الدين وشرفه شمس الاسلام والمسلمين مالك ازمنة العلوم والآداب
هروين الملوكى الصاحب الاعظم العادل المؤيد المطهر المنصور صاحب
السيف والقلم ملك الملوك الوزراء شرقاً وغرباً وقرىباً صلاح العالمين ملك
نرى المعالى صاحب ديوان الممالك وشمس الدين بهاء الاسلام والمسلمين
محمد بن محمد بن الجونى لانزلت الجحيم سعودها مشرقاً الانوار معانعة الانوار
على مرور الدهور والاعصار وذلك حسب اشارته الشريفة واوامره
النافذة المطاعة وهى مشتملة على خمس مقالات -

ورساله مشتمل ست بروج مقالہ۔

المقالة الاولى فى الكلام على الصوت ولو احقه وفى مسكوك وارادة على
ما قيل فيه۔

المقالة الثانية فى حصص نسب الاعداء بعضها الى بعض واستخراج الاعداء

کتاب الفلاحة النبطية

اصل کتاب بزبان سریانی قدیم بود ابو بکر احمد بن علی بن قیس الکسدانی القشی المعروف بابن وحشیہ در سال ۱۹۰ هجری دو صد و نود و یک ہجری بزبان عربی ترجمہ نمودہ -
 و در سال ۳۱۰ هجری مجدہ ہجری بر علامہ ابو طالب احمد الحسین بن علی بن محمد بن عبد الملک
 اطا کردہ۔ موضوع کتاب و بیان طرق درستی زمین برائے کاشت غلہ و حبوب و اثمار
 و نباتات و دلع آزار و امراض از انہا و طرق کنندیدن چاہ ہا و استخراج آب و طریقتہا
 زراعت و خواص بلا و مختلفہ و زمانہ کاشت ہر چیز سے زمان خاص و مکان مخصوص
 می باید۔ و بیان علاج امراض حیوانات و علاج امراض اشجار و آفات منابت۔
 شروع کتاب این است۔

”بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب الفلاحة النبطية نقله من
 لسان الكسدانيين الى العربية ابو بكر احمد بن علي بن قيس الكسداني القشي المعروف
 بابن الوحشية في سنة احدى وتسعين ومائتين من تاريخ العرب من الهجرة
 واملأه ابو طالب احمد بن الحسين بن علي بن محمد بن عبد الملك الريات في
 سنة ثمانى عشر وثلاثمائة من تاريخ العرب من الهجرة فقال له بابني اعلم اني وجدت
 هذا الكتاب في حلة ما وجدت من كتب الكسدانيين مترجم بترجمة معناها
 بالعربية كتاب افلاح الارض واصلاح الزرع والشجر والثمار وفتح الافاق عنها
 ابن وحشيہ در اول کتاب کیفیت حصول این کتاب از قوم کسدانیین بہ شرح وسط
 تمام ذکر نمودہ۔

خلاصہ آن نوشتہ نمودہ۔

ابن وحید می فرماید که اندر جملہ کتب کسب الدینین کہ بدست می آمد این کتاب ہم بود کہ ترجمہ اسم آن کتاب بزبان عربی کتاب افلاح الارض و اصلاح الزروع و اشجر و الثمار و دفع الآفات عن الزروع و الأشجار می شود۔

و کتاب مذکور تصنیف و تالیف سه اشخاص از علما و حکماء کبیر الدینین است۔
شخص اول کہ تصنیف آن متوجہ شد ناش صغریت بود و شخص مذکور در سال هفت ہزار از سال ہجری زحل بود۔ و شخص دوم کہ بہ تصنیف صغریت مذکور جزیرے اضافہ نمودہ او در آخر امین ہزار ہتم بود و ناش بتینو نشا بود۔ و شخص ثالث کہ کتاب را تمام نمودہ ناش فونامی است۔ و در میان این شخص ثالث و آن ہر دو مصنفان سابق فاصلہ بہت و کثیر سال بود۔

و مصنف دوم کہ بر کتاب مذکور معلومات و مجربات خود را اضافہ نمودہ در ترتیب و تہذیب کتاب تغییر و تبدل نہ کردہ پس صدر کتاب و آخر کتاب ہمہ از نام صغریت معروف شد و شروع کتاب چنین کردہ ا۔

”الحمد والتعظیم والصلاة والعبادة والتقدير والتجديد لا الهنا ولا الهنا
نحن قيام على ارجلنا منتصبون لا الهنا الا القوي القديم الذي لم يزل الال المتوحد
بالربوبية المنفردة بالقدرة والجبروت والكبرياء والعظمة المحيط بالكل القادر على
الكل الذي وسع ملكه ما يروى ما لا يرى له ما في الارضين السفلى وما احاط به الفلك
الاعلى وما بينهما وما تحت الشرى الذي امد الوجود من فيض جوده واذا اراد ان يخلق
بعضة سلطانا وافر الارض على ما سبق في علمه واجرى المياه سائلة كسيلان
رحمته وجعل بعضها سائعا على ما بعد ذكروه وبعضها على الجبال متراكمات
عصيانته تباركت يا رب السماء والارض وغيرهما ونقل ست وتطهرت اسماء
الكريمة المحسن فبذلك يا الهنا ونصل لك وندعوك ونقدسك ونسبح
باسمك ونسلك بكرمك ان ثبت عنواننا ما احياؤنا على سبيل ما القديم
وان ترفق بلجسادنا بعد مفارقة الحياة لما في البر لا ناك ربنا رحيم من اعطيه

فلما لم يقدر على منع ولا معطي يقدر اعطائه انت الرب المنفرد بالربوبية
المتوحد في سلطانه رب الاجرام والكواكب العظام الدائرة في دوائرها السائرة
في افلاكها المتدرة باوقاتها المحدودة في مجاريها التي تفرق من خشيتك نفسك
بامائك الحسنى التي من توصل بها الى رحمتك رحمة فارحنا ربنا ثم احسننا باسمك
العالى الرفيع العظيم الكريم ان ترحمنا ثم قل احذر واخالفه هذا الاله وعصيا
وعضبه فانه لا يقوم شئ بغضبه وعليكم بالصلوة والدعاء لهذا الاله العظيم
الذى هو رب الارباب والقيام له خاشعين والاستعاذة به منه والبرائة من
الحول والقوة له فانه لا حول ولا قوة الا به وسجدوا له في هيكله المنصوبة لجلاله
وقربوا له من القربى الزكية الطاهرة من الاحناس البرية الاكدار مليانين
ببركته ويرجون معه رحمة واحسنوا زحل فانه من مربوبيه ومسخراته ومخلوقاته
فمقامه معلوم واداره محفوظ واستعبدوا لهذا الاله من شره وشومه فافعاله
باذن ربه في ابناء الشراخ كان سا خطا بسخط ربه البكاء والشجى والحزن
والعويل والفقر والذل والضيق والقلاد والروع والسواد والنتن واذا كان
راضيا برصوان ربه فطول الاعمار ورفعة الذكر بعد الموت والصيت والقبول
من الناظرين اليهم وطلاقة المنطق سخطة ان يكون على ما وصفت انفا ورضا
ان يكون مشرقا من الشمس في وسط استقامته وفي موضع موافقة فعله وفي سرعته
سيرة وفي صعوده في دائرته صعوده

درين كتب خانه آصفيه و نسخة قلميه آن بر نمبر ۳۴۸ و ۳۸۰ موجود است
نسخه اولين بخط عرب قدیم نسخ کماله هست متن اوراق حنائی عاشیه کا قد جدید زعفرانی
جدول طلائى بر همه اوراق آخر نسخ کماله کتابت یکیزار و یکصد و چهل نوشته ست و نام
کاتب مرقوم نشد - جمله اوراق هفتصد و سی و هفت دستخطی صفحه چهل و یک -
و نسخه ثانیه نمبری ۲۵۰ مخفی یک مدس کتاب ست و تا باب ذکر اوقات موافقه بركات
اعمال فلاحیت است - و این باب در نسخه اولین بر صفحه ۹۵ کتاب مذکور است

پس این نسخہ ہمین قدر راست -
 و در اول خطبہ کتاب کہ قبل ازین نسخہ اولین نقل نمودیم ہم حذف کردہ - و این نسخہ ثانیہ
 مکتوبہ سال یکہزار و ہشتاد و سہ ہجری بقلم محمد صادق ساکن غبرات متعلقہ لاہورست کہ بر
 حکیم محمد معظم تحریر نمودہ - جلدہ اوراق یکصد و پنجاد و سطور فی صفحہ پانزدہ -
 و تخیل نماید کہ درین کتب خانہ آصفیہ یک کتاب دیگر بنام کتاب الفلاحات در دو جلد
 بر نمبر ۵۹ و ۶۰ فن فلسفہ مخزون است آن تصنیف ابوزکر یا یحیی بن محمد بن احمد العوام الکلی
 است کہ در سال یکہزار و ہشتصد و دویم در یورپ با ترجمہ اینی چاپ شدہ - و درین
 کتاب از کتاب الفلاحات این وحشیہ نقل می کند - و این کتاب بحکم دولت آصفیہ
 در زبان اردو ترجمہ شدہ شایع است -

کتاب السیاسة فی قدیر الریاسة

اصل کتاب از حکیم ارسطو طالیس است که حسب درخواست ملک اسکندر تصنیف نموده که برای اسکندر و کسوف و خورشید و قانون باشد و وقت غیبت حکیم ارسطو اسکندر بران عمل کرده باشد. اثنی عشر است۔

”الحمد لله الذي حرّك السماء على الاضداد وسكن الارض والجبال الاوتاد“

اصل کتاب بزبان یونانی بوده بعد از بزبان عربی ترجمه شده۔ مترجم کتاب بعد خطبہ خنیں گفته۔

”وكان مصنف هذا الكتاب استاذ الزمان ارسطو طالیس الحكيم وكان سبب تصنيقه ان اسکندر استدعا من خدمته كتابا يشتمل على مللحتاج اليه في زمان المفارقة عن حضور ارسطو طالیس وایام المسافرة التي لا يمكن ان يبحث فیها على استاذة وفي اوقات الافراد بحيث يستنبط من مطالعتها العریکین مذکور فی صریح عبارة فاستنبط هذا الكتاب وصنّفه وجعله تحفة منه اليه وملا عنده ولديه فالما مول من حفرة الملك ان يشرفه بالقبول فاستلوا اللوك بتحرير الفاظ المترجم الكتاب وهي قوله الخ حاجي خليفة در كشف الظنون می گوید۔

کتاب السیاسة فی قدیر الریاسة وهو سبع مقالة لارسطو طالیس لا اسکندر حین التمر منه ان یکتب فیها فیما یستحب

المید عند غیبتہ و عربیہ ۴
 مترجم کتاب که آن را بزبان عربی ترجمه نموده دران ده باب قرار داده -
 باب اول در بیان ملک و غیره -
 باب دوم در حال سلطان -
 باب سوم در عدل -
 باب چهارم در بیان وزراء -
 باب پنجم در بیان ترتیب رتبه و غیره -
 باب ششم در ذکر سفرا و کلاو -
 باب هفتم در بیان حکام ناظرین رعیت -
 باب هشتم در بیان حروب و مکایده و تدابیر آن -
 باب نهم در علوم خاص فلسفات و نجوم و تخییر نفوس و خواص احوار و نبات
 و غیره -
 نسخه کتب خانہ اصفیہ که برنمبر ۳۸۶ فن فلسفه مرتب است بخط نسخ معمولی عربیست
 نام کاتب و سال کتابت هیچ یک دران مرقوم نیست بظاهر مکتوبه آخر صدی دوازدهم
 اگر باشد عجب نیست -
 جلد صفحات (۱۰۷) و بطور فی نسخه ۱۵ -

السیاسة المدینه

نصیف علامہ حکیم فیلسوف ابو نصر محمد بن محمد الفارابی متوفی ۳۹۵ قمری شرح و تفسیر و تلمیذ
ویش این است۔

«الحمد لله حق حمده و صلواته علی نبيه محمد و آله»
مصنف درین رساله تفصیل آن امور ذکر کرده که توأم اجام و اغراض بسبب آن
می باشد و آن را مبادی می گویند۔ و تعداد این مبادی شش است۔
اول آن سبب اول موجب اول خالق مطلق که واحد است۔

دوم اسباب متعده۔

سوم عقل فعال۔

چهارم نفس۔

پنجم صورہ۔

ششم ماده۔

نسخه کتب خانہ آصفیہ که در مجموعه نمبر ۳۷۱ فن فلسفه شامل است بخط نسخ نسخه قدیمه مکتوبه
سلطنتیه بکثر از دست و دو مجری است۔ نام کاتب مرقوم نشده و درین مجموعه ۲۲۰
رساله مجلد است۔

مجموعه موصوفه از کتب خانہ شاه جهان بادشاه دہلی است۔

در بر صفر اول ورق کتاب چند مواہیر موجود است۔ بعضی از آن خوانده می شود و منجز
آن یک هر عنایت خان شاه جهانی است که در آن ۶۸ نسخه مجری کنده است۔
جلد اوراق این رساله ۱۱۲ و دو۔ و بطور فی صفر ۱۱۲ و دو۔

كتاب القياس جوامع الأصول طبعاً

٥

تصنيف حكيم ارسطوطاليس مترجمه
معاني اثولوطيقا قياس وبرهان ست - درين كتاب در مقاله است - پس در مقاله
اول بيان قياس ست - و در مقاله ثامنه تكميل برهان - شرح مقاله اولي اين است -
مجموع اثولوطيقا الاول والثانية وهما القياس والبرهان اول ما ينبغي
ان يشع فيه ان هذا في الابواب الثانية التي جرت العادة باستيفائها
كل كتاب ولتقدم الغرض على سائر ما يتعلق به ان غرض هذا الكتاب هو النظر
في صورة القياس الطن واستخراج هذا الجزئي على هذه الصفة قد علمتم ان غرض
ارسطو في اصناعة البرهانية باسرها كتاب البرهان وما كان البرهان مركباً
من جنس وفصل فعرفت به نوعه في جنسه وهو القياس المطلق اعني الطريق
الشديد ولا يراى فيه صحيح الذي يتوصل به العقل في الوقوف على الاشياء الخفية
بالاشياء الطاهرة ومقتضى البرهانية التي هي فصل البرهان وفي هذا الكتاب
ينظر في جنسه الذي هو القياس المطلق الخ
و مقاله ثامنه در بيان برهان ست و آن را كتاب البرهان هم می گویند - شروع آن
این است -

و در کتاب البرهان ارسطوطاليس من بعد فراغ من الكلام في القياس
المطلق ينتقل ان الكلام في القياس البرهاني ويعتمد في كتابه في البرهان ونحن فقد
ينبغي ان يجرى على العادة في الاخبار عن غرض هذا الكتاب ومنفعته فقول ان

غرض هذا الكتاب النظر في صورة المقدمة البرهانية وذلك ان البرهان لما كان مركبا وكل مركب فتركيبه من جنس وفصل ۱ وما يقوم مقامهما الجنس البرهان هو القياس المطلق وفصله الشروط والخواص التي لها يصير قياسا وهذا في صورة المقدمة البرهانية فغرض هذا الكتاب اذن هو النظر من صورة المقدمة التي ثمانية واما منفعتة فظاهرة جدا ۱۲

حاجي خليفة در كشف الظنون ذكر اين هر دو مقاله در فتن كتاب باين طور نموده است: «كتاب القياس الموقوف البغدادى المذكور في الانصاف ثم اخذ في المدخل والمعقولات والعبارة والبرهان فجاء اربع مجلدات كذلك في العيون والارسطو مقالتان»

نسخه كتب خانة آصفية در مجموعه نمبر ۳۷۳ فن فلسفه شامل است نسخه تدریجیه صحیحہ مکتوبہ سنہ یکہزار و بیست و دو ہجری۔ نام کاتب ندارد۔ جلد اوراق شصت و دو۔ و بطور فی صفحہ بیست و سہ۔

مقالہ اولی از ورق ۲۰۰ مجموعه و مقالہ ثانیہ از ورق ۲۳ شروع است۔ و برین کتاب البرهان کتب خمسہ ارسطو کہ در منطقیات تصنیف کردہ ختم شد چنانچہ در آخر مرقوم است:۔

«تمت الكتاب المعروف بالبرهان وبالعصاة اختتمت الكتاب الخمس المنطقيه كتبه الفقير الى الله القوى ابو المعاشم الموسوي اليرفوي و تمت في طر يوم الثلاثاء الحادي وعشرين من شهر جمادى الثاني سنة ۱۰۸۵»

کتاب النفس

تصنیف حکیم ارسطاطلیس است۔ و این نسخہ مختصر آن کتاب است۔ و درین رسالہ ہفت باب است۔

باب اول در ادراک نفس۔

باب دوم در اثبات وجود نفس۔

باب سوم در اثبات جوہریت نفس۔

باب چہارم در اثبات این امر کہ نفس و روح شئی واحد است۔

باب پنجم در بیان اینکه نفس بسیط است نہ مرکب۔

باب ششم در بیان اینکه نفس را صوت نیست۔

باب ہفتم در بیان اینکه نفس مفکرہ عالمہ است۔

این رسالہ ہم در مجموعہ ۲۷۱ فن فلسفہ شامل است و مکتوبہ بہان مال یعنی بکھروست و

دو بھری۔ نام کاتب مرقوم نیست۔ جملہ اوراق دو عدد و سطور بہان بست و ۲۷۲

این رسالہ از ورق ۲۲ شروع و بر ورق ۴۲ ختم۔

و مفصل کیفیت این مجموعہ تحت لغت الیاستہ المدینہ در مین فلسفہ تحریر شد۔

المباحث المشرقیہ

تصنیف علامہ فخر رازی محمد بن عمر رازی متوفی ۶۰۶ھ ست و ستمائے
اولیٰ این ست ۱۔

سبجان المتفرد بقیومیۃ المعویۃ والوجود ۴۱۔

کتاب مرتب ست برسہ کتاب و یک خاتمہ ۔
کتاب اول در بیان امور عامہ و اقسام موجودات حسب تقسیم اولیٰ ۔
کتاب دوم برا حکام اقسام ممکنات ۔

کتاب سوم در بیان واجب الوجود و صفات او و بیان نبوت و عقول و عشرہ و
نفوس مصنف علامہ درین کتاب اقوال و آراء علماء سابقین و نتائج مختارشان
جمع نموده و ہر قول رائے شان کہ مخالف عقائد اسلامیہ بود بحجاب پرداختہ و او
تحریر و تہر خود دادہ ۔

ازان دو نسخہ در کتب خانہ تصفیہ بر نمبر ۲۱ و ۲۲ و ۲۸۲ در فن فلسفہ مرتب ست
نسخہ اولین در دو جلد است کہ بر نمبر ۲۱ و ۲۲ می باشد این نسخہ قدیمیہ صحیحہ مخدومہ ارباب فضل و
لہال است بعض اہل علم ہمین نسخہ را بر مشائخ خوانندہ اند چنانچہ بر صفحہ اول و رقی اول این مکتوب
تحریر است و نام خوانندہ مبارک بن احمد بن الحسن نوشتہ است و نیز نسخہ مذکورہ در
کتب خانہ مولوی حسن علی حیدر آبادی بودہ ہر شان بر صفحہ اول ثبت است عبارت و غلط
۲۷۱ نسخہ نوشتہ بعد از ان در ۸۹۷ھ از کتب خانہ شان منتقل شدہ ۔

نسخہ مذکورہ در ۹۸۷ھ ہنصد و ہشتاد و ہفت ہجری است در بیجا پور نوشتہ شد نام کتاب
مرقوم نیست ۔

جلد اول راقی ہر دو جلد ۴۴۷ و بطور فی صفحہ ۲۵۔

نسخه ثانیه که برنمبر ۸۲م فلسفه مخزون است بخط نستعلیق معمولی در سال ۱۲۳۸ هجری قمری
 محمد مقیم در بلده مصطفی آبا میرزا سپهر معلومات ملک اودعه نوشته شد. و اول
 کتاب و خطبه و غیره این نسخه معانی بر نسخه های بالاست و نیز در خانه نام کتاب
 جامع العقول نوشته غالباً تا تب موصوف شخص بقیاس خود این نام نوشته باشد.
 جمله اوراق این نسخه ۵۰۰م سفورنی صفحه ۲۱ -
 این کتاب در سال ۱۳۰۰ هجری در مطبع دائرة المعارف العثمانیه حیدرآباد دکن در دو
 جلد چاپ هم شده و در کارهای این نسخه های کتب خانه آصفیه بوده -

رسائل اخوان الصفا وخلان الوفا

تصنیف ابولیمان محمد بن نصیر المعروف بالقدسی سنی و ابوالحسن علی بن هارون زنجانی و ابو محمد
هر خوری و زید بن رفاعه - این هر چهار حکیم جمع شده بشکرت یکدیگر در عهد بنو فاطمه
عصر (۳۶۱ - ۵۶۷) پنجاه و یک رساله تصنیف نمودند که بنام رسائل اخوان الصفا و
ملان الوفا مشهور و معروف است -
ولی آن نیست -

الحمد لله و سلام علی عباد الله الذین اصطفى الله خیرا ما یشرکون فیست
یسأل اخوان الصفا لاصدقاء الکرام یحل معانیها و ماهیه اغراضهم فیما
هی احدى و خمسون رساله فی فنون العلم و غرائب الحکمر و طرائف الادب و
فیه رسائل منقسم است بر چهار قسم -

سم اول در ریاضات -

سم دوم در جمالیات طبیعی -

سم سوم در نفسانیات عقلیه -

سم چهارم یا سوتیه الهیه -

فصل رسائل اقسام چهارگانه در کتاب موجود است -

نسخه کتب خانه آصفیه که بر نسخه فن فلسفه مخزون است بخط نسخ خوش خط تطبیح کلان
غذخان بالغ باجد ولی طلائع مکتوبه سال یک هزار و پنجاه و پنج هجری است نام کاتب
قوم نیست جمله اوراق ۶۳۱ و بطور فی صفحه ۲۱ -

در رسائل مذکوره در شهر بی و در سال ۱۳۰۵ هجری قمری و چهار جلد طبع گردانند و درین نسخ مطبوعه
۱۰۰ در رسائل مجاهد و دو نوشته اند اما آنکه در نسخه قلمیه و نهم و در کشف الظنون نمودار رسائل
مجاهد و یک نوشته است -
نسخه مطبوعه بی و در سال ۱۳۰۵ هجری قمری و چهار جلد طبع گردانند و درین نسخ مطبوعه
۱۰۰ در رسائل مجاهد و دو نوشته اند اما آنکه در نسخه قلمیه و نهم و در کشف الظنون نمودار رسائل
مجاهد و یک نوشته است -

مجموعه رسائل فلسفه

- این مجموعه رسائل ده حکماء فلاسفه یونانیین و حکماء اسلامیین جمع است اسامی آنها این است :-
- بالینوس - و ثاؤفیلوس - و فلیپپوس - و شیخ نفیس - و فابری - و اسکندر فردوسی - و جابن صرائی و سلیمان محمد بن هرم بنجری و ابوالخیر حسن بن سوار -
- سائل ارسلو حسب تفصیل ذیل هفت رساله است :-
- ۱- مسائل طبیعییه ارسلو طالیس که مسمی بما باله - بر ورق ۸۲
 - ۲- آداب ارسلو که وقت تعلیم اسکندر نوشته - بر ورق ۸۵
 - ۳- قول ارسلو در باب نفس - ۸۶
 - ۴- قاطب قوریاس که معانی آن مقولات عشره و مراد از آن کتب منطقیات ارسلو است - جمله ادراک آن بست و شش -
 - ۵- باری ارمیناس - نطق یونانی است -
 - ۶- جوامع اثولوجیقا الاولی و مراد از آن قیاس و برهان است - و این مقاله ادلی و بر بیان قیاس است -
 - ۷- جوامع اثولوجیقا مقاله ثانیه و بر بیان برهان -
- سائل جالینوس و در رساله -
- ۱- مقاله اولی از کتاب جالینوس که به افلو قن نوشته و جنین بن اسحاق ترجمه آن بزبان عربی نموده - موضوع رساله اینکه نطق طبیعت که در کلام بقراط مشتمل است چهار معنی دارد و اول مزاج بدن دوم هیئت بدن سوم قوت مدبره و بدن چهارم حرکت نفس -

شروع کتاب این است :-

”مبدأ جماع المقالة الاولى من كتاب جالينوس الى اغلوقن ترجمه مخدین بن اسحق اسم الطبيعة یحیی فی کلام بقراط علی اربعة اوجدها من اجزاء البدن والثانی هیئت البدن والثالث القوة المدبرة البدن والرابع حركة النفس مثال ذلك انه حیث یقول ان الطبايع منها ما هی فی الضیف صالحة ومنها ما هی فی الشئنا صالحة فانما یرید بذلک المزاج وحبث یقول ان من الطبايع ما الصدر منها ضیق ومنها ما الساقان دقیقان فانما یرید بذلک هبة البدن وحبث یقول ان الطبيعة هی الشافیه للأمراض فانما یرید بذلک القوة للبدن وحبث یقول ان طبیعة کل شئ یجری علی ما جلست عن غیر تعذیم فانما یرید بذلک حركة النفس ۴۱“

شماره کتابخانه اسفندیه شمال ۱۷۳۲ من فلسفه است مکتوبه ۲۲۲ که بهر اردوبست و در مجرای تعلیم ابوالهاشم الموسوی البرقوی - شروع کتاب از ورق ۲۶۲ مجموع و ختم بر ورق ۳۰۵ - رساله ثانوی فرطس یک رساله -

مقاله ثانوی فرطس در بیان آثار علویه سماویه - درین رساله اولاً اسباب رعد بیان کرده و آن هفت است - ثامناً اسباب برق و آن چهار ذکر نموده - ثالثاً اسباب برق که بدون رعد می باشد ذکر نموده - بعده آن اسباب ذکر کرده که بوجه برق بر رعد مقدم می شود - بعد آن ذکر صواعق و اقسام و کیفیت آن اسباب ابرها - اسباب اختلاف انتظار - اسباب برف - اسباب برو - اسباب ریاح مختلفه - اسباب هاله قمر - اسباب زلازل -

انتاب از اقلیمون یک رساله -

مقاله اقلیمون در بیان طبایع - ان می گوید که چه دلیل است بر اینکه حرارت و برودت قوه فاعلی یعنی موثره است - و رطوبت و جوهرت قوت منفعل یعنی متأثره و بعد آن دیگر -

از شیخ الرئیس ابو علی بن نجیح بن عبداللہ بن سینا دور رسالہ۔
 کہ بحواب مسائل مستفسرہ علامہ البوریجان بیرونی تحریر نموده۔
 مقالہ در بیان و تعریف ذات محصلہ۔
 کتاب محدود۔

شیخ الرئیس درین رسالہ حدود و یعنی تعریفات اشیاء کہ جامع و مانع باشد بیان کرده
 شروع آئن این است۔

۱ ما بعد فان اصداقانی سالونی ان علی علیہم السلام و انشیاء
 یطالبونی بتحدید ہا انہ

از علامہ معلم ثانی فارابی ہشت رسائل۔

۱۔ مقالہ معلم ثانی ابونصر فارابی در بیان مفارقات کہ مراتب آن چہ راست است۔
 ۲۔ تعلیقات ابونصر فارابی در بیان اینکه جملہ موجودات از ذات باری تعالی صادر
 ۳۔ جمع بین رائی افلاطون و ارسطو۔

۴۔ عیون المسائل و تلخیص العلوم کہ در آن تقسیم علم بہ تصور و تصدیق ذکر نموده۔

۵۔ مقالہ در بیان اینکه لفظ عقل بشری معانی استعمال می شود۔

۶۔ مقالہ در بیان اغراض ما بعد الطبیعہ۔

۷۔ مبادی آراء اہل المدینہ۔ این رسالہ در یورپ و مصر طبع شد درین کتب خانہ
 بر نمبر ہائے ۱۲۵-۱۵۲ و ۱۵۳ آہن فن فلسفہ موجود است۔

۸۔ السیاسة المدینہ۔

مقالہ، اسکیزر فرودی یک رسالہ در ذکر مبادی کل موافق مذہب ارسطاطالیس۔

یک تعلیق شیخ ابی الفرج الباقین النضرانی در بیان مراتب عقل۔

از سلیمان محمد بن بہرام بخری چہار رسالہ۔

۱۔ مقالہ در بیان اینکه اجرام علویہ صاحب نفس ناطقہ ہست۔

۲۔ مقالہ در بیان محرک اول۔

۲۔ مقالہ بعض حکماء در بیان معلومات نفس۔

۴۔ مقالہ در بیان کمال خاص نفس انسان۔

ایک مقالہ ابی الخیر حسن بن سوار۔ در بیان آثار متخلیہ در جو مثل ہالہ گرد قدر و قوت و قوت

وغیرہ۔

رسالہ مجموعہ شماراواب مختصر کتاب بدنی دران ہجده باب بست۔
نسخہ موجودہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۳۷۱ فی فلسفہ مخزون است نسخہ قدیمہ بخط نسخ مکتوبہ
سال یکہزار و بست و دو ہجری قمری ابو الفاسم الموسوی الابرقوی است و نام کاتب در آخر
مقالہ جالیونوس بر خاتمہ ورق ۳۰۵ نوشتہ است۔ قبل ازین در ہیچ رسائل مجموعہ نام کاتب
غیر مرقوم است۔ اما بلاخطہ مجموعہ مذکورہ معلوم می شود کہ جملہ رسائل بخط کاتب واحد است
و در صفحہ اول ورق اول مجموعہ فہرست جملہ رسائل نوشتہ کہ تعداد آن چہل و سہ نوشتہ است۔
اما چون وقت تحریر فہرست ہذا من بندہ عاصی ورق گردانی نموده جملہ رسائل را بحیثہ تحریر
آوردہ شمار کردم سی و دو رسالہ درین مجموعہ مجلد است۔

و در اول مجموعہ چند مواہیر ثبت است۔ یکے ازان ہر مدور کہ دران نوشتہ است
”غایت خان شاہ جہانی شائستہ“ و چند ہور دیگر است کہ بخوبی خواندہ نمی شود۔
و بر صفحہ ثانیہ ورق اول ہم یک ہر است۔ و بر صفحہ اول ورق دوم دو ہر ثبت است۔
کہ خوب خواندہ نشد۔

جملہ اوراق مجموعہ سہ صد و ہشت۔ و بطور فی صفحہ بست و ہفت۔

مقالہ اسکندر فردوسی

در بیان عقل

ملک اسکندر رومی درین رسالہ درجات و تعداد عقل موافق مذہب ارسطو بیان کرده
 گفتہ کہ عقل بی باشد -
 یک عقل ہولائی -
 دوم عقل مدرکہ -
 سوم عقل فعال -
 رسالہ یک ورق است و شامل مجموعہ نمبر ۱۷۳ فن فلسفہ است -

مقالہ اولیٰ من کتاب ارسطوطاليس معروف بالف صغریٰ شرح الحی بن علی

از جملہ مصنفات حکیم ارسطو یک مقالہ است کہ گاہے آن را بہ کتاب الالہیات تعبیر
می نمایند و گاہ بہ الکلام علی کتاب الحروف۔ و در یونانی نام آن سطا طاقوسیفاست۔
اسحاق بن حنین یحییٰ بن علی واسطاس الکندی و ابو بشر متی حنین بن اسحاق در زبان
عربی ترجمہ مقالہ نموده۔

فہرست کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۴۰۲ فن فلسفہ مرتب است بخط نسخ معمولی جدید بخط
مکتوبہ سلطنتیہ لیکن اردوہ محدود و چارہجری است۔
نام کاتب مرقوم نیست۔ جملہ صفحات نو و دوسہ و سطور فی صفحہ نہ۔

عجائب المخلوقات وغرائب الموجودات

ک

ان کتاب بزبان عربی است۔ حسب تحریر حاجی خلیفہ در کشف الطنون مصنف آن
بر بیان محمد بن محمود الکوفی القزونی متوفی ۷۸۱ ھ شمس و ہستار و دوجہری است
ن گسٹیوس فلوجل صاحب مصحح نسخہ کشف الطنون طبع لندن نسبت بہ محمد بن محمد بن محمد
قزونی می کند و می گوید کہ این نسخہ کہ دران نام مصنف محمد بن محمد قزونی نوشته نرزم
وجود است۔

نسخہ کہ بندہ در رسد و تحریر حال آن ہستم آن ترجمہ فارسی است۔ ملا عبد الرشید المدعو
بازید البسکی بزبان فارسی ترجمہ نموده و بنام عزیز الدین شاہ پور بن عثمان مضمون نموده۔
ین نسخہ در فن فلسفہ بر ہنر (۳۵۴) کتب خانہ آلفیہ مرتب است۔ خط نستعلیق کاغذ غما
نقہ مصور با تصاویر دستی۔ مکتوبہ سال یکہزار و شصت و یک ہجری است۔ نام کاتب در آخر

نہر نشدہ ۳۶۳
بلکہ اوراں سہ صد و شصت و سہ ہست۔ و بطور فی صفہ ثبت می باشد۔

خطبہ کتاب ہمان خطبہ اصل کتاب عربی است۔ و آن این است۔
"العظمة والكبرياء جلالاتك يا قاهر الذات الخ"

تاب محتوی است بر چہار فائدہ کہ اوران معانی عجائب و غرائب و دیگر
در بطور مقدمہ نوشتہ۔ بعد ان کتاب را بر دو مقالہ و خانمہ تقسیم نموده۔

مقالہ اول مشتمل است بر بیان علویات و دران سیزدہ نظر است۔ و در نظر
نظر اول تا نظر یازدہم۔ حال ہر فلک از فلک قمر تا فلک الافلاک تحریر نموده و بطور
ہر یک فلک نسبت کردہ۔

و در نظر دواز دہم مکان سموات یعنی عالمک و انواع و اقسام او نشان ذکر کردہ۔

۱. در نظر سیزدهم ذکر زمان و در زمان هشت فصول قرار داده است.

فصل اول حقیقت زمانه.

فصل دوم اقسام زمانه.

فصل سوم فضائل اقسام و خواص آن.

فصل چهارم مشهوره است.

فصل پنجم مشهوره است.

فصل ششم مشهوره است.

فصل هفتم اصول زمانه.

فصل هشتم اقسام و خواص که متعلق است به مکررین.

مقاله دوم در تعلیقات مشتمل بر پنج نظر.

نظر اول عناصر.

نظر دوم در کرده نادر.

نظر سوم در کرده هوا.

نظر چهارم در کرده آب.

نظر پنجم در کرده زمین. و در این سیزده فصل است.

فصل اول در حقیقت زمین.

فصل دوم در ریاست زمین.

فصل سوم مقدار جرم زمین.

فصل چهارم ارباب زمین.

فصل پنجم اقلیم زمین.

فصل ششم زلزله و خف.

فصل هفتم در بیان اینکه زمین کوه شود و کوه زمین گردد.

فصل هشتم در ذکر کوه پامرتب بر تریوف مجده.

فصل نهم در تولد انهار

فصل دهم در خواص انهار و عجائب آن مرتب بر حروف مجمه -

فصل یازدهم در تولد عیون -

فصل دوازدهم در خواص عیون و عجائب آن مرتب بر حروف مجمه -

فصل سیزدهم در خواص ایار و عجائب آن مرتب بر حروف مجمه -

نظر ششم در مولدات و آن سه قسم است - معدنیات - نباتات - حیوانات -

در معدنیات سه قسم است - و در نباتات دو قسم است -

و حیوانات مشتمل است بر هفت انواع -

نوع اول انسان -

نوع دوم حیوان وحش -

نوع سوم دواب -

نوع چهارم انعام -

نوع پنجم سباع -

نوع ششم طیور -

نوع هفتم هوام و حشرات -

خاتمه در بیان حیوانات عجیبه الاشکال و غیر بقیه الوجود -

مخفی مانده که این ترجمه فارسی مع تصاویر در سال ۱۲۶۲ هجری به چاپ نکل و بطهران طبع شده -

و در کتف در مطبع نو لکثور هم با تصاویر طبع سنگ چاپ شده -

و اصل کتاب عربی بوجه علامه و ثقله صاحب در شهر غوغوغ در سال ۱۲۴۹ هجری طبع شده - رنوخ

آن درین کتب خانه آصفیه برتبر ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ فن جغرافیه موجود است - جلد صفحات

آن (۲۵۲) است و در آخر یک مقدمه بزبان عربی طبع شده -

و در قاهره بر حاشیه کتاب حیوة الحیوان در سال ۱۲۵۰ هجری طبع شده -

و هم اصل کتاب عربی عجائب المخلوقات را بزبان عربی و اکثر اینها در سال ۱۲۶۵ هجری ترجمه نموده طبع کرده -

الحسنة الوترية في ملح خيال البرية

تصنيف شيخ احمد بن علي الحضرمي - شيخ علمه من ان ثمة راجعت عجيب نظم نموده -
در هر بند غمسه در شروع مصرعه چهارم از يك حرفت يتكند معنی غمسه اولی از الف
وبعد آن با دو حوده بعد آن تا وقت ثانی و بعد آن تا ثلثه تا آخر یا و ثلثه تا ثانیه
و برای هر حرف پنج است یک بند نظم کرده یعنی بند های که شروع معتر
چهارم آن از الف می شود و برای آن است و یک بند پنج مصرعی نظم کرده و تا و
آخر حرف یا و ثلثه همین رعایت ملحوظ داشته - اول غمسه اینست -

اقول وباسم الواحد الفرد ابتداء : هـ یا الله ربی ورب کل موجود
ونفی الثناء فی الهاشمی محمد : الله لا اله الا هو مثل محمد
بنی له فوق الانام له

بند دوم

بنی کریم الکلف فی کل حاله : وصول وطبع طیب فخاله
یلوح کبدر التعم فی وسعیه اله : بنز علیه رحاته من جلالة
مضی علیه بحجة وبها

نسخه کتب خانه اصفیه که بر فهرست من تصايد مرتب است خط عرب نسخ مرصع
هر بند خط غلیظ غرور و یک شعر آخری در یک خط غرورانی بخط علی کتوبه سال
هشت صد و شصت و چهار بجری بخط علی بن عبد الله بن شرف الدسوقي و بر صفحه اول و در
دوم یک مهر مدور بنام عبداللطیف بنده شاه جهان ثبت است سند بظاهر و دان

کنده نشده و بر صفحه اول ورق اول این جبارت تحریر است -
 منجم کتب موقوفه قصاید عربی در لغت رسول قرشی بخط نسخ خفی و حلبی ۱۲ سطری آبر سید
 اندک کرم زنده تحریر ۸۶۳ هجری و تین و ثمانیایه جلد قوی ابی شهر شوال ۱۲۸۵ هجری
 جلد اوراق یکصد و یک و سطور فی صفحه ۱۲ -

دیوان عبد الرحیم البرعی

بزرگان عربی محض تصاید مدحیہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تصنیف عبد الرحیم بن احمد البرعی البیسی العارف باللہ کہ کئی از علما عارفین در قرن خاس ہجریہ بودہ -
اول این است -

نسخہ موجودہ کتب خانہ انجمنیہ کہ بر نمبر ۹۹۱ فن تصاید مربوط است بخط نسخ صاف نام
کاتب و تاریخ کتب در آن مرقوم نیست - و در آخر مرقوم است کہ -
و دقم ما وجد من القصائد للشیخ عبد الرحیم البرعی تغلہ اللہ برجمہ
و بعد از نوشتہ است -

”وینلوا ایضاً ما وجد من الالہیات و التوسلات لمولایہ والاستغاثات
والاعتراف بذنبہ و حامد المولایہ وینلوا ایضاً قصیدہ معاتبہ فیہا نفسه وینلوا
فی فضل الرغائب وینلوا فی الرغیبات وینلوا القصائد الصوفیات -

ازین عبارت ظاہر است کہ دیگر حصص این دیوان در الہیات و توسلات و در
اعتراف بہ گناہان و در مواعظ و در مضامین تصوف بودہ کہ درین نسخہ نوشتہ نشدہ -
جلد اوراق این تصاید یکصد و بیست - و بطور فی صفحہ ۱۱۱
کتاب بار ہا در مطابع ہند و مصر طبع شدہ است -

شرح لامیه العجم

وزیر موبدالدین فخر کتاب ابواسمعیل حسین بن علی اصبهانی فقی مشهور به طغرائی
متوفی ۵۱۷ هـ در بغداد در سال پانصد و بیست و پنج هجری یا پانصد و چهارده هجری باختلاف روایا
یک قصیده لامیه نظم کرده که در آن نکاتیت زمانه و پریشان حالی خود بیان نموده وقت
تصنیف این قصیده عمر طغرائی از شصت سال متجاوز شده بود.
اول قصیده ازین بیت است.

اصالة الراي صالتي عن الخلل وحلية الفضل راقتني لذى الحلل

در محبوب الالباب گفته.

قصیده لامیه العجم از عمید الملک فخر الکتاب ابواسمعیل الحسن بن علی بن محمد بن عبدالصمد
به موبدالدین الاصبهانی الفقی المعروف به طغرائی وے وزیر سلطان مسعود بن محمود سلجوقی
بود نسبت وے به طغرائی ازین جهت است که فوق بسم الله از قلم چوب نفوت الملک
الذی صدر الکتاب عنه بر هر کتابت خودی نوشت. ابن اثیر صاحب کامل گوید وے
در فن کیمیا قدرت کامل داشت چنانچه رد احوال شیخ الرئیس که شفا است نوشته. ازین مینا
مدینه العلم نسب وے گوید کان عزیز الفضل لطیف الطبع فاق اهل عصره
بصنعة النظم والنثر وله حیوان شعر جید ومن محاسن شعره القصیدتی
المعروفة بلامية العجم. سلطان مسعود بن برادر خود سلطان محمود جنگید و شکست یافت
سلطان محمود بعد از فتح طغرائی با تهاجم اتحاد در سلطنت قتل کرد و در آن زمان عمر وے شصت
رسیده بود.

هر زمانه و کملاء هر قرآنه بشرح گردیدند اول کیکه بشرح آن پرداخت صلاح الدین
خلیل بن ایبک الصفدی متوفی هفت صد و شصت و چهار هجری است نام کن شرافت

المجموع فی شرح لامیة العجم قرار داده و در شرح مذکور علاوه شرح ابیات مضامین مختلفه متنوعه
وارد نموده تا اینکه شرح مذکور مجموعه غرائب و احسن مجامیع شده - بعد از آن علامه شیخ کمال الدین
بن موسی الدیمیری متوفی ۷۳۹ تسع و ثلاثین و سبعایه این شرح را مختصر نموده زواید و نواید
و غرائب و عجائب که از شرح قصیده غیر متعلق بوده همه را حذف نموده یک شرح
مختصر از آن انتخاب نموده و خطبه این خلاصه همان خطبه اصل علامه صفدی وارد کرده -
حاجی خلیفه برائے قصیده مذکور شروع ذیل علاوه شرح علامه صفدی و علامه دیمیری
ذکر نموده و اسامی شارحین این است -

ابو البقا عبد اللہ بن حسین الحسری متوفی ۶۱۶ هـ -
اوئیق بدر الدین محمد بن ابی بکر بن عمر المالکی الدامینی متوفی ۸۲۱ هـ -
علامه ابن جماع نحوی هم شرحی بر آن قصیده نوشته خدمت سلطان ابو العباس احمد
الاشرف محمد بن محمد بن بدیع بنشیل نموده نام این شرح ایضاً البیہم من الایمة العجم است -
علی بن قاسم طبری حل البیہم و المعجم فی شرح لامیة العجم شرحی نوشته -
شیخ جمال الدین محمد بن عمر بن مبارک انحضری شرحی نوشته نام آن نشر العلم فی شرح
لامیة العجم است -
علامه حسین کفوی یک شرح نوشته و در آن از شروع صفدی و شرح مکتبی جلال الدین
مدنی اخذ نموده -

جلال الدین محمد بن مبارک انحضری الحنفی در سطرطنیه در سال نهصد و شصت هجری
برای آن شرحی نوشته -

درین کتب خانه آصفیه چهار نسخه قلمیه و سه نسخه مطبوعه شروع لامیة العجم موجود است
اما نسخه قلمیه پس نمبر ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ مخزون است -

اما نسخه نمبری ۲۹ پس شرح علامه خلیل بن ابی بکر الصفدی المتوفی ۶۳۲ هـ از اول
یک صفحه خطبه و خطبه ناقص است بخط عرب نسخه قدیمه صحیحه مکتوبه نهصد و هشتاد و سه هجری
عظم جواد بن قسیم شاهی است

جله صفحات ۴۵-۱۰ و سطورنی صفحه ۲۱-
نسخه نمبری ۵ تصنیف علامه شیخ کمال الدین محمد بن موسی الدیمیری متوفی ۷۴۹ هجری
ست که از شرح علامه صفدی شخص ننوده-

این نسخه بخط عرب مکتوبه قدیم است نام کاتب سال کتابت در آن مذکور
نشده اما بدانست حقیر اگر مکتوبه سه صد سال باشد عجب نیست - جمله اوراق آن
۴۸ سطورنی صفحه ۲۵ و نسخه نمبری ۶۸ هم همان شخص علامه دیمیری است بخط دو کاتب
خط نسخ از اول تا ورق ۳۲ خوش خط بخط یک کاتب و از ورق ۳۳ تا آخر خط طبعی
معمولی عالمانه مکتوبه بستم محرم سال یکیزار شصت و نه هجری از نسخه خود مصنف علامه
دیمیری منقول شده -

و درین نمبر ۶۸ پنج قصاید دیگر شامل است نام شایح و کاتب و سال تحریر در آن
مذکور نیست - و الثمرات الشهیه من فواکه الحمویة تصنیف ابوبکر بن حمزه نام کاتب
احمد بن ابی بکر شخان است در هفدهم محرم سال یکیزار و شصت و نه هجری
تحریر نموده و کتاب در نحو فی مباح الملك المنصور غازی بن ارتق تصنیف فاضل
ادیب صفی الدین خنی هم شامل است نهم مکتوبه سال یکیزار و شصت و نه هجری
نظم احمد بن ابی شخان است -

و مثلثات تصنیف العلامة القطب الربانی ابوبکر عبداللہ بن علی بن عبداللہ المولوی شافعی -
در آن الفاظ که شروع حروف آن به حرکات زیر و زبر و ش خوانده می شود و معنی آن
بوجه اختلاف حرکات مختلف می شود جمع کرده بسلک نظم کشیده نام کاتب و سن کتابت
مرقوم نیست - و در آخر قصیده ابوسعود است -

نسخه نمبری ۴۴ بخط عرب معمول نهایت مختصر و مفید است اولش این است -

قال الأستاذ الوزیر مویدا الدین فخر الکتاب ابواساماعیل الحسین بن
علی الاصبی مانی المنشی المعروف بالطغرائی و هذا نسبة الى من يكتب
الطغراء هي الطرة التي تكتب في أعلى الكتب فوق البسطة بالقلم الغليظ

تضمن بعون الملك والنا بدو هي لفظة اعجمية هذه القصيدة ببغداد
سنة خمس وخمس مائة يصنف حاله ويشكو زمانه وقيل سنة اربع
عشر وقيل ثمانية عشر وخمسة مائة وقد جاوز الستين.

اما نام این شرح و اتم تاج بحقیق دریافت نشد.

نسخه موصوفه مکتوبه بکهنه از و شصت و نه است ۶۹۰ کلمه جمله صفحات ۸۰ و بطور فی صفحه ۷۱ اوست
نسخه مطبوعه که بر نمبر های ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ فن قصاید مربوط است بس نمبر ۳۱ و ۳۲
شرح علامه صفدی است در دو جلد که در عصر در بال بکهنه از و دو صد و نود چاپ شده-
ونمبر ۳۱ و ۳۲- هر دو مطبوعه یورپ مع ترجمه فرنج است.

المنهج المکیه شرح الحمزیه

اصل قصیدہ ہمزیہ در مدح خیر البریہ تصنیف صاحب قصیدہ بردہ است کہ
 اسم شریف او شان شیخ شرف الدین ابو عبد اللہ محمد بن سعید الدوالمسی ثم البوصیری متوفی
 سال ششصد و نود و چہار ہجری ۶۹۲ م است۔
 علامہ شیخ احمد بن حجر البیہقی الکی متوفی ہشتاد و سہ ہجری ۸۵۳ م بر آن شریعے
 نوشتہ۔ نام آن منہج مکیہ قرار دادہ۔
 او ش این ست۔

الحمد لله الذی خص نبینا محمد اُصلی الله علیہ وسلم بکتاب الخیر
 الفصحاء و اعجاز البلغاء عن البقرة بمثل اقصی سورۃ من سورۃ بل آیۃ من آیاتہ
 و نجوا مع الکلم و بدیع الحکم و عظیم الخلق فی سائر اقوالہ و افعالہ و خرق لہ
 خوارق الوجوب بمعجزہ یعرب العقول و قصر عن احصائها استقصاء الملائکین
 بسیرۃ آیاتہ و بخصوصیات قطب الحلال ان یصلوا الشاؤ و عن و کمال
 شرفہ و شرف کمالاتہ۔

نسخہ کتب خادہ آصفیکہ بر نمبر ۲۴۷ فن قصاید مرتب است نسخہ قدیمیہ صحیحہ بخط عرب
 نسخہ کتبویہ کبیر از رجبیل و سہ ہجری در فہر صفا نوشتہ شدہ است و این نسخہ منقول است از
 نسخہ کتبویہ ۹۹۷ م۔
 جلد او راق ۲۴۰ و سطور فی صفحہ ۲۳۔

منقبت مہدی اقبال

حیدرآبادی دکنی

زبان فارسی بصورت بیاض - درین مجموعہ قصاید مرح البیت رسالت و مرثی
حضرت خاکی کل عابد الشہداء امام حسین علیہم السلام می باشد - از مصنفات سید مہدی
اقبال است کہ از زمانہ سلطنت قلب کشاہیہ خاندان اوشان مشہور و معروف است
و تا حال اولاد و احفاد شاد درین حیدرآباد در کوچہ ایرانی می باشند و در عشق محمد و
ابین مجالس عزائے جناب امام حسین علیہ السلام در خانہ شان منعقد می شود خصوصاً
مجلس یوم عاشورہ و ابین مجمع کثیر منعقد می شود -
شرح کتاب این است -

در محرم ظلم بے پایان شدہ روز دہم : از غربان نخست همان شدہ روز دہم
وصل حق و خبر بران شدہ روز دہم : صنوبر میدان زخون افشان شدہ روز دہم
خانہ خیر الوری ویران شدہ روز دہم
نسخہ کتب خانہ اصفیہ کہ بر نمبر ۱۹۹ فن قصاید مربوط است بخط عادی نستعلیق بصورت
بیاض است - سال کتابت و نام کاتب بر قوم نشده -
جلدہ اوراق ۱۵۲ و سلور فی صنو مختلف -

کتاب المستجد من فعلات الاجواد

تصنیف قاضی ابوالحسن بن ابی القاسم علی بن محمد بن ابی النعمان داؤد بن ابراہیم التتوفی
التتوفی سنۃ اربع وثمانین وثلثمائة ہجری است۔ اوّل این است۔
”الحمد لله ذی الجود والکرم ومسبح الالاء والنعم وصلى الله على خير
من بشى على قدم محمد المبعوث الى سائر الالام وعلى آله واصحابه وازواجه وسلم
امرت المال الله فى النعم عمرک وحسن التقى عملک وبلغک فى السلامة املاک
وختم بالصالحات اجلاک ان اجمع لك من اجنار الاجواد اجودها ومن
فعلات الکرام استلها وابعدها فصارعت على تقصيرى الى الامثال وتحت
ما سعى فى الحال مما احسبه يستفز القادى والسامع ويقع من القلوب ارفع
المواقع وانفته کتابا سميت المستجد من فعلات الاجواد فاجوان يكون المقصد
مطابقا لغرضک موافقا لما يستحسن سابقا وما توفى الا بالله عليه توکلت و
اليه انیب الخ“

درین کتاب حکایات جود و سخا و بذل و عطا و مواسات و مواجات و تادی و حقوق
ناس عموما حقوق برادران اسلامى و صلہ ارحام از مشایر اهل اسلام صادر و ظاهر شده
بیان نموده۔

و شروع از حکایت شب هجرت جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نموده
قصہ خوابیدن جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیه السلام بر بستر آنحضرت صلعم و در آن
حضرت رب عزت از جبریل و میکائیل که آیاتی تواند شنیدگی از شارب دیگرے جان خود

فدا نماید و انگار این هر دو فرشتگان و ارشاد و حال جناب امیر که ببینید علی را که بخون
و خطر و بلا تامل و تردد در می شده که عوض رسول من محمد گشته شود و جهان فدای او نماید و
نزول هر دو فرشتگان موصوف و قیام جبرئیل بر بالین جناب امیر المؤمنین و قیام میکائیل
در مابین و گفتن شان بحج لك باین ابی طالب ییاهمی الله بك انزلک و نزول
آیه من نفسه ابتغوا مرضات الله والله رؤوف بالعباد - ذکر کرده -

و جلالت شان و علو مکان مصنف علامه پس بملاحظه کتاب دفیات الاعیان علامه
ابن خلکان ظاهر و باهر است -

خلاصه کلامش این است که از مصنفات علامه تنوخی کتاب الفرج بعد الشدة و دیوان
شعر و کتاب سوار الحاضر و کتاب استجاد من فعلات الاجاد است و ولادت او در
سال سبع و عشرين و ثلثمائة در بصره واقع شد و در سال اربع و ثمانین و ثلثمائة فوت شد -
نسخه کتب خانه اصفیه که بر نمبر ۸۵۰ فن قصص مرتب است بخط نسخ جدید بخط
منقول است از نسخه مکتوبه بهشتیه نهصد و نود و نه هجری که بقلم سلیمان بن حسین بن حاتم شلمی
نوشته شده بود و تاریخ کتابت و نام کاتب این نسخه بس غیر مکتوب است -
جمله صفحات دو صد و نه - و بطور فی صفحه پانزده -

مجمع الامثال

علامہ محمد علی جبل رودی در سال یکہزار و پنجاہ و چہار ہجری در حیدرآباد دکن زمانہ سلطنت سلطان عبداللہ قطب شاہ و پیشوائی میرجنگلی و وزارت شیخ الاسلام و المسلمین علامہ محمد انوار الشہیر باہن خاتون تصنیف نمودہ و امثال اہل فارس درین کتاب جمع نمودہ۔ و کتاب را بر سبت دہشت فصول بہ حروف تہجی مرتب کردہ در ہر فصل امثالیکہ شروع از ان حروف می شد و رلان ہر قوم ساخت۔ یعنی امثالیکہ از الف شروع می شود در فصل اول و امثالیکہ از حروف باء موعودہ شروع می شود در فصل دوم و بہین طریقہ تا حرف یاء منافیہ۔ و ہر مثل کہ موافق آن آیتے ان آیات قرآنی یا حدیثی یا حکایتے از حکایات انبیاء و صلحا یا قہ شدگان را ہم در تحت ہمان مثل ذکر نمودہ۔
خطبہ کتاب این است۔

”سپاس بجد و تائیس بیعدوبے مثلے را سرود کہ بایامی دلکشائی و لکشی و لکشی الالعی
رایات و کنایات جہان را در مبادی دین مبین برافراشت و بابتارت بابتارت
ان اللہ لا یستی ان یضرب مثلاً ما بعوضۃ فافوقہا اعلام امثال ما نزال و ارسال
منظر انظار و اعتبار اختیار و اشرار و اداشت فاما الذین امنوا فیعلمون انہ الحق من ربہم
واما الذین کفرو فیقولون ماذا اراد اللہ بعدا مثلاً یضرب بہ کثیراً و یعدی
بہ کثیراً و ما یضرب بہ الا الفاسقون و یروون ما معدود از محمود و نامحور و روح بر فنی محصور
انا ارسلناک مثلاً مبشراً و نذیراً و انما الی اللہ باخذہ سراجاً منیراً“
و بعد حمد و صلوة در اول کتاب می گوید۔

”اما بعد این حقیر بے استطاعت و فقیر بے بصاعت مزودی خاک بے و جودی محمدی
جبل رودی بسمع از باب دانش و دانش میرساند کہ بتلخیص ہزار و پنجاہ و چہار ہجری موافق آیتیکہ

ان المتقين في مقام امين بحسب تقدير و اراده ملك قدیر در زمان سعادت آوان
سلطنت ابرموند و روزگار فرخنده آثار شهنشاه ارجمند قطب فلک هدایت و شهر یاری
ضرب المثل توانم و رافت و جهان داری ناسخ افسانه حاتم مجود کرم استشهاد و حکایات آداب
خسروی به علو هم طرازنده تخت بلند پایه سلیمانی برآزنده در بهیم جهان بخشی و جهان بینی سه

شاهنشسته بارگاه عالم : اونیگ نشین ملک آدم

الموید من عند الله سلطان عبدالله قطب شاه خلد الله ملكه و سلطنته و افاض علی العالمین بره و
احسانه بهدایت حشر توفیق علی الاطلاق و دلالت کرم رب النفس و آفاق بدار سلطنته
حیدر آباد خلد بنیاد صانه الله تعالی عن الفتن و الفساد کما جمع فضلا و مدرک علماست گذار این
بنده بمقدار اتفاق افتاد و از جمله علمای صاحب کمال سخن سخنان مدیم المثل در مجلس شریف
مجلس مفت پیشوای دیوان و یگان زمان افضل اعلام و المتبحرین علم افضلا و المتحققین شیخ الاسلام
المسلمین امجد الذین فنون الشیخ محمد خاتون که صد و بیست و یک سال با سلطنت وزیر و شیر صاحب
تدبیر شهنشاه آفاق ست مشرف گردید و همواره از خرمین افضال آن قدوه ارباب
کمال خوشه چین بود و از محکوه آن مصباح انوار معانی اقباس هر گونه فیوض می نمود و بخت
نسخه کتب خانه اسمفیه که در فن تخصص بر نمیر ۱۱۲ مخزون است بخط تعلیق صاف تام کاتب
و سال کتابت در آخر نوشته نشده - جمله اوراق یکصد و پنجاه و شش و بطور فی صفحه نوزده و نیم
موصوفه از کتب خانه حکیم شیخ الدد الکهنوی است که از اطباء الکهنوی بود و هر سرشان حکیم
منظر حسین خان و عبارت تملیک نوشته منظر حسین خان موصوف بر ورق اول کتاب
موجود است - دهم بر ورق اول نوشته است -
"بفرمایش سلطان ملک قطب شاه دکنی"

شمس النصیح

بزبان اردو یکصد و پنجاہ و دو حکایات مشتمل بر وعظ و پند۔ بزرگے در شہر حیدر آباد دکن
حسب فرمائش نواب فلک جاہ امیر کبیر کس الامرا در سال یکہزار دو صد و شصت و بیست و ہجرت
جمع نموده۔

اول این است۔
دوسترا و ارجمندہ خالق اکبر ہے کہ جس نے وجود خاک کو قدرت سخن گوئی اور سخندانی
دی اور قابلِ نعمت وہ سرور کائنات ہیں کہ جس سے کتاب دین اسلام کے ساتھ اتحاد
ہدایت کی مرتب ہوئی ابا بعد اہالیان و ائیل پیش پر مخفی نہ رہے کہ یہ ایک رسالہ
چند حکایات فصیحہ آئینہ حسب الحکم نواب صاحب قبلہ نواب کس الامرا بہادر
امیر کبیر مدظلہ العالی کے سن بارہ سو اوتتہ ہجری میں مرتب ہوا الحمد للہ رب العالمین۔
سنو کتاب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۲۴ فن قصص مرتب است بخط مستطیل معمولی۔ نام کاتب و
سال کتابت در آخر مرقوم نیست۔
جو صفحات سہ صد و شصت و یک و بطور فی صفحہ یازدہ۔

اجلة التائيد شرح ادلة التوحيد

علامه علی بهائی اہل یک رسالہ بزبان عربی در دلائل توحید نوشتہ نام آن احالة التوحيد
کرده بعد آن بران شرح نوشتہ نام آن اجلة التائيد قرار داد۔ این بہان شرح است۔
اول این است۔

”الحمد لله كل على الانسان نعمه بالعرفان فتفتح عليه خزائن الكشف والبيان
ولا يدرك باحالة العقل من القليل واللاستغناء والبرهان بعد ما انشأ البعافى القول
الذى هو المعجزة الباقية على ملأ الارض لالزمان الخ“

نسخہ کتب خانہ تصنیف کہ بر نمبر ۱۱۲ فی کلام مربوط است قطع خورد کاغذ خان بلخ بخط
عالمانہ است نام کاتب ابو محمد ہدایت اللہ افغانی الہاشمی اصفہانی است سال کتابت
مرقوم نیست۔ جلد اوراق آن شصت و یک۔

وسطور فی صفحہ ۴۲۔ نوژدہ بطور بعد آن ہندہ سطر۔ و آخر صفحہ ۴۳۔ ۶۱۱ خط و یکریست۔
و ہمراہ این شرح حاشیہ مولانا صدر الدین شیرازی بر رسالہ اثبات واجب تصنیف علامہ
دوانی ہم بخط ہمان کاتب مجلد است۔ جلد اوراق آن ۳۳۔ وسطور فی صفحہ نوژدہ۔

و ہم حاشیہ ملا فخری بر رسالہ اثبات واجب علامہ دوانی درین مجموعہ مجلد است بخط
ہمان کاتب۔ جلد اوراق آن بست و نہ وسطور فی صفحہ نوژدہ۔
یکہزار و بست و یک نوشتہ است۔

اشارات المرام من عبارات الامام

تصنیف کمال الدین احمد القاضی حاتم الدین حسن بن شیخ سنان الدین یوسف البیضا
قاضی کنگه که در سال کبیر از ویشاد و چهار هجری در مکه معظمه زاد یافت و تصنیف کرده -
اول کتاب این است -

«حامداً لمن شیدا اصول الدین بمجملات کتابه المبین ومصلیاً علی
من سدد قوائمه الیقین بمبینات خطابه الملتین وعلی اله وصعبه العادین
الی سنن سنة راعین والائمة التابعین لهم باحسان الی یوم الدین الامین
سابقهم فی الظهار بالشد وین امام الائمة الی حنیفة الکوفی الکرمه الله
فی علین حیث اهل الاعلی اصحاب المتقین فی الفقدا الکبر والفقدا الابط
والرسالة وکتاب العالم والوصیة المروية فی کتاب المحققین من المتقدمین
والمتأخرین وھی طوالع مسائل یشرقی بیجتها وجہ الیقین ومطالع لآل یهدی
بلعائها الی دقایق اصول الدین الخ»

موضوع کتاب اینکه از امام عظم ابوحنیفه آنجه که در فقه اکبر و فقه ابط و رساله و کتاب العالم
و مصیبت ایام موصوف از خاتمی دینی و عقاید اسلامی مذکور شده - مصنف دین
کتاب شرح تفصیل آن کلام نموده و چونکه در کتب مذکوره این عقاید و غیره متکسر و مجامع
نبود و شایع همه آنها را مرتب جمع کرده - شرح نموده -

توضیح کتب خانه آصفیه که بر نمبر ۲۴ فی کلام مخزون است بخرنخ صاف است
نام کاتب و سال تحریر و آن مرقوم نیست اما از توضیح مصنف منقول معلوم می شود -

چنانچه از عبارت خاتمه ظاهر است :-

فقد تم شرح الالعیات تجاء بیت الله الحرام علی ید مولف
 الفقیر الی الله تعالی کمال الدین احمد بن القاضی حسام الدین حسن بن الشیخ
 سنان الدین یوسف البیضاوی قاضی امکه المکرمة اکرهم الله سبحانه
 بفضله فی دار المقام مستهل لیل لال رمضان من شهر رابع و ثمانین و الف
 من الاعوام من هجرة النبی الکریم المبعوث رحمة لالانام علیه و علی اله و صبه
 الکرام افضل التحية والسلام الی یوم القیام الحمد لله رب العالمین :-
 جمله اوراق نسخہ یکصد و شصت و یک و بطور فی مفرغ است و یک -
 و این نسخہ از کتب خانہ مولوی حسن علی است کہ در حیدرآباد دکن بودند و مهر مولوی صاحب
 موصوف در آخر ثبت است - دران "محمد حسن علی" کلمہ نوشته است -
 و یک مهر بر صفحه اولی ورق اول ثبت است دران "کفی بالله نصیرا و ستیلا"
 کنده است -

کتاب اضواء البهجة فی ابراز دقایق المنفجة

ابو الفضل یوسف بن محمد بن یوسف التوریزی متوفی ۱۳۱۰ هجری قمری و سیزده هجری
یک قصیده در عقاید اسلامیہ درسی و بیخ شعر نظم نموده نام آن قصیده منفرجه مقرر کرده -
علامہ اعلام دہر عصر و ہر زمان برائے این شروح نوشته اند چنانچہ اکثر شروح آن حاجی
خلیفہ در کشف الظنون تحت کفایت قصیده منفرجه بیان نموده بخلاف آن شروح این شرح است
کہ نامش الاضواء البهجة است کہ علامہ زکریا بن محمد الانصاری الشافعی متوفی ۱۱۱۰ هجری
و بست بخش ہجری در سال ہشتاد و ہشتاد و یک ہجری تصنیف نموده - شروع این
است -

”الحمد لله المفرج الكرب عقب الشدة المني المخلص عباده من
غلب الطم المعك والصلوة والسلام على سيدنا الانام وعلى اله وصحبه
الغفر للكرام وبعد فذل ما اشدت اليه حاجة المتغنين بالمنفجة قصيدة
الاكمل العلامة الخیر المتجمل لنعامة العارف بالله الرباني ابی الفضل بن محمد
یوسف التوریزی الاصل المعروف بابن النخوی الخ“

و مصنف علامہ بعد خطبہ از علامہ تاج الدین سبکی نقل نموده کہ علامہ سبکی این قصیده را قصیدہ
فرج بعد شدہ میفرماید و میگوید کہ درین قصیدہ اسم اعظم است و ہر کس کہ بدرگاہ جناب باری تعالی
بعد قرأت این قصیدہ دعا نموده دعائے او مقبول شد و شیخ و استاد دو والد من ہر گاہ بجانب
شدنی پیش می آید این قصیدہ را میخواند -

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۱۶۷ فی کلام منضبط است بخط عرب نسخ مکتوبہ سال

یک هزار و هفتاد و هشت هجری قمری شرف الدین بن عبدالرحمن است -
 جملة صفحات نود و هفت - و بطور تفصیل در دو -
 و در آخر آن چند قصاید دیگر متضمن عقاید مجلد است -

اعلام النبوة

تصنیف شیخ ابوالحسن علی بن محمد الماورودی الشافعی متوفی ۳۵۰ هـ چار صد و پنجاه هجری۔
در بیان دلائل و براہین اثبات نبوت۔ اول کتاب این است۔
”الحمد لله الذی احکم ما خلق الخ“

کتاب مرتب است برست و یک باب۔
باب اول در اوله۔

باب دوم در معرفت الہمبود۔

باب سوم در صحت تکلیف عباد۔

باب چهارم در اثبات نبوت۔

باب پنجم در مدت عالم و تعداد رسل۔

باب ششم در اثبات نبوت حضرت محمدی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

باب ہفتم در اعجاز قرآنی۔

باب ہشتم در معجزات محمدت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

باب نهم در اموریکہ از قسم معجزہ آنحضرت مشاہدہ شدہ۔

باب دہم در معجزاتیکہ از اقوال آنجناب مسموع شدہ۔

باب یازدهم در استجاب دعائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

باب دوازدهم در اندازات آنحضرت کہ بعد آنحضرت ظہور یافتہ۔

باب سیزدهم معجزاتیکہ در ہایم ظاہر شدہ۔

باب چهاردهم معجزاتیکہ در اشجار و اجار ظاہر شدہ۔

باب پانزدهم برانہا و سابقین بہ نبوت آنحضرت۔

التحفة السنية لمن يشتغل بشرح السنوسية

علامه ابو عبد الله محمد بن يوسف السنوسي متوفى او اخر صدى انهم بهجری یک رساله در عقاید اسلامیة نوشته که مشهور به عقیده سنوسی است
شیخ داود رحمانی شرح آن رساله فرموده نامش تحفه سنیة قرار داده شروع رساله ایست -

الحمد لله المختص بالوحدانية في الذات والصفات والافعال الذي
شهدت الكائنات بوجوب وجوده فنودى بالاکرام والجلال الخ -
نسخه موجوده کتب خانه اصفیه که برنمبر ۴۴۱۴ فی کلام مربوط است نسخہ قدیمه بخط عرب معرب
مکتوبه ۶۵ شکره کهنه از دشت پرچ بهجری است و ظاهر بخط مولف است - در آخر این عبارت
ذکور است -

تمت الکتاب المبارک بحمد الله وعونه وحسن توفيقه ولا حول ولا قوة
الا بالله العلی العظیم قال مولف وكان الفراغ من تبليغ بمتابعتي بعون الله و
عنايته بيد اضعف العباد وارجوهم توبة خصوصاً في المعاد المعترف بالذنوب
المعترف من الرحمة بالذنوب المتعلل بالعل ولسوف د معذمتهم من الخوف طلب
حسن الثواب ومصل امورهم كما مهمل بهذا الکتاب اللهم ربنا كما وفقتنا الوضع ما
الهمتنا تفضل علينا بالقبول واسترنا حين عرضنا والوصول واحفظه خالصاً محفوظاً
من نزعات الشيطان واقفع بهد من قراءه او كتبه او حصله او سمى فيه وكان الفراغ منه
حمله اوراق هفتاد و پنج - و بطور فی سنه ۱۲۸۱

جلال الفہوم فی تحقیق الثبوت و رویۃ المعلوم

مصنف علامہ شیخ ابراہیم بن حسن بن شہاب الدین الکردی الکوردانی الشہرزوری الشہرانی
مدنی متوفی ۱۰۱۰ھ بکھنارو یکصد و یک۔

یہ کتاب ہے کہ معدوم یا دو قسم است یکے معدوم محال یعنی وجود ان ممکن نیست مثل شریک
ری تعالیٰ۔ دیگر معدوم ممکن کہ اگرچہ این وقت موجود نیست مگر ممکن است کہ در وجود
آید مثل ممکنات قبل وجود شان۔

برگاہ این تفصیل دانسی پس بدان کہ در میان ممکنین این مسئلہ ہم در بحث می باشد کہ باری تعالیٰ
معدوم را می بیند یا نہ۔

س قاضی سراج الدین علی بن عثمانی الاوشی الفرغانی در قصیدہ خود گفتہ کہ معدوم مستحیل و غیر متحمل
نی باری تعالیٰ نیست چرا کہ علت رویت وجود است و آن در معدوم مفقود۔ پس

معدوم مرئی باری تعالیٰ نخواہد شد۔ مستحیل قبل وجود خود مثل عالم مرئی باری تعالیٰ بود
فرقہ مقتضیہ قابل اند کہ معدوم و غیر متحمل قبل وجود خود مثل عالم مرئی باری تعالیٰ بود
را کہ وجود او نزد باری تعالیٰ ثابت بود اگرچہ نزد ما وجودش ثابت نبود پس باین وجہ
مرئی باری تعالیٰ خواہد بود۔ و معدوم مستحیل مثل شریک باری تعالیٰ پس وجودش مطلق
بست نیست پس او مرئی باری تعالیٰ ہم نخواہد بود۔

و در جواب این قول گفتہ شد کہ علت جواز رویت معنی است نہ وجودی۔

و اگر وجود نفسی علت جواز رویت باشد لازم می آید که رویت بهشت را حاصل باشد
مالاخره چنین نیست پس ثابت شد که موجب جواز رویت وجود معنی است
نه وجود نفسی.

شخصی از مستفیدین مصنف استفسار این مسئله نموده - بجوابش مصنف علامه داد
تحقیق و تدقیق خود بابت مسئله مذکوره درین رساله داده - عملاً و نظراً و از اقوال متقدمین
بشرح و بسط بیان آن نموده -
اول این است -

«و الحمد لله الذی احاط بكل شیء علماً و هو علی کل شیء قدیر و القائل و ان
من شیء الا عندنا خزائنه و انه لیکل شیء قدیر بصیر صلی الله و سلم علی سیدنا
محمد لداعی الی الله باذنه السراج المنیر و علی اله و اصحابه صلاوة و تسلیماً فایض
البرکات علی الافاق و الانفس علی خلق بد و ام الله الفتح النصیر لما بعد
فقد سالت ایدک الله تعالی عما ذکره بعض شادحی العقیدة المسماة ببدا
الامالی للقاضی سراج الدین علی بن عثمان الوشی الفرغانی عند قول المتن و
ما لمعدوم مرئیا و شئیاً و من قوله و ما لمعدوم و المستحیل و غیر المستحیل
مرئیا الله تعالی لان علة جواز الرویة هو الوجود و المعدوم لیس بوجود فلم
یکن مرئیا لله تعالی و قالت المقنعية المعدوم غیر المستحیل کالعالم قبل وجوده
مرئیا لله تعالی لان وجوده ثابت عند الله تعالی لا عندنا فیکون مرئیا لله
تعالی بخلاف المستحیل کشریک الباری فان وجوده لیس بثابت اصلاً -

نسخه موجوده کتب خانة آصفیة در نمبر ۴۷ فن کلام شامل است نسخه صحیحه مقابل
شده ۲۶۲ زکری ۱۹۳۲ الهجری در که منظره است که موسی بن ابراهیم مقابل نموده - اوراق
۲۹ سلور فی صفحه ۲۵ -

و مصنف علامه از تصنیف این رساله روز سه شنبه ۸ مهر ربیع الاول سال یک هزار و
هشتاد و پنج هجری فارغ شده -

ونتم كتابت آن يوم جمعة در امير مجاوى الاخرى سال مذكور بقلم عمران بن محمود شند قلمه
 فى آخر الرسالة قال المولف احم الله بقائى بسلامة وافاض بركاته وبركان
 علومه تم تسويد الايوم الثلاثة الثامن والعشرين من ربيع الاول سنة ٨٥٠هـ
 وتم تحريرة فى مجالس آخرها يوم الجمعة الثانى عشرين جمادى الاخرة سنة ٨٥٠هـ
 والحمد لله رب العالمين وصلى على سيدنا محمد وعلى آله واصحابه وسلم
 تسليم بخط العبد المملوك الفانى عمران بن محمود المجاوى المذل فى عفا الله و
 عن والديه وعن جميع المسلمين آمين

حاشیه علامه عدوی مالکی على الحاشية المريد شرح جوهرة التوحيد

اهل جوهرة التوحيد يك منظومه است در عقاید اسلامیه علامه شیخ ابرهیم اللقانی المالکی متوفی ۱۲۸۰ هـ احدی و اربعین و الف آن را نظم کرده - و پسرش علامه عبد السلام بن ابرهیم اللقانی المتوفی ۱۳۸۶ هـ یک هزار و نهصد و هشت و هجری برود شرح نوشت که آن در الحاشیه المریده شرح جوهرة التوحيد نام داده - او این شرح در مسئله فارغ شده -
علامه علی بن احمد العدوی المالکی برین شرح حاشیه نوشته این همان حاشیه است -
او این است -

«الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين
وبعد فيقول الفقير الى الله تعالى علي بن احمد العدوي المالكي هذا تقييدات شرح
الامام العلامة العالم الشيخ عبد السلام اللقاني المسمى بالحاشية المريد جمعتهما
من الحاشية الكبرى ومن غيرهما جعلها الله حائصة لوجهه الكريم وسبب
لفوز بيمين النعيم فاقول وهو حبي ونعم الوكيل الخ»

نسخه کتب خانه آصفیه که بر نمبر ۱۲۹۹ فن کلام موجود است بخط عرب است خط
عالمانه معمولی -

نام کاتب و سال کتابت در آخر مرقوم نشده بظاهر مکتوبه شروع صدی و دوازدهم می باشد -
جلد او را از آن مشاود و هشت - و بطورنی صغیر است و خوش -

حاشیہ علی رسالہ اثبات واجب

کو

علامہ جلال الدین دوانی متوفی ۱۲۸۵ھ نے تصدوہ شت بھری در بیان اثبات واجب الوجود و حاشیہ بر کتاب نوشتہ۔ ایک حاشیہ مشہور بہ حاشیہ قدیمہ است و حاشیہ دیگر مشہور بہ حاشیہ جدیدہ۔ علامہ حبیب اللہ میرزا جابان متوفی ۱۲۹۴ھ نے تصدوہ و دھار بھری شاگرد رشید علامہ دوانی برین رسالہ قدیمہ حاشیہ نوشتہ این تہاں حاشیہ اول آن این است۔

”جل جلالک یا واجب الوجود دم فوالک یا صاحب الفضل و

الوجود اید نابالنور و مخلصنا من الغرور واحد نابالنور الی النور الخ۔“
نسخہ موجودہ کتب خانہ اصفیہ کمر نمبر ۱۱۱۱ کلام مربوط است لتطبع خور و بخط مولیٰ مکتوبہ ۱۲۸۵ھ تصدوہ شت بھری بخط خواجہ میرک نمبر ۱۲۸۵ھ علامہ سید شریف است باینوجہ قابل قدر است ورنہ نسخ کثیرہ متعددہ آن در بلاد ہندوستان وغیرہ یافت می شود۔
جلد اوراق آن کی آویج و بطور فی صفحہ بہت و سہ۔

حاشیہ حامدیه علی حاشیہ تمخیلی

علامہ حامد بن شیخ بہاد الدین بر حاشیہ علامہ تمخیلی کہ بر شرح حماید نسفی بود حاشیہ نوشت
علی مشکلات حاشیہ تمخیلی درین حاشیہ نموده۔ ابتدا سے حاشیہ این است۔
”الحمد لله على النعماء والصلوة والسلام على حبيبہ ورسولہ خاتم الانبیاء
وعلى آله الاصفیاء واصحابہ الاتقیاء ما بعد فہذا حل مشکلات الحاشمیه
الشریفۃ المنسوبۃ الی المولی المدقق المحقق الخیالی انتخبتمہ من تحقیقات الفضلاء
واقصرت فیہ علی کشف الاشیاء عنہ وجہ فوائد معائند معروض عن الابحاث
الانادیا وانا الفقیر الی اللہ المعین حامد بن فیح بہاء الدین وما توفیق الالبان للہ
وحسبی ونعم الوکیل“

نسخہ کتب خانہ مصفیہ کہ بر نمبر ۶۳ فن کلام مرتب است بخط معمولی مکتوبہ سنہ
۱۲۸۰ ہجری شمسی و ۱۲۸۱ ہجری است۔ نام کاتب مرقوم نیست۔
جلد اوراق یکصد و سی و سہ۔ و بطور فی صفحہ ہفتہ۔

حاشیه علی شرح التجرید

تصنیف علامہ صدر المذہب والدین محمد بن ابراہیم المعروف بہ صدر شیرازی سنہ ۱۰۵۰
نہصد و سہ ہجری است۔ اوّل این است۔

”صدر کلام ارباب التجرید و ختم مقال اصحاب التوحید حمد فرحتنور
بالابتداء و الانتماء و تنزه عن مشارکہ الامثال و الانکفاء ثم الصلوٰۃ علی بلد
ید اللہ منہ النبوة و ختمت بہ الانبیاء و علی آلہ العرفاء و اصحابہ النجباء و بعد
یقول التقیر الخیر التحدیر یصدر الحسینی الشیرازی شرح اللہ صدر و دفع
ذکرہ قل املیت لک ایما الذکر الحق والا وحدا المصدق علی الشرح الجدید
حاشیہ محققہ لما فید بالامرید علیہ الخ“

اما ترجمہ طاصدرا در کتاب روضات الجنات صفحہ ۳۳ مذکور است علمے بود کتاب
روزگار کہ چشم فلک مثلش کمتر دیدہ باشد۔ تصانیف قیمہ و تالیف وارو کہ ہر یک ازان
آیتے ایست از توسع علمش و توقد ذہنش۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۰۵۶ فی کلام مربوط است نسخہ قدیمہ بخط نسخ و در آخر

موجود نیست
جلد او را قیصد و نقل و ہفت۔ و بطور فی صفحہ نیست۔

الحاشية القديمة على شرح التجريد

علامه محقق جلال الدین محمد بن اسعد الصدیقی الدوانی متوفی ۹۰۸ھ شمان وسمائیه ہجری بر شرح
تجريد علامه قوی دہ حاشیہ نوشتہ ایک حاشیہ مشہور بہ حاشیہ قدیمہ ویک جدیدہ۔ واین
حاشیہ قدیمہ است۔
اول این است۔

دو قولہ فی حاشیہ قیل لم یرد بہ معنی اقوال مرادہ بالزیادۃ فی

الجملة بوجہ ما فی

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۳۵ فن کلام مرتب است مکتوبہ بخط محمد حیات مدنی
در سال یکہزار و یکصد و چہل و پنج ہجری است بخط حقیقہ خوشنما۔ نسخہ نہایت محشی و مخدومہ

علم است ۱۹۳۲
جلد اوراق یکصد و نو دوسہ۔ و سلور فی صفحہ شائردہ۔ ۱۶

در فہرست کتب خانہ آصفیہ مطبوعہ ۱۳۲۳ھ ہجری این حاشیہ بنام شرح البجید للتجريد
بر صفحہ ۱۳۱۰ درج شدہ آن بہرست و غلط است در اصل این حاشیہ قدیمہ است۔

حاشیه مولانا مسعود شروانی علی امور عامه شرح مواقف

نام مصنف بر ورق اول کتاب مولانا صادق نوشته است -
این حاشیه بر شرح مواقف سید شریف است و بر تمام شرح نیست مخلص بر بحث
امور عامه است -
شروع این است -

عند القائل يريد ان الحكماء حاكمون بان واجب الوجود عبادته عن
الوجود البحت فليس هناك ماهية ومفروضة الوجود وان تشخص الواجب
ليس زايدا على ماهية بل تخصه عن ماهية اخرى -
عاجي خليفة در بحث لغت مواقف و شروع و حواشی آن گفته
و علی الفاضل مسعود الشروانی علی المعیات شرح المواقف للسید حاشیه

مقبوله - نسخته کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۳۶ می باشد بخط عادی مکتوبہ ۴۷۴۷ کبھزار و بست و
ہفت بقلم ملا یزدی محمد است -
و در مدرکہ امین ترخان واقع شہر سمرقند در سال کبھزار و بست و نہ ہجری شخصہ نہ شمال
نقوی خرید نموده چنانچہ بر حاشیہ صفحہ ثانیہ ورق آخر کتاب ابن مضمون مرقوم است -
و قد یسر الغفل عن تبوید هذا الحاشیة الیمونة المنوبة الی مولانا

مسعودی الواقع علی الامور العامة شرح المواقف علی یدی الضعیف الراجی الی
الله برحی محمد شیخ فی شهر رمضان المبارک سنہ ۱۲۸۰ ھجری -
ونیز در آخر یک عبارت تمیک نوشتہ وہی ہذہ -

ہذا الكتاب اشتریت علی تسعہ مثقال الفقیہ فی بلد لا السمرقند
وفی مدرسة امیر ترخان وكل من طالعه فيه غفر الله فی یوم القیامہ من جمیع
الذنوب سنہ ۱۲۹۰ ھ -
جلد اوراق ۵۹ اوسطور فی صفحہ ۲۱ -

حاشیہ میرزا جان الحاشیہ القلیمة

تصنیف فاضل کامل میرزا جان شیرازی متوفی عشر و ثمانیہ قرن حامدی عشر تمیز علامہ الجلال الدین
محقق دوانی است۔
اوشاد او علامہ دوانی بر شرح تجوید قوشی دو حاشیہ نوشتہ بود کیے را قدیمہ گویند و دیگرے
راجہ بدہ۔ این حاشیہ میرزا جان بر حاشیہ قدیمہ است۔
شروع آن این است۔

”قال المصنف رحمه الله عليه اما بعد حمد واجب الوجود لا يبعد ان يقال في
ترك الموصوف منها ايم الطيف الى ما ينبغي من ان صفاته تعالى عين ذاته ففيه
نوع من براعة الاستحلال واقوال ايضا لا يمكن تصورها ذات بذاته وانما تصير
معقولا لنابا بالصفات وهي اخص صفاته تعالى حتى كان اثبات ذات معبارة في
اثبات فرد لهذا المقوم“

نسخہ موجودہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۰۸۰ فن کلام مخزون است نسخہ صحیحہ قدیمہ محشی
بخط معمولی عالمانہ می باشد۔ در آخر نام کاتب و سال کتابت تحریر شدہ۔
اوراق ۱۶۲ اسطور فی صفحہ ۲۵۔

رسالہ خاقانیہ

علامہ عبدالحکیم بن شمس الدین سیالکوٹی متوفی ۸۰۷ھ کے شاگرد تھے۔ شمس الدین سیالکوٹی نے ہجری ۷۰۰ھ میں ہجرت کر کے ہندوستان آیا اور وہاں پر زمان سلطنت ابوالمظفر شہاب الدین محمد شاہ جہان صاحب قرآن ثانی در سال یکہزار و چاہ و ہفت ہجری تصنیف فرمود۔
وہ اس میں لکھتے ہیں۔

واللہم باسمک ابدی وبتور قدسک اھتدی لا الہ الا انت لا
ثم الا ما علمت ولا ادراۃ الا ما اھمت صل وسلم علی النور الماسی لظلمات الغلویۃ
علی الہ واصحابہ بنجوم المہدی یقول العبد المسکین عبدالحکیم بن شمس الدین
ہذا فراید عالیہ و فراید غالیہ نظم تھا قلوب ماویہ و اذان واعیہ فقہا
لملک المقام والا وحده فی القرم الہمام لیث الوغی وغیت الوری السیف
لمسلول والواہل الشمول السراج الوہاج والبحر المواج المنصور بالرب عبدالحمد
التمایذ الربانی ابوالمظفر شہاب الدین محمد شاہ جہان صاحب القرآن الثانی
من التجا الی جناب صلاہ شرفا علیا ومن صلاہ عند لم یجد نصیرا والولیا
للعمم کما فضلتہ بالسلطنت الکبریٰ فی الدنیا فتم بالسعادت العظمیٰ فی العقبی
برحم اللہ عبد اللہ قال امینا الخ

موضوع رسالہ بیان علم باری تعالیٰ شانہ است کہ علمش چگونه و چه طور است و دین مثلہ
بہ اقوال ظافریہ و حکماء اسلام و علماء اسلام حسب تقریر قرآنی کہ موجود است
خ نمودہ۔

یہ تصنیف رسالہ ایک نواب سعد اللہ خان حکیم شاہ جہان بادشاہ دہلی ایک خط خدمت
عبدالحکیم سیالکوٹی بابت مضمون تحریر فرمودہ کہ امام محمد غزالی در مسئلہ قدم عالم یعنی علم و

تعالی شانه بجز ثبات و نفی حشر و اجساد کفیر شیخ ابونصر فارابی و شیخ ابوعلی بن سینا نموده اند
و جمعی از علمائے اعلام تاویل کلام حکما و نموده اند لهذا در یک مختصر جمله مباحث متعلق
باین مسائل تحریر نموده خدمت سلطان موصوف بفرستند پس حسب تحریر نواب سعادت
و حسب حکم شاه جهان لایعبد الحکیم سیالکوٹی این رساله تصنیف نموده -

خط مذکور بر صفحه اولی رساله مذکور مرقوم است - نقاش این است -

و افادات پناه افاضت و دستگاه جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول
وحید العصر فرید الدهر بادراک نشأین و احراز سعادت دارین کامیاب باشند حسب حکم
شرف می نویسد که چون از افراد و قایم ایران زمین از بسامع حقایق مجامع رسید که
افادات پناه افاضت و نیادت و دستگاه خلیفه سلطان وزیر دانشور عراق که عالم
علمائے انجاست از محمد فاروق مشرف و محب علی واقعه نویس که با امارت پناه
جان نثار خان سفیر متبعین اند پس از دعوی ایشان بفضل و کمال پیرسیده باشند که امام محمد
غزالی در مسئله قدم عالم و نفی علم واجب تعالی شانه عما یقول الظالمون فی حق انفسهم و بما یقولون
بالله و صفاته بجز ثبات و نفی حشر و اجساد کفیر شیخ ابونصر فارابی و شیخ ابوعلی بن سینا و جمعی
تاویل کلام حکما و کرده اند این مراتب را نفر ماید نمود مدعیان بے فروغ از مسکست محلیت
دور در مانده اند لهذا به کترین مریدان حکم شده که بآن فضائل و کمالات و دستگاه سطری
چند بر نگار و و برگزار و که آن افادات و افاضت مرتبت را درین مسائل محقق
جامع مفیدی که متجمع کلمات حکما و تاویلات علما و وجه کفیر اسلامین و اقوال طیین و مباحث
و مناظرات و شکوک و شبهات و ازالات و ازاحات و اسوله و احویه و غلبه
تدقیقات و نهایت تحقیقات و اصل کلام در هر باب و اساس سخن در هر جواب و آنچه
بران نظر یافته باشند و برهان فائز شده باشند و احاطه مسائل متعلقه باین مطلب علمی از
حصوری و حصولی و بودن علم عین عالم و عین معلوم است یا خیر کن و تعلق بجزئیات بوجه
کلی است یا بوجه جزئی و تحریر آنکه جزئی و کلیه مفهوم تلج مدرک است و نسبت بوجه
خبری است یا نه و بیان آنکه ادراک تعلق است و احاسی نیست و شمول علم به معنیات

و مشخصات از زمان و غیر آن بقای علم معلوم یا غیر معلوم و تبدل زمان و حضور زمان
 جمیع اجزای من ازل الازل الی ابد الابد مع کونه غیر قارن جز آن باشد نوشته در حضرت
 خلافت در عرض ده پانزده روز باید فرست که بایران فرستاده شود و انچه آن بایدهست
 له قابل فرستادن باشند و لایق اضافه بآن فغائل دمشگاه بود و بروز گاران ازان مار
 نویند و در یکجای نامه ها نوشته آید

نسخه کتب خانه آصفیه که بر نمبر ۱۰۹۴ فن کلام مربوط است بخط نسخ معمولی نام کتاب
 مرقوم نشد بتاریخ امیر دهم ماه صیام ۱۰۵۴ هجری از مبیضه مصنف در حیات مصنف
 عمل شد - ۴۹
 جمله صفحات چهل و نه - و بطور فی صفحه دوازده - ۱۲

شرح رساله اصول دین شیعه

علامه علی بن یوسف بن عبد الجلیل در ۶۳۳ ثلث و ستم و سیمائیه در بیان اصول دین دین مذہب شیعه یک رساله مختصر نوشته.

علامه ثابت بن ابراهیم در ۸۲۳ شمس و ستم و سیمائیه شرح نوشته. این همان شرح است. نسخه کتب خانه آصفیه که بر نمبر ۵۲ فی کلام موجود است نسخه قدیم است. اوّل این است.

”قوله الفصل الاول فی التوحید الى اخره. اعلم ان التوحید عبارة عن اثبات الوجود للواجب تعالی والوحدانية وصفاته الثبوتية والسلبية وانما ابتدل بالبحث عن الوجود لان اثبات الغرض من معرفة هذا النص اثبات الوجود لله تعالی واثبات شئ شئ یتوقف علی معرفة ذلك الشئ المثبت له الاول لا استقالة المحکم علی الجهول المطلق ۴۱“

و در آخر این عبارت است.

فرغ من تسویک العبد الضعیف الراجی ربّه المنان بالصغ والتجاووز والغفران علی بن یوسف بن عبد الجلیل تاب الله علیه وقد لما تقرب الی الله فی الدنیا بمحمد و آله البررة وعتقه الاطهار الخیرة فی یوم الخمیس ثالث عشر ذی الحجة سنة ثلث و ستم و سیمائیه و الحمد لله رب العالمین و صلی الله علی محمد و آله الطاهرین هذه صورة الخط المصنف قدس الله شری محمد و آله و نیز این عبارت در خاتمه مرقوم است.

”ووافق الفرج من تعالی ما علی بدل العبد الراجی رحمة الله فرصولی ثابت بن ابراهیم الحبشی عصر نماز الاربعاء عشرين جمادی الاول عشرين و ثمانمائة“

شرح تجرید

این متن تجرید از علامه محقق نصیر الدین طوسی المتوفی ۶۷۴ هجری قمری است
که مذکور بر پیش مقاصد مرتب است -

مقصد اول در بیان امور عامه -

مقصد دوم در جواهر و اعراض -

مقصد سوم در اثبات صلح و صفات -

مقصد چهارم در بیان نبوت -

مقصد پنجم در بیان امامت -

مقصد ششم در بیان معاد -

ما به قول به رد و قبول این کتاب پرداخته شروع آن نوشتند منجمه آن علامه محقق
ابوالدین علی بن محمد المعروف بابن قسیمی المتوفی ۷۵۰ هجری قمری و ثمانی شرح لطیف
روح به متن نوشته و خلاصه اقوال و فوائد پیش خود که در شروع تجرید گفته بودند
آن جمع نموده و نتایج فکر خود بعبارت اهل بران افزوده و شرح مذکور در شهر کرمان
مکتوب کرده خدمت سلطان ابوسعید خان هدیه پیش نموده و این شرح بنام شرح
ریح مشهور گردید - شروع شرح قویجی این است -

«و خیر الکلام حمد الله الملك العالم بما ابدع العالم علی احسن وجه و نظام
لوق الارض و السموات العلی بقدرة القاهرة و جعل الامریتزل بینهم
نکته الباهرة و فضل العالمین علی العالمین و هدایهم سبیل الرشاد و کرم
ربن الحاجة فی معرفة المبدأ و المعان ثم الصلوة علی رسول الله الذي اظهر

الشرايع الح

در این کتب خانه آصفیه پنج نسخه تلمیه و دو نسخه مطبوعه آن موجود است.

اما نسخ تلمیه پس بر نمبر ۳۵-۲۵۴-۲۵۵-۳۴۸-۳۸۶ فن کلام مخزوان است.
نسخه نمبری ۳۵ خوشخط بخط نسخ مطلقا جدول مکتوبه ۱۸۵۰ یک هزار و هشتاد و پنج هجری بمحمد
بن میرزا محمد لاهیجانی. و نسخه مخدومه و محشی است. جمله اوراق چهار صد و سی و هشت. و
سطوری صفحه هفده.

نسخه نمبری ۲۵۴ بخط نسخ ولایتی جدول طلائع کاغذ خان بالغ و اکثر مقامات حاشی میفید
نوشته و بوجه رسیدگی کاغذ جاها کاغذ جدید وصله و پیوند کرده شد. جمله اوراق سه صد و
هفده و سطوری صفحه است پنجاه.

نسخه نمبری ۳۵۵ خوشخط جدول طلائع بخط ایرانی نوشته صفی جواد در سال یک هزار و هشتاد و یک
هجری است. جمله اوراق سه صد و بیست و پنج. و سطوری صفحه هفده.

نسخه نمبری ۳۸۶ نسخه قدیمه بخط تعلیق معمولی چهار ورق اول ضایع شده بود آن جدید بخط
باقی کل نسخه بخط شخص واحد. و حاشی میفید هم جاها موجود نام کاتب بر قوم نشد. سال
کتابت در آخر همد و چهل و چهار هجری نوشته است. جمله اوراق دو صد و سه و سطوری
صفحه است پنجاه.

نسخه نمبری ۳۸۶ بخط نسخ صاف است و از اول تا ورق ۴۴ بقلم حلی بعد آن تا آخر
بقلم غنی اما کاتب یکی است از آخر در چند اوراق عبارت ضایع شده و کاغذ ساده
در آن مقامات وصله شده.

نسخه مذکوره مکتوبه بقلم محمد حیات در سال یک هزار و یکصد و بیست و هفت هجری است.
جمله اوراق چهار صد و پانزده و سطوری صفحه است پنجاه.

و مخفی نماند که در این نسخه خطبه نوشته شایع علامه موجود است که در سه ورق
نوشته و در دیگر نسخ تلمیه که بالا مذکور شد خطبه شایع موجود نیست. شروع از خطبه
ماتن در آن نسخها کرده اند.

کلام
اما نسخ مطبوعه که بر نمبر ۳۲۲ و ۳۲۵ فن کلام مخزون است پس هر دو مطبوعه ایران است
نمبر ۳۲۵ مطبوعه سالیکه یک هزار و سه صد و یک هجری - و نمبر ۳۲۲ مطبوعه ۱۲۸۵ هجری که یک هزار و دو صد
و هشتاد و پنج هجری و در هر دو نسخه خطبه شارح موجود است -

شرح طوابع الانوار

طوابع الانوار در علوم کلام قاضی بیدل شد بن عمر البیضاوی متوفی ۸۵۰ هـ در خمس و شصت و یک تن مختصر در عقاید اسلامیة توحید و نبوت و معاد و غیره نوشته -
 ملا و فضلا بران تن شرح نوشتند - این شرح هم از جمله شرح اوست - نام شارح معلوم
 ابتداء ایشان چنان است -

الحمد لمن وجب وجوده و بقاءه ضمن هذه الخطبة معظم مطالب
 اصول الدین من اثبات الصانع وصفاته ونحوه جلالة من وجوب الوجود
 والبقاء و امتناع العدم والفناء والوحدانية والعلم والقدرة
 والتدبير والقضاء الخ -

نسخه کتب خانه آصفیه که بر نمبر ۳۸ فن کلام مرتب است - نسخه قدیمه بخط عرب است
 اما دو ثلث بخط عرب و یک ثلث آخر بخط عادی می باشد - درین ثلث آخر سه
 کتابت یکبار و شانزده بجزی نوشته است نام کاتب مرقوم نیست -
 جلاد اوراق دو صد و پنجاه و چهار و سطور بی صفحہ نوزده -

شرح عقاید عضدیه

نایب عضدیه از قاضی عضد الدین بولد الرحمن بن احمد الایچی متوفی ۷۸۵ هـ است دهمین
 نوبت هجری است نهایت مفید و معتد علیه علماء را اعلام و چون تصنیف مذکور
 مفید بوده همیشه علماء کرام تجریر شروع و حواشی آن مشتعل بودند تفصیل بعض شروع و حواشی
 شالظنون حاجی خلیفه مذکور است بمجله آنها علامه جلال الدین محمد بن اسعد لصدیقی
 فی متوفی ۸۸۵ هـ نهصد و هشت هجری هم بران شرح نوشته این همان شرح است
 ماین است :-

”یا من وقفنا لالتحقیق العقاید الاسلامیه وعصمنا عن التقليد
 لأصول والفروع الکلامیه الخ“

دوانی در سال نهصد و پنج هجری تصنیف این شرح بمقام جیرون کرده و گویند که
 سنیت دوانی است چرا که بعد این در سال نهصد و هشت و فاش بوده -
 استب فانه تصفیه سه نسخه از ان برنمبر ۲۱ و ۲۲ و ۳۱ و ۳۲ فن کلام موجود است -
 و لی که برنمبر ۲۱ فن کلام مخزون است بخط نسخ مکتوبه ۱۲۵۰ یک هزار و پست و هشت هجری
 و دین ابراهیم شیرازی است - جمله صفات دو صد و هشت و سطور فی صفحه هفده -
 ثانیه نمبری ۲۱ بخط طبعی مکتوبه ۲۶ صفح ۹۰ هجری بقلم بهاء الدین ساکن الکربلاست
 راق هفتاد و سه و سطور فی صفحه هفده -

الته معمولی -

شرح عقاید نسفی

شیخ نجم الدین ابوجعفر عمر بن محمد متوفی ۷۳۳ هجری در عقاید اسلامی
یک متن مختصر تصنیف نموده که مقبول خاص و عام گردید. علماء و اعلام و فضلا و کرام به شرح
متوجه شدند.

اول ایشان علامه سعد الدین سودین عرفقا زانی متوفی ۸۱۵ هجری و سابع
که بر آن شرح نوشته. او ش این است :-

”الحمد لله المتوحد للجلال ذاته و کمال صفاته المتقدس فی نعوت
الجبوت عن شوائب النقص و سماته و الصلوة علی نبیه محمد المودیل
ساطع حججه و واضح بیانه و علی الهدایه هلاله طریق الحق و حماته
و بعد فان ملکی علم الشرائع و الاحکام و اساس قواعد عقاید الاسلام
هو علم التوحید و الصفات الموسوم بالکلام المنجی عن غیاهب الشکوک
و ظلمات الاوهام الخ“

نسخه مخزنه کتب فائده آصفیه تبریزی ۳۸۰ فن کلام نسخه قدیم بخط عرب قلم نسخ با یقرا
و منشی و مقروءه و مخدومه اهل علم است. در سال یک هزار و چهل و چهار هجری بقلم عبد الکرم
بن عبد الحلیل برائے خواندن عبد الحکیم نوشته شد.
جله اوراق دو صد و یازده. و سطور فی صفحه ۹.

شرح عمدة العقاید

اهل عمدة العقاید تصنیف حافظ الدین عبداللہ بن احمد بن متوفی سنہ ۸۰۰ ہجری مقصد و مدہ ہجری
 علما و اعلام بشرح آن متوجہ شدند۔ از جملہ آن شیخ شہاب الدین است۔
 این شرح از شہاب الدین است۔ حاجی خلیفہ در کشف القنون تحت لغت عمدة العقاید
 در ذکر مشروح این در آخر نام شہاب الدین ذکر کرده۔
 و مخفی نماند کہ این نسخی غیر نسخی است کہ عقاید بنی بنام او مشہور است چرا کہ صاحب عقاید
 نسخی نام او عمر بن محمد انسی است و وفاتش پانصد و سی و ہفت ہجری و نام این نسخی عبداللہ
 بن احمد نسبی و وفاتش سنہ ہفتصد و دہ ہجری است۔
 شروع شرح این است۔

«الحمد لله رب العالمين والصلوة على رسوله محمد وآله اجمعين قال مولانا
 صدر الاسلام سيد الانام في الايام خيرا الامة ببحر السنة مجمع الافناء
 والارشاد حجة الله على العباد محقق المعاني مقرر المباني كاشف الدقائق مبين
 الحقائق حافظ الحق والملة والدين صدر الاسلام والمسلمين سلطان علماء
 الشرف والصين وارث علوم الانبياء والمرسلين ابو البركات عبد الله بن
 احمد بن محمود النسفي مع الله المتبعين بدوام بقائه جمعت في هذا المختصر
 عمدة عقيدة اهل السنة والجماعة قدس الله ارواحهم اجابة للسائلين
 وصوابا لهم عن عقائد المبطلين ۴۱۔

نسخہ موجودہ کتب خانہ اصفیہ کہ بر نمبر ۱۳۹۰ فن کلام مربوط است بخط نسخ عرب
 مکتوبہ سال ۱۲۵۰ ہجری و دست و دو ہجری بقلم حاجی وردہ بن علی است کما هو مرقوم
 فی آخر الکتاب۔

وقع الفراغ من هذه النسخة الشريفة في السادس صفر ختم بالخبر والله
 في يوم الجمعة وقت العصر تاريخ سنة اثني عشرين وسبعمائة تم الكتاب
 شرح عمداً على يد العبد الفقير الحقير المذنب الخفيف المحتاج إلى رب العالمين
 قليل العمل طويل الأمل حاجي وردة بن علي القرطبي حصارى غفر الله له ولوالديه
 وجميع المسلمين يا رب العالمين
 جلد اوراق كتاب شخصت ^{٧٤} وبهفت - و سطور في صفح ^{١٩} نوزده -

شرح الفقه الاکبر

تصنیف علی بن سلطان محمد القاری المعروف به ملا علی قاری متوفی سال ۹۸۰ کهنه زار و شاهر
هجری - اوّل این است -

”الحمد لله واجب الوجود ذي الكرم والفضل والجلود الاول القديم
بلا ابتداء والاخر الكريم بلا انتهاء لم يزل ولا يزال صاحب نبوة الكمال من
صفات الجلال والجمال المنزه عن سطات النقصان والحدوث والزوال والعلو
والسلام على اكمل مظاهر الحق في مرآة الخلق نبى الرحمة وشفيع الامة صلى الله
وسلم عليه وعلى آله واصحابه الطيبين الطاهرين وعلى اتباعه واتباعه
الى يوم الدين اما بعد فيقول انقرا العباد الى بزره الباري على بن سلطان
محمد القاري عاملها الله بلطفه الخفي وكرمه الوفي“

نسخه كتب خانۀ آصفیه که بر فبر ۳۴۴۴ قمری کلام مخزون است بخط نسخ صاف مکتوب
سال یک هزار و هفتاد و نه هجری قمری عیسی بن محمد بن سلمان القرشی الیمینی المکی الشافعی الاشعری
جله اوراق یکصد و دوازده - و سطور فی صفحه بیست و هفت -

شرح الفقه الاکبر

اهل فقه اکبر تصنیف امام اعظم ابو حنیفه التوفی ۱۵۰ هجری قمری است۔ بروایت ابو طیب نجاشی است۔
 مجمع کثیر از علمائے اعظام بر آن کثرت شرح نوشتند۔ بعضی آن را منقول فرمودند۔ چنانچه در
 کشف الظنون تحت لغت الفقه الاکبر اکثر شرح آن مذکور است۔
 نسخہ کتب خانہ آصفیہ تصنیف علامہ علاء الدین عبدالعزیز بن احمد بن محمد بخاری است کہ
 در زمان حکومت الفخریک گورکان تصنیف نموده۔ اول آن اینست۔
 "الحمد لله الواحد في ذاته الواحد في صفاته الذي ارسل محمدا وجعله
 سيدا لكاناته فبحان من ايتد حتى انتقل به الدنيا ناهضا واكرمه حتى
 اخمحل به الشريك احضا فعليه الصلوة عدد الرمل والحصى وعلى اله السلام
 كل صباح ومساء"۔

ذکر شرح مذکور در کشف الظنون نیست غالباً حاجی خلیفہ بران مطلع نشدہ۔
 نسخہ موجودہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۷۸۰ فی کلام مرتب است بخط معمولی طبعی تعلیق خودہ۔
 وعلاء الدین عبدالعزیز بن احمد بن محمد بخاری از اعیان صدی ہشتم است وفات او در سال
 ہفتصد و سی واقع شدہ۔ تصانیف مفیدہ از وباقی است۔ ترجمہ او در حدائق الحنفیہ ہم
 مذکور است در محبوب الالباب ہم مختصر ذکر او مرقوم است۔
 جملہ صفحات یکصد و پنجاہ و یک۔ و بطور فی صفحہ پانزدہ۔

در آخر این شرح فقہ الکبریک رسالہ بزبان عربی در حمایت امام اعظم و تائید فتاویٰ ہما
 جلد است و نیز یک رسالہ دیگر بزبان فارسی در ذکر عقائد و سہ فرقہ اسلامیہ و تعریف و
 حمایت از ہما جلد است۔ اما نام مصنفین ہر دو رسالہ معلوم نشدہ۔

شرح المواقف

علی بن محمد مصروف بہ سید شریف جرجانی متوفی ۸۱۶ھ شیعہ متبع و شاعر و شاعر ہجری بر موقوف شرح نوشتہ۔ و شرح مذکور از جلد شروح مواقف مشہور تر و مشہور علمائے نول گردیدہ چنانچہ در درک ہم داخل است۔

کتاب مذکور در مصر و کتب و چاپ ہم شدہ مطبوعہ در ۱۲۷۲ھ و بر حاشیہ آن حاشیہ عبدالحکیم سیالکوٹی بر نمبر ۷ فن کلام درین کتب خانہ موجود است۔

و چاپ الکفوف مطبوعہ ۱۲۶۹ھ بر نمبر ۷ فن کلام مربوط است اما این نسخہ کاملہ نیست مخفف نامور عامہ است۔

اول کتاب: "سبحان من تقدست سبحات جلالہ عن سمت الخلد" نسخہ قلمیہ کتب خانہ اصفیہ کہ در دو جلد مجلد و بر نمبر ۴ و ۵ فن کلام مربوط است بخط نسخہ بر کاغذ خان بالغ نسخہ قدیمہ غالباً صدی یازدہم خواهد بود۔ سنہ کتابت و نام کا دران مذکور نیست۔

جلد او راقی ہر دو جلد مجموعاً چار صد و ست و ہفت و سطور فی صفحہ ۲۵۰ و پنج۔

نسخہ ثانیہ کہ مربوط است بر نمبر ۶ فن کلام۔ مکتوبہ ۱۰۶۹ھ یکہزار و شصت و نہ ہجری۔ بخط صائب یقلم عبد الغفار ولد شیخ محمود در شہر نروال۔

جلد او راقی ۳۲۲ھ صد و چهل و چہار و سطور فی صفحہ ۲۱ و یک۔

الضراط المستقیم الی المستحق التقدیم

تصنیف شیخ زین الدین علی بن یونس البیاضی النبطی المتوفی ۸۷۷ هـ سبع و سبعین و ثمانیۃ
در بیان اصول دین مذہب شیعه - اوّل این است :-
” الله احمد حملا لا یشاهی علی وجوب وجوده و آیاه اشکر شکر لا یتناهی علی
افاضة خیر و وجوده الذی من ائمة الاعتراف و من مناهل عدله و من
احمه الاعتراف بصدق رساله و من اجمده الايمان بخلافه اوصیاءه و من
اکمله عرفان ما اختصهم من صفات انبیاءه من اعمه اعتقاد ما انزل فیهم
من الآیات المحکمات و من اشمه نصوص نبیه علیهم فی الروایات المشهورات
والاعتراف فیما لجاء من الله و رسوله فی قیام خاتمهم و الاشراف بما اظهرنا الانا
من فضایح ظالمهم و المجادلة لنصرة دینهم الذی هو الحق الیقین و المجادلة
لرد شبهات المنافقین و التسرع الی تحطیة ائمة الضلال و التصرع فی تصحیح
شرایع خیر الال فله الفضل الا شغل بما خلصنا من العلیق الدنیة الجمہانیة
ومنه المامل الاکل بما جئنا من العلیق الردیة الظلمانیة و بما ارسل علی ارضنا
شوارق النور و بما اسجله علی نفوسنا من بوارق انارة انه الکریم المنفصل الخ و الغر
و الجلال اع ”

کتاب مرتب است بر شان زده باب اول -

باب اول در اثبات واجب تعالی و صفات او -

باب دوم در ابطال جبر که منافی عدالت است -

- باب ستم در اثبات نبی و صفاتش -
 باب چهارم در اثبات وحی و صفاتش -
 باب پنجم در ذکر گرامتیکه از حضرت علی بن ابی طالب صادر شده و همان کتاب
 موجب استحقاق وصایت است -
 باب ششم در شرائط امامت و وصایت -
 باب هفتم در بعض فضائل و مناقب حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب
 علیه السلام -
 باب هشتم در بیان آیات قرآنی که آنها نص است بر امامت و وصایت
 حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیه السلام -
 باب نهم در بیان احادیث نبوی که در آن نص بر امامت جناب امیر المومنین
 علیه السلام می باشد -
 باب دهم در بیان احادیث منصوصه که بر امامت اولاد امجاد انتخاب
 علیه السلام -
 باب یازدهم در بیان ظهور و خروج حضرت امام مهدی علیه السلام -
 باب دوازدهم در بیان حالات بعد وفات آنحضرت صلی الله علیه و سلم تا
 خلافت ثالثه -
 باب سیزدهم در باب مجادله و مناظره در باب خلافت -
 باب چهاردهم در شبهات متکررین بر نص امامت جناب امیر المومنین
 علیه السلام -
 باب پانزدهم در ذکر ائمه اربعه حضرات اهل سنت -
 باب شانزدهم در بیان حالات روای ائمه اربعه -
 نسخ کتب فائده آصفیه که بر نمبر ۱۱۹۵ فن کلام مربوط است بخط شیخ خوشخط در سال
 یلهزار و دویست و نه هجری حسب فرمایش میرزا ابوالفضل نوشته شد - کاتب کتابت در

عبارت خود نسبت تصنیف این کتاب به میر باقر داماد نوشته بود اما شخصی از قلم نهاده نسبت کتاب به علامه این ادیس نموده لکن بعد این هر دو عبارت علامه شرف الدین محمد بن محمد ضیاء الدین الشریف نعمس الدین محمد بن کی المطلبی ثم الحسنی ثم النحاتانی الهمدانی تردید این هر دو نسبت نموده و گفته که لاریب فیه کتاب تصنیف شیخ زین الدین علی بن یونس البیاضی است. و جناب خال علامه مولانا سید اعجاز حسین در کتاب کشف الحجب والاسرار نسبت کتاب مذکور به علامه زین الدین بیاضی فرموده مآ قال:-

”الضراط المستقیم الی مستحق التقدیم فی الامامة للشیخ زین الدین علی بن یونس البیاضی الذی اطلق العالمی المتوفی سنة سبع و سبعین و ثمانمائة فی اصول الدین اوله الله احمد حملا لا یضاهی علی وجوب وجود ایاة الشکر و الشکر لا یتناهی علی افاضة خیرة وجوده انما“.

و بر صفحه اول ورق اول کتاب مذکور بخط نسخ خوشخط تعلیم علی نسبت کتاب به میر باقر داماد بخط کاتب اصل کتاب نوشته آن هم سهو و غلط است. چنانچه در همان صفحه تردید این نسبت تعلیم بهین علامه شرف الدین محمد بن کی نوشته است. جمله اوراق کتاب سه صد و سی و سه - و سطور فی صفحه است و یک -

العصب الهندی لاستیصال کفریات احمد لسهندی

تالیف علامه وقت ابوعلی حسن بن علی انصاری الحنفی الحنفی موجود تا سال یک هزار و نود و سه هجری -
اولش این است -

والحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقین ولا عدوان الا علی الظالمین
والصلوة والسلام علی سید المرسلین وافضل الخلق اجمعین وعلی اله وحمیم
والتابعین لهم باحسان الی یوم الدین اما بعد فقد ورد من الهند الی الخیرین
فی اثنا عشر سنة ثلاث و تسعین سوال من احمد لسهندی وعن کلماته
الشیعة المنقولة من مکتوباته و من تلفظ بما او اعتقد بما او رجعا الیه
این رساله هم در روایات شیخ لسهندی است و از که معظمه همراه خط شریف مکرم سعید بن
برکات در سال یک هزار و نود و سه هجری در هندوستان بجواب استفسار رسیده بود -
فمن کتب خانة آصفیه شال نمبر ۲۲ فن کلام است و علمدگی ازان مکن نیست چرا که
نمبر ۲۲ و این رساله منسل نوشته است -

رساله مذکوره بخط محمد بن حسن بن عبد الکرم بن محمد رزینی در سال یک هزار و یکصد و پنجاه و
هجری و دوازدهک آباد نوشته شد چنانچه در خاتمه مذکور است -
بله و اوراق آن هشت ورق - و منظر فی صفحه سی و یک -

عقد اللآلی لبء الہامی

تصنیف شیخ علامہ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن ابی اللطیف القدسی الشافعی المتوفی سنہ
اصل قصیدہ بدء الہامی تصنیف قاضی القضاۃ ابو الحسن سراج الدین علی بن عثمان الاوسی
المتوفی بعد ۵۶۹ھ مجید و شصت و نہ ست دران عقاید اسلام توحید نبوت و غیرہ
نظم کردہ۔

علامہ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن ابی اللطیف القدسی الشافعی متوفی شرح آن خود
اول شرح این است۔

”الحمد لله حق عدله و صلواته و سلامه علی رسولہ و عبدہ محمد و آلہ و صحبہ
الموفین بعدہ المقتنین جلادۃ حد تعالیٰ من یتہ عقلاً و یقن انہ ساء
الی الحد و مسایر الی تفصیل الحساب فی حملہ و وفدہ الخ
نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۵۰۰۰۰ کلام مخزون است خط عرب قطع خود
نسخہ کتبہ سل بن صد و مجیدہ جبری نظم محب الدین محمد ابو الفضل است چنانچہ در خاتمہ
مرقوم است۔

”معلقہ لنفسہ الفقیر الی اللہ تعالیٰ الشریف محب الدین محمد ابو الفضل بن
محمد غیر الدین بن عثمان الحق الحنفی البدرین و کان الفراغ من کتابہ ملۃ للشفۃ
یوم الجمعۃ ثانی ثمر جمادی الاول سنہ ثمان عشر و تسعمائۃ غفر اللہ بعدہ
و لوا الدیہ و للجمیع المسلمین و الحمد لله رب العالمین۔“

و در آخر کتاب یک اجازہ قلم خود شایع است کہ در مکہ معظمہ برائے کاتب شرح
نذکر یعنی علامہ محب الدین محمد ابو الفضل نوشته و دران اجازہ فرمودہ کہ ابو الفضل این شرح برین
خواندہ و من اجازت بدیت این شرح با وسید ہم۔

ما شیعہ صفودوم ورق چیلیم خط شارح باین عبارت موجود است۔
 ”و الحمد لله بلغ الشيخ الفاضل الفلاح السيد الشريف محب الدين ابو الفضل
 بن الحنفی نفع الله به قراءة من اول الكتاب الى هناك كتبہ مولفہ“
 اوراق شرح مذکور پچاھ و ستم و سطور فی صفحہ ہندہ۔
 آخر این نمبر ۵۰ فن کلام یک شرح دیگر ہیں قصیدہ بدو الا مابی مجلد است کہ تصنیف
 النصارى است و آل کتبہ نہ صد و پچاھ و ستم جری بقلم محمد بن رضات۔
 و راق آں دو وازدہ۔ و سطور فی صفحہ بست و یک۔
 رختہ این عبارت نوشتہ است۔
 ”وقد كان انتهاء انفرصه من كتاب هذا على يد احقر عبد الله
 رحمتہ محمد بن رمضان فی الرابع عشر فی شهر رجب المبارک من شعور
 ۵۵۵ خمسہ و خمسين تسعاۃ“

العلق المصنون به علی غیر اهلہ

تصنیف شیخ الانام حجتہ الاسلام ابو حامد محمد الغزالی متوفی ۵۰۵ھ ہجری است کہ بحوالہ
مسأل مستفسرہ نوشتہ۔ اوّل این است :-
”الحمد لله علی موجب من هذا نال الى حلاله ووفقتنا المقيام بشكوه والصلوة
علی محمد اشرف من انتسب الی آدم وعلی صحبه الاخيار وكل صناعة اهل
قهر قد رها ومن اهدى نفائس صناعة الی غیر اربابها فقد ظلمها وهذا
علق نفیس مصنون به علی غیر اهلہ فمن صانه لمن لا یعرف قدره فقد قضی
حقه اکرمتم. بهذا العلق علی مسبیل التحدی اخي وعزیزی احمد صانہ الله
عن الوجود الی دار الغرور واهله لمعرفة بعض حقایق الاشیاء التي كانت معونة
جميعا مطلوبة لمسید ولد آدم علیه السلام حیث قال انما الاشیاء كما هو
رسالہ مرتب ست بر چهار رکن :-

رکن اول در معرفت ربوبیت -

رکن دوم در معرفت ملائکہ -

رکن سوم در حقایق معجزات -

رکن چهارم در بیان حالات بعد موت وبعد انتقال ازین عالم بہ دار عقبی -
فوق کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۴۴۱۱۱ کلام مرتب است بخاطر عرب نوشتہ محمد بن محمد شریف
یعنی ست کہ برائے ذات خود در سال یکہزار و چہار ہجری نوشتہ -
جلد اور اراق بست و یک و بطور فی صورت بست و یک -

عاجی عیفته در کشف الظنون این رساله از نام مضمون به علی اهل در حرف الیم مع الضاد ذکر
 نموده و در اینجا این یکی نقل کرده که گویند این صلاح نسبت این رساله به غزالی نموده مگر معاذ الله
 که در اهل این تصنیف غزالی باشد چرا که درین رساله تصریح بقدم عالم و نفی علم جزئیات از
 قدیم و نفی صفات از قدیم مذکور است و قایل این مسائل را خود غزالی و تمام اهل سنت و
 جماعت کافر امید اند پس چه طور خیال کرده شود که این رساله از مصنفات غزالی است.

عمدة المرید

فی

شرح جوهر التوحید

کتابے ست نادر و کیاب کثیر الفوائد و در بیان عقاید اسلامیہ و مسائل کلامیہ مدلل
آیت قرآنیہ و احادیث نبویہ مع دلایل عقلیہ و ماخذ نقلیہ جامع اقوال علمائے اعلام و حامل
آراء فضلاء عالمیہم نسخہ موجودہ کتب خانہ تصنیفہ صحیحہ مرقومہ مقابلہ شدہ است بخط نستعلیق
شفیعا آئینہ کاغذ معمولی قلعہ متوسط بنفاد پنج جزو و شمار اوراق پانصد و ہشتاد و سہ ورق فی نسخہ
نوزدہ سطر کتبہ بخط شیخ ابراہیم الازہری در سنہ یکہزار و یکصد و چہل و ہشت ہجری نبوی۔
شارح علامہ شیخ ابراہیم اللقانی المتوفی سنہ یکہزار و چہل و یک ہجری کتاب خود را
دو جلد قرار دادہ۔ جلد اول در بیان مسائل متعلقہ توحید و باریتعالیٰ عز اسمہ۔ و جلد دوم
در بیان نبوت و معاد و غیر ذلک۔

نسخہ موجود و جلد دوم است۔ اوش این است۔ اللعوض علی محمد و علی العو
صحبہ تسلیما کثیرا و لما خضع اللہ النبی الخ۔

و در آخر این عبارت تحریر است، و وجد فی نسخہ المصنف رحمہ
اللہ و وافق البلوغ الی هنا الساعۃ التي بعد انظر من شہور السنہ
بعد الالف من الهجرة علی مشرفنا افضل الصلوة والسلام ولم الفرغ لجمعہ
الانی نصوص اوائل ایام الجمعة من اوسط النار الی ادخول وقت الصلوة
رجاء ان یصارف بہ ساعة الاجابة الا فی قلیل من ایام یضلت ہولا

نموده که مردم به نقل و خواندن آنها کمال رغبت نمودند و نافع ترین تألیفات منظومه در عقاید است که کتب ارشاد شیخ خود شیخ شرفی در یک شب نظم نموده و ناشر جوهر التوحید کرده و هرگاه آن منظومه را بر مردم خواندن شروع نمود همان وقت در یک روز یا قصد نسخ انا و ان مردم نقل گرفتند که بعد آن به منظومه مذکوره سه شرح کبیر متوسط اصغیر نوشته متوسط آن تمام نه شد و ظاهر شد در شرح جوهر خود گفته که برای دفع شداید عموم و رفع مہلت و ہجوم قصیدہ بن مسماہ کشف الکروب بملاقات الحبيب والتوسل بالجوب کہ مطلعش اینست :-

یا اَلْکَرَمُ اَلْخَلْقِ قَدْ صَاقَتْ بِاَلْمَسْبِلِ وَدَقَّ عَظْمِي وَغَلَبَتْ عَنِّي اَلْحَيْلُ
بسیار مجرب است (چنانچه این قصیدہ درین شرح (صفحہ دوم ورق ۵۹) موجود است)
و ناشر وقت مراجعت از حج در راه کہ بنہ کبیر از چہل و یک واقع شدہ و در مقام قریب بہ عقبایہ براہ قافلہ مصری مدفون شد۔
حاجی خلیفہ در کشف الطون از مولف اش کتاب تعلق الفرائد علی شرح العقاید للنسفی و قصیدہ جوہر التوحید میں ہیں کتاب نصیحة الاخوان باجتناب الدخان را ضبط نموده و تحت لغت نصیحة الاخوان کہ اسم شرح جوہر التوحید محمۃ المرید است۔

و خود منظومہ جوہر التوحید علیحدہ ہم تازمانہ مامند اول و معروف است۔ نسخہ قلمیہ آن در کتب خانہ آن را پور بر نمبر ۴۴ و مجموعہ نمبر ۲۸۷ و حاشیہ نمبر ۴۴ موجود است۔
و علمی نماید کہ اہل این منظومہ مابہ جوہر التوحید چنان دائر و سائر و مقبول علماء قول گردیدہ کہ اکابر اعلام و محققین عالی مقام بہ شرح و حاشی آن پرداختہ چنانچہ مصنف مقام سہی بہ عبد السلام المتوفی مشعلہ برین منظومہ شرح نوشته بہ "اتحاف المرید جوہر التوحید" مسمی ساخت و در مسئلہ از تصنیف آن فارغ شدہ کما ہو مذکور فی الجوزہ الثانی من فہرست الکتابخانہ المصریہ و نسخہ قلمیہ شرح قصیدہ مذکور از پسر مصنف در کتبخانہ

ریاست رامپور به نمبر بای ۳۰۲ و ۳۰۳ علم کلام مضبوط و مخزون است - نام آن
تجلیات المرید بشرح جوهر التوحید است -

و علامه شیخ ابراهیم بن محمد الباجوری المتوفی ۱۱۶۷ هجری قمری کثیر از او در حدود هفتاد و شش برین منظومه
حاشیه نوشته ناشی تحت المرید علی جوهر التوحید قرار داده و این حاشیه را به ترتیب در مطابع مصریه طبع
شد تفصیل آن مطابع در فهرست کتبخانه مصریه خدیو مذکور است درین کتب خانه آصفیه
هم یک نسخه آن مطبوعه مطبع میری مصری در فن کلام به نسب برهه موجود است -

و خود این شرح اگر چه در کتبخانه خدیو مصریه موجود نیست و هم حاجی خلیفه این شرح
را ندیده مگر در کتبخانه رامپور بین جلد دوم و در فن کلام نمبر مضبوط است اما در فهرست
رامپور نام این "انجوه الکلبید شرح جوهر التوحید" نوشته و متقابل آن در خانه کیفیت
این عبارت تحریر نموده مصنف عقاید ایل سنت مختصر نظم کرده آن را جوهر التوحید
نام نهاد و خود بران شرح کبیر و وسیط و صغیر تصنیف نموده این کتاب جلد دوم از شرح
کبیر است از قول حص غیر مقلد انه ما ما - ام -

مگر معلوم نمی شود که اسم این شرح صاحب فهرست رامپور از کجا اخذ فرموده حواله آن
نوشته چرا که منقریب تحت تحت هدایه المرید معلوم خواهد شد که نام این شرح کبیر صریح
خود مصنف عمده المرید است -

فتح الوهاب بشرح الآداب

تصنیف شیخ الاسلام علامہ ابو محیی زکریا الانصاری الشافعی المتوفی ۷۲۸ھ ہنصد و
بست و شش علامہ شمس الملک والدین محمد بن اشرف الحسینی السمرقندی متوفی حدود ۷۸۵ھ
صحائف و قطاس یک رسالہ در آداب بحث و مناظرہ نوشتہ بود علامہ ابو محیی زکریا
شرح آن نموده تاش فتح الوهاب مقرر کرد۔
اولش اینست۔

الحمد لله الوهاب المنان الم شديد للدليل والبرهان احمق ابلغ
المحمد على جميع نعمه واسئله المزيدين فضل وكرمه واشهد ان لا اله
الا الله الواحد للسلام واتصلان محمد عبدي ورسوله افضل الانام صلى الله
عليه وعلى آله وصحبه الكرم وبعد فهدى شرح للكتاب العلامة شمس الملک
والدين الحسینی السمرقندی رحمة الله المسمی باداب البحث على الفاطمه و
تظهير مراده و یحقق مسائله و تحریر لائله معصوم با نقواعد المحررة و فوائد
جمهرة من الیاء عن المحدث و الاطباء والمرجوین لك حزیل الاجر والثواب و سمیته
فتح الوهاب بشرح الآداب والله استل ان ینفع به الخ۔
نسخه کتب خانہ مصفیہ کہ بر نمبر ۳۲۰۰ مر یو طست بخط عرب کتبہ سال یکہزار و
دو ہجری بخط عبداللہ بن علی الحسینی القاسمی المالکی است۔

و نسخہ مذکورہ غالباً منقول از نسخہ مصنف است کہ در سال یکہزار و پانزدہ ہجری
مصنف از تصنیف آن فارغ شدہ چنانچہ از عبارت خاتمہ ظاہر است وہی ہذا۔

قال مؤلف هذا الكتاب رحمه الله وكان تمام ذلك يوم الاربعاء شعبان
سنة خمس عشر بعد الف وكان الفراع من نسخة علي يد كاتب وما لكه
فقير عبد الله بن علي الحسيني القاسمي المالكي الطباطبائي في ثالث شهر محرم الحجة
الحرام سنة تسعين و الف -

و بر عبارت متن خطوط از سر مخی کشیده شده -
مخفی نهان که حاجی طایفه برای این رساله اداب به بحث چند تا شروع و رساله ذکر کرده
مر نام این شرح که سنی است نفع الواهب ذکر نموده ظاهر انظر او نرسیده باشد -
له و راق ۲۸ و سطور بی مفعول ۱۵ -

فخر الحسن

فی اثبات سند خالد علی بن ابی طالب

رساله مذکور بزبان عربی تصنیف علامه محمد فخر الدین نظامی اورنگ آبادی دہلوی متوفی
سنة است - شروع رساله این است -

”اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَانْتَ الْمُسْتَعَانُ وَلَا سَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِكَ وَمَنْ لَكَ الصَّلَوةُ عَلَى سَيِّدِنَا خَيْرِ خَلْقِكَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَاجِبَائِهِ
اجْمَعِينَ اَمَّا بَعْدُ قَدْ سَمِعَ مُحَمَّدٌ الْمُشْتَقُّ وَفَخَرُ الدِّينِ النَّظَامِيُّ اَلَا وَرَدَكَ اَبَادِي الدُّعَا
مِنْ لِسَانِ بَعْضِ النَّاسِ اَنْ اَهْلَ الْحَدِيثِ مُتَّفِقُونَ عَلَى اَنْ كُلَّ حَدِيثٍ رَوَى اِلَّا اَمَّ
الْفَقِيهَ الْمَامُونَ اَلْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى بْنِ اَبِي
كَرَمٍ اللهُ وَجْهَهُ مَرْسَلٌ عِنْدَ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلَمٍ وَالتِّرْمِذِيِّ وَابْنِ دَاوُدَ وَغَيْرِهِمْ
بِمُتَّصِلٍ وَابْتِهَاجٍ فِي اِتِّصَالِ الْاِمَامِ اَلْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ بِاَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى بْنِ اَبِي
اَمْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ طَبَسَ عَلَى قَوْمٍ اَعْدَوْا اَهْلَ الْحَدِيثِ
وَفِي الْمَطَالِبِ الْفَقْلِيَّةِ بَذَرَ الْوَقْعَ لَا اَلَا مَكْلَانَ وَالْاَكْتِفَاءَ فِي الْاِتِّصَالِ عَلَى الْمَعَارِغِ
الْمَحْضَةِ اَمْرًا بِإِي سَلَامَةِ الذِّهْنِ عَنْهُ وَالصَّوْفِيَّةِ يَقُولُونَ بِاقَاءِ اَلْحَسَنِ وَسَمَاعِهِ
عَنْ عَلِيِّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ وَعِنْدَ التَّفْتِيْشِ لَا اَصْلَ لَهُ اِنْ“

موضوع رساله اينكه حسن بصری با واسطه از حضرت علی بن ابی طالب روایت دارند.
و در تصنیف رساله مذکور چنانکه از عبارت منقولہ صدر شنیدی کہ مصنف علامہ الحسین گفته
کہ ہر گاہ من از زبان بعض مردم شنیدم کہ انتم حدیث اتفاق دارند کہ جملہ روایات امام حسن
بصری از حضرت علی بن ابی طالب مرسل است نزد طبقہ بخاری و مسلم و ترمذی و ابوداؤد و غیر

مستقل نیست یعنی حسن بصری بلا واسطہ از حضرت روایت نمی دارند بلکه ہر قدر کہ بآ
حسن بصری از حضرت علی نمودہ اند ہمہ آن بواسطہ است وجود شخصی در زمان شخص دیگر
برائے این امر کافی نیست کہ یکے از ان از دیگرے روایت کردہ باشد۔

و حضرات صوفیہ قایل اند کہ جناب حسن بصری خدمت حضرت علی بن ابی طالب رسیدند
و از جناب شان بلا واسطہ روایت نمودند پس حقیر اقوال ائمہ مختص و محسن نمودہ باین مطلب
رسیدم کہ مرویات حسن بصری از حضرت علی بلا واسطہ مست نہ بواسطہ وساعت او شان از
حضرت علی و حضوری شان خدمت حضرت امیر المؤمنین اہل تثبت است نزد اکثر
اہل حدیث بکراتند سعیم۔

نسخہ کتب خانہ تصفیہ کہ بر نمبر ۱۱۵۶ فن کلام مرتب است بخط نسخ صاف نام
کاتب و تاریخ کتابت مرقوم نشد بظاہر قریب ہمد مصنف نوشته شدہ باشد۔
جلد اوراق ۱۰۳ یکصد و سہ و بطور فی صفحہ ۱۰۔

قدح الزند و قدح الرمذ در جمالات اهل سرهند

تصنیف علامہ سید محمد بن سید رسول البرزنجی متوفی
ابتداءً رسالہ این است۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب المصائب والمشارق القاسم النورین
الطارق والمشارق الخالق الاشیاء الفارق بین المارق والمنبع الجماعۃ الفارق
والاولیاء فی الجنۃ ذات الفارق والاحزان فی النار ذات المطارق المحاکم
بقطع عین السارق والصلوۃ والسلام علی من انزل علیہ والسماء الطارق المأمور
بارحاء القواصب البوارق والنبال الخوارق من دماء الکواہل والمفارق من
کل فی بحر الضلال الفارق۔

موضوع رسالہ ایک شیخ احمد سرہندی لقب بہ مجدد الف ثانی در مکتوبات خود
بعض اقوال والفاظ در عقاید جناب نوشته کہ علمائے شریعت عرا از ماں موجودین ہندوستان
آن را خلاف عقاید دانشہ اشاعت و پیش علمائے مکہ معلوم و مدینہ منورہ فرستادند اکثر علماء
حرمین اقوال شیخ سرہندی را خلاف عقاید اسلامیہ دانستہ رسائل در رد اقوال شیخ موصوف
نوشته کیے از انہا ہمیں علامہ برزنجی است کہ رد اقوال نوشته تمام آن قدح الزند مقرر
کرده و بذریعہ خط شریف مکہ این رسالہ در ہندوستان رسید و این واقعہ سال یکہزار و نو
و صد و ہجری است۔

و دیگر علماء کہ در رد اقوال شیخ سرہندی رسائل نوشته اسمائے شریفہ شان اینست۔

شیخ ابراهیم بن حسن الکورانی - شیخ حسن بن علی البهمی
 شیخ عبداللہ النوری القادری - شیخ عبدالحق دہلوی
 محمد صلح اورنگ آباد القادری - شیخ جمال محمد محدث اکبر آبادی

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۲۴ فن کلام مربوط است بخط محمد بن حسن بن عبدالکریم
 بن محمد برزنجی مصنف رسالہ است کہ در سال کبیرار و یکصد و پنجاه و ہفت در اورنگ آباد
 تحریر کردہ چنانچہ در خانہ گفتہ -

کالفرار من کتابۃ هذا الكتاب يوم الثلاثاء عشرة رجب سنة ١٢٤٥ سبغ وسبعين
 ومائة والفي مدينة اورنگ آباد من ارض الدكن من قطر الهند وذلك
 على يد ابي زك الوردى واحقر الفقراء زين العابدين محمد بن حسن بن عبد الكريم بن محمد
 المصنف البرزنجي غفر الله لوالديه ولسائر المسلمين آمين - وصل الله على
 سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليمًا كثيرًا ويتلو عصب المصنف
 تاليف علامہ الوقت الی علی حسن ابن علی الحق المکی البجی الحال اللہ عمر فی غابر
 آمین ثم مقابلیه هذا الكتاب - جلد ۱ ورق ۳۴ و سطوری صفحہ ۳۱ -

قرۃ عیون خدوی الافہام شرح مقدم متیخ الاسلام

تصنیف علامہ ابوبکر بن اسماعیل الشنوائی۔

اس مقدمہ تصنیف شیخ الاسلام زکریا الانصاری متوفی ۹۲۶ھ نے تصدیق و توثیق فرمائی۔
منجملہ شروح آن علامہ شنوائی ہم نوشتہ و آن ہمین است۔ اوش این است۔

”الحمد لله على افضاله حمد ايليق بجلاله والصلوة والسلام على سيدنا
محمد وصحبه وآله واشتهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له الملك
العليم واشتهد ان سيدنا ونبينا محمد عبدا ورسوله المبعوث من استوف
جرا ثم الانام وبعد فيقول المفتقر الى مولاه العتيق عما سواه ابوبكر بن اسماعيل الشنوائى
عفا الله تعالى عنه واسعد الله بغيره الامالى وغفر له ولذ نوبه ولوالديه واحسن
اليهم واليه“

نسخہ موجود کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۴۶۶ فن کلام مرتب است بخط عالمانہ مکتوبہ
سال یکہزار و ست و ہشت ہجری قمری قلم علامہ عبد الرحمن بن فخر الدین عثمان بن عارف باللہ
شہاب الدین شنوائی الدخالی الشافعی است۔ مکمل نظر من عبارتہ الخاتمہ۔

علقہا لنفسہ ولین شاولہ اللہ بعد فقیر رحمۃ ربہ عبد الرحمن بن فخر الدین
عثمان بن عارف باللہ تعالیٰ شہاب الدین الشنوائی الرفاعی الشافعی وکان

الفراغ منها يوم السبت ۱۹ جمادی ۱۲۸۲ھ۔

جلہ اوراق یکصد و نود و پنج۔ و طبع فی صفحہ ست و یک۔

قصد السبیل الی توحید الحق الوکیل

شرح منظومہ و حیزہ شیخ احمد بن شیخ محمد مقدسی مدنی دجانی انصاری معروف بہ علامہ قشاش
ست۔ دران عقاید اسلامیہ بطور اختصار نظم نموده و تلمیذش علامہ ابراہیم بن حسن بن
شہاب الدین اکروی الکوری الشہر زوری المتوفی ۸۱۲ھ کہ جازت ناظم قصیدہ استاد خود
حب استاد علی بن احمد علی دمشقی کہ یکے از او با دناظم قصیدہ بود در سال یکہزار و شصت
و پنج ہجری در مدینہ منورہ شرح آن نموده۔ اولش این است۔

”الحمد لله رب العالمين الله ولي الذين امنوا يخرجهم من الظلمات
الى النور ويهديهم قصد السبيل المشقى الى جنته الخلد في نعيم السرور احمدا
لجميع محامد اوله الحمد من كل ذاك و مل كود و اشكره على سوانح نعمائه و منه
النعيم كلها و هو الشكور الخ“

نسخہ مکتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۴۴۴ فن کلام مربوط است نسخہ صحیفہ مقابلہ شدہ مکتوبہ موسیٰ
تلمیذ شارح در مکان شارح در سال ۱۲۱۰ھ یکہزار و نود و سہ ہجری است بموجبی شرح۔ چنانچہ
از عبارت خاتمہ ظاہر است۔

و در بلغ مقابله و تصحیحاً فی مجائس اخرها ليلة الاربعاء قبل العشاء ۲۵
ذی القعدة سنة ۱۲۱۰ھ فی ظاہر المدینة المنورة فی منزل المصنف حفظها الله
تعالی علی ید اقل العباد و اضعفهم و اوحجمهم يوم التناذ موسیٰ خویدم المصنف
ابقاء الله فی عافية“

جلد اوراق یکصد و نود و یک۔ و بطور فی صفحہ ۲۵ و پنج۔

كتاب الرد على المنطقيين

تصنيف تقي الدين أحمد بن عبد الحكيم بن يثمتة الكنجي متوفى سنة ثمان وعشرين و
سبعمائة
شروع كتاب این است -

الحمد لله رب العالمين واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك
له واشهد ان محمدا عبده ورسوله صلى الله عليه وعلى آله وسلم تسليما اما
بعد فاني كنت انا اعلما ان المنطق اليوناني لا يحتاج اليه الذي ولا ينفع به
البليد ولكن كنت احسب قضايا صادقة لما رايت من صدق كبير
منها اشربين لي فيما بعد خطأ طائفة من قضاياها وكتبت في ذلك شيئا
ثم رأيت ان كنت بالاسكندرية اجتمع في من رأيتهم العظماء المتفلسفة بالتمويل
فذكرت له بعض ما يستحقون من التجميل والتضليل وانقضى ذلك اتى
كنت في قعدة بابين الظهور والعصر من الكلام على المنطق ما علقته تلك المسألة
ثم تعقبته بعد ذلك في مجالس الى ان تم ولم يكن ذلك من همتي فان همتي
انما كانت فيما كتبت عليهم في الالهييات وبين لي ان كثيرا ما ذكروه في المنطق هو
من اصول فساد قولهم في الالهييات مثل ما ذكروه من تركيب الماهيات
من الصفات التي سموها ذات وما ذكروه من حصر طرق العلم بما ذكره
من الحدود والاقسية البرهانيات بل فيما ذكروه من الحدود التي بها
يُعرف التصورات بل ما ذكروه من صور القياس ومراد اليقينيات فارادى

بعض الناس ان يكتب ما علقته اذ يحذف من الكلام عليهم في المنطق
فادمت في ذلك لانه باب معرفة الحق وان كان ما فتح من باب الرد
عليهم يحتمل اضعاف ما علقته تلك الساعة.

ازین عبارت ظاهر است که علامه این تیمیه درین کتاب تردید غلطین نموده
و قواعد و ضوابط که منطقیین در علم مطلق مقرر نموده اند بران قصص و جرح کرده گفته که این همه
اصطلاحات مختصره منطقیین است و مطلق چنان علمی است که شخص ذکی محتاج بان نیست و
شخص ملید از ان منتفع نمی شود و این تیمیه در شروع زمانه خود قضایا منطقیه را صادق می دانست
بعد آن بلا و خطای بعضی قضایای منطقیه ظاهر شد و چیز بی درین باب تا اینکه این تیمیه
در اسکندریه رسید و آنجا شخصی را دید که تقسیم و تکریم و تحلیل و تخمین فیلسفین می نماید و تقلید شان
می کند آن وقت در رد مطلق این کتاب نوشت و بر حاشیه ورق آخر این سخن را بنویشت
مردم است -

بلغت مقابلة باصل المصنف بخط المقر وعليه رضى الله عنه في سنة
ثمان وعشرين وسبعمائة -

وقد قرأت عليه أوائل هذه النسخة وكتب بخطه على حواشيه ما يلي :-
 پس ازین عبارت ظاهرست که این نسخ کتب خانۀ آصفیہ بر نمبر ۲۱۹ فن
 کلام مخزون است بخط عرب نسخہ قدیمہ است در حیات مصنف علامہ نوشتہ شدہ و
 نافلہ بین نسخہ را بر مصنف علامہ خواندہ و مصنف علامہ وقت قرائت فاصل مذکور
 چند جا در اوایل این نسخہ بخط خود بر حاشیہ اضافہ نمودہ و آن مقامات کہ علامہ ابن تیمیہ بر حاشیہ
 بخط حامل خود اضافہ نمودہ این است - بر صغیہ اولی و دو نقطہ

در صفحہ ۵ و ۶ سطور مختلفہ ۱۰۲۹۔ جملہ صفحات نسخہ مذکورہ ۵۴۱ سطور فی صفحہ ۱۹۔ و نام
کاتب محمود۔ احمد بن حسن الشافعی۔

التممة للمسئلة المهمة

متعلق اقوال محمد دالف ثانی رحم

شخصی از علمائے حجاز حسب سوال متفسر یک رساله در سال یک هزار و نود و چهار
هجری ۱۲۹۴ سنه نوشته نام آن تتمه للمسئلة المهمة قرار داده -
اول رساله این است :-

در الحمد لله رب العالمین و اشهد ان لا اله الا الله الواحد القهار
و القوة المتین و اشهد ان سیدنا محمدا عبدا و رسوله الفاضل الخاتم
الصالح الامین الخ

بعد خطبه گفته خداوند عالم مدد تو بنور خود نماید تو از من سوال نمودی از مسائل چند که
شیخ احمد کابلی ثم السرهندی در مکاتیب خود نوشته که این مسائل موافق کتاب و سنت
و عقاید صحیح اسلامیه است بانه پس می گویم که من در اواخر سال یک هزار و هشتاد و هجری آن
مکاتیب را در رساله المبدأ و المعاد و رساله المعارف الدینیة که از مصنفات شیخ مذکور
می باشد دیده بودم پس درین مصنفات ناقص کثیر و مخالفت با کتاب و سنت و با
عقاید حق و با عقاید ائمه تحقیق را باب کشف تمام تر یافتیم و بحال که سال یک هزار و نود و چهار
هجری است پیش من نه جلد رسائل شیخ موصوف موجود است نه جلد مکاتیب لهذا
هر قدر که از مکاتیب موجود است و در آن خلاف کتاب و سنت و عقاید حق و عقاید
صوفیه کرام است درین رساله آن را بیان می کنم -

نسخه موجوده کتب خانه آصفیه که برنمبر ۴۲۲ من کلام مخزون است بخط عادی عالمانه است
و از غرض ناقص است باین وجه نام کاتب و غیره غیر معلوم است -

مصنف هم همین وجه معلوم نشده اما بر صفا اولی ورق اول عبارت تلکک نوشته اند
 ل تلک کتبه لک و یکصد و شصت و یک هجری نوشته است -
 تیا س غالب این است که این رساله از مصنفات شیخ ابو علی حسن بن علی ابی انور
 ۱۰۹۵ هجری باشد و الله اعلم بالصواب -
 و در آن مقدمه - و بطوریکه محتاج است در پنج -

المسالك المختار

في معرفة الصلاة الأولى أحاديث العالم المختار

فصیف علیہ السلام بن حسن بن شہاب الدین الکوردی الکوران الشہزوری الشہرانی
لہذا متوفی سالہ یک ہزار و یک صد و یک ہجری است۔
موضوع رسالہ این دو مسئلہ است۔

مسئلہ اولیٰ اینکه اول مخلوق کہ خداوند عالم خلق فرموده با اختیار بوده یا بلا اختیار و بے ارادہ -
مسئلہ ثانیہ اینکه حق تعالیٰ عالم را با اختیار و ارادہ خلق فرموده یا بلا اختیار و بے ارادہ -

وہش این است۔

و الحمد لله على سيدنا محمد عبدك وعلی اله واصحابه وسلم اللهم
لنی ما ینفعنی و تقبله منی آمین - الحمد لله الغنی بالذات عما سواه من العالمین
بجواد الرحیم العزیز الحکیم المقدم المورث للملک الحق المبین و اشهد ان لا اله الا الله
لغائل انما قولنا شئی اذا اردنا ان نقول له کن فیکون فنبه بعدة الاضافة علی
ان التکون للاشیاء لیس من احدیة الذات بل من احدیة تجمیع الاسماء فیها
لها التصریف و الایجاد لكل ذی حركة اوسکون و اشهد ان سیدنا محمد
بذکر و رسولہ الفاح الخاتم نبی الرحمة صاحب المقام المحمود الصباذق الامین
بب تصنیف این رساله چنانکه مصنف علامه در خلیه رساله فرموده اینست که شخصی
ستفید این مصنف از مصنف علامه سوال کرده بود که شیخ محی الدین ابن العربی در کتاب
و فرموده است که هر کس قائل این قول باشد ان الواحد لا یصنع الا الواحد

آن شخص جاهل است - و نیز شیخ ابن عربی صدرالدین محمد بن اسحاق رومی قونوی در کتاب خود گفته که قول حکما که الواحد لا یصدر من الا الواحد صحیح و درست است اما در مصدر و مخلوق اول حکما و خطا کرده اند که مخلوق اول محض را میگویند بلکه حق اینست که مخلوق اول وجود عام است -

شخص مستفسر و سائل نوشته که جمع و توفیق در میان هر دو قول است و نمیدانم که بظاهر یکدیگر مخالف است چه طور می شود حل آن بفرمایند - پس علامه بحواب سال مذکور این رساله تحریر نمود - چنانچه بعد خطبه گفته -

” اما بعد فانك ايعا الناهض بعصته تطلب الكمال حق الله ملك الامال و ايدك الله نور الارض و السماء تأييد عباده الاولياء في عافية آمين قد ذكرتم في كتابكم المكرم ما فيه الطلب للجمع بين كلامي الشينين امام المحققين و لسان الموحدين الشيخ محي الدين محمد بن علي بن العربي الحاتمي قد ساء و تليد الفرد المحقق المنيع الشيخ صدر الدين محمد بن اسحاق الرومي القونوي قدس سره و نفعنا بها و بعلمها و المحبين آمين - حيث قلتم رأيت في كلام حضرت الشيخ ابن العربي انه ينسب الى الجمل من يقول بان الواحد لا يصد منه الا الواحد و حضرت الشيخ صدر الدين القونوي يقول الحكماء اصايوا في هذا القول الا انهم اخطاوا في الذي صدرا و لا فانهم قالوا الصمد الاول هو العقل الاول و ليس كذلك بل الصادر و لا هو الوجود العام فان احد الشينين انكروا الاخر صدق و انكروا شيئا اخر و مع هذا الحكماء يقولون في الصادر الاول انه من الموجودات الخارجيه نرجو من لطفكم و شفقتكم و على حسب وعدكم ان تبينوا لنا اما بالتجميع او بالتوفيق ما الصواب عندكم انتهى “

نسخه كتب خانه آصفيه که در زمزمه فن کلام مثال است نسخه صحیح متعادل شده بخط نسخ عارف متوجه ۱۵۰۰
فی کج سال کثیر از نو و در بهجی انجمن موسی بن ابراهیم بهجی المدنی است که در حیات مصنف علامه در کمال کثرت
موصوف تحریر نموده شد بجلد اثنیست و یک و بطور فی نسخه است و بهج -

منہاج الرضا

تصنیف علامہ فخر الدین بن محمد بن عمر الرازی المتوفی سال ۷۲۰ شمسی و ۷۶۰ ہجری
است۔

ابن دے کتاب این است۔

”الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين وصلى الله على سيدنا
محمد وآله أجمعين نحن كما هدانا الى صراط المستقيم وارشادنا بينه
القويم والكرمانا بقرآن وجنبنا عبادة الاوثان وجعلنا من المكرمين بخدا من
ومن المقربين لوحدا نياته وبطاعته واختارنا من كثير من الانام وجعلنا من
أمة محمد عليه السلام ونسال الله تعالى ان يثبتنا على المنهاج الرضي و
الحق الوصي بعصمنا ويحفظنا من الردى وان يمسكنا على سبيل الاستقامة
والهدى فان على ما يشاء قد يروى هو عليه يسير ولا حول ولا قوة الا بالله
العلي العظيم“

موضوع کتاب۔ بیان عقاید اسلامیہ۔ دور اول کتاب گفتہ تا وقتیکہ انسان اقرار بر این
شخصت و دو شخصیت مذکورہ کتاب نماید و داخل فرقہ اجماعیہ اہل سنت و اجماعت نمی شود۔
بعد آن بالاہل جملہ خصائل مذکورہ ذکر نموده۔ بعد آن برائے ہر یک از خصائل مذکورہ تفصیل
نوشتہ و آن را بہ سبیل تعبیر نموده تا اینکه کتاب را بہ سبیل دو دو ختم ختم نموده۔
بنو موجودہ کتب خانہ تصنیف نمبری ۱۲۸ فی کلام تقطیع خورد نسخہ قدیمہ خط نسخ بخط عربی
نام کاتب مرقم شدہ۔ سال کتابت ہفتصد و شصت و دو ہجری است۔
جلہ اوراق نو و نو۔ و بطور فی صفحہ یازدہ۔

منہج النجاة

تصنیف علامہ محمد بن قسطنطین مشہور بہ ملائسن کاشی المتوفی ۹۱۸ھ۔ موضوع کتاب
بیان آن امور کہ دشمن آن بر ہر مملکت واجب و فرض است۔ اولیٰ این است۔
«الحمد لله الذی هدانا لهذا الذی کنا لنکفر» و المنہج المستقیم والصلوة علی
من بعثہ بالملۃ البیضاء والحنفیۃ السعدۃ السعادت علی الہ ہدایۃ الناس
والمطہرین عن الدجاس الخ»

کتاب مرتب است بر یک مقدمہ و دو مقصد۔ و ہر مقصد پنج باب است۔
مقصد اول در اعتقادات و در آن پنج باب است۔

باب اول در توحید۔

باب دوم در عدل۔

باب سوم در نبوت۔

باب چہارم در امامت۔

باب پنجم در معاد۔

مقصد دوم در بیان اعمال و در آن ہم پنج باب است۔

باب اول در بیان طاعات کہ تعلق آن از جوارح و اعضائی باشد۔

باب دوم در بیان معاصی کہ تعلق بہ جوارح است۔

باب سوم در بیان طاعات قبیلہ و مراد از ان صفات حمیدہ و اخلاق حسنہ۔

و آن بسیار است بمجملہ آنهاست بجا آوردن فریض و ادا کردن نوافل۔ و توبہ و انابت

و ترک معاصی و صبر و بلا و مصائب و زہد و تقویٰ و توکل بر خداوند عالم و تفویض

بمشیت حق تعالیٰ و رضا بر ضائع حق تعالیٰ و حکمرانی او تعالیٰ شائہ و خوف از

پیر در دگر خود و نیت در عبادت و اخلاص در اعمال -

باب چهارم در گناهان که تعلق بآن قلب است -

باب پنجم در ارادت صحبت -

نسخه مخزونه کتب خانه آصفیه که بر نمبر ۱۱۸۲ فن کلام مبر بود است بخط نسخ
صحیح مخدومه اهل علم می باشد - نام کاتب و سال کتابت در آن مرقوم نشده - اما بظاهر
نوشته اوائل صدی دوازدهم معلوم می شود و جلد او را فن کتاب ۸ و بطور افی نسخه شانزده
و علامه لایسن کاشی پس از مشاهیر محدثین و علمای شیعه و صاحب تصانیف
حدیده سفیده می باشد و فات او بعد سال یک هزار و نود و یک هجری بود -
مفصل ترجمه او زیر لغت وافی فن حدیث این فهرست نقل شده انجا باید دید -

الناشرة الناجرة للفرة الفاجرة

تصنيف علامه محمد بن رسول برزنجي متوفى
که در سال یکهزار و نود و سه هجری در مدت دو روز نوشته -
اول رساله این است -

اللعنة على الجمل على ان هذا يتنا الصراط المستقيم صراط
الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين - ونسألك
من فضلك ان تفتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت خير الفاتحين الخ -
مخفی نماز که این رساله هم علامه برزنجی در ردیح احمد سرسندی نوشته چنانچه بعد طلب
گفته که محصلش این است -

در سال یکهزار و نود و سه هجری در شهر جمادی الآخر از هندوستان ضلالت و
خیالات شیخ احمد سرسندی بطور اشتقاق در دیار عرب رسید که او دعوی رسالت کرده
بجهد و ملاحظه اشتقاق و استماع اقوال و خیالات او چنانچه علمائے کرام که معظمه و
بدریه منوره در رد و نقض هفواش رسال عذبه و مصنفات مفیده از جمله ایشان
کسانی که بودند عمده علمائے این زمانه صاحب ورع و تقوی شایع مملکوت و
سفر السعاده و غیره فقیه و محدث و صوفی عبدالحق دهلوی است که در حیات شیخ سرسندی
روان نوشته بود علمائے معاصرین که از که معظمه بودند و بر رد قبح اقوال شیخ مذکور است
گماشتند و او را تحقیق و او را سواد شریفه شان این است -

شیخ کبیر محمد صالح اورنگ آبادی ہندی دکنی کہ چند رسائل در رد آن نوشتہ۔
 شیخ عبداللہ سورتی یک رسالہ نوشتہ۔
 شیخ عارف باللہ شیخ مشائخ عالم ربانی شیخ تاج الدین زکریا عثمانی و شیخ علامہ محسن
 فضل علمائے مکہ۔

شیخ حسن بن شیخ علی العجمی۔

شیخ عبداللہ البوسنی الرومی نزہل مکہ۔

شیخ علی افندی رومی نزہل مکہ۔

حسین افندی رومی نزہل مکہ۔

و این خیر مصنف این رسالہ قبل ازین نہ رسالہ در رد او در دوا و لا و خاصان او
 نوشتہ ام و این یک رسالہ رسالہ دہم است کہ نام آن الناشرہ الناجرة للفرقة الناجية
 مقرر کردم و از علمائے مدینہ منورہ کہ در آن نوشتہ شیخنا العلمامہ مربی ظاہر و باطنی و
 قدوہ ال تحقیق صفی الدین قاسمی است۔

و عالم فاضل بایزید رومی افندی مفتی مدینہ منورہ۔

و شیخ عبدالرحمن جباری شافعی۔

و شیخ عرس الدین خلیلی شافعی۔

و عالم صوفی سید خلیل سید ماہ حنفی بخاری۔

و شیخ محمد مفتی شوافع۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۲۲ فن کلام مرتب است بخط عرب معمولی
 مکتوبہ ہفتہ محرم ۱۰۹۵ ہجری است و نسخہ مجموعہ مقابلہ شدہ و بر حاشیہ جا بجا عبارت
 ناقط شدہ نوشتہ۔

جلدہ اوراق ۲۶ و سطور فی صفحہ ۱۹۔

نهایة العقول فی الکلام

و فی الأصول

تصنیف امام علامہ فخر الدین محمد بن عمر الرازی متوفی ۶۰۶ شمس
ری ست۔ در علم کلام و اصول فقہ تصنیف نموده کتاب را بر بست اہل مرتب
بودہ۔

لی کتاب۔ ابجد حمد اللہ علی تسابق الالاعہ وتلاحق نعمائہ الخ
مختر مخزنہ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۱۵ بخط طبعی شطرنج و شفیعا مزوج ست۔
آخر سند کتابت و نام کاتب مذکور نشدہ اما الظاہر مکتوبہ صدی یازدہم می باشد
۵ صفحات ہفتصد و ہفتاد و ہفت و بطور فی نسخہ بست و بیج کتاب مذکور نا حال چاپ
ندہ۔

نهایة المرام فی درایة الکلام

تصنیف ضیاء الدین شمس الاسلام شرف الخطیب ابوالقاسم عمر بن محسن بن الطبری الهملی
الموتی بعد ۵۰۰ قمری بانصد و پنجاه و هجری -
اول کتاب - القول فی خلق الاعمال ان الترتیب مستدعی مقدمین الخ
سنة کتب خانة مصفیه نبره ۱۰ بخط نسخ خط عرب - مکتوبه ۵۰۰ قمری بانصد و پنجاه و هجری است
که تا آن زمان مصنف علامه در قید حیات بود و در آخر کتاب اجازه تعلیم خود مصنف بر
عبدالعزیز بن ابی النجیب بن بندر القلاسی موجود است و تاریخ کتابت این اجازه هم ۵۰۰ قمری
است - جمله اوراق سه صد و هشتاد و پنج و سطور فی صفحه بست و یک و اجازه مذکوره
بعد ختم کتاب بر ورق ۳۸۵ - مرقوم است -

ہدایۃ المرید

شرح قصیدۃ الجوهرة التوحید

من قصیدہ و شرح ہر دو بیان عقاید اسلامیہ بتوحید و نبوت و معاد و وغیرہ تصنیف
شیخ الاسلام شیخ ابراہیم اللقانی الثقفی سنۃ یک ہزار و چہل و یک۔
اول کتاب۔ الحمد للہ الذی تقدر لوجود وجود الوجود الاسلام الخ
سابقاً و ذکر عمدۃ المرید و انشی کہ علامہ ابراہیم موصوف یک قصیدہ بنام جوہر التوحید
حسب الارشاد شیخ خود تصنیف نمودہ و برائے آن بہ شرح کبیر و وسیط و صغیر نوشتہ
پس این شرح ہدایۃ المرید شرح صغیرست چنانچہ در خطبہ میفرماید۔

و شرحتها (اسے القصیدۃ) قبل ہذا الشرحین جلیلین احد ہما عمداً الجلیل و ثانیہما للخص
الجزید ثم ادرکتی درجۃ الضعاف فثقلت عنان القلم الیہ سرحب الاسعاف
حین یتطلب منی جماعۃ من الاخوان و خلیف من الخلان شرحاً لہما لیکو
تأصراً عن الاخذۃ القاصرین خالیاً عن الاسباب و الالطاب و عما
تضعب فہمہ من الایجاز علی المبتدیین و غیر الممارسین لیعلم نفعہ
عباد و ینفخ لہ العباد و یتعاطاوا الحضرا و الباد قاجبۃ ثم الی الخ لا
یثقابا ملاح العلم المالیہ صمالہ ہدایۃ المرید الجوهرة التوحید۔
سخن موجودہ کتب خانۃ تصنیف نمبر ۹۹۹۹ فی کلام بخط شیخ محمودی محشی بحوالہ کثیرہ از اول تا آخر
توبہ ۱۲۹۹ کثیر از دو عدد و بست و نہ ہجری۔

عالم محمد بن حسین بن محمد بن عبدالقادر بن محمد بن احمد غفرانی الشافعی جلہ اوراق دو عدد و ہشت
سطور فی صفحہ نوزدہ۔

رسالہ جواب سوالات بعض ملاحان

تصنیف قمر الملة والدین شیخ العلماء سید الفضل العارف باللہ سید قمر الدین اورنگ آبادی
متوفی ۱۱۹۵ھ است۔

اولیٰ این است۔

حال مھربان کلام کہ بنام تفسیر قرآن است و در حقیقت تغیر و تغیر کہ آن را از
ہدایت بفضالت بردہ از نورانیت بظلماتیت آورده است چند احتمال
دارد۔

موضوع کتاب اینکہ راجہ بدری نانخہ داروغہ ہرکارہ بادشاہ عالم غازی کہ
دم بفرمان الہی می آزد و دعویٰ ہم کلای خدا ہے جل شانہ می نمود بجات تمام تفسیر
سورہ و بعضی عالم تشریح تحریر کردہ بنظر تمامی علماء ہندوستان رسانید علماء
اجتہاد دنیاطلبی و عمیقین آن تفسیر نمودند مگر مولوی فخر صاحب خلف الصدق شاہ
نظام الدین سکوت فرمودہ۔

راجہ مذکور یعنی بدری نانخہ تفسیر سورین مع نقل خطوط علماء و قصائد بہر قاضی شاہ
نزد راجہ کندر راؤ کہ نائب برادر قرابتی او بود در دکن فرستاد تا بنظر علماء دکن
و عرضی خدمت جناب مولوی سید قمر الدین خان بہرام اعجاز برائے اصلاح
آن تفسیر نوشتہ۔

جواب آن عرضی مولوی قمر الدین اورنگ آبادی این رسالہ نوشتہ۔ این کیفیت
مولوی فخر الاسلام خان عرف مولوی صفدر نوشتہ بودند۔

کاتب رسالہ از قلم شان نقل نموده -

نسخہ مکتب خانہ آصفیہ کہ در ۵۶۳ مجلد است بخط همان محمد داود خان مکتوبہ سال ۱۱۹۲
ہجری است کہ رسالہ سوال و جواب اربعہ نمبری ۵۶۳ بخط او است -
جلد او را فی این رسالہ (۸) و بطور فی صفحہ ۱۵ -
در اول و آخر ہر قادر الدولہ و قادر جنگ ثبت است -

رسالہ سوال و جواب اربعہ

تصنیف مولوی قمر الدین اورنگ آبادی متوفی ۱۱۹۵ھ۔
شروع رسالہ این است۔

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسول الله
الاولين والآخرين وعلى آله ائمة الامة وعلى اصحابه اولي الفضل
الجميع اتم۔

موضوع و مضمون رسالہ اینکہ شخصے از مولوی قمر الدین اورنگ آبادی چہا
سوال کردہ بود۔

اول آنکہ گویندہ این قول کہ دوازده امام و پنجتن پاک رافضی بودند رضی
می شوند یا نہ؟

دوم آنکہ شہادت حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ بجدیشے و دلیلے
ثبوت می شود یا نہ؟

سوم آنکہ اسامی حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا و حسنین رضی اللہ عنہم و
خطبہ جمعہ و عیدین ذکر کردن آن رواست یا نہ؟

چہارم آنکہ بیمار را در حالت احتضار از تخت و چارپائی بر زمین فرود آوردن
رواست یا نہ؟ مولوی قمر الدین صاحب جواب این ہر چہار سوال نوشت۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۵۶۲ فن کلام مربوط است بخط استعین و
کتوبہ چہارم ماہ محرم ۱۲۹۳ھ بمجرى يوم غنہ وقت عصر در قصبہ کیواری پر گنہ
سرکار ضوئہ اورنگ آباد بخط غلام داور خان۔

جلد اوراق ۷۷ و بطور فی صفحہ ۱۵۔

و بر صفحه اولی ورق اول مهر نور امین نور الاصفیا ثبت است و در آخر
 ماله مهر قادر خلیک پهاور که در آن سنه ۱۲۵۰ هجری کنده است -
 و مهر دیگر که در آن قادر الدوله سنه ۱۲۵۰ کنده است -

رسالہ نور ظہور

تصنیف مولوی سید قمر الدین خاں اور نگ آبادی متوفی ۱۱۹۵ھ
در باب غسل و مسح رطلین در وضو۔

اول رسالہ۔

الحمل لله الذي انزل من السماء ماء طهورا وجعل انوار الوضوء ضياءً
ونورا والصلوة والسلام على رسوله سيد المرسلين قائد الغر المحجلين و
على اهل بيته الطاهرين وعلى اصحابه المتطهرين۔ اما بعد می گوید
احقر المستفیدین المدعو بقمر الدین نور اللہ وجہہ بنور وجہہ یوم تبيض وجوه وتود وجوه
این چند گمانے است در عین غسل و مسح رطلین تعیین احداً تخمین الخ۔
نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ در نمبر ۵۶۳ شامل و مجلد ست بخط عادی همان کاتب
محمد داود خان مکتوبہ ۱۱۹۵ھ ہجری است کہ بقلم اور رسالہ سوال و جواب اربعہ نمبری
۵۶۳ نوشته شد۔

جملہ صفحات ۱۱۳ و سطور فی صفحہ ۱۵۔

شرح تخرید فارسی

اصل تخرید از مصنفات خواجہ محقق طوسی نصیر الدین طوسی متوفی ۶۷۲ ھ است و
باب تخرید مرتب است برش مقصد -
مقصد اول در امور عامہ -

مقصد دوم در جواهر و اعراض -

مقصد سوم در اثبات صالح -

مقصد چهارم در نبوت -

مقصد پنجم در امامت -

مقصد ششم در معاد -

زین الدین اعلیٰ: محشی بن عبداللہ از مقصد سوم تا آخر کتاب بزبان فارسی ترجمہ
نیز بطور شرح نموده -

اولیٰ این است -

مگر و سپاس بادشاهی را سرود و حمد و ثنا خلقے را رسد کہ در خلقت انسان و تعالیٰ
منت بے پایان و حقایق قدرش بیرون از حد و بیان است - علی را کہ نوح انسان
از اجناس مختلفہ و اصناف کیفیات متضادہ آراستہ و اساس بنیت ہمکل اورا بحال
ثبت و بحال صورت مزین ساختہ الخ -

نسخہ موجودہ در کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۳۸۹ فن کلام مخزون است بخط محقق
عمولی شفیع آئینی باشد -

در آخر نہ نام کتاب در قوم ست نہ سال کتابت اما بظاہر نسخہ مذکور نوشتہ صدی دوازدهم
جلد اوراق ۲۱۱ و سطور فی صفحہ ۱۵ -

مناظره میر یوسف علی باشهید ثالث قاضی نورالله شوستری

در میان میر یوسف علی و قاضی نورالله شوستری بذریعہ تحریرات سوال و جواب
درین مسئلہ مناظره و مباحثه واقع شده که انبیاء و اوصیاء و اولیاء اطلاق بر ضامن جمع مردم
دارند یا بر جمله ضامن مردم اطلاق ندارند -
میر یوسف علی صاحب مویدا این بودند که انبیاء بر جمله ضامن مطلع می باشند - و قاضی
موافق اصول مذہب شیعه مثبت تخصیص آن بودند -
پس درین مسئلہ میان هر دو بزرگ متعدد خطوط نوشته شد -
بزرگ عبد الرحیم آیینی اختری البغدادی آن مکاتیب را جمع نموده - این همان رساله است -
اول این است -

بسم الله رب العالمین والصلاة علی احمد و آله اجمعین اباعبدنودینه
ثمیم الراجی الی غفران الملک البادی عبد الرحیم آیینی البغدادی آنکه این مناظره است
که میان میر یوسف علی آیینی الاسترآبادی و قاضی نورالله آیینی الشوستری در باب اطلاق
حضرت پیغمبر بر ضامن جمع مردمان در جمیع احوال واقع شده -
بعد این عبارت رتبه میر یوسف علی صاحب است - بعد آن جواب قاضی صاحب -
بعد آن رتبه دوم میر یوسف علی صاحب - بعد آن جواب قاضی صاحب -
و بین طور تا آخر -

جمله خطوط میر یوسف علی سیزده است و خطوط قاضی صاحب دوازده -
نسخه کتب خانہ آصفیه که بر نمبر ۱۱۸۴ فن کلام مربوط است بخط مستطیل نسخہ

قدیمہ ست سال کتابت و نام کاتب مرقوم نیست اما مکتوبہ قریب ہجرت قاضی ہما
 معلوم می شود۔ و واقعہ قاضی صاحب در سال یک ہزار و نوزدہ ہجری می باشد۔
 جلد اوراق کتاب پنجہ ^{۱۱} و یک و سطور فی صفحہ ^{۱۱} و سہ۔

اصلاح المنطق

تصنیف شیخ ادیب یعقوب بن اسحاق الشہیر بان الہکیت اللغوی المتوفی ۸۴۲ھ
السیح واربعین و المئین ہجری کتابے است نہایت معتبر و مفید و رفیع اوب و ہمین
وجہ ادبا و علماء بر شرح و اضافہ و اختصار آن بدیر داختمہ مابقی تالیف در کشف الظنون یا زوہ
شروع و مختصات و زیادات و غیرہ برائے آن نوشتہ۔
اول کتاب الحمد للہ الذی

نسخہ کتب خانہ آصفیہ نمبر ۵۲ لغت خط نسخ خوش خط کاغذ نہایت گذہ
تعلیم علی مکتوبہ ۵۹۹ھ تصحیح و تصحیح و خمسائے ہجری بہ خط عرب۔
نسخہ مذکور و نزد اکثر علماء بودہ چنانچہ بر ورق اول چند مہو و عبارات نیک
مرقوم است یکے ایکے من کتب العبد محمد سعد بن مولانا خواجہ المشہور میر کلان۔
جارت دیگر من عواری الزمان بعد آن ہر است کہ خواندہ نمی شود و تحت ہر صفحہ
نہصد و ہشتاد و پنج ہجری نوشتہ است۔
در عبارت دیگر ہم در پہلو عبارت ہر است و تحت آن ۸۹۵ھ تحریر است۔
اوراق ۲۰۱ بطور فی صفحہ ۱۷۔

جمهرة اللغة

تصنیف ابوبکر محمد بن الحسن بن درید الازدی اللغوی البصری متوفی ۳۲۱ هـ احدى و
عشرین و ثمانیة زبان عربی در بیان نعت عربیہ - اول کتاب این است -
”قال ابوبکر محمد بن الحسن بن درید الحمد لله الحکیم بلا دریة الخبیر
بلا استفلاة الاول القديم بلا ابتلاء الباقي الدائم بلا امتلاء كل شيء
خلقه على اراحة مجرية على مشيتة الخ“

برائے یاد گرفتن لغات عرب بہتر ازین کتابے در فن نعت تالیف شدہ و ترتیب
لغات این کتاب از جملہ کتب لغویہ علیحدہ و جدا گانہ و نہایت عجیب و مفید و قیم شدہ
در ہر لفظ بہ ترتیب و اختلاف و اجتماع حروف ہجا ہر قدر الفاظ موضوع و مہل پیدا
می شود ہمہ را تحریر نمودہ الفاظ موضوعہ معانی بیان ساختہ و برائے مہل تصریح اہمال
آن نمودہ - در ترتیب لغات خیال اوزان ثلاثی و رباعی و خماسی ہم نمودہ پس در
باب اول آن اوزان بیان کردہ کہ دو حرفی و سنجست پس مثلاً شروع از تب
کہ مرکب است از تا و ثمانۃ فوقانیہ و با و موحده نمودہ و لفظ تب - حرف دو
طور خواندہ می شود یک لفظ خود تب و دیگر بت کہ تقدیم با و موحده و تاخیر تا و ثمانۃ
و سوائے این دو طرح صورتے دیگر بعد تقدیم و تاخیر حروف درین لفظ پیدا می شود
پس این ہر دو لفظ تب و بت را در حرف با و موحده می نویسند چرا کہ با و موحده
بر تا و ثمانۃ فوقانیہ مقدم است -

و لفظ تخب و خم ہم در حرف تحت حرف با و موحده از بین باب اول می نویسند
زیرا کہ این لفظ مرکبست با و موحده و خا و خم و حرف با و موحده از خائے مجمرہ
مقدم است پس آنہم تحت با و موحده منظم شد -

و نفث خم صمغ را اگر فی خواہی تلاش کنی پس آن را تحت نفث حرف خا بعد
 بہ بین نہ تحت حرف میم چرا کہ خا بعد میم مقدم است بر حرف میم۔

(۲) بعد این باب یک باب دیگر برائے نفث دو حرفے اسفعا عف رباعی
 قرار داده و آن مثلاً نفث جج و حجب در یک ماہ وارد کردہ تحت حرف با و
 موحده چرا کہ با و موحده مقدم است بر حرف جیم۔ و نفث بل و سکلوس آن
 بلبل را تحت حرف با و موحده مقدم است بر حرف لام۔

(۳) بعد این ہر دو باب برائے نفث مختل دو حرف باب دیگر قرار داده
 و در آن بلے و یو و آب یوب در یک مادہ ذکر نمودہ و این نفث ہم
 در حرف با و موحده مذکور ساختہ۔

(۴) بعد از یک باب برائے نفث سہ حرفی مقررہ نمودہ و در آن الفاظ متع
 و متع و عبت و عبت و عبت ہمہ را تحت با و موحده نوشتہ زیرا کہ با و موحده
 تا رتقاء تھانیہ و عین ہر دو مقدم است و بل و بلع و عل و طلب و لعب و بلع
 این ہمہ الفاظ ہم تحت با و موحده در عین باب سہ حرفے خواہی یافت و
 این باب نفث سہ حرفی از ہمہ ابواب کتاب بزرگتر و کلان است۔

(۵) بعد این باب در باب دیگر آن نفث ثلاثی وارد نمودہ کہ در آن دو حرف از
 یک جنس باشند مثلاً سدس و قصص۔

(۶) بعد این باب برائے نفث ہموزہ یک باب ساختہ۔ و برین ابواب
 نفث سہ حرفے ختم شد۔

(۷) بعد این باب برائے نفث رباعی یعنی لفظ چار حرفی باب علحدہ قائم کردہ
 و درین باب اول جملہ کلمات رباعی بہ ترتیب حروف ہجا نوشتہ بعد آن ابواب
 افعال بر وزن نوشتہ مثلاً الفاظیکہ بر وزن فعل ۲ مدہ۔

(۸) در یک باب و برائے وزن فعل باب دیگر بعد آن نفث پنج حرفے را
 بہ ترتیب حرف ہجا ضبط نمودہ۔

و درین باب ازان جمله مصادر مذکور ساخته و در آخر کتاب بعد ختم لغات

باحث حدیده مفیده هم افزوده -
 نسخ کتب خانه تصفیه که بر بنبراق لغت مخزون است نسخ قدیمه مخدومه
 صحیح خوشخط بخط نسخ ابواب همه از نسخ موصوف مکتوبه بست و هفت محرم سال کهنه
 قتاد و هشت سلسله بخری است در دار السلطنت بزمانه سلطنت عالمگیر بادشاه
 لم محمد شریف بن عبدالغنی السوی نوشته شده جمله ادراش ۲۳۲ سلور فی صفحه ۳۱ - است
 و ترجمه علامه ابن درید پس در کتب سال و تاریخ طبقات نخاعه مذکور و مسطور
 تصرایکه علامه موصوف در بصره در کوچه صلح در سال دوهصد و بست سلسله بخری
 بین عالم و جود قدم نهاد و هانجا نشو و نمایاقت و تحصیل علم در شریع علامه ابو حاتم محمد بن
 علامه ریاضی و عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی الاسحی و علامه ابو عثمان سعید بن ہارون الانشائی
 و بعد از آن همراه حموی خود در زمان ظهور زنج از بصره بہ عمان رفت و دوازده سال
 باقامت نموده باز بہ بصره مراجعت کرده زمانه در آنجا بسر نموده بعد از آن از
 سر سفر کرده بہ فوارح فارس رفت و آنجا بہ ویرجبت دو فرزند آن کمال که حاکم فارس
 رسید و برائے او شان این کتاب جمہرہ تصنیف نموده دو فرزند آن کمال اورا -
 و فقر تقرر کردند و بعد معزونی پسران کمال و رفتن شان بہ خراسان و در سال سہ صد و
 ست ہجری این درید از فارس بہ بغداد منتقل شد و هانجا در بغداد روز چہار شنبہ دعا ہم
 نعبان سال سہ صد و بست و یک ہجری یحیوار قدس خرامید و در مقبرہ عباسیہ جانب
 فی پشت سوق سلاح قریب شارع اعظم مدفون شد -
 من شاء التفصل فلیرجع الی کتاب و فیات الاعیان فی انہا انباء النوا
 منیف علامہ ابن خلکان -
 این کتاب در سلسلہ در مطبع دائرۃ المعارف حیدرآباد و کن طبع گشته است -

حیوة الحیوان

تصنیف شیخ کمال الدین محمد بن عیسی الدیمیری الشافعی المتوفی سنه ۷۴۸ ثمان و ثمان مائت من
الجزء النبویہ کتابے ست مشہور و معروف در علم حیوانات کتاب مرتب ست بر حروف
بجاء اساقی حیوانات باعتبار حروف اول اسم زبان عربی تحت ہمان حرف می نویسد
مثلاً لفظ اسد را در حرف الف و بقدر در حرف با دو موجوده و فرس را تحت فائش
علیٰ نذا۔ و در ذکر ہر حیوان علیہ آن و خواص طبی آن و حکمتی متعلق حرمت و صلت آن
و دیگر امور ضروری کہ متعلق آن می باشد مفصل و مشروح می نویسد۔

و این کتاب از پانصد و شصت کتاب و یکصد و نود و نہ دوا وین شعرا و عرب اخذ
کرده چنانچہ در خطبہ گفته است۔ و کتاب را دو نسخہ نموده۔ یکے نسخہ کبریٰ دیگر صغریٰ۔
و در نسخہ کبریٰ حالات تاریخی و تغییر خواب ہم داخل کرده۔ و از تسوید و تالیف این کتاب
در ماه رجب سال ہفتصد و ہفتاد و نہ سنہ ہجری فارغ شدہ۔ اول کتاب
این ست۔

الحمد لله الذی شرف النواع الانسان بالاصغرين القلب
واللسان و فضله على سائر الحيوان بنعمتي النطق والبيان و جعلهم بالفضل
الذی وزن به قضایا القیاس فی احسن میزان ما قام علی وحدانیت خالق البیت
احمدی حمدی محمد نبی محمد الاحسان فانهذان لا اله الا الله و هذا لا شریک
له الذی لا یدرک نہ ذات مباحد و دد الرسوم والاذهان و اشعدهان سیدنا
محمد عبدہ و رسولہ المخصوص بالایاب صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ صلاوات
وسلاما ۴

درین کتب خانہ آصفیہ دو نسخہ قلمیہ آن در فن نفت بر نمبر ۲ و ۳۱ و ۲۲۲ مرتب است۔

نسخه اولی در دو جلد است که برنمبر ۳۰ و ۳۱ مرتب شده این نسخه بخط عرب هر دو حصه بخط کاتب واحد مرقوم است که یکزار و هشتاد و سه هجری است صفحات نصف اول سه صد و هشتاد و یک بطور فی صفحه سی و یک - و اوراق نصف دوم یکصد و هشتاد و نه - و بطور فی صفحه همان سی و یک -

نسخه ثانیه نمبری ۲۲۲ بخط نسخ واضح نام کاتب نوشته - و سال کتابت در خانه جلد اول یکزار و نود و شش نوشته است و هر دو جلد در همین یک جلد مجلد است جمله اوراق پانصد و پانزده - و بطور فی صفحه سی و پنج - و این نسخه از کتب خانه حکیم مسیح الدوله کهنوی است - عبارت پسر شان حکیم مظفر حسین موجود است -

و نیز این نسخه هم در دو جزو است جزو اول بر ورق ۴۰ ششم است و جزو دوم بر ورق ۵۱۵ جمله اوراق ۵۱۵ و بطور فی صفحه سی و پنج -

کتاب مذکور در مصر و ایران چاپ هم شده - چنانچه طبع مصری سال ۱۲۷۰ در دو جلد برنمبر ۳۲ و ۳۳ فن نفت و مطبوعه سال ۱۲۰۵ مجلد در یک جلد برنمبر ۲۲۵ - و مطبوعه ایران طبع سال ۱۲۰۵ برنمبر ۲۲۶ موجود است و بر عواشی نمبر ۲۲ عجائب المخلوقات قزوینی هم طبع کرده اند -

این کتاب از قلم جناب آقای
آقای آقا دارد و به یادگار
است

زبدة الامثال

زبان عربی در بیان امثال عربی تا یف مصطفیٰ بن ابراهیم است در زمان سلطان مراد خان (۷۶۰-۷۹۱) تصنیف نموده و خدمت سلطان موصوف هدیه پیش نموده. مصنف مذکور بعد حمد و صلوة در خطبه گفته که اگر چه اکثر کتب در امثال عرب تصنیف شده اما هر یک از اینها لحاظ حروف اول امثال بر حروف هجا مرتب است و کاتب و منشی را ازان فائده نمی شود بلکه برائے کاتب و منشی باید که ترتیب امثال و غیره بر مضامین کرده شود تا که وقت ضرورت برائے هر مطلب موافق مطلوب خود مثل بدست آورده استعمال نمایند. شروع کتاب این است :-

”الحمد لله الذی زین عبادہ بالالفاظ والاقوال وفضلهم بما علمه من بدایع الحكم و لطائف الامثال والصلوة علی رسولہ المبعوث بمکرم الخصال الموصوف باحسان الاخلاق واکرام الافعال وعلی آله واصحابہ المکرمین بالفضل والافضال ما تناوب الایام والمیالی وتعاقب الاسحار والاصال وبعد فیقول افقر عباد الله الکریم مصطفیٰ بن ابراهیم عفی عنهما الغفور الرحیم من بلاد دار الغزاة والمجاهدین وملاذرا اولیاء العارفتین کلیمو لی الحمیة صیین عن البلیاة الی یوم الدین احسن المقال والذ الکلام الامثال الصادرة عن العلماء العظام والعقلاء الکرام الدائرة علی السنة الانام السائرة فی صحایف الایام الخ“

و کتاب ماخوذست از امثال میدانی و مستقی علامه ز مخشری و کنز مدفون و فلک مشون و نیش مالکی در دفتة الاخبار منتخب ربیع الاربار و غیره و کتاب مشتمل است بر بیش باب حسب تفصیل ذیل :-

الباب الاول فی السلاطین والامراء والوزراء والنصاة .

- الباب الثاني في الاسلام والايمان والصلوة -
 الباب الثالث في العلم والحلاد والتعليم -
 الباب الرابع في العقل والفهم والقلب والادمان -
 الباب الخامس في الدعاء والاستغفار والاستغاثه والقرأة القرآن -
 الباب السادس في الاخلاق الحسنة والحكم والنواضع -
 الباب السابع في المحبة والنواخاة وحسن المعاشرة -
 الباب الثامن في الصحة والسكوت وحفظ اللسان -
 الباب التاسع في الدنيا وسرورها وغورها -
 الباب العاشر في الصحة والامن والنجوة وطول العمر -
 الباب الحادي عشر في المال والغناء واليسار والحلال والحرام -
 الباب الثاني عشر في الكسب والتجارة والزراعة -
 الباب الثالث عشر في الفقر والاحتياج واحوال الفقراء -
 الباب الرابع عشر في الصبر والحمل والحزم والاحتياط -
 الباب الخامس عشر في الغيب والضعف وطول العمر -
 الباب السادس عشر في النساء وحسنهن وحضنهن -
 الباب السابع عشر في العلم والظلمة والشر -
 الباب الثامن عشر في الغضب والحكمة والعلم -
 الباب التاسع عشر في السفر والرفق ووقت السفر -
 الباب العشرين في الجهل والحسن وقلة العمل والسهو والخطا -
 نسخة كُتِبَ خاتمة تصفية كبرية سنة ١٩٠٤ في نعت مرتب ست قطع خور و كان غزير شي
 نطبع جدول طلائع - كتبه تقي محمد بن كميذ عبد الله القرني در سال كهنزار و نه بهري است -
 در اوق شخصت و طس و بطور كني صنف با شرويه -

قاموس اللغات

در بیان لغات عربیہ تصنیف علامہ محمد الدین محمد بن یعقوب الفیروز آبادی
الشیرازی ستونی ۸۷۰ سب سے سب سے عشر و ثمانیۃ کتابے ست مشہور و معروف متداول
میان طلبہ و علمائے فحول کتاب مذکور در ہندوستان و عرب و عجم طبع ہم شدہ۔ اول
کتاب النحر لند منطق البلغادنی البراری الخ۔
درین کتب خانہ آصفیہ کتب نسخہ فکیہ کا طہ ازل بر نمبر ۵۸-۵۹-۱۸۳-
۲۲۹-۲۳۲-۴۵۸- مخزون ست مجلہ آہنیاں نسخہ نمبر ۱۸۲-۲۲۹-۲۳۱-۲۳۲-۴۵۸-
نہائے عمدہ می باشد۔

نسخہ نمبری ۸۳۱ بخط نسخ خوشخط معرب با عرب کاغذ خان بابغ بغیر لوح و جدول۔
نام کاتب و سنہ کتابت نیست۔ اما بر ورق اول این عبارت تحریر است
بتایخ دوم شرف ختمہ اللہ بالجیر والفرح المسجری کبیر از و یکصد و سی ہجری از کتب
لاہور داخل کتب خانہ شد بعض در آمد ازین عبارت ظاہر است کہ مکتوبہ قبل ۱۳۱۰
ہجری است۔ جملہ اوراق پانصد و نوزدہ و بطور در ہر صفحہ است و نہ نسخہ نمبری ۲۲۹ تصحیح
کمال بخط نسخ خوب معرب با عرب بر کاغذ خان بابغ در اول لوح طلائی تا آخر جملہ
اوراق جدول با جدول طلائی مکتوبہ سلسلہ کبیر از و ہشتاد و یک ہجری۔

بقلم محمد شریف دلشخ عبدالحی حیدر آبادی بن شیخ خضر الخطابی تایخ چہاریم جادی ۱۱۰۰۔
جملہ صفحات چہصد و چل و ہشت سطور فی صفحہ سی و پنج۔
نسخہ نمبری ۲۳۱ بمخط نسخ خوش خط بالوح طلائی باقی بر جملہ اوراق جدول سرخی
مکتوبہ سلسلہ ہشت و نہ ہجری بقلم حبیب اللہ جملہ صفحات ہشتصد و ست و
یک سطور فی صفحہ ۳۲۔

نسخه نمبری ۲۳۲ بخط نسخ خوشخط معرب بر کاغذ کشمیری با لوح طلائی و جدول طلائی و سرخی و لاجوردی -

کاتب کتاب را چهار حصه نموده و در شروع هر حصه لوح طلائی مختصر ساخته است حصه اول ۷۹ صفحات یعنی دو صد و هفتاد و نه و بطور هر صفحه سی و یک ختم بر فصل زائے بجمه و باب رائے مهله -

حصه دوم شروع از فصل سین مهله و باب رائے مهله و ختم بر فصل سین مهله و باب سین مهله جمله صفحات دو صد و چهل و هشت و بطور هر صفحه سی و یک ختم سوم شروع از فصل شین معجم الحین الملهله -

جمله صفحات دو صد و سی و شش و بطور هر صفحه سی و یک -

حصه چهارم شروع از فصل الملاء الملهله مع اللام تا آخر کتاب - جمله صفحات دو صد و چاه و دو و بطور سی و یک و در آخر سال کتابت و نام کاتب تحریر نیست اما بظاهر تخمیناً نوشته شده صد سال خواهد بود -

نسخه نمبری ۲۸۵ بر کاغذ خان باغ خانای مجددی طلائی بخط نسخ خوشخط و محشی کجایه سفیده و بر حاشیای هم جدول طلائی کشیده برائے کتب خانه نواب شهاب احمد خان در سال ۱۱۹۱ هجری ابو محمد بن ابو محمد کجی تحریر نمود از اول بست و چهار ورق کم است و از لغت حشری شروع ختم کتاب بر ورق ۷۵۹ است و جمله اوراق بعد طرح بست و چهار ورق اولین ضایع شده - ۳۵۷ باقی است بطور سی و یک صفحه ۲۵ -

شرفنامه احمد میری

و بنام فرزند گرامی ابراهیمی هم مشهور است - کتابی نادر و کمیاب تصنیف شیخ ابوالهم
قوام الدین فاروقی مرید و خلیفه مخدوم جهانیان است - ابراهیم موصوف در تصوف هم
مقام اعلیٰ داشت - و مقبره او در گشتو است کما ذکر فی محبوب الالباب -
مصنف ممدوح کتاب را بنام مخدوم شیخ شرف الدین احمد بن محمدی میری المتوفی ۸۲۰
موسوم نموده و در عهد سلطنت سلطان ابوالمظفر رکن الدین بابک شاه بن ناصر الدین
محمود شاه اول والی بنگاله که از سال ۸۱۰ تا ۸۲۰ سلطنت می کرد کتاب مذکور تصنیف
شروع کتاب این است -

بنام خداوند هستی به است ۞ سر آغاز هر نامه را که هست
خداوندش و خداوند جان ۞ خداوند جسم و خداوند جان
سپاس و ستایش فزون از قیاس ۞ مراور که عقل آفرید و حواس
که آرد برش درون بچار ۞ صدق را پدید و در در کند
بگوهر بیار است دوکان کان ۞ بیازار کون و مکان کن مکان
عرض را به جوهر کند پایدار ۞ به چرخ فلک نیز بخند مدار
پدید آرد و بوالبشر از طین ۞ همه دیگر انند ز ما و همین

بعد خطبه در یک باب معانی حروف مفرد مع شواهد اشعار بیان می نماید
پس میگوید که الف در زبان فارسی بر سه چند معانی می آید و شاهد آن از کلام شعراء
کامین می آرد - بعد بیان حرف الف معانی حرف با و موحده بیان می کند و هم چنین
بعد آن ترتیب لغات باین طور کرده حرف اول را باب قرار داده و حرف آخر را
فصل - پس لفظ احسان در باب الف فصل النون مذکور است - و لفظ کامیاب

در باب الکاف فصل الباء دهم چنین -
 نسخ موجوده کتب خانه آصفیه که برنمبر ۳۹۴ فن لغت مخزون است متعلق من
 نام کاتب و سال کتابت مرقوم نیست اما در آخر یک مهر ثبت است در آن بیالی
 ۱۲۹۸ هجری خوانده می شود. و بر اول چند مواهیر بوده - آن را حک کرده اند به و است
 حفیظ عجب نیست که مکتوبه او آخر صدی یازدهم باشد
 جمله اوراق ۲۵۸ و بطور فی صفحه ۲۳ -

شمس البیان

میرزاخان متخلص بیٹش حسب فرمائش نواب امیرالملک شمس الدولہ سید احمد علیخان
ذوالفقار جنگ بہادر والی مرشد آباد در سال یکہزار و دودصد و ہفت ہجری بزبان فارسی
تصنیف نمودہ اصطلاحات زبان اردو کہ در دہلی و بیرون مرہ فصحاے اردو سے حاصل ہوا
بہ ترتیب حروف بحاج جمع نمودہ و کتاب را بر دو قسم تقسیم کردہ - نوع اول در ذکر محاورات
عوام و نوع دوم روزمرہ خواص - اول کتاب این است -

بعد تحمید حضرت سخن آفرین کہ زبان انسان را با انواع اقسام قدرت گویائی
بخشیدہ و پس از تمہید نعت ختم البقیں کہ نکتہ سخنان سخن رس را بغیضان نظم و بلاغت بشرف
گردانیدہ ذرۂ بمقدار محمدان متخلص بیٹش مرزاخان معروف را کے محاورہ دانان صبح بیا
و لطیفہ شناسان صبح بیان نیکردانند کہ چون در خاطر امیر بلا نظیر مظهر محاسن تدبیر سید اکبر سپہر
حشمت و اجلال تیر عظم برج دولت و اقبال زیب سند شوکت و کامکاری عین خاتم
اہمیت و نامداری نیروی بازو سے کشور کشایان مصلحت آموز فرمانروایان مورد اللہ
رحمانی مویہ بخنور آسمانی مرجع و مآب جمہور جلوت نفس پاکی طہنت مشہور کن خلق یکنائی روزگار
بل روزگار را سرمایہ افتخار مرکز دائرہ مروت ناصب اعلام ثنوت قدوۂ رسائے عالی مقام
مرتبہ پنج شعرائے ذوالاحترام عند لب گشتان معانی گل سر سبز چستان محمدانی نقاد ہر
اہل زبان معیار ہر صاحب زبان ہنر پر در فیض گستر علفتہ و لطیفہ کو ارفع انصحا امیر اشعار
نواب بہر جنگ امیر الملک شمس الدولہ سید احمد علیخان بہادر ذوالفقار جنگ دام اقبال و ہم
افضالہ خاطر نمودہ کہ نسخہ اصطلاحات دیار دہلی و بیرون مرہ فصحاے اردو سے حاصل ہوا
بعضے اشعار منظوم می گرد و فہم دور داستان ہر آنکہ در اصحاب بعید واقع اند با دراک
کہش نیرسد بزیر تألیف را ہنگی باید تا مطالعہ آن انواع کتابت را صراحت بخشند و

ہر طالبان این فن کار آسان گردد امثالاً لامرئیل این سعادت واجب دیدم و
 بتقدیم ارشاد مصروف گردیدم اما چون این نسخہ است میں مصطلحات ریختہ باصناف
 لطائف معنوی آئینہ ہذا بر عایت خطاب کار فرما موسوم تمس البیان فی مصطلحات
 ہندوستان گردید و در سنہ یکہزار و دو صد و ہفت از ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
 در شہر محرم الحرام بتاریخ بہست و دوم در بلدہ مرشد آباد با تامل رسید۔
 نسخہ کتب خانہ اصفیہ کہ بر نمبر ۶۶۶ فن لغت مربوط است بخط معنوی نوشتہ
 محمد نصیر الدین حیدر آبادی است کہ در سال یکہزار و دو صد و ہشتاد و ہجری در مین حیدر آباد
 دکن تحریر نمودہ
 جملہ صفحات آن ۷۶ و بطور فی صفحہ ۱۱۔

در آخرین یک رسالہ فرہنگ ظفر نامہ اقبال نادری بخط ہمین محمد نصیر الدین
 شال است۔
 جملہ صفحات آن یازدہ ست و در آخر نوشتہ کہ تمام شد اصطلاحات ترکی۔

فرہنگ ترکی

محمد تقی بیگ ابن معصوم بیگ ابن قوام الدین بیگ لغت مصنفہ شخص دیگر را
قیس جدید و سہل داده و نیز بر اصل اضافہ لغات نموده -
خطبہ کتاب این است دو چار جا الفاظ ضایع شدہ خواندہ نشدہ ہمین طور معینہ
ن کردہ و بجائے الفاظ ضایع شدہ بیاض گذاشتہ شد -
احمد بشیر رب العالمین والعقلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ -

بشیدہ نمائند کہ فرہنگے ترکی مرحوم
غفت واصطلاح صحیح طائفہ جمع نمودہ از ترتیب حرف ثانی غافل شدہ بود ازین
ب اگر برائے دافتن لغتے بآن فرہنگ رجوع می شد اکثر این بود کہ آن لغت
طلوبہ یافتہ نمی شد لهذا فقیر حقیر کثیر التقصیر محمد تقی بیگ ولد ابو المعصوم بیگ ابن
ترکمان قراقرم بلو مدتها خود را صرف ترتیب کلمات و لغات و
زوف این فرہنگ را بطاقت حرف ثانی مرتب نمودہ بعنایت الہی بر حسب مدعا ترتیب
ادوا از کتب معتبرہ انجمن بود بہان رعایت و ترتیب در ابواب و فصول اضافہ
نمودہ - از افراد اتراک لغتے ضرورتے اقتدای تصدیق بہولت و
سانی یافتہ شود و آن و این فقیر را بفتح خیری یاد نماید -

تصحیح کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۸۹ فن لغت مخزون است خط معمولی بدخط
توبہ سال یکہزار و یکصد و چهل ہجری در شہر احمد نگر دکن است -
جلد صفحات ۱۱۸۳ و بطور فی صفحہ ۱۶ -

و در خاتمہ این عبارت مرقوم است -
تمت تمام شد این کتاب و ترتیب یافت بفصول و ابواب بر رعایت حرف

ثانی بعون و عنایت ربانی در نیم شهر صفر ختم بانجیر و الطفر در بلده احمد نگر که تاریخ هجری
هزار و صد و چهل و تاریخ جلوس محمد شاه قاجار سال ۱۲۷۰ و تاریخ فصلی ۱۳۰۰ بود تا
بخواند این فقیر را بقا خود یاد آورده ممنون سازد که عمری را بجهت نمودن و ترتیب دادن
این کلمات صرف نموده تا شایقان و مستکلمان این زبان را بنگه اگر احتیاج اقتدا بر این
و بزودی بیایند و بمعانی که آمده واقف و آگاه گردند احمد شاد علی اتمامه -

فرهنگ جعفری

نک

دران لغات فارسی و ترکی جمع نموده ترتیب کتاب برحروف هجاست پس حرف اول لفظ را باب قرار داده و حرف آخر را فصل پس لفظ کا لیدن باب الکاف مع النون می نویسد.

نسخه کتب خانه آصفیه از اول دو ورق ناقص است و نام مصنف و مولف بخوبی معلوم نشده اما در آخر کتاب یک قطعه تحریر است از آن معلوم می شود که نام کتاب فرهنگ جعفری و نام مصنف جعفر است - قطعه مذکور این است -

نمید که از ذخایر فرهنگ جعفری ختم اللفه بگویش از نیک بگری

چون کردم ابتدا و تماشا هشت ماه در سال ختم هجرت ختم پیغمبری

دارم امید آنکه چون بینی خطای من برین خطا نگرای و بے باک بگذری

و زانکه ختم داری و پر خاش میکنی تسلیم می کنم که تو دانی و داوری

تمت تمام شد کتاب فرهنگ بعون الله تعالی کاتب العبد فقیر عبدالمومن

نسخه کتب خانه آصفیه که برنمبر ۲۳۰ فن لغت مخزون است خوشخط بخط نسخ کاغذ خان

باغ باجدول طلایی مکتوبه سال یک هزار و چهل و یک هجری بقلم عبدالمومن است -

جله صفحات ۳۶۷ و سطور فی صفحه ۲۱ -

قواعد الفرس

بزرگان عربی در بیان قواعد فارسی مصنف نام خود ننوشتند -
موضوع رساله بیان قواعد نحو صرف زبان فارسی است - بزرگ برائے اہل عرب
این رساله بزبان عربی تصنیف نموده - تا حضرات عرب بلا حظه این رساله بقدر ضرورت
بزرگان فارسی واقف شوند -

نام رساله قواعد الفرس است و مرتب است بر چهار باب -

باب اول در بیان اسما -

باب دوم در بیان افعال -

باب سوم در بیان محروف -

باب چهارم در تعداد اسما -

شروع رساله این است -

”الحمد لله الذی انجی من تواریعنا تداوین قواعد الفرس بکرام الطافه
والصلوة والسلام علی رسولہ محمد سید العرب والعجم وعلی آلہ واصحابہ
الباقین لمبانی الادب وبعد فہذا رسالہ مشتملة علی القواعد الفارسیة و
ملفیسہ لمن حفظہا بعرفۃ لسان الفارسیة قد سکت فی بیانہا فوید
من فوید تالہا اذنی مستمع من کلام البلقاء ونظمت قوانینہا علی راہ
در زعمای ہماذہنی مستشعرا بابیات الفصحاء وافرغت فی قالب البیان
اکثر ماہر من مفصلات الفرس وسمیتہا الاحتمال علی بیان قواعد الفرس اسئل
الله النافع ان ینفع بها وینفیض کثیرا علی صاحبہا ولہا وجعلتہا علی اربعة
ابواب معتصمہ بالآلہ الاہور بنی توکل علیہ وهو حی الباب الاول

فی احوال الاسماء الباب الثانی احوال الفعل الباب الثالث فی احوال الحروف
 الباب الرابع فی تعدل الاسماء وترجمته بالعربیة سواء كان عینا او معنی ۱/۶
 نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ در نمبر ۱۹۱۱ فن لغت شامل است بخط نستعلیق کتبویہ
 مال نہصد و شصت و یک ہجری است۔ نام کاتب مذکور نیست۔ جملہ اوراق ہندہ۔
 طور فی صفحہ پانزدہ۔

نعات نعمت اللہ

تصنیف نعمت اللہ بن احمد بن مبارک رومی در بیان نعت فارسی - اولی

این است -
 حمد بقیاس و شکر ناسیاس آن مالک بے ہمتاے راکہ کلش بے انباریست و
 در گاہ لطفش بایندگان مخلص باز غفار الذنوب ذات پاک اوست ستار العیوب صفا
 بے ہمتاے او قطعہ -

ای بے وصف بیان ماہمہ شیخ ماکبتُ سَم
 ای یقین و گمان ماہمہ شیخ (زیاض است)

و درود بے غایت و مملوۂ بے نہایت بر روضہ آن سید کائنات و خلاصہ موجودات
 شفیع المذنبین یوم العرصات -

کتاب مرتب است بر سہ اقسام -

در قسم اول فارسی بہ ترتیب ہجا نوشته -

در قسم دوم قواعد زبان فارسی ذکر نموده -

در قسم سوم اسماء جامدہ بہ ترتیب حروف ہجا بیان کردہ -

نکستہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۰۰۰ فن نعت مرتب است بخط نستعلیق صاف

مکتوبہ سال ہند و نود و سہ ہجری بقلم عثمان بن محمدی باشد جلد صفحات ۳۵۱ و سطور فی صفحہ ۲۵ -

موید الفضلاء

تصنیف محمد بن لادلوئی متوفی بعد ۹۲۵ھ

در لغات عربی و فارسی و ترکی کتابی است جامع و حامل لغات ضروریہ از کتب لغات متعدده آن راجع نموده. اول این است :-
 محمد شوافره و مدائح مشکاثره مراد دارد امارا و تنکری توانا را که بتالیف چندین محد
 معدوده و چندین لغات نامحصوره و کلمات غیر محدودہ پرداخت کہ لوکان البحر
 مداح آبکلمات ربی لتند البحر قبل ان تنفذ کلمات ربی بلکہ توان مافی
 الارض من شجرة اقلام والبحر عیداه من بعد سبعة الجبر ما نفدت کلمات
 الله ان الله عزیز حکیم و حکمت بالغہ خود حال آن لغات بے حد و مثال آن کلمہ
 بے حد نسخہ انسانیہ کہ محرم السر الرہیہ است کتابی است بے نظیر و مجموعہ ایست دلپذیر
 صراح عالم کبیر را خت کما قال جل و علی و علم آدم الاسماء کلمہ.
 کتاب باعتبار لغات بر حروف شعی مرتب است.
 حرف اول الفاظ را کتاب قرار داده یعنی نقطے کہ در اول آن الف باشد در کتاب
 الف ذکر می کند و برای حرف آخر کلمہ فصل در ہر باب مقرر نموده.
 فصل اول در لغات عربی فصل دوم در لغات فارسی فصل سوم در لغات ترکی
 اگر نقطے از ان یافتہ شد.
 و در خاتمہ کتاب اعداد و حساب و بعضی تصرفات فرس بدان ملحق نمود کہ در ان
 فوائد بسیار است.
 در کتب خانہ آصفیہ نسخہ ثلثیہ از ان بر نمبر ۹۱ و ۲۳ و ۲۴۰ فن لغت موجود است
 اما نسخہ نمبری ۲۴۴ خوشخط بخط تسلیم باجدول طلالی بر کاغذ خان بلخ در آخر نام کتاب است.

نہ سال کتابت لیکن بحیال من نوشتہ اوائل صدی دوازدہم می باشد۔

جمعہ اوراق ۲۹۷ و مطور فی صفحہ ۱۹۔

و نسخہ نمبری ۴۴ بخط عادی نسخہ صحیحہ جا بجا محشی و بعض لغات جدیدہ بر حاشیہ کسے اضافہ
نمودہ نوشتہ ۱۱۱۱ ہجری نام کاتب مرقوم نیست۔ چھہ صفحات ۴۴۴ و مطور فی
صفحہ ۱۷۔

نسخہ نمبری ۱۹ مکتوبہ سال یکہزار و یک ہجری است نام کاتب مرقوم نیست۔
جمعہ صفحات ۸۳ و مطور فی صفحہ ۲۱۔

سیزدہ ورق در اول و یک ورق در آخر جدیدہ بخط است۔

گفتار ہندوستانی

و نام دوم او مخملۃ الشعرا از ہر دو نام سال تصنیف یک ہزار و دو صد و ہشتاد و ہفت ہجری حاصل می شود و در فہرست مطبوعہ کتب خانہ آصفیہ از نام مخملۃ الشعرا درج شد نصیف محمد نصیر الدین بن عباس متخلص بہ نقشب جید آبادی است محاورات زبان اردو را جمع نموده زبان کتاب را دوست و سبب تالیف کتاب بہان مضمون نوشتہ کہ علی اوسط لکھنوی و قریب اللغات نوشتہ بود کہ چون مولوی ادھم الدین بلگرامی نفائس اللغات و در لغات اردو نوشتہ و بوجہ اینکه آواز ہاں فصاحت بود اکثر بہوجب محاورہ شہر خطا کردہ ہذا برائے اصلاح این کتاب نوشتہ شد۔ شروع کتاب

این است۔
حمد بید معلوم ظلم ہوتی اگر نہ اسدراک و اہمہ شلزم محال اور لغت بیعد و قوم
رقم ہوتی اگر دراک ناقلۃ شہر محال ہوتا۔ کسی محاورہ کی تعریف احد میں سمائی نہیں لکے
سکوت سے سرگوشی ہے کسی نعمت کی توصیف احد میں بن آئی نہیں زبان پر حرف
خوشی ہے صلی اللہ علی محمد علی آلہ الاہبار و اصحابہ الاخیار و در خاتمہ کتاب ابیات ذیل
مرقوم است۔

جو تائید یزدان قادر ہوئی	یہ اتمام تالیف نادر ہوئی
ہے گفتار ہندوستانی جو نام	وہ تاریخ آغازیہ اختتام
تھی ماہ ہمای کی اول ربیع	تھی پچیسویں اور دن بھی سبج
جو بار سے اٹھاسی اکمال ہیں	پیمبری ہجرت کے وہ سال ہیں
ہیں اشعار اسی میں عجیب و غریب	ہیں امثال جس میں غریب و عجیب
یہ کہتو رہے شاعر دن کیلئے	یہ گلزار ہے خاطر دن کیلئے

اُٹھی یہ اُٹھس من شمس ہو اُٹھی یہ آمین من الالمس ہو
 کہیں جامع اصطلاحات ہوں تو چھوٹے سے منہ سے بڑی بات ہوں
 رہیں رمیز کی سے یوں بہر آب نصر من اللہ دین کتاب
 سکونت گر حیدر آباد ہے جوان روزوں و بھر آباد ہے
 خدا اسکو آباد و شادان رکھے خدا اس کو مانند ارمان رکھے

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۸۳ فن لغت مربوط است بخط معمولی و بیضہ
 اوئی از مسودہ مصنف است و درین بیضہ جا بجا بر حاشیہ خط مصنف موجود است
 جاہ عبارات بر حاشیہ زیادہ کردہ و جاہ در متن عبارت را قلم زد نمودہ این دلیل قطعی
 است کہ نسخہ موصوفہ مکتوبہ و نظر ثانی کردہ خود مولف است ۔
 صفحات ۶۴۳ ۶۴۴ سطور ۱۳

مخزن الاسرار

تصنیف و تالیف نیاز علی بیگ نجف ساکن چان آباد زبان اردو ست
محاورات و لغات زبان اردو مصنف مدوح دران جمع کردہ۔
محمد نصیر الدین بن عباس تخلص بہ نقش حیدر آبادی کتاب مذکور را بطور خود در سال
۱۲۸۳ ہجری در حیدر آباد کن جہذب و مرتب نمودہ اول کتاب این است۔
حدید اسکو زیبا ہے کہ جس نے اہل بیان کو ناطقہ عطا فرمایا ہے اور لغت بے
عدا اسکو بجا ہے کہ جس نے اہل زبان کو ذائقہ فصاحت کا چکھا یا صلی اللہ علی محمد و آلہ
الاطہار و اصحابہ الاخیار۔ پس واضح ہو کہ کمر محمد نصیر الدین نقش تخلص نے حسب استعا
بعض احبابوں کے یہ کتاب کہ مخزن الاسرار نوائد ہے تالیف کی ہوئی نیاز علی بیگ
نجف ساکن شاہمان آباد کی بے ترتیب حشو اور زوائد سے بھری ہوئی تھی علی الترتیب
جمع کر کے لکھا فقط ۱۲۸۳ھ میں

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۷۴ فن لغت مخزون است بخط عادی نوشتہ
خود محمد نصیر الدین تخلص بہ نقش است۔
جلد صفحات ۳۶۲ و بطور فی صفحہ ۱۲ مکتوبہ ۱۲۸۳ ہجری است۔

مصطلحات ٹھکی

علی اکبر الہ آبادی سررشتہ دار محکمہ ٹھکی ڈکیتی جلیپور ٹی کر نیل ٹامس یا ٹرس اسٹیج ہاؤس
و کر نیل کپتان ٹمن صاحب در بیان اصطلاحات قزاقان کہ در اردو او شان را ٹھکی
ڈاکو نامند کتابے نوشتہ دران بقصد و چیل اصطلاح جمع کردہ و معنی ہر یک بزبان اُردو
بیان نمودہ۔ در خطبہ حالات قطع قبیح قزاقان کہ بہ تدبیر انگریزان در ہندوستان ظہر شد
بیان نمودہ و بعد خطبہ یک فہرست تحریر کردہ از ان معلوم می شود کہ از ابتدائے ۱۸۳۵ء
تغایت ۱۸۳۵ء یکہزار و پانصد و پنجاہ و یک قزاقان مخونق و مجوس گردیدند و ہندوستان
از ظلم و ستم و قتل و غارت و غارت ایشان رہائی یافت۔ شروع کتاب این است۔
او محمد و سیاس زیادہ اندزہ شرح و بیان ذی جان سے جناب خلاق مجدد ہزار
عالم کو زیبا ہے کہ جس نے اپنی قدرت کاملہ و حکمت بالغہ سے انسان خاکی بنیان کو بطریق
مستفاد پیدا کیا اور نعمات مختلفہ و اصطلاحات جداگانہ سے گویا اور دود و سلام افزون
حالت طلاق لسان جن و انسان سے برگزیدہ د اور داد حضرت رسول مختار کو بجایہ
کہ جس نے گروہ سعادت پڑوہ کو وعدہ کراست فرمایا اور فرقہ شقاوت اساس کو و حید
سیاست سنایا الخ

و در آخر کتاب یک عرضی بظاہر بنام کر نیل ٹامس نوشتہ مصنف مذکور است
کہ ہمراہ آن کتاب مذکور خدمت او شان پیش کردہ۔ و آن عرضی این است:۔

جناب عالی بہت ہی مخلص بن فرج جو در الاحکام نام رسالہ نو شہرہ اور در ادام اللہ تعالیٰ و اجلالہ

عرض کرتا ہے

بمختصر بعض کجور

خداوندافدوی نے جب سے یہ کتاب نظر کہ ظاہر مطلوب خواص و عوام و صاحبان

فدوی الافہام ہے تصنیف کی تھی ارادہ صحیح کا خدمت عالی میں واسطے ملاحظہ بندگانِ والا
 کے رکھتا تھا لیکن لغووائے کل مر مر ہوں باوقائع اب تک اتفاق نہیں کیا سبب
 عدم فرصت و مقابلہ کے نہ ہوا تھا اب فدوی ایک نقل اُسی کتاب کی بعد مقابلہ کے
 لے سب لغتوں پر اعراب بنا دیے ہیں اور بخوبی دیکھ لیا ہے حضور پر نور میں گزرتا ہوں ع
 کہ قبولِ افتد زہے عز و شرف۔ بندہ نے نفتِ تفسیری نمبر دیکر صوفی سے لکھے ہیں اور
 جہاں کہیں عبارت میں مذکور لغات اصطلاحی ٹھکان کے واقع ہوئے ہیں وہاں بھی
 فدوی نے صوفی سے مدد اس پر بنا دیا ہے کسی کو سبب عدم واقفیت کے شبہ نہ ہو دے
 یہ لفظ کسی اور زبان فارسی و عربی وغیرہ کلمے بلکہ علامت مد سے سمجھ لیا جاوے کہ نفت
 ٹھکان کا ہے اور اگر شرح معنی اس کے دریافت کرنا منظور ہو تو اُسی لفظ کے خاص
 مقام پر نکال کر معنی اس کے ملاحظہ کر لیں۔ بندہ کا ارادہ تھا کہ علیہ لغتوں کا لغتوں کے
 ساتھ لکھ کر معنی اس کے بیان کرے لیکن جناب آقا کے نامدار کتبان ویم ہری من صاحب
 بہادر نے فرمایا کہ اس طرح کتاب ذرہ طولانی ہو جاوے گی فقط لغتوں پر زبر کو زیر لکھ دینا
 کافی ہے جو کوئی رسم خط سے واقف ہو گا بخوبی پڑھ لے گا چنانچہ فدوی کو سوائے اعلان
 امر کے بن نہ پڑا لیکن جناب جس پاٹن صاحب بہادر و جناب کرنل طامس پاٹن صاحب
 صاحب بہادر کے واسطے جو فدوی نے ایک ایک نقل تیار اس میں حاشیوں پر چہرہ نفت کا
 جیسا کہ اہل نفت کا دستور ہے لکھ دیا ہے اگر جناب عالی کی مرضی ہو دے تو
 اس کتاب پر بھی لکھ دیوے نہیں تو اعراب کہ لگا دیئے ہیں کافی ہیں۔ مطلب اس
 کتاب کے گزرنے سے فدوی کا یہ ہے کہ شاید کسی وقت اس کے ملاحظہ سے فدوی
 دجیلان خاطر مبارک پر گزریگا۔ زیادہ حدادب۔ آفتاب دولت و اقبال کا ہمیشہ روشن ہو۔

فدوی
 عرض
 علامہ اکبر بریلوی

نفت

۴۰۴

اردو

نسخہ موجودہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۷۵ فن نفت مخزون است بخط نستعلیق
نام کاتب و سال کتابت مرقوم نیست۔ اما در حاشیای تاریخ پنجم جون ۱۸۳۶ مسیحی
نوشته است۔ ۱۲۳۵
جلد صفحات یکصد و چهل و چهار۔ و مشور فی صفحہ دوازده۔

نفیس اللغات

تصنیف سید علی اوسط ہندی لکھنوی شاگرد رشید ناسخ در بیان لغات اُردو ہندی
است۔

علامہ اوحید الدین بگرامی کتابے نفائس اللغات نام در لغات ہندی نوشتہ بود
از علامہ بگرامی انجہ شائع وغیرہ در نفائس اللغات واقع شدہ بود سید علی اوسط تصنیف
آن نمودہ۔ اول کتاب اینست۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ وآلہ المجتہدین الطاہرین المعصومین۔
اما بعد باعث تحریر و سبب تظہیر این کتاب فصاحت انتساب آنکہ ہر بیانی
از عرب و عجم را ضرور بود کہ منضبط شود بصحت و اخلاط مخبر باشد و زبان ہندی را
کسے تا حال متوجہ شدہ بود الا آنکہ در زبانہائے سابق رسالہ ہائے مختصر کہ بیشتر از قوسہ
چیز نبودند بہ لغاتیکہ بر فارسی و عربی آن کسے مطلع نالیف فرمودند و بعد از ان شخصے مولوی
اوحید الدین از اہل بگرام کہ قصبہ از مضافات لکھنؤ است دخل در معقولات دادہ کتاب
مضہیم و محکم در زمانہ بادشاہ محمد علی شاہ خلد آرام گاہ نالیف نمود و ان کتاب مزین بہ
طبع شد چون ارباب فرہنگ کہ متجب زبان دانان و منتخب فصیحان بودند ان کتاب را
نہ پسندیدند چرا کہ مولف کتاب مذکور مرد قصباتی بود و اُردو کسے لکھنؤ و محاورات
انجہ بر زبان فصیحان و شعرائے ہندوستان خصوصاً شیخ ناسخ مرحوم کہ زبان ہندی
انجہان تراشیدہ درست کردہ اند کہ کلام او شان مستند فصحاے ہند است پس چگونه
زبان اہل قصبہ پیش زبان مردم لکھنؤ فروغ پذیر داند۔

نسخہ کتبخانہ تصنیف کہ دو جلد مجلد بر نمبر ۲۸ و ۲۸ فن لغت مربوط است مکتوب
۸۳۱ بخط محمد نصیر الدین منقول از نسخہ مولف است خط معمولی جلد صفحات جلد

اول ۵۰۵ و سطوری صفحہ ۱۲ و این جلد بر حرف با و فارسی ختم است و جلد دوم از
 ساد مثنیٰ فغانی شروع و بر خاتم ختم جلد اوراق ۲۲۲ - و سطوری صفحہ ۱۳ - و این جلد
 دوم نوشته محمد نصیر الدین سال یکہزار و دویصد و ہشتاد و دویہجری است - کتاب مذکور
 غالباً تا حال چاپ نشدہ و زیادہ مشہور ہم نیست کیاب است -

بوستان

تصنیف شیخ مصلح الدین محمد بن عبد الله شیرازی متوفی ۶۹۱ شمسعد و نود و یک
ماه است مشهور و معروف و در درج طبعه دال و راجح است.
عراول این است.

بنام خداوند جان آفرین حکیم سخن در زبان آفرین
ملات فضائل و مناقب شیخ سعدی هم در کتب مرقوم و مسطور است اعاده آن فایده
دارد. کتب خانه تصفیه که برقم ۱۲۴ فن شنیات مربوط است خوش خط نستعلیق ایرانی
قد خان با نفع با جداول طلالی مکتوبه غره جمادی الثانی سال نهصد و هشتاد و چهار هجری
م کاتب نوشته بود اما حک کرده شد بر حاشیه و نیز لفظ چهار بعد هشتاد بود آنهم حک
یده شد چرا که بر حاشیه کتاب منطلق الطیر هم نوشته از حاشیه صفحه اول بوستان منطلق الطیر
مروع است و هر ورق هشتاد و هشت تخم در خانه منطلق الطیر که بخط همین کاتب بود
ست سال کتابت نهصد و هشتاد و چهار هجری نوشته است. جلد اوراق ۸۳ اسطور
۱۲ صفحه.

خمسہ امیر خسرو دہلوی

خمسہ امیر خسرو خواجہ ابوالحسن بن محمود سیف الدین الچین متوفی ۵۲۵ھ پانصد و
 بست و بیج ہجری مضمّن است بیج کتب
 (۱) مطلع الانوار (۲) شیرین خسرو (۳) ایللی بخون (۴) آئینہ سکندر (۵) ہشت بہشت۔
 کتاب مشہور و معروف متداول میان خاص و عام است۔
 نسخہ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۲۳۹ فن مثنویات تعلیق ایرانی بر کاغذ خان بالغ
 مجدول طلمائی و عنوانات ہمہ از اول تا آخر بحروف طلمائی نوشتہ در ہر سطر چہار مصرعہ
 نوشتہ جملہ اوراق آن ۲۲۸ سطور فی صفحہ ۲۰ مکتوبہ بسلسلہ ہجری بقلم محمود بن حسن نیاپوری۔
 ترجمہ امیر خسرو بشرح و بسط تمام تحت دیوان خسرو مرقوم شد انجا باید دید۔

نمبر ۴۴ هم بخط ولایت شعلیق کا غذ خان بلخ نسخہ قدیمہ سال تحریر و نام کا تہ نیت
 بظاہر محررہ کم از کم سے صد سال نخواہد بود جلد اوراق دو صد و ہفت و سطور فی صفحہ ۲۰
 یکتہ نمبر ۵۶ هم خط شعلیق ولایتی کا غذ خان بلخ در ہر صفحہ چار مصرع بالوح و جدول ثلاثی -
 جلد اوراق سے صد و چار دہ سطور نوزدہ در ہر صفحہ -
 نمٹہ مذکور در ہندوستان و ایران وغیرہ بارہا چاپ ہم شدہ - چنانچہ مطبوعہ میسری بر نمبر
 ۹۷ موجود است -

خلاصه خمس نظامی علیه الرحمه



اولش این است :-
 بر اصحاب دولت و ارباب کنت واجب و لازم است که بعد از قرائت
 قرآن قدیم و سماع احادیث رسول کریم صلی الله علیه و آله و سلم و علم کتب الله دین در
 مطالعه کلمات حکمت آمیز و تامل حرکات موضوع انگیز مستغرق شوند تا آنکه
 بزرگه خمس نظامی را محض نموده و از هر پنج مثنوی اشعار معلق بر صفایین بر جیده
 یکجا بترتیب ذیل جمع نموده -

باب اول در توحید	باب دوم در نعت
باب سوم در صدق	باب چهارم در صبر
باب پنجم در رزق	باب ششم در قناعت
باب هفتم در بیان فال نیک	باب هشتم در نصیحت خالص
باب نهم در نصیحت	باب دهم در جهات باد شاهان
باب یازدهم در صفت دون	باب دوازدهم در انتخاب اصحاب دولت
باب سیزدهم در جلد و احسان	باب چهاردهم در سخاوت
باب پانزدهم در عقل	باب شانزدهم در رای و تدبیر
باب هفدهم در آداب سخن	باب هیجدهم در تواضع
باب نوزدهم در عبادت	باب بیستم در اخلاص
باب بیست و یکم در نگهداشتن راز	باب بیست و دوم در منع ظفر دشمنی
باب بیست و سوم در مکافات	باب بیست و چهارم در شاکستن
باب بیست و پنجم در ضعف پیری	باب بیست و ششم در راحت

باب نخست در منع غیبت	باب هشت و شصتم در تضرع
باب نهم در بسیار خوردن	باب سی ام در منع خنده
باب سی و یکم در مذمت طعن	باب سی و دوم در ترک دنیا
باب سی و سوم در شکایت روزگار	باب سی و چهارم در شکایت روزگار
باب سی و پنجم در امثال راستان	

مثنوی کتب خانۀ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۲۱۲ فن مثنویات مخزون است خوشخط نستعلیق بالی
طلائی و دوسہ ورق اولین مطلقاً خور و کاغذ خان الخ نام کاتب و سال تحریر در آخر
نست اما بر صفحہ اول ورق کتاب یہ مہر ثبت است یک مہر علی بن ابی سید بہم یعنی
است و صاحب مہر این نام خود را بقلم خود بالائے مہر تحریر نمودہ و سال انجا کہ ہزار و
چہل و شش نوشتہ ست از ان واضح می شود کہ سال تحریر کتاب قبل ازین خواهد بود بچہان
عقیر مکتوبہ اوائل صدی دہم باشد عجیب نیست۔
جملہ اوراق ۶۸ و ملحور ۸۔

سکندر نامہ بری

تصنیف نظام الدین گنجوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۷۶ھ پانصد و ہفتاد و شش ہجری
از جملہ ثنویات چنگا نہ نظامی است کہ بنام خمسہ نظامی مشہور و متداول است۔
حالات اسکندر و جنگ و جدال و بادگیر سلطانین نظم نموده۔

اول کتاب خدا یا جہان بادشاہی تراست

زما خدمت آید خدائی تراست

درین کتب خانہ تصنیف شش نسخہ قلمیہ و دو نسخہ مطبوعہ از ان موجود نسخہ قلمیہ بر نمبر ۶۱۔
۱۲۵۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۴۔ ۱۴۶۔ نمبر ۶۱ متعلق خوشخط در ہر سطر دو شعر یعنی چار مصرعہ
بر کاغذ خان بالغ بالوح و جدول طائی مصور بارستہ تصاویر دستی بلہ تصاویر در آخر
یک صفحہ جدید بخط است نام کتاب و سہ تحریر موجود نیست۔

جملہ اوراق ہفتاد و سطور است و پنج۔
و محشی نماند کہ این نسخہ سکندر نامہ از خمسہ نسخے علیحدہ نموده فروخت کردہ است زیرا کہ
در اول دو ورق از کتاب ہفت پیکر موجود است و سکندر نامہ صفحہ ثانیہ و ورق دوم
م شروع و از آخر ہم یک ورق قدیم موجود نیست۔

نمبر ۱۲ نسخہ معمولی ایک ورق از اول ناقص جملہ اوراق دو صد و ہترہ و سطور ہر سطر
پانزدہ۔
نمبر ۱۴ ہم نسخہ معمولی خط شفیعا آمیز مکتوبہ ۱۲۴۲ھ تعلیم میر لطف علی جملہ اوراق دو صد و
ہفتاد و یک و سطور فی صفحہ سترہ۔

نمبر ۱۷ متعلق معمولی صاف مکتوبہ ۱۲۶۲ھ ہجری کینہار شصت و شش تمام نسخہ محشی جملہ اوراق
دو صد و پنج و سطور فی صفحہ ہندہ۔

نمبر ۱۷۳ خوشخط نستعلیق بخط ملازیت خان بلخ عنائی در متن و حاشیہ ہر دو نوشتہ است سال کتابت در آخر از سمرخی نوشتہ بود کہسے آن را حاک کردہ ظاہر اول صدی دوازدهم است۔

نمبر ۱۷۴۔ خط معمولی بر کاغذ گندہ نہایت محشی مکتوبہ ۵۳ جلوس بادشاہ غازی فرخ شاہ بمقام حیدر آباد دکن تعلیم عاشق محمد بن صدر جهان ساکن ہمیر پور سرکار کاپی۔ جملہ اوراق دو صد و شش و بطور فی صفحہ ہفتہ ۱۷۴۔

اما نسخ مطبوعہ دو نسخہ است یکے بر نمبر ۶۷ مخزنوں است آن مطبوعہ لکھنؤ مطبعہ رضوی محشی بر شرح خان آرزو۔

تجوید صفحہ ۳۹۳ مدد وی و نہ سال مطبوعہ در آن مذکور اما قبل گذشتہ ۱۸۵۷ء۔ چاپ شدہ نسخہ ثانیہ مطبوعہ لکھنؤ مطبعہ رضوی نوکشور مطبوعہ ۱۸۷۷ء بر نمبر ۲۱۸ مخزنوں است۔

شرح مخزن الاسرار

محل مخزن الاسرار از تصنیفات جمال الدین نظامی ابو محمد الیاس بن یوسف بن
 مویده است بر آن اکثر ابواب کمال شروع نوشته از جمله آن ابواب هجدهم در سوره
 یکین از وی و هفت هجری شریحه مختصر و مفید نوشته آن همان شرح است غالباً کیاست
 اول آن نیکر سجد و سیاس بعد حکیم را نبرد که مقتضای حکمت بالغه و قدرت کامله سان
 انسان را کلید مخزن اسرار غیبی ساخت ایتم.

نسخه کتب خانه آصفیه نمبری ۸۳ بخط نستعلیق ص ۱۸۱

سال کتابت و نام کاتب مر قوم نیست اما در عبارت نوشته است بتاریخ
 است و مقام شهر رجب المرجب ۱۰۶۹ هجری یکین از شخصت و هشت هجری بمقابل این
 نسخه شریف سمت اتمام و صورت اتمام یافت در صوبه ته اصل متن مثنوی احراز از
 سرفی نوشته و شرح بسیاری و برجائیه مقابل هر شعر عدد آن می نویسد -
 چنانچه بر شعر آخر عدد یکین از وی و چهل و شش نوشته است -
 جمله اوراق یکصد و هفتاد و پنج و سطور فی صفحه پانزده -

شیرین خسرو

تصنیف نظام الدین گنجوی رحمۃ اللہ علیہ سن ۷۵۰ ھ یا نصیر و ہفتاد و شش
ہجری کتابے ست معارف و مشہور مقبول و مرغوب خام و عام۔
اول کتاب۔ خداوندی دلم را چشم بکشا

معراج یحییٰ بن محمد
درین کتب خانه آصفیه و دانشخانه آن برنمبر ۳۰۷۱۱۹ نسخہ مطبوعه بی و ایران برنمبر
۱۱۰۳۱۱ موجود است نسخہ آئینه برنمبر ۳۰۷۱۱۹ نسخہ مطبوعه بی و ایران برنمبر
ناقص جمله ادراک موجوده و دو صد و هشتاد و طواری صفحه چهارده در آخر سال کتابت و نام کتاب
مردم نیست.

خوش خط باجدول دیلوح طلائی برکات خان بالغ حنائی۔

نام کاتب و سال تحریر غیر موجود۔

نام صاحب و سال تحریر و مجلد :-
جلد او راق یکصد و شصت و ہشت و مطبوعہ فی صفحہ نوزدہ نمبر (۱۱) طبع ایران است و نمبر
۱۳۱ چاپ بمبئی۔

صفات العاشقین

تصنیف بدرالدین املی المتوفی ۹۳۹ هـ -
زبان فارسی ثنوی است مشتمل بر بیست باب -

شروع ازین شعر کرده -
خداوند درے از غیب بکشا
جمال شاہد لاریب بنا
تفصیل الواجب کتاب چنین است -
باب اول در عشق کہ وجود است -

باب دوم در صدق

باب سوم در وفا

باب چهارم در خلق خوش کہ پایہ راحت است مریم جراحات -

باب پنجم در سخاوت کہ در صرف مال وکیل کمال است -

باب ششم در شجاعت کہ پایہ مردانگی پیش نهادن است -

باب هفتم در ہمت کہ رویہ توجہ بکار آوردن است -

باب ہشتم در احسان کہ محتاجان را افراتن و مینوایان را نواختن است -

باب نهم در تواضع کہ سر بجاک نیاز افکندن است -

باب دہم در آداب کہ ظاہر را بکردار خیر و باطن را باوصاف حمیدہ آراستن است -

باب یازدہم در حیا کہ از ناشریاست در حجاب بودن است -

باب دوازہم در صبر کہ گیدنج سمر درست و سرمایہ حضور -

باب سیزدہم در شکر کہ گفتن موجب کمال و نامتقن موجب زوال است -

باب چہارہم در توکل کہ اعتماد کردن است بر کرم حضرت رزاق و خیر

بر نعمت منعم علی الاطلاق
باب شانزدهم در قناعت که باندک توشه خرسند بودن است -
باب شانزدهم در کم خوردن که صفائی جان و دل است -
باب هفدهم در کم گوئی که سبب نجات و موجب رفع درجات -
باب هجدهم در کم خوابی که دولت بیدار است و هم نعمت دیدار -
باب نوزدهم در عزت -
باب بیستم در توحید -

علامه ای از شعرا و مالکین و عرفا کاظمین بود در ظل عاطفت امیر علی شیر در مدرسه نظامیه
هرات چهارده سال تحصیل علوم نموده هرگاه عبداللہ خان اوزبک بهرات را فتح کرد
طلایی را بجزیم تشیع حکم قتل داد مردی سیف اللہ نامی او را در سال ۱۳۹۱ گشت و سیف اللہ
گشت همین ماده تاریخ قتل اوست معلوم می شود که در ماده تاریخ وفات تعمیه است -
زیرا که ازین ماده اعداد ۹۳ برآمدی شود و تذکره نویسان و فائش در سال ۱۳۹۱ نوشته اند
و صاحب فهرست موزه بریطانی هم این تاریخ اختیار نموده است طلایی یک دیوان
غزل که در فهرست موزه بریطانی هم شده است و در فهرست دیوان دیگر
صفات العاشقین -

نسخه کتب خانه آصفیه که در فن فتویات بر نمبر ۲ مرتب است نسخه قدیمه صححه
بخط نستعلیق خط ایرانی با جدول طلایی است بسرخی نوشته در آخره نام کاتب است نه
سال کتابت - بر خاتمه دو بهر است در یک بهر عبداللہ علی خان کنده است - جلد هفتم
۸۹ و سطوری صفحه ۱۳ -

عجائب الدنيا

تصنیف شاعر شیرین بیان شیخ جلال الدین حمزه خراسانی آذری متوفی ۸۷۲ هـ
شروع کتاب نیست -

ابتدای کنم به بسم الله	کوست بر کل کائنات گواه
آفریننده وجود و عدم	شرف اندوز طبیعت آدم
احمد و الله یا اولی الالباب	واشکر و المفتح الالباب
ابتدای کنم بنام خدا	صانع خلق و مبدع اشیا
جمله اندر کمال قدرت او	قال لا اله الا هو
همه از فرش تا عرش مجید	شاهدات علیه بالتوحید
عقل گم گشته در ضلالت او	فهم سر گشته در بدایت او
کرده از حکمت درون برون	از آرایب مختلف معجون

درین کتاب شاعر موصوف عجائب عالم بیان نموده -

و بعد حمد و نعت در مقدمه کتاب گفته که شاعر غزل و غیره بازی
و دکان لب و در شنوی هم ذکر قصه فرهاد شیرین و سیل و مجنون و غیره خوب
یست بلکه باید در شنوی مضامین حکیمه و پند و نصیحت و عجائب مذکور شود تا از ان
هره وافر و حفظ کامل بخوانند و بیننده حاصل شود -

لتنخه کتب خانه آصفیه که بر نمبره ۴۴ فن شنوی مرعب است
بخط تعلیق و لایقی بر کاغذ خان بالغ با جدول طلائعی باشد در آخر
م کاتب و سال کتابت مرقوم نیست اما بر ورق اول چند
و لا میراث آن حک کرده شد و در یک جا عبارت تاسخ و تامل

کتاب خانہ شخصہ ۲۲ سر شعبان رشتہ السہجری نوشتہ است نام مالک کتبخانہ
 وغیرہ حک کردہ اند۔
 جلد اوراق ۱۴۶ اسطور فی صفحہ ۱۹۔

قصه گل و نوروز

تصنیف میرزا دولت رضا بیگ گلجی موجود وزنده سال ۱۰۴۱ هجری قمری و
 یک هجری - نسخه موجود کتب خانه آصفیه سال ۱۰۴۲ هجری قمری و یک هجری -
 محمد ولی باحدول طلا -
 نسخه ۱۰۴۱ هجری قمری و یک هجری -
 بخط محمد ضیاء الدین پسر مصنف -
 شروع از ورق ۱۶۵ - ختم بر ورق ۲۱۸ - بطور فی صفحه چهارده - ۱۴

گلشن راز

تصنیف علامه محمود شبستری مثنوی است که مقصد و بهشت هجری در مضامین تصوف نوشته اوّل این کلام.

بنام آنکه جان را فطرت است و خست چرخ دل نور جان را فروخت
نسخه موجوده کتب خانه نمبری ۱۳۴۱ خط تعلیق بخط ولایت کاغذ ریشمی تقطیع خورد و با جلد و
طمانی است.

جلد اوراق کی اوّل و بطورنی صفحه پانزده^{۱۵}
در محبوب الالباب مذکور است علامه محمود شبستری از اکابر باب تصوف است
مولد و موطن او بمشتر از توابع تبریز باعث ذات پاک حضرت ایشان شهرت یافته
معاصرینی سادات صاحب زادان ساقرین بوده مثنوی گلشن راز پیش جلد تصوفین عزت
تمام و و تحفه مالاکلام دارد شرح مطول این مثنوی مختصر نوشته اند احوال طائر بور در
مجالس العشاق هم نظر آمده در بستر درخشند بر بستر خاک اجل اقامت جاودانی اندامند
رحمته الله علیه.

کنز الرموز

زبان فارسی ثنوی در سلوک تصنیف میرحسینی سادات متوفی ۱۹۱۷ هجری قمری و
 زده هجری -

شروع ازین ابیات است :-

باز طعم را هوائے دیگر است بل جان را نوائے دیگر است
 باز شهباز دلم پرواز کرد این چه نسیم است اینکے باز آواز کرد

سادات حسینی از اکابر اعیان صوفیہ و از تلامذہ و مریدان شہاب الدین ہروردی است
 بوی خدا بخش خان در محبوب الالباب در ذکر کتاب زاد المسافرین گفتہ :-

منی سادات - مرآت رموز افادات است از اکابر صوفیہ بودہ از شیخ الشیخ
 نیرت شہاب الدین ہروردی رحمۃ اللہ علیہ استفادہ یافتہ و با شیخ او حد الدین کردانی
 حج عراقی ہم صحبت داشت گویند در زمانے میرزا بورد و شیخ او حدی و شیخ عراقی
 معہ مختلف شدند در حالت اعتکاف میرزا بورد ثنوی زاد المسافرین و شیخ او حدی
 نام شیخ عراقی لمعات نوشتند این ثنوی زاد المسافرین عجب مختصرے مفیدت
 برائے عمائد متصوفین و ہم برائے علمائے محققین و فاضلین پید در ہرات در ۱۹۱۷

خ شہ
 نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۶ فن ثنویات مربوط است بخط تعلیق مکتوبہ کبیر
 تادو نہ ہجری از دست محمد صادق ولد علی بیگ می باشد جو صفحات آن بنچاہ ہشت
 در فی صفحہ ۱۷ -

کتاب المصباح

مثنوی منظوم بر زبان فارسی بجز موعظه و حکم مرتب است بر سه اصل محبت و قناعت و نیاز -
 مصنف شیخ رشید الدین محمد لاسفری احوال مصنف معلوم نه شده -
 کتاب از اول یک ورق ناقص است از تصنیف سال اشتصد و پنجاه و دو هجری است
 چنانکه در اشعار خاتمه مذکور است -
 چون گذشت از هجرت نیز زیاده ام اشتصد و پنجاه و دو روایت شد تمام
 نسخه کتب خانه آصفیه ۱۲۳ فن مثنویات محزون است -
 بخط ولایت ثلث نستعلیق بر کاغذ خان بلخ مجدول باجه دل طلائی جو صفحات ۴۲۶ و
 سطور فی صفحه ۱۰ در سال اتمصد و شصت و یک هجری بقلم مبارک ابن حسن شیرازی نوشته شد -

لیلیٰ مجنون

تصنیف ملا کشی از شعرای پارس است در سال ۸۹۵ هجری قمری و پنج ہجری در زائے
ملطنت قاسم بن امیر منصور تصنیف نموده جملہ ابیات آن دو ہزار و یکصد و شصت است۔

اے بر احدیت ز آواز	خلق ازل وابد شد آواز
اے سایہ مثال گاہ بنش	در حکم وجودت آفرینش
اے کالبد آفرین جاہنسا	گوہر کش رشتہ ز باہنسا
اے طرف نہ آسمان عالی	ز بہر تو چون جناب عالی
اے خائے عقل عرش پرواز	بے یاد خوش تو ناخوش آواز
اے مبدع آفرید کاری	سرمایہ دہ بزرگواری
اے قطرہ ابر ز درہ ریح	در خلعت طاعتش بیسج

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۴۰۴۱ فن ثنویات مرتب است بخط ولایت خوشخط
تعلیق کاغذی از اول تا آخر جدول ثلاثی نام کاتب و سال کتابت تحریر شدہ اما
نسخہ مکتوبہ کم از سہ صد سال نخواہد بود۔ جملہ اولیٰ ۹۱ و بطور فی صفحہ ۱۲۔

مثنوی عشقیه

تصنیف امیر خسرو ابوالحسن الترمذی رحمه الله علیه التوفی ۷۸۰ هـ
مطلعش - سرنامه بنام آن خداوند

که دلها را بخوابان داد پیوند
نسخه کتب خانه آصفیه قمری ۱۴۱۱ خوش خط با نوح و جدول طلایی بر یکا فذ خان باغ
گنده - کتابت و نام کاتب مرقوم نیست -
اما در آخر این عبارت تحریر است -

بذلک کتاب عشقیه حق و ملک کمال جلال حسینی بخاری بتاریخ شهر جمادی الثانی ۹۹۹ هـ
نمصد و نود و نه هجری در بلد لاهور ابتلع شد ازین عبارت معلوم شد که کتاب نوشته
قبل ۹۹۹ هـ است بجمان فقیر مرقومه شروع صدی دهم خواهد بود -
جلد اوراق ۵۲ یکصد و پنجاه و دو سطور فی صفحه پانزده -

مثنوی عماد

بخط ولایت نهایت خوشخط نستعلیق بر کاغذ خان بلوغ با جداول طلالی اصل متن
حنانی نست و حاشیه جدید و اصل کرده شد.

شروع مثنوی این است ۱-

و اشکر لوالهب العالیای
احمد الحق البرایا
نسخه کتب خانه آصفیه برنمبر ۱۳۸ فن مثنویات مخزون نام کاتب و سال کتابت
غیر مرقوم - ظاهر نوشته صدی یازدهم باشد -
جمله ادراکی و بطور فی صفحه ۱۰ -

مثنوی گوی موجگان

تصنیف شاعر خوش بیان مجملص به بیانی بزبان فارسی نهایت مختصر مطلع آن -
 زان پیش که حسب حال گویم
 از خالق ذواجلال گویم
 نسخه کتبه خانه آصفیه مخزنه نمبر ۲۶ مثنویات خوشخط نستعلیق کاغذ خان بلخ لوح و
 جدول برعاشیه گلکارق طلانی نوشته ۹۸۹ هجری قمری و هشتاد و نه هجری -
 بقلم سلطان محمد کاتب
 جلد اولاق کتبت در سه و بطور فی صفحه دوازده -

مثنوی ملا محمد جان قدسی

ملا محمد جان قدسی مشهدی درین مثنوی غزوات و محاربات عالمگیر نظم نموده و حالات
تسخیر ملک بندیه و فتح قلعہ دولت آباد کن و تعریف دولت آباد در ملک نظم کشیده -

اول این است -

بگلشت صحرای عزم منکار : چو صاحبقران داد دل را قرار
بفرمود تا فال با من زدند : سمر پرده از شهر بیرون زدند
فلک خیمه بر کند اول ز جاکے : که شد بارگاه سلیمان بجاکے
نظر چون کند دسویے این بارگاه : قد بر زمین آسمان را کلاه
نسخه کتب خانه آصفیه که بر نمبر ۲۹۶ مثنویات محزون است بخط ایرانی خوش
بر کاغذ خان باغ با جدول طلایی تفتیح خور و مکتوبه سلسله یک هزار و چهل و دوم مجری
ست نام کاتب معروف نشده - جمله اوراق بست و دو - و سطور فی صفحه پانزده -
اما ترجمه قدسی پس در محبوب الالباب نقل از ملا طاهر نصیر آبادی مذکور است -
دو ملا طاهر نصیر آبادی می نویسد که ملا محمد جان قدسی مشهدی قدسی مخلص میکرد
حقا که قدسی خلقت و پاک طینت بود و سعادت که مظهر مشرف شده از طور سخن
او کمال شاعری ظاهر است اما در قصیده گاهی ابیات بی نسبت دارد و گاهی قد
می نماید ازین ولایت دیگر شده به بند رفت کمال عزت و قرب منزلت داشت
در خدمت بادشاه و امراء و شعراء بحدیکه طالب آملی به منصب ملک الشعراء ممتاز بود
جهت مراعت خاطر او در دربار بادشاهی پائین دست او ایستادی بعد از آن منصب
ملک الشعراء می سر فرزند گردید در ایام حیات مبلغی کلی جهت باز ماندگان خود
و پسر و جماعت دیگر که بودند فرستاده در هندوستان فوت شد و خواش را در مشهد

مقدس بروند نصیر آبادی گوید که دیوان او را در ایران فقیریدم اشعار کی در هند
گفته ثنوی به تعریف کشمیر دیده شد ثنوی دیگر مثل بر غزوات بادشاه به نظم آورد
الحق خوب گفته یا

مخزن معنی

بزبان فارسی منظوم بطور ثنوی
تصنیف لامسعود رساله است در بحث تیغ و قلم

شروع این است :-

قلم چون تیغ زبان ساز گفت
خدا کے غرضش روزی رسال
حقیقت بنام خدا باز گفت
پناہ فقیران کسے بے کسان
فرازندہ چتر فیروزہ چہر
فروزندہ مشعل ماہ و مہر

بعد حمد و نعت و مناجات بدرگاہ رب العزت مدح شامہ ادم یوسف ہمار خان
نمودہ و بعد ان صاحب تیغ و قلم شروع نموده باین طور کہ اول قلم فضائل و مناقب و محاسن
نواید خود بیان می کند تیغ بر زبان فضائل و محاسن و فوائد خود می گوید حالات مصنف پشیر
معلوم نشد اما ختم کتاب برین شعر است :-

جو دیدش خرد ز معانی تمام
از اعداد مخزن معانی تمام
روان مخزن معنیش کرد نام
تصنیف باشد و نام تاریخی باشد

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ در فن ثنویات بر نمبر ۳۵۵ مرتب است بخط حکمت مکتوبہ
لیکن از رد کشف و نمود و دستچری است و در مقام نقل گیری نوشته شد -
کاتب نام خود نوشته - جلا اوراق ۵۴ و بطور فی صفحہ ۱۲ -

مطلع الانوار

تصنیف امیر خسرو منظوم بزبان فارسی مشتمل بر مواعظ و حکایات اول کتاب
 بسم الله الرحمن الرحیم - خطبه قدسی بملک قدیم - درین کتب خانه دو نسخه قلمی شماره ۱۱۹
 ۱۵۸ یک نسخه مطبوعه برنمبر ۱۹۹ موجود است -
 اما نسخه اولین و نام کاتب مرقوم نشده اما بظاهر محرره او اخر صدی یازدهم معلوم
 می شود - جمله اوراق نود و سطور فی صفحه نوزده -
 نسخه نمبری ۱۵۸ نسخه معمولی است و در آخرا آن انشاء فردوسی هم مربوط است -

یوسف زلیخا

منظوم ناظم هر وی متوفی در آخر صدی یازدهم -
مطلع آن - خدا یا سپهرم هست بکشا
دل طوطی کن آئینه بنما

این مثنوی بنام نواب مستطاب عباس قلی خان معنون کرده و در سنه یک هزار و پنجاه
و هشت هجری تصنیف نموده -

نسخه کتب خانه آصفیه نمبری ۴۰ - از اول یک ورق ناقص مکتوبه ۴۵ اللهم یکرار و
یکصد و چهل و پنج هجری مقام عظیم آباد بزمانه صوبه دارائی نواب محرز الدوله می باشد خط نستعلیق
محمولی جمله صفات سه صد و چهل و نه و سطور هر هر صومعه پانزده -

یوسف زلیخا

۶

تصنیف دولت رضا بیگ جنگی۔

اول کتاب۔

اسے وجودت شہ بقائے ہمہ بازمین وزماں صفائے ہمہ

منو کتب خانہ تصنیف نمبر ۱۴۴ خط نستعلیق کا قد خان بالغ باجدول ولوح

مکتوبہ سلسلہ یکہزار و چل و یک ہجری۔

بقلم محمد ضیاء الدین پسر ناظم و وقت تحریر کتاب مصنف موصوف زندہ بود

چنانچہ از عبارت ضیاء الدین موصوف کہ در آخر قصہ نقل و نور ذکر دہیں نمبر مجلد ظاہر است

کہ مصنف یعنی والد خود را در عبارت خاتمہ باین الفاظ یاد نموده۔ سلمہ اللہ تعالیٰ و ابغداد المدینہ

و اطال اللہ بقا و ہ الی انباء النین و الشہور۔

جلد اوراق یکصد و شصت و چار و بطور فی صفحہ چار و دہ و این یوسف زلیخا بنحیل

حقیر نایاب است و غالباً از مصنفات دکن است۔

مثنوی دستور نامه

نو

تصنیف نزاری
مصنفه شاهه ہفتصد و دہ ہجری در نعلیٰ فرزندان خود نوشتہ و قبائح و فضائلی
می نوشی مع حکایات بیان نموده۔
اول کتاب۔ قل الحمد للہ نزار فعل
خداوند جزو خداوند کل
نسخہ کتب خانہ اصفیہ طبع خورد خط نستعلیق لوح و جدول ملائی مکتوبہ ۱۰۲۳ ہجری
یکہزار و پست و سہ ہجری۔
قلم شاہ علی ابو محمد در کتب خانہ محمد قطب شاہ نوشتہ شد۔
جلد اورانی بہشت و نہ و سطور بر صغیر نہ۔
نسخہ مذکور محزونہ محمد قطب شاہ بادشاہ دکن است برادراق اول مہر شاہ موصوف
بہشت است۔ وہم قلم خاص شاہ ممدوح عبارت مملک نوشتہ بود قدرے از ان باب
این قدر خواندہ میشود (سلطان قطب شاہ رزقہ بایتمناہ)

مثنوی روح الامین

تصنیف شاعر شیرین بیان مسمی به روح الامین مثنوی ۱۰۴۰۲۰۱۹ در ستمیه کهنزار و
نوزده هجری بر مانده سلطان محمد قلی قطب شاه در حیدرآباد است .
در مثنوی مضامین مختلفه مثل خلقت انسان و دیگر غیر آمیز نظم نموده .
اول کتاب یعنی مثنوی اینست : - بسم الله الرحمن الرحیم
مطلع آیات کلام حکیم
قبل شروع مثنوی یک دیباچه مشور و منظوم هم بر هفت ورق نوشته است که در آن
محمد و لغت و مدح محمد علی قطب شاه کرده .
درین کتب خانه دو نسخه از ان بر نمبر ۵ و ۴۰ موجود است .
نسخه ۴۰۴۰۵ - خط تعلیق نهایت خوش خط بالوح و جدول طلائی کاغذ خان بالغ
حاشیه جل کتاب جدید وصله کرده .
جلد اوراق ۸۷ - علاوه ورق دیباچه و مشور و دوازدهم نام کاتب و سال کتابت
مرقوم نیست .

ثنوی سحرالبیان

تصنیف شاعر شیریں بیان میر حسن دہلوی ثنوی ۱۲۰۰ کی ہزار و دو صد و یک ہجری
 کہ جد بزرگوار میرا پس بو ذہن مشہور و معروف مقبول خاص و عام صحت۔ شروع ثنوی این آید۔
 ”کردن پہلے تو حیدر بزدان قسم جھکا جس کے سجدہ میں اول تسلیم
 سر لوح پر رکھ کر یا من حسین کہا دوسرا کوئی تجھ سا نہیں
 قلم عمر شہادت کی انجلی اٹھا ہوا حرف زن یوں کہ رب علما
 نہیں کوئی تیرا نہ ہو گا شریک تری ذات ہے وحدہ لا شریک“
 در اول ثنوی ایک قبضہ و قسم زدہ میان مصحفی در زبان اردو بی باشد کہ در ان نسب حبیب
 مختصر حالات میر حسن مرحوم درج کردہ نقل از مقام شروع مطلب این است،
 ”بعد اس حمد و ثنوت کے ثنوی سحرالبیان اسم باسی ہے کیونکہ اس کا ہر شعر الیٰ ہذا
 کے دلوں کے لہانے کو سنی منتر ہے اور ہر داستان اس کی سحر سامری کا ایک دفتر جو
 چیز کہ حقیقت میں خوب ہوتی ہے وہی طالع کی مقبول و مرغوب ہوتی ہے رات
 ہے کہ انداز اس کا سراپا اعجاز ہے اور وہ ہر ایک صاحب طبیعت کی دساز تعریف
 اس کی جہان تک کچھ بجائے کیونکہ فصاحت و بلاغت کا اس میں دریا بہا ہے اچانا
 اگر کسی شعر میں غلطی و یا اس کی بندش میں کسی بائی جائے تو قابل نام دھونے و ہٹانے کو نیکے
 نہیں اس لئے کہ جہان ہنر کی کثرت ہوتی ہے وہاں غیب بقلل شمار میں نہیں آتا اور
 تعرض اس کا نصف مزاجوں کو نہیں جاتا قبول شخصے ۶ شعر گر اعجاز باشد بلند کثرت
 صلیے کا اس کے باجرا یہ ہے کہ نواب وزیر انما لک آصف الدولہ مرحوم نے ایک قصیدہ
 خاص اپنے اور صنیعہ کا دست قلم میں سے نکلوا کر عنایت کیا رتبہ تو اللہ اس کا بڑا چاہیلا
 گھٹ کیا کہ مطلب دلی حاصل ہوا لیکن یہ کھوٹ صرف طالع کی ہے کیونکہ مال سحر اغریلا

اتنا بڑا اور سودا خاں خواہ نہ ہو بلکہ گھانا آیا۔ یہی چند سطرین مصنف کے حسب و نسب اور احوال میں مصنف اس کا میرسن دہلوی تخلص بہ جن خلف میر غلام حسین ضاحک کا وطن ابتدا شہر ہرات قوم سادات گردشِ فلکی سے انھوں نے شہر مذکور کو چھوڑا اور دلی میں آکر پڑانے شہر کا رہنا اختیار کیا وہیں یہ بزرگ پیدا ہوا بلکہ سن تیز کو ہو چکا دادا اس عالی قدر کا سنتے ہیں کہ حاجی و فاضل تھانویں باب کو تفصیلت نہ تھی مگر طالبِ فلکی میں ملاحظہ تک پڑا تھا یہ فارسی میں استعداد بھی تھی بلکہ تفریحی شہن در میں گاہے گاہے اس زبان میں کہتا تھا چنانچہ یہ رباعی طبع زاد اس کی رائے نے اس کی زبان سے نکلنے سے

فسر یاد دل لکھ ساراں رفتند : یسین بدنان و گونداران فرستند
چون بوی گل آسمند بر بادوار : در خاک چون قطره ہائے باران رفتند
فہمیدہ بھی ایک آدمی اس مغفور کا رتبہ دار دیکھا ہے لیکن ہزل پر از سکہ مزاج مرغوب تھا
غزل کہنے ترک کی تھی قیامت کا ہنسوز و محضول تخلص اس کا اس پر دال ہے پر ظاہر نہایت
ثقا و متشرع اکثر حمامہ عربی سیر سر پر بندھا رہتا تھا اور جامہ کم گھراں تھی کلا گئے میں ڈاڑھی
متوسط طہن لی ہو میں قد میانہ اندم گون لیکن میرسن ڈاڑھی منڈھواتے تھے پر جامہ نیمہ انکا
ویسا ہی تھا اور بھڑکی کی پرانی بندش قدیم ہندوستان زاؤن کی سی قد لہنا تھا اور رنگ
گندمی ہر چند وضع تو ایسی تھی پر شوخ مزاج و لطیف گو و سبے بھی تھے نہ ہزل و فحاش
سوائے اس کے بردباری اور انکاری انکی خلقت میں تھی کسی کو میں نے اس عزیز سے
شاک نہیں پایا اور نیز انہیں دیکھا طبع اس کی سوزون طغولیت سے تھی شعر کی طرف رغبت
رکھتا تھا اکثر خواجہ میر درد کی صحبت سے متغیر شاہ جہان آباد میں لڑکائی کے بیچ ہوا ہے
بعد برسم ہونے سلطنت کے شہر مذکور سے مجبور اپنے والد کے ساتھ صوبہ اودھ میں آیا۔
نکونٹ افس آباد میں آخرت پار ملا و روزگار کا نواب ساربار جنگ بہادر مرحوم کی مہر کا
میں ہم پہنچا یا مصاحب میرزا نواز شہ علی خان بہادر سردار جنگ دام شروٹہ کا ہوا میرزا
موصوف بڑا جانا نواب مغفور کا بیٹے خدا سے سلامت رکھے کہ اشعار سے اُسے رغبت
اور شعرانے محبت ہے چنانچہ میر مذکور کو بھی اس نے اپنا طہن دانیس کیا تھا اور دہنجا بھی

اسی لائق اگرچہ علم عربی میں اُسے نہ تھا ہاں فارسیت بھی بلکہ جسٹہ جسٹہ شعر پاکوئی رباعی
 کبھی کہہ بھی لیتا تھا لیکن علم عربی میں بے بدل اور شعر ہندی میں اکل تماشائی سخن اس نے
 اسی ملک میں میر ضیاء الدین تصنیف سے کہ ہم مثنیٰ میرزا رفیع السودا اور میر تقی کے
 تھے کی بھی سوائے اُن کے میرزا مرحوم سے بھی انکی غیبت میں اکثر اوقات اصلاح
 لی تھی چنانچہ اُس کا اذکار قائم کے سامنے کیا ہے۔ غرض میرزا مرحوم صاحب دیوالیہ
 غزل رباعی ثنوی مرتبے میں سلفہ نہایت خوب رکھتا تھا بلکہ سوائے قصیدہ کے ہر قسم
 کی نظم پر قادر تھا سچ تو یہ ہے کہ ادا بندی کا حق اپنے خوب ادا کیا اور انداز کا شعر کس خوبی
 سے کہا خدا نیش بیامز در قائم کو اسے دوستی دلی تھی کبھوٹی و بخش با ہم نہیں ہوئی حالانکہ اسی
 سرکار میں میں بھی ذکر اور اسی صاحب زادے کا ہم نشین تھا دس برس تک دن رات
 ایک جگہ رہے بلکہ اکثر آپس میں غزلیں طرح ہوئیں اور صحبتیں شعر کی رہیں لیکن نہ بطور استاد
 کے جیسا کہ نواب علی ابراہیم خان مغفور نے بے محقق اپنے تذکرے میں لکھا ہے صاف سٹے
 معلوم ہوتا ہے کہ میں نے مشورہ سخن کا دس مرحوم سے بھی اگر یہ بات حقیقت میں ہوتی
 تو کچھ عیب نہ تھا ہر گاہ حیر میر حیدر علی خزان کی ناگردی کا مقرر ہے باوجود اسکے کہ شاعری
 انکی میر حسن سے زیادہ نہ تھی پھر جس لئے اس بات کا انکار کرتا قاعدہ یہی ہے کہ ایک سے
 سیکھتے ہیں اور دوسرے کو سکھاتے ہیں لیکن جھوٹی بات پر اقرار نہیں کیا جاتا اور سچی سے
 انکار نہیں ہو سکتا۔ آخر چرخ تفرقہ پر داز نے باہم تفرقہ ڈالا۔ اتفاقاً میرزا روزگار سن گیا رہے
 تنالوی میں صاحب عالم میرزا جوان تخت کی سرکاریں ہوا میں ان کے ہمراہ بنارس میں
 آیا بعد اس کے بعد اُس بزرگ کو آخر ذی کعبہ سن بارہ سے ہجری میں مرض الموت لاحق
 ہوا اندان غرہ مجرم کو کہ سن بارہ سوا ایک شروع ہو چکے تھے اس دار فانی سے اس نے
 سراپے جاودانی کو کوچ کیا اور شہر کائنات یعنی گنج کے بیچ مرزا قاسم علی خان بہادر دام ظلہ
 کے باغ کے پیچھے مدفون ہوا خدا کے کریم اسکو یہاں دارالسلام عطا کرے اور وہاں
 قصر جنت بخشے۔

عدم سے مسافر جو آیا ہے یاں : مفرودہ جاوید کا ایک روز و ان

رہے جنگ میں ہر چند وہ کہیں : براوس کا ٹھکانا ہے زیر زمین
 نہ غفلت میں اپنی آواہات کھو : ارے بے خبر جاگتے میں نہ سو
 جہاں میں تو ہنسنا ہے چند روز : ترے جسم میں جان سے چند روز
 یہ بہت قیمت ہے کرے وہ کام : کہ جس سے آ رہے تا ابد نیک نام
 نسخہ موجود کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۸ فن ثنویات مخزون است بخط معمولی نام
 کاتب و تاریخ کتابت مرقوم نیست غالباً مکتوبہ ختم صدی دوازدہم باشد۔
 جملہ اوراق ہشتاد و ہفت و بطور فی صفحہ سیریزہ۔
 وجہ انتخاب ابن ثنوی درین فہرست دیباچہ بیان معنی نسبت در نہ براہ خط و
 ندرت و غیر انتخاب نہ شدہ۔

مجموعہ منبری ۲

(۱) این مجموعہ بخطوط مختلفہ است و دران دو اجازہ است برائے علامہ
حضرت حاج سنوہری شافعی است۔

اجازہ اولی عطیہ علامہ نور الدین بن عبدالقادر بن احمد البرسی الشافعی
جامع از ہر شیخ حدیث بود سال تحریر اجازہ دران مرقوم نشد۔

(۲) اجازہ ثانیہ بخط علامہ ابو بکر بن اسماعیل اشنوانی است و تاریخ اجازہ نیم
اسلامیہ کبیر از ویازہ ہجری است۔

(۳) ویک پارہ تاریخ مصر است کہ از اول و آخر ناقص است بخط عربی
ول آداب و طریقہ حکمرانی سلاطین از احادیث بیان کردہ بعد از شروع تاریخ از
نہ وفات احمد بن طولون نمودہ و خاتمہ اوراق بر حال سلطان بایزید است در آخر
صحت سلطان سلیم کردہ درین تاریخ از ابن خلکان و علامہ ذہبی اخذ کردہ کما هو مذکور
مخبرین و ثلثین۔

(۴) و درین مجموعہ نقل وقف نامہ اراضی است کہ ملک اشرف ابو نصر
مان مصر برائے مدفن شیخ زیاد کردہ بود و اس بقبرہ و دیروت واقع است در زمانہ
ست ملک اشرف ابو النصر از سال ہشتصد و ست و بیج ہجری تا سال ہشت ہند
و ویک ہجری بودہ۔ ذکر ملک اشرف ابو النصر و درین پارہ تاریخ کہ قبل ازین تحریر
ہم بر دست ہشاد ویک این مجموعہ موجود است و در خاتمہ حالات او نوشتہ است۔

مخرج اللیب فی خصایص الحبیب۔ تصنیف علامہ سیوطی ہم درین مجموعہ
است۔

(۵) و ہم از مصنفات علامہ سیوطی یک رسالہ متعارفہ کہ نام ان غایب عننا

حیفت درین مجموعه مجلد است۔

درین مقام علامه سیوطی آن احادیث جمع نموده که در آن مذکور است که روز قیامت در سایه رمت باری کدام بندگان خواهند بود۔ علامه سیوطی وجه تالیف این رساله در خطبه حسین فرموده که برای استعدادهای چهارمحرری و فنی که من الماء احادیث بطریق سیف از حفاظ و ائمه میگردم روز آن حدیث مذکور شده که در آن بر اصحاب سبعة که روز قیامت در ظل خدا خواهند بود و ذکر نظم ابوشامه هم آمده چنانکه گفته است۔

قال النبی المصطفیٰ ان سبعة
یطلمس الله العظم بظله
محب عقیف ناشی متصدق و بآک مصل والامام بعدله

دوم آن احادیث سو که ابن حجر عسقلانی برین سبوه سابقه افزوده مذکور شد و هم مذکور شد که علامه ابن حجر بست یک حدیث دیگر متضمن همین مطلب علاوه آن هفت حدیث روایت کرده است که بمجموعه آن هفت حدیث صحیح الاسناد و چهارده ضعیف است علامه سید الدین هروی آنوقت دعویٰ فرمود که من در اندوه هزار احادیث یاد دارم حافظ ابن حجر علامه هروی گفت که شما درین ده هزار حدیث یک حدیث یاد دارید که علاوه این احادیث سبوه باشد۔

علامه هروی ساکت شد جوابی نداد و حافظ ابن حجر آنست و یک احادیث

نظم نموده۔

علامه سیوطی میفرماید که از همین وقت و ازین واقعه همیشه مشتاق بودم و گوش میکردم که علاوه آن هفت احادیث سابقه است و یک حدیث متخرجه ابن حجر حدیث دیگر بدست من بیاید تا اینکه چهل و دو حدیث دیگر متضمن همین مضمون فایض شدم بعد این علامه سیوطی اشعاریکه درین مضمون آن احادیث نظم فرموده رقم کرده و علامه سیوطی برائے این احادیث چهل و دو متخرجه خود دو کتاب تصانیف نموده یک مطلق و یک مختصر نام مطول نمیدانم فی الخصال الموجهة بطل العرش و نام مختصر فروع الخصال الموجهة للطلال و فروع الخصال در مجموعه نمبر ۱۱ بخط عرب درین کتابخانه موجود است

حاجی خلیفہ در کشف الظنون ذکر این ہر دو کتاب را بحین نموده -
 (۱۶) و یک رسالہ تصوف مجہول المصنف و یک رسالہ عقاید مجہول المصنف
 ہم در آخر مجلد است -
 جلد او را قیام جمعہ ۲۳ سطور مختلف -
 تاریخ کتاب وقف نامہ بر صفحہ اول وقف نامہ سال ہشتصد و ہشتاد و ہفت
 نوشتہ است -

مجموعہٴ تسع رسائل

مجموعہ مذکورہ بر نمبر ۲ فن مجامع مرتب است۔

(۱) شروع یک رسالہ است کہ بر پشانی آن فائدہ جلیلہ نخل بہا مشکلات کثیرہ نوشتہ دران خواب ابو جعفر محمد بن عبداللہ القاضی الہی الواعظی المرجانی مذکور است کہ او جناب رسالتاب صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم را در خواب دیدہ و حصول اجازت سوال از علمے بر احادیث ضعیفہ و ترک عمل بر موضوعات نمودہ و جواب آہنا بر زبان مبارک شنیدہ فائدہ مذکورہ در دو ورق بخط عالمانہ نسخ محررہ سلسلہ ہجری است۔

(۲) ایک اربعین جمع الجوامع فی الاحادیث اللو مع تالیف محمد بن عقیف الصفوی

ست و بران اجازہ ہم است۔

(۳) تصنیف القضاۃ علی البغاة تصنیف علامہ ابو عبداللہ محمد بن الدین الکاظمی الحنفی۔

کہ کیفیت اوقات خیریہ و احکام آہنا بیان نمودہ نام کاتب و سال کتابت دران مرقوم شدہ۔

(۴) رسالہ جواز نقل و بیع اوقات برائے مصالحہ شرعیہ تصنیف علامہ فی الدین

ابوالعباس احمد بن یحییٰ۔

ح (۵) تجلیۃ النفرۃ فی احادیث احسۃ تصنیف عقیف الدین محمد بن نور الدین الکاظمی

کہ در ان سلسلہ مرویات خود آٹا غصرت عشرہ بشرہ بیان و آن بظاہر مکتوبہ حد و صغر

حدی ششم ہجری خواہد بود۔

(۶) اجازات عقیف الدین محمد بن نور الدین الکاظمی است۔ ان مکتوبہ ہفتصد و

۱۸۰ مانی تصنیف علامہ حافظ ابو محمد البرزانی در سنہ سبعۃ جمع کردہ احادیث

است و مکتوبہ ہفتصد و ہشتاد و شش ہجری۔

۸۷ رسالہ در اعراب جمع مذکر بحركات ثلثه تصنیف علامہ شمس الدین مکتوبہ ہنصر
ولست ہجری ست۔

۹۰ یک رسالہ زبدۃ البیانی فی رسوم مصاحف عثمانی تصنیف محمد بن علی بن
نور الدین الکرمانی مجادر کہست نام کاتب و سال کتابت وغیرہ درج نہ شدہ۔
جلد اوراق مجموعہ ۴۵ اسطور مختلف۔

مجموعه رسائل

درین مجموعه سه رساله است بزبان عربی -

۱- رساله اولی ارشاد السالك المحتاج الی بیان المعتمروالحاج تصنیف شیخ نجیبی بن محمد بن محمد الخطاب است - دران بیان سأل حج و عمره نموده و در سأل یکیزارو

و دو صد یجری در یک مظه تصنیف نموده -

رساله مذکوره بقلم صاحب سلامه بن الحاج علی سلامه مالکی اسکندری در یک مظه در سأل یکیزارو دو جلد و نه یجری نوشته شده جمله صفحات هفتاد و پنج - بطور فی صوبت و هفت - اوش این است -

”الحمد لله الذي افترض الحج الى البيت العتيق وسير لقاصدنا
اسباب التوفيق فاجابوا بالاثبات اليه رجالا وعلى كل ضامر ياتين
من كل فج عميق والصلوة والسلام على من حضره الله من ايداعنايته
وفضله تفضيلا“

۲- رساله ثانیه ابتهاج الصدور ببيان كيفية الاضافة والتشيتة وجميع المنقوص والمفقور -

تصنیف علامه شیخ احمد الغنمی الانصاری - تصنیف سال یکیزار و سی یجری -

نسخه مذکوره بظاهر اصل نسخه مصنف است که جایجا عبارات را ظم زده حاکم از اطل رساله تا آخر عبارات افزوده - در آخر سال کتابت مرتوم نیست - اما خانه نوشته مصنف است - دران سال یکیزار و سی نوشته است شروع رساله از صفحه ۷۷ است و ختم بر صفحه ۱۳۷ -

اوش این است -

۳- رساله ثالثه بزبان عربی تحاف الناقد البصیر ببيان احكام مخيمه الفقير تصنیف

۴۴
عربی
بیج محمد سودی آئینی القادری الحنفی است که در سال یک هزار و یکصد و چهار هجری از سنه مکتوبه
صنف نقل شده - کاتب نام خود نوشته - صفحات کل مجموع یکصد و چهل و هشت -
الش این است -

مجموعه عربی نثر

درین مجموعه دو رساله عربیه بخط عرب مجلد است
رساله اولی نام آن شفا و الاثواء حکم مایکثر بیو فی الاسواق تصنیف مجتهد علامه
نورالدین ابوالحسن علی بن جابر الدین الحنفی الشافعی مدینه منوره متوفی سلطه نصیه
یازده هجری است -
اولی این است -

اتخذ الله الذي افترض على الانسان طلب الحلال ليضيق به
على الشيطان المجري منه والمجال وان كان يجري من ابن آدم مجرى
الدم المسال فهو من زم نفسه بامام الحلال انس من ناصرو الاول الخ
مصنف علامه درین رساله بیان کرده که چون درین زمان اخراج زکوة از
خرم و انگور و دیگر غلات که بران زکوة واجب است مردم نمی دهند و حصه فقر اولی
اشاء شریک است پس بیع آنها ناجائز و حرام خواهد بود و همچنین بیع کینز و غلام ناجائز است
چرا که تقسیم بوجوب شرع نمی شود -

نسخه کتب خاتمه اصفیه که درین مجموعه نمبر ۷ فن مجامع مجلد است مکتوبه محمد بن حسن بن
علی بن ابی قاری حدیث نبوی است سال کتابت تحریر نشده اما نظام هر نسخه قدیمه
مکتوبه آخو صمدی یازدهم خواهد بود و هر صفحت ۹۲ سطور فی صفحه ۲۱ -

رساله ثانیه تفصیل الشائین و تحصیل السعادتین تصنیف علامه ابوالعالم الحسن بن
محمد بن الفضل الراغب الاصفهانی متوفی سلطه اولی این است -

الحمد لله الذي ارسل بالنبوة عمدة وعلمنا لسانه حمدا ورجنا
فما عندنا ونسئله ان يعصمنا على نبيه محمد وآله وان يعيدنا باواضع

حليل انج سبيل وا قوى حجة الى اقوم محجة انج -

درين رساله بيان خلقت انسان و فعا اول يعني درين عالم و خلقت دوم كه بعد موت در آخرت خواهد شد از احاديث و آيات قرآني تفصيل تمام بيان نموده كتاب مرتب است بر مكي و سر باب حسب تفصيل ذيل -

باب اول معرفة الانسان نفسه -

باب الثاني ذكر اجناس الموجودات و مواضع الانسان -

الباب الثالث ذكر العناصر التي منها اوجد الانسان -

الباب الرابع ذكر قوى الاشياء التي جمعت في الانسان -

الباب الخامس تكون الاشياء شيئاً شيئاً حتى انساناً كاملاً -

الباب السادس ظهور الانسان في شعاع الموجودات و تخصيصه

بقوة شئ شئ منها -

الباب السابع ذكر ماهية الانسان -

الباب الثامن كون الانسان مستصلياً في الدارين -

الباب التاسع تمثيل ذات الانسان و تصويره -

الباب العاشر يحكون الانسان هو المقصود من العالم و ايجاد ما

عدله لاجله -

الباب الحادي عشر الغرض الذي لاجله اوجد الانسان و منازلهم -

الباب الثاني عشر تفاوت الناس و اختلافهم -

الباب الثالث عشر سبب تفاوت الناس -

الباب الرابع عشر بيان الشجرة النبوية و فضلها على سائر جواهر

النبوية -

الباب الخامس عشر دلالة الاشياء الى مصالحها

الباب السادس عشر سعادة الانسان و نزوعه اليها -

الباب السابع عشر حال الانسان في دنياه وما يحتاج ان يتزود
منها

الباب الثامن عشر تعامل العقل والشرع واقتدار احدهما
الى الآخر

الباب التاسع عشر فضيلة الشرع

الباب العشرين البيان في ان من لم يتخصص بالشرع والعبادة للرب
فليس بانسان

الباب الحادي والعشرون ما يتعلق بالشرع من الافعال

الباب الثاني والعشرون تحقيق العبادة

الباب الثالث والعشرون انواع العبادات من العلم والعمل

الباب الرابع والعشرون كون الغرض من العبادة تطهير النفس اغتلا
صحتها

الباب الخامس والعشرون بيان الامراض والابحاس التي لا يمكن ازالتهما
الا بالشرع

الباب السادس والعشرون القوى التي تجب ازالة امراضها والنجاسات
والمعاني التي تحصل بدونها

الباب السابع والعشرون كون الانسان مفطوراً على اصلاح النفس

الباب الثامن والعشرون سبب رذيلة الناس وتأخره عن الفضيلة

الباب التاسع والعشرون احوال الناس ومنازلهم في تعاملي الافعال
المحمودة والمذمومة وطرفها

الباب الثلاثون في ذكر ارتداد الناس من طريق الخير والشر

الباب الحادي والثلاثون قدر ما في الوسع من اكتساب السعادة

الباب الثاني والثلاثون اثبات العادة وفضيلة الموت وما تحصل

بعیداً۔

اب الثالث والثلثون فضل الانسان اشرف الملك هـ۔
 نسخہ کتب خانہ آصفیہ بخط عرب نسخہ قدیمہ مکتوبہ پندرہم ماہ ذی الحجہ ۱۲۹۷
 ہجری قمری بقلم شاہین المجددی الشہید پطیمی ست جلد صفحات ۷۷ کلور فی صفحہ ۲۸۔

مجموعۃ ترفیحاتان رسائل

این مجموعہ بر نمبر ۸ فن مجامیع مرتب است دران ہشت رسائل
مفصلہ ذیل مجلدات ۱۔

(۱) منظرہ فی اسما و الحفظ تصنیف علامہ ذہبی رجال
(۲) منظرہ اسماء مدین تصنیف علامہ ذہبی رجال
(۳) رسالہ در بیان ساعات اجابت دعا از علامہ حسین بن سلیمان بن زکریا مصنف و مکتوبہ ۱۹۶ھ ہجری ۵۶۹ تا ۵۷۶ھ

(۴) منظرہ در بیان اوقات خلاف ساعات اجابت از علامہ

حسین موصوف۔

(۵) در بیان اسماء شایخ تصنیف علامہ ابو محمد عزیز الدین بن سید الدین ترمذی
الدمیری مکتوبہ ۸۴۸ھ۔

(۶) الکلام علی الحکم بالصوت و الحکم بالموجب تصنیف شیخ الاسلام ابو زرعہ
احمد العرائفی۔

(۷) بیان الاحکام فی تحلیل الحائض من الاحرام۔ فقہ

(۸) فی بیان الحماز نمبر ۷ و ۷۰ و بخط عرب خوش خط نام کاتب و رسال

کتابت مرقوم نیست اما نوشتہ اوائل صدی ہنم است۔ جملہ اوراق مجموعہ
۵۰ سطور فی صفحہ مختلف۔

مجموعهٔ اقصاء

مجموعهٔ نمره ۹ فن مجامیع بخط عرب مکتوبهٔ سال یک هزار و سی و هفت هجری بخط محمد بن محمد
 رحمی باشد جملهٔ اوراق ۱۱۰ اسطوره مختلف -
 درین مجموعهٔ اقصاء دست نخوردهٔ قصیدهٔ همزیه از علامه ابوالمبرور البولاقی از ۵۱۳

۶- (۲) الکواکب الدریه فی مدح خیر البریه تصنیف شرف الدین ابوعبدالله محمد بن
 ابو صیری -

(۳) القصیدهٔ النحریه تصنیف علامه عمر بن فاروق مصری در فن بلاغت -

(۴) قصائد مدحیه از علامه ابن رشد -

(۵) قصائد مناجاتیه مصنف غیر معلوم -

(۶) قصیده در مواعظ -

(۷) القصیدهٔ المنفرحه تصنیف علامه غزالی در مواعظ -

(۸) وصیت منظوم از علامه عمر الوردی به پسر خود -

(۹) شرح قصیده برده از علامه خالد ازهری -

مجموعه نامه (۱۱) بر

درین مجموعه که برنمبر ۱۱ فن جامع مربوط است بست و چهار رسائل در فنون مختلف از مصنفین کاملین مجلد است در شروع مجموعه یک فهرست رسائل بخط سید علی رفاعی تاجر کتب که درین کتب خانه اکثر کتب فروخت نموده موجود است در آن فهرست تفصیل رسائل نوشته و محاذی نام هر رساله عدد شماره آن رساله نوشته و جمله شماره رسائل بست و چهار نوشته است و سیزده رسائل که نام مصنفین آن معلوم شده حب ذیل است ۱-
تصنیف شیخ الرئیس ابوالی سینانج رساله است -

بر نشان ۲ تقاسیم انگشت - نشان ۴ نوروزیه - نشان ۸ اثبات الواجب و الحقول و البتة - نشان ۹ اثبات الملائكة الکرویین - نشان ۱۰ در بیان نفس -

از علامه فارابی یک رساله در تعریف فلسفه بر نشان ۱۱ -

از علامه محقق طوسی دو رساله - در بقا نفس برنمبر ۱ - و در صد و رکعات از واجب برنمبر ۲ -

از محمد بن احمد بن العاصم الاندلسی در بیان بحران یک رساله برنمبر ۱۷ -

از علامه غریب الدین بن شهاب الدین احمد نقیب در رجب مجیب یک رساله برنمبر ۱۸ -

از محمد شهباز کاجا خط در بیان تصویریهوی یک رساله برنمبر ۲۲ -

از محمد بن ابراهیم بن سعد الانصاری یک رساله در ذکر موضوعات علوم برنمبر ۲۳ -

از غریب الدین محمد بن محمد البیسی یک رساله کشف الغطاء و الاخوان الصفا برنمبر ۳ -

و بانی یازده رساله نام مصنفین آن معلوم نشده -

نشان ۶ در حدود فقه - نشان ۷ در نعت - نشان ۱۲ در تصوف - نشان ۱۳ در اخلاق -

نشان ۴ نصف الدائرة - نشان ۱۵ اجازه - نشان ۱۶ ماهیه الروح و البهوه و النفس - نشان ۱۷ استخراج مارجح قطب - نشان ۲۱ منازل قمر - نشان ۲۲ رساله فی المنصب - و یک رساله

از فتوحات کبیر است بر نشان ۲۰۔

نسخه موجوده کتب خانہ آصفیہ بخط نسخ خوش خط طور د محمرہ ۱۰۶۶ شمر بہ کبیر اور وہ منکوش
ہجری است۔ نام کاتب مرقوم نشدہ۔ جملہ اوراق دو صد و نہشت و نہشت۔ بطور
فی صفحہ بیست و یک۔

امادر یہاں ہی چیزے اکال مزوج بود کہ بوجہ آن اکثر اوراق خراب شد و ہر مقام خود بد
وصل موجود است بوجہ بوسیدگی ترمیم آہنا ممکن نیست۔ بحال احتیاط بجائے خود نہادہ
برائے مطالعہ ہر وقت بر آوردن آونمی شود۔

مجموعه رسائل عربیه

مجموعه نمبر ۱۶ درین مجموعه است و یک رسائل در علوم و فنون مختلفه مجلد است از جمله آن آنچه قابل قدر و توجه است - حال آنها نوشته می شود -

(۱) یک رساله است در بیان عمل بالربع المحجب اصل متن از علامه بدرالدین الحارثی است و شرح از علامه احمد بن عبدالحق السبائی الشافعی اول رساله -

الحمد لله رب العالمین و صلی الله علی سیدنا محمد خاتم

النبیین والمرسلین و علی آله الطیبین الطاهرين وصحابة اجمعین -

و بعد بقول الفقیر الی الله احمد بن عبدالحق السبائی الشافعی هذا توضیح لطیف علی رساله

الموضه عنی اصل بالربع المحجب رساله مذکوره بخط نسخ صاف منسوخ متن است اصل متن

از سمرقانی نوشته و شرح از بیانی جمله ادراکی بطور فی صفحه ۲۴ در آخر رساله نه نام کاتب است

نه سال کتابت اما بعد ختم رساله یک ورق خانه از رساله دیگر که شرح قصیده مدحیه می باشد

همین کاتب موجود است در آن سال کتابت آن رساله بکهنه زار و پنجاه و سه نوشته پس قیاس

است که این رساله ربع محجب هم نوشته همان سال باشد -

(۲) از نوع اطلال فی انحصال الموجبه للظلال تصنیف علامه جلال الدین سیوطی است

که در آن احادیث خصال وصفات که موجب سایه عرش بر صاحب آن خصال برود

قیامت باشد جمع نموده اول رساله این است -

الحمد لله علی احسانه العظیم و اشهد ان لا اله الا الله و احد الحق

و انفعدا ان محمد عبدا و رسوله المبعوث بالدين القويم ۴۱

و وجه تالیف و تصنیف این رساله علامه سیوطی در یک رساله خود که اسمی ساخت

سیف علی صاحب حیث بیان کرده و این رساله در مجموعه نمبر ۲ مجلد است ذکر آن

شرح و بسط آنجا نموده شد انجا ملاحظه فرمایند و یک نسخه آن در همین مجموعه برنمبر ۲ بخط عربی است آن نسخه نوشته بهصد و نه هجری است -

(۳) الدقائق المحکمة فی شرح المقدمة علامه شیخ الاسلام محمد بن محمد الجبزی تجوید
ب رساله منظومه در فن قرأت تصنیف فرمود علمائے اعلام بران شروع
شد شیخ الاسلام قاضی زکریا انصاری المتوفی ۷۹۹ هجری قمری هم بران شروع نوشتنام آن دقایق محکمه
یا شرح المقدمة بنامه اولش این است -

الحمد لله الذی افتتح با محمد کتابه واجزل لمن جودا
عمل به ثوابه الخ -

نسخه مذکوره بخط شیخ صاف نوشته سال یک هزار و هشتاد و یک هجری قمری
نا محمد بن احمد بن محمد بن علی است و مقابل شده و بملاحظه اکثر علماء بوده عبارت اول
راول و آخر ثبت است بطور فی صفحه ۲۳ دو نسخه قلمی این شرح در فن تجوید
نمبره ۸۶ و یک نسخه مطبوعه بر حاشیه نمبر ۵۳ فی تجوید موجود است -

(۴) شرح و رقات اصول و فقه اصل و رقات تصنیف امام اکرمین عبداللہ
نا عبداللہ الجوبی الشافعی المتوفی ۸۸۰ هجری قمری و سبعمین و اربعه مائت علمائے کرام بران
ترویج متعدده نوشته نموده ایشان علامه شیخ جلال الدین محلی شافعی متوفی سال ۹۸۰ هجری
صفت و چهار هجری است شروع این است -

هذه و رقات قلیله تشتمل علی معرفه فصول من اصول
لفقه ینتفع بها المبتدئ و غیره الخ -

ام کتاب و سال کتابت مرقوم نیست -
(۵) کتاب الخفۃ القلیبیه در لغات مثلثات عربیه که باختلاف حرکات لغت
ایش معنائے آن هم متبدل می شود - تصنیف علامه موسی بن محمد القلیبسی مکتوبه سال
نزار و یکصد و یکم سلیمان بن علی بن احمد بن سلیمان بن احمد بن سلامه بن حامد بن سدی
امده اصول و رقاتی است -

(۶) رساله استعارات تصنیف ملا عصام الدین اسفراینی متوفی ۹۴۳ هـ مکتوبه
یکهزار و نود و سه بصری بقلم محمد سعید بن حسین القرشی الکوفی و برصف اول این رساله اجازه
بقلم علامه محمد رسول برزنجی است که در مدینه منوره در مسجد نبوی در سال یکهزار و نود و سه بصری
برای کاتب رساله محمد سعید نوشته شد.

اغث (۷) شرح رساله استعارات مذکوره از علامه ابراهیم بن محمد بن عرب شاه اسفراینی
آنها مکتوبه ۹۳ هـ بخط موسی بن ابراهیم البصری ثم المدنی است.

مائد (۸) شرح قصیده بابت سعادت تصنیف قاضی عماد الدین ابوبکر عبداللہ بن
عبد الواحد بن علی بن خضر کلبی مکتوب سال یکهزار و پنجاه و سه بصری است نام کاتب
غیر مرقوم است.

مائد (۹) مایل المراد شرح قصیده بابت سعادت تصنیف قاضی جمال الدین محمد بن المسعود
بن عبدالقادر الاہل است که در سال یکهزار و دو صد و بیست و هفت بصری تصنیف
نموده و مکتوبه پنجاه سال است فائدا در حیات مصنف نوشته شد.

(۱۰) انجیر الدال علی وجود القطب والاوتاد والنجباء والابdal تصنیف علامه
جلال الدین عبدالرحمن السیوطی متوفی ۹۱۱ هـ علامه سیوطی درین رساله وجود ابدال
ونقباء و نجباء و اوتاد و اقطاب از احادیث ثابت نموده بعد حمد و صلوة گفته که مر معلوم شد
که بعضی از مردمان که علم ندارند انکار ابدال و اوتاد و اقطاب و نقباء و نجباء می نمایند پس
درین رساله احادیث داله بر وجودشان جمع نموده اول رساله این است.

الحمد لله الذی فاوت بین خلقها فی المراتب وجعل فی کل
فمران منهم سابقین بمسبحی ویمیت وینزل الغمام
الساکب.

رساله بخل شرح خوش خط نام کاتب و سال کتابت مرقوم نیست بظاهر محرره
کم از دو صد سال نیست.

بث (۱۱) رساله مختصره از علامه سیوطی در فضائل سبحة یعنی تسبیح است دلائل احادیث

فضائل سبوح جمع فرموده نام آن نسخه فی فضائل اسبوح نام کاتب و سال کتابت مرقوم نیست اما نسخه قدیمه بخط عرب است -

(۱۱۲) بزوغ الهلال نسخه ثانیه بخط عرب کتوبه نهصد و نه هجری است -

(۱۱۳) رساله توحید اکبر مع الاخوة -

(۱۱۴) رساله فضل عند فقدا الولد تصنیف علامه سیوطی -

(۱۱۵) تشریح حزب النودی اصل حزب از علامه محی الدین ابوبکر یحیی بن شرف النودی

ست علامه محمد بن الطیب بن محمد الفاسکی ثم المدنی در مدینه منوره در سال یک هزار و یکصد و

پنجاه و دو هجری بر آن تشریح نوشته رساله مذکور بخط شیخ صاف ست نام کاتب و سال

کتابت نوشته اما بر خاتم کتاب بر حاشیه اجازه قلم خود مصنف بر آن جمال احمد

بن شهاب احمد نوشته است ازان ظاهر است که رساله محرره حیات خود مصنف است

(۱۱۶) تصیده ثقیلیه در مواعظ نام مصنف و کاتب غیر معلوم و تاریخ کتابت

ساله معلوم نمی شود -

(۱۱۷) تشریح کتاب التکت در فن کلام اصل تحت تصنیف علامه سیوطی است

علامه شهاب الدین احمد بن قاسم عبادی بر آن تشریح نوشته و این نسخه کتوبه نهصد و نود و

هفت هجری -

(۱۱۸) الكشف المختل عن احکام کل تصنیف علامه ادریس بن احمد بن ادریس در بیان

احکام جمله درین رساله اعراب جمله بیان می کند که بعضی جمله منذانی باشند بعضی خبر بعضی حال

همین طور حالات جمله و اعراب آن بیان نموده -

(۱۱۹) الكشف عن محاوره هذه الامه الالف تصنیف علامه سیوطی متوفی در ساله هجری

در بیان مدت دنیا و ظهور حضرت مهدی علیه السلام و خروج رجال

و نزول حضرت عیسی و غیره آثار و اشراط قیامت در آن بیان کرده نام کاتب

تاریخ کتابت مرقوم نیست -

(۱۲۰) رساله العشره کبیر فی الفرق بین قدرتی الماتریدی و الاشعری تصنیف

علامہ غزالی الزمان وزبدۃ اولیاء الرحمن خالد ضیاء الدین بخت عالمانہ نام کاتب
وسال کتابت مرقوم شدہ۔

جلد اوراق این مجموعہ ۲۱۰ و صدودہ ورق سطور فی صفحہ مختلف۔

مجموعه رسائل بر ۳۲

درین مجموعه چهل و شش رساله بر زبان عربی در فنون تصوف و ریاضی و فقه و فلسفه و لغت و منطق و کلام از تفسیفات علمائے اعلام مثل محقق نصیر الدین طوسی و علامه قطب الدین رازی و رشید و طواط و محمود بن شیخ محمد گیلانی و عطارد الدین محمد آشتی و صفی بخاری و عبدالحی بن قاضی عبدالرسول احمد گوی و شمس الدین اکبر آبادی و محقق دوانی و ابن ککونه و حسن خوانساری و صدر الدین شیرازی و علامه نقاشانی و غیره و غیره یک جا تحریر شده در یک جلد مجلدت محض یک رساله در فن لغت فارسی است باقی همه بر زبان عربی.

نسخه کتب خانه آصفیه بر نمبر ۳۲ فن جامع مجلدت خط معمولی عالمانه جدید است در خانه رساله اولی که در بیان سمت قبله است تحریر است که این رساله نقل شده از رساله که منقول بود از رساله اصلی مصنف.

نام کتابین رساله محمد قطب الدین است و در سال یک هزار و سه صد و نه هجری قمری فرمایش حکیم الکمال حکیم محمد حسین حیدر آبادی نوشته شده و اگر چه در او از خبر رساله نام کتابت نه سال کتابت امال مجموعه بخط همان مولوی محمد قطب الدین است و غالباً سال تحریر هم همان خواهد بود.

جمعه صفحات ۸۲ به منطور فی صفحه ۱۳-

مجموعہ رسائل

- جملہ رسائل بزبان عربی چل و نہ حسب تفصیل ذیل است :-
- (۱) حاشیہ علی رسالۃ الحق جلّال الدین الدوانی المتوفی سنہ ۹۸۸ھ فی اثبات واجب الوجود۔
 - (۲) رسالہ علی بحث المواجهات۔
 - (۳) مقالہ حذر الاعم۔
 - (۴) حاشیہ علی بحث ان دلالة المتضمن والالتزم مستلزمان للطابقہ۔
 - (۵) رسالہ فی تحقیقات الکلیات۔
 - (۶) رسالہ فی بیان کون الاحکام البقیۃ اقویٰ واغرف فی الاستدلال۔
 - (۷) البحث فی البرہان الہمی۔
 - (۸) البحث فی القضاۃ المحلیہ۔
 - (۹) حاشیہ فی بحث المواجهات علی رسالہ قطب الدین خیرازی۔
 - (۱۰) البحث فی تصور التعبدین۔
 - (۱۱) ایضاً
 - (۱۲) فی ایمان الیاس من کتاب الزواجر۔
 - (۱۳) بحث فی کلمۃ خلق افعل۔
 - (۱۴) احکام خادۃ وصیث عبادائے دین۔
 - (۱۵) فوائد آیۃ الکرسی۔
 - (۱۶) فوائد آیۃ یا ابن آدم خذوا زینتکم۔
 - (۱۷) حاشیہ علی تصورات قطبی
 - (۱۸) رسالہ فی بیان احکام الاستخارۃ۔

۱۵- از انجمله رساله ست در بیان فوائد آیه الکرسی تصنیف علامه صدرالدین محمد بن ابی الصفاء عینی بخط عالمانه مکتوبه سال یک هزار و سی و هجری است۔
 ۱۶- ویک رساله تصنیف جلال الدین محقق متوفی ۹۰۸ هـ در تفسیر آیه خداوند متکلم بخط همان عالم است فلم و خط و کاغذ یکے است پس اینهم نوشته یک هزار و دواست۔
 رساله باغت در بیان اقام استعاره۔

باغت

رساله اثبات واجب الوجود تصنیف علامه صدرالدین شیرازی معروف بعلامه صدر الفلسه مکتوبه سال یک هزار و شش و هجری بخط همان عالم است و در فهرست کتب خاندان اصفیه بام کتاب صدرابر نشان ۲۱ مجب مجموعہ نمبر ۲ طبع شد۔
 ۳۲- شرح رساله عقل کل در فن فلسفه من از مصنفات علامه نصیرالدین محقق طوسی است علامه جلال الدین محمد بن اسعد معروف بعلامه دوانی بران شرح نوشته رساله مذکوره منقول است از اصل که مکتوبه سال ۹۲۲ هجری بود و خود این رساله هم بحیال اخیر نوشته است همین قرن عاشق است بخط عالمانه۔
 جملہ اوراق ۲۲ سطور فی صفحہ مختلف۔

مجموعه رسائل

درین مجموعه در امل چند جوابات علامه ابن حجر کیست که در رسائل سابقین نوشته
و در آخر یک رساله شرح حدیث زید بن ثابت ابن الصفاک الانصاری الصحابی الثقفی
مسئله چهل و پنج هجری که در آن یک دعا مذکور است ابو الفرج عبدالرحمن بن اسحاق
الامام الزاهد ابو العباس احمد بن رجب الحنبلی الثقفی سنه ۹۶۷ شرح آن دعا فرموده -
او ش این است -

الحمد لله خرج الامام احمد والحاکم من حدیث زید بن ثابت
ان النبي صلى الله عليه وآله واصحابه وسلم عليه دعاء وامره
ان يتعاهد به عند كل يوم قال قل حين تصبح لبياك اللهم لبياك
يسعديك والخير في بلدائك ومنك وبك واليك اللهم ما قلت
من قول او من ذرت من نذرا وحلفت من حلفت مشيتك بين
يديه ما صنعت كان وما لم تشالم يكن ولا حول ولا قوة الا بك انك
على كل شيء قدير ۴۶۴ -

نسخه کتب خانه آصفیه خوش خط خط عرب نسخه قدیمه محمود درسخرام کاتب و
سال کتابت مرقوم نیست اما بظاهر مکتوبه صدی یازدهم می باشد -
جمله صفحات ۷۷ بطور فی صفحه مختلف و در آخره ۱۵۸ -

مجموعہ علمبراہ

درین مجموعہ بہت و چهار سالہ بزبان عربی در فنون مختلفہ حسب تفصیل ذیل است۔
(۱) شرح منظومہ رسم الخط من و شرح ہر دو تصنیف صاحب بن یحیی الموصلی تصنیف
۱۲۹۴ھ بحری است

(۲) رسالہ رد المغالین تصنیف محمد بن ابی ہریرہ صاحب سلم العلوم کلام
(۳) فی رد المغالین تصنیف مولوی عبدالحلیم الکنوی از ورق ۱۶
(۴) القول الاشبه فی حدیث من عرف نفسه فقد عرف ربه از علامہ
سیوطی ۲۹۔ حدیث

(۵) افادۃ الجرح فی زیادۃ العمر از علامہ سیوطی ۳۲۔

(۶) الشارح فی علم التاریخ از علامہ سیوطی ۳۵۔

(۷) تحائف الفرقہ لوصول اخرقہ از علامہ سیوطی ۴۱ حدیث

(۸) ریح السدین بمن عاش من الصحابہ ماہ و عشرین از علامہ سیوطی از ورق ۴۴

(۹) وصول الایمانی باصول التہانی تصنیف علامہ سیوطی ۴۶ حدیث

در بیان تہنیت و مبارکباد گفتن۔

فی اللسان عن ذمہ طیلان از علامہ سیوطی۔

کشف الصلۃ عن وصف الزلزله از علامہ سیوطی در بیان زلزلہ ۵۲ حدیث

اصباح فی صلوة الترابیع از علامہ سیوطی در بیان نماز تراویح ۵۴

تحفۃ الانجاء من السحاب از علامہ سیوطی ۶۱

جزء فی صلوة الضحیٰ ۷۰

انجواب احکام من مثلہ الخاتم ۸۳

حسن المقصد فی عمل المولد ورق ۸۴ از علامہ سیوطی -

فتح المغالقی فی انت طالق از علامہ سیوطی -

النقول المشرقة فی مسئلہ الفقہ از علامہ سیوطی ۹۴

مسالك الخفائي والدي المصطفى از علامہ سیوطی ۱۰۰

رسالہ فی تحریم المنطق از علامہ سیوطی ۱۱۵

اربعین علامہ نووی ۱۱۸

اربعین شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ۱۲۵

رسالہ در بیان اقسام حدیث ۱۲۷

جملہ اوراق ۲۶ انطور فی صفحہ نام کاتب و سال کتابت مرقوم نیست -

فقہ
مناقب
فقہ
حدیث
"

مجموعه نمبر ۱۲

درین مجموعه هفت رسائل بزبان فارسی در فنون مختلفه از چند مصنفین می باشد

(۱) رساله اولی در قواعد شعر منوم به دستور نظم تصنیف سید محمد والاموسوی ص ۸۸

(۲) رساله ثانویه در طرق انشاء تصنیف سید محمد موصوف محرره ۱۳۵۲

(۳) کلام سید محمد گیسو در از در تصوف در دودق -

(۴) کشف الرموز در تصوف از سید محمد والاموسوی -

(۵) قطعه تاریخ کدخدائی کامگار خان از نعمت خان و از سید محمد والاموسوی -

(۶) رساله کجوتر بازی از والاموسوی -

(۷) رساله مرغ بازی از والاموصوف -

مجموعه مذکوره بخط خوشخط تعلیق مکتوبه یکبار و یکصد و پنجاه است می باشد

نام کاتب مرقوم نشد -

در آخر هر جلدی یادور خان هم ثبت است در آن سال هجری ۱۲۲۰ کنده است -

جله اوراق بطور فی صفحه ۱۳ -

مجموعه نمبر ۳۱

درین مجموعه سیزده رسائل همه بزبان فارسی و چهار رسائل بظاہر خط یک شخص واحد معلوم نمی شود یک رساله بخط دیگر خوش خط تعلیق مکتوبه ماه صفر سال یک هزار و پنجاه و ابجری حجم اوراق ۸۸ بطور فی صفحہ ۲۴ رساله اولی در بیان جبر و اختیار است درین کلام در زبان فارسی تصنیف علامہ نصیر الدین محقق طوسی متوفی سلسلہ شروع این است۔
الحمد لله رب الارباب و مسبب الاسباب و مفتح الابواب
و ملهم الصواب و الصلوة علی محمد و آله و علی الاله
اولی الاحباب و الاسباب الخ

رساله شمس برده فصل۔

فصل اول در بیان مذاہب و مختار اہل اسلام درین مسئلہ و دلائل ہر یکے از انہا

فصل دوم در ذکر وجوب و امکان و امتناع و احکام ہر یک۔

فصل سوم در ذکر اسباب و علل و اشارت بمعنی خبر و اختیار۔

فصل چہارم در آنکہ سبب تام موجب نبود مسبب از و صادر نشود۔

فصل پنجم در کیفیت استناد و اتفاقیات علل بر طریق محتمل۔

فصل ششم در بیان آنکہ وجوب فعل از فاعل منافی اختیار او نباشد۔

فصل ہفتم در ذکر قوی و افعال انسانی و فرق میان انچہ با اختیار او بود انچہ نبود۔

فصل ہشتم در بحث قدرت و ارادت و کیفیت صدور افعال اختیاری از ہر دو۔

فصل نہم در انچہ مائل این مباحث است درین مطلوب و حل بعضی شبہ مذکور۔

فصل دہم در آنکہ اطلاق با اختیار این معنی بر باری تعالی و تقدس شاید یا نشاید۔

و این کتاب فہرست کتاب و بعد ازین ابتدائے تقریر بر این معانی کنیم و بتوفیق اللہ و عنونہ

جمعه اوراق این رساله هفت ورق در آخر نه نام کاتب است نه سال کتابت -
 رساله ثانیه کشف الحقیقه است در مسائل تصوف و حکمت نام مصنف
 معلوم نشده نام کاتب و سال کتابت هم مرقوم نیست جمله اوراق هشت ورق
 رساله ثالثه ترجمه رساله زور القنیف میر شجاع الدین محمود در تصوف جمله اوراق
 هفت ورق در آخر نه نام کاتب نه سال کتابت -

رساله رابعه مرآة المحققین تصنیف شیخ محمود شبیری جمله اوراق ۹ تاریخ کتابت ۴۲۷
 محرم الحرام ۱۰۵۲ -

رساله خامسه تصنیف علامه فخر الدین رازی در بیان موت بجاوب تعزیت نامه
 بادشاه که بر علامه موصوف در وفات پسر علامه نوشته بود شیخ ورق - نام کاتب
 و سال کتابت مرقوم نشد -

رساله سادسه اعتقاد انایل یک ورق -

رساله سابعه مقدار تصنیف میر محمد مومن استرآبادی در بیان اوزان عرب
 عجم که در کتب نقد و طب مذکور می شود در زمان سلطنت محمد قطب شاه در عهد آباد مومن
 تصنیف نموده و میر محمد مومن استرآبادی در حیدرآباد یافت و درین جامه دفون گشت -
 رساله ثامنه در قلع آثار تصنیف حکیم عماد الدین محمود درین رساله مذکور رنگ از
 پارچه و غیره جدا کردن بیان نموده و در آن هشت و چهار باب است و جمله اوراق ۴
 خمره - ۳۰ رمضان المبارک ۱۰۵۲ -

رساله نهمه دانش نامه جهانیاں تصنیف میر خیابان الدین علی امینانی در بیان
 پیدایش کواکب و جماعه و برد و باد و حیوانات و نباتات و جملة کائنات در رساله
 مرتب است برده فصل و است فصل و چهار ترجمه و یک خاتمه و فهرست آنها این است -
 فصل اول در بیان پدید آمدن عقل کل و نفس کل و بیل اجمال -
 فصل دوم در بیان پدید آمدن افلاک و ترتیب ایشان -
 فصل سوم در بیان گردش افلاک و مدت دور هر یک -

در بیان پیداشدن عناصر و مکان هر یک -	فصل چهارم
در بیان تقسیم عناصر -	فصل پنجم
در کیفیات که لازم عناصر اند -	فصل ششم
در بیان طبیعت طبقات عناصر -	فصل هفتم
در شکل افلاک و عناصر و چگونگی ایستادن زمین -	فصل هشتم
در بیان معنی و حقیقت جسم -	فصل نهم
در تقسیم جسم بسیط و مرکب -	فصل دهم
در استحالت عناصر -	فصل اول
در سبب پیداشدن بخار و دخان -	فصل دوم
در بیان پیداشدن باد -	فصل سوم
در بیان پیداشدن ابر -	فصل چهارم
در بیان پیداشدن باران -	فصل پنجم
در بیان پیداشدن برف -	فصل ششم
در بیان پیداشدن تگرگ -	فصل هفتم
در حدوث	فصل هشتم
در پیدایش رعد -	فصل نهم
در پیداشدن برق -	فصل دهم
در پیداشدن صاعقه -	فصل یازدهم
در بیان پیداشدن کواکب متقصد و شهاب و شهاب ثاقب و کواکب ذوات الازتاب و کواکب ذوات الذواب -	فصل دوازدهم
در بیان علامات حمرة -	فصل سیزدهم
در پیداشدن رسات -	فصل چهاردهم
در حدوث نیازک -	فصل پانزدهم

اصل شانزدہم

در پیدا شدن قوس و قزح۔

اصل ہفتم

در پیدا شدن ہالہ۔

اصل ہشتم

در پیدا شدن زلزلہ۔

اصل نوزدہم

در بر آمدن آواز از زمین بیرون آمدن باد و آتش از درون

زمین۔

اصل ستم

در پیدا شدن آب چشمہ و کار بر و چاہ۔

و نتیجہ اول در پیدا شدن معاون کہ اقوام آن حجر یا نشت و سمیات و طہیات و

مغلات و منظر و نبات۔

دوم

در پیدا شدن نبات نفس و قوائے آن۔

سوم

در پیدا شدن حیوانات۔

چہارم

در پیدا شدن انسان و بسیار از نکات و خاتمہ در ایراد شریحات

اعضائے انسان جملہ اوراق پنجاہ و دو تا پنج کتاب جامع آخر

سال یکہزار و شصت ہجری۔

رسالہ عاشورہ مناظر الانشا تصنیف محمود بن شیخ محمد گیلانی در فن انشاء جملہ اوراق

چہار و شش ورق در آخر سال و نام کاتب نیست۔

رسالہ حادی عشر حدائق السمر فی دقائق الشجر تصنیف محمد بن محمد عبد الجلیل العمری الحنفی

بالرشید الوطواط در بیان صناعات شجر مکتوبہ ماہ ذی قعدہ سال یکہزار و پنجاہ و شصت ہجری۔

عصام الدین محمد جملہ اوراق ۱۷۔

رسالہ ثانیہ عشر تصنیف عطاد اللہ بن محمد حسینی در بیان قوائے کہ حسب فرمایش محمد اللہ میرزا

جملہ اوراق یکم جاتی طغرل مولفہ سال یکہزار و پنجاہ و دو

رسالہ ثالثہ عشر در علم عروض تصنیف صفی بخاری جملہ اوراق پانزدہ آخر تصنیف

ضلع شدہ نام کاتب و سال کتابت مرقوم نشد۔

جملہ اوراق مجروحہ ہذا یکصد و ہشتاد و ہشت۔

مجموعه شماره ۳۹

سلی شجره دانش - مصنف نظام الدین گیلانی است که تلمیذ رشید علامه محمد باقر داماد بوده و در حیدرآباد کن
 بزمانه سلطان قطب شاهیه بدرجات عالیه فن طبابت مشرف و مفتخر و تازمانه عبداللہ
 قطب شاه موجود بود -
 این کتاب مجموعه یکصد و نود و نوبت رسائل و فتحات است اکثری قریب به تمام رسائل
 تصنیف خود حکیم نظام الدین احمد گیلانی است و بعضی ازان انتخاب کتب اکثر فنون
 که حکیم مرحوم انتخاب نموده - و نام مجموعه شجره دانش بنامده از ورق اول تا ورق ۲۷ -
 محتاجات مختصره که بخط نسخ و ثقیف نوشته است این بخط خاص حکیم موصوف است و
 بر ورق بست و ششم فهرست جلد رسال یکصد و دو که نوشته است آن فهرست هم بخط
 خود حکیم موصوف می باشد و از ورق ۳۲ صفحه ثانییه مصنفات حکیم موصوف است
 که اکثر آن بخط علامه محمد لاری بن حاجی محمود لاری ایرانی است که از مسودات مصنف
 صاف نموده باشد کیفیت بعضی رسائل که در شروع است بطور مشتمل نمونه از خود
 نوشته می شود بعد آن فصل فهرست جلد رسائل نوشته می شود تا بالا بحال حال جلد رسائل
 معلوم شود -

پس رساله اول که در فن طب مشروع می شود بزبان عربی است از ورق ۳۲ و ختم
 بر ورق ۱۵۹ - اولی این است -

الحمد لله الذی جعل للدواء دواءً وجعل للمرض شفاه و ارسل
 رسولاً و هدایا و شفیعاً صلی الله علیه و آله سلاماً کثیراً و بعد
 فیقول الفقیر الی الله العفی نظام الدین احمد المنطیب الملقب بحکیم

الملك الجليل انى كنت الفت كتابا فى الطب مشتملا على بعض معالجات
المستغربة التى اعطاها الله تعالى لى ولعمري مثل ما عثرى ۴۱
بعد ان مصنف موصوف قصه سوخته شدن اين كتاب وكتب ديگر در واقعه
فتح قلعه دولت آباد از دست خانمان هابت خان بيان کرده و اراوه مراحت
خود بايران ورسيدن تاندرين محلى بندر و دستياب نشدن جهاز و توقف در بندر
مذكور در انتظار جهاز تا موسم آينده ورسيدن حکم سلطان عبدالقدوس شاه در طلب خود
با صرار تمام در بندر مذکور و مراحت خود در حيدرآباد خدمت سلطان موصوف قلمبند
نموده کتاب مرتب است برده مقاله و در هر مقاله چند فصول است و در آخر اين مجلدات
مرقام است.

وقد فرغت من اقتصارها فى سنة خمس واربعين و الف
من هجرة خير البرية فى شهر حيدرآباد حرمها الله تعالى عن الآفات
وانا بعد احقر عباد الله نظام الدين احمد و اردت ان الحق اليها للركب
الضرورية التى خالية عنهما احب الله تعالى وهو فى التوقف الى ان
يشتم به هذا المختصر فى البلاغى الايران والجميلان ثم وقفت بالحقا
فى تاريخ خمس وخمسين و الف بتوفيق الله تعالى والحمد لله رب العالمين
كتبه ابن حاجي محمود لارى لا محمد لارى -

رساله دوم بزبان عربى در بيان كيفيت وجود هر و عرض كه هر يك بدون ديگر
در وجود يافت هي شود گو جوهر اثر و اعلى و اقدم است و عرض ادنى و موخر است
اين رساله بر صفحه دوم ورق ۱۵۹ بخط خود مصنف است و رساله سوم بزبان فارسى در بيان
احوال حيوانات ذوات السموم و تدابير و اديويه دفع زهر بر صفحه دوم ورق ۱۶۰ است
و رساله چهارم مقامات نظامى بزبان عربى تصنيف خود حكيم موصوف درين رساله
حيوانات اكثر شبيهات كه در فنون حكيميه و عليه و دنيه راهى يافت حكيم موصوف
تحرير فرموده و در كمال بجز و تهر خود در فنون داده مقامات مذکور از صفحه دوم ورق ۱۶۲

شروع و بر ورق ختم بقلم ملا محمد لاری نوشته شده -

دفترت کامل تمام مجموعه این است -

۳۹ فهرست کتب شجره دانش من موفات اهل عباد الله نظام الدین احمد گیلانی طقب
بجای حکم ملک علی الله عنه -

خطبه فارسی و خطبه عربی - شرح نظامی و غیره مثل بر لفظ صرف و نحو ۳۳ -
نشان صفات منتخب ابیات حکیم فردوسی و شیخ نظامی و غیره مثل بر لفظ صرف و نحو ۳۳ -
کتاب مختصر کتاب معالجات بقراط اصنافه بعضی ضروریات -

(۱۵۹) رساله در بیان جوهر و عرض که جوهر بے عرض مؤثر نیست -

(۱۶۰) رساله در بیان حیوانات ذوات السموم و رفع زهر آن

(۱۶۱) کتاب مقامات از مولف کتاب -

رساله در بیان اثر دعا و دعا و سحر دعا در دفع شر و رشیاطین جن و انس و تعویذات

رساله عجائب الانوار فی بیان عالم الجہور -

رساله اسرار الخفیة فی البیة النسیة

(۱۸۴) رساله فی بیان سبب اختلاف المذاهب

(۱۸۵) رساله فی البصر عن الاجتهاد و التوقف و التوکل علی الله

(۱۸۶) رساله فی بیان صحته الاخبار عن الفضل و الخوف -

(۱۸۷) رساله فی بیان کلمه ختمه شان سورة الفاتحه و الحمد لله

(۱۸۸) رساله فی بیان اصول العناصر و کیفیاتها بالقوه

(۱۸۹) رساله در وجود اشیا محسوسه و من و مع عقلیه و فعلیه

(۱۹۰) رساله در بیان وجود قهر و اختیار در هر سلسله علیا و سفلی

(۱۹۱) رساله در بیان حدوث و دهری -

(۱۹۲) رساله در بیان سر مرکب کلمه توحید از حروف اسم اعظم -

(۱۹۳) رساله در بیان دفع مصلح و کیفیت علاج امراض استخوان از محمد زکریا -

- (۱۹۹) رساله در بیان فضیلت علم -
 (۲۰۳) کلمات مواظط حسنه من انکما و اخطاؤ -
 (۲۰۳) فی بیان حبیب الاله من النبی و اعاجب الخواص الاشیاء منقول من الاطباء -
 (۲۰۴) کلمات متفرقه من الجربات المنقوله و ما هو محرب لنا -
 (۲۰۹) من الالفار المسائل المنقوله من المقامات -
 کلمات متفرقه حکمته لقلیه و عقلیه و بیان معنی مفتوح الغنوه
 (۲۱۰) رساله استجابت دعا
 (۲۱۲) رساله در اقسام محبت
 (۲۱۳) در بیان وقوع اتحاد و اندام فی یوم و سبیل
 (۲۱۴) رساله در بیان اهل علم منطلق و بولک قمر در برج اثنا عشر -
 (۲۱۴) رساله در بیان مراتب بلوغ
 (۲۱۵) رساله اختصار تعلیقات و بعض دیگر مسائل حکمت -
 (۲۱۸) رساله در کیفیت تزویج و ایتام در کفو -
 (۲۱۸) در تعلیق نفس با عدل و احضار -
 (۲۱۹) منتخب ابیات شاهنامه
 (۲۱۹) در بیان صفات و خواص موسیائی
 (۲۲۰) رساله در بیان خواص بعض زهر و طرق خوردن آن -
 (۲۲۲) کلمات مولف با اهل قبور -
 (۲۲۵) کلمات مواظط منقول از احادیث شریفه و کلام حضرت امیر
 (۲۲۶) نقل عجیب از خواص خواندن کلام امیر علیه السلام منقول از دیوان حضرت -
 (۲۲۶) رساله شرح احوال شیخ ابوعلی سینا و فهرست تصنیفات
 (۲۲۷) رساله منتخب ریح الابرار و مختصری -
 رساله اثبات اثنا عشر -

- ۲۳۷ رساله در شرح خواص بلبله و احوال او -
 ۲۳۸ در بیان کیفیت اعتقاد در مذہب حق -
 ۲۳۹ نقل کتاب جالینوس یا افلاطون بحضرت عیسی و جواب کہ حضرت عیسی گفتہ
 در بیان ما را بیت شفا الا و رايت التمدلہ
 رساله در احکام شرح لباب
 در تاریخ احوال شیخ ابوالنصر فارابی و حکماء و دیگر بعضی علماء -
 رساله کلمات مہلات محبات
 رساله در بیان کس عمل و کرم ابرشیم و بعضی حیوانات عجائب -
 منتخب کلمات طبیبات خواجہ عبداللہ انصاری -
 رساله در بیان بعضی اعمال غریبہ و شرح خواص اشیاء و دفع تپ از و
 برون آوردن نام دزدان و غیرہ -
 رساله در کیفیات العضاء و بیان حرارہ و غریزہ و غیر ذالک -
 رساله در تاثیر نفوس و وقوع بعضی چیزها و اثبات لذات عقلیہ
 و خواص بعضی ادویہ مفردہ و مرکبہ -
 رساله استجابت دعوات و خواندن و شرط آن -
 رساله عربی در بیان کیفیت العقادسی و بیان حرارت غریزہ -
 رساله در بیان احوال ملوک عم بطریق اجمال -
 رساله در بیان خواص بلبلہ و غیر ذلک بعضی ادویہ مرکبہ -
 رساله در فہرست کتاب شفا و اشارات
 رساله فی وزیج و فہرست کتاب قانون
 رساله اشارات واجب و نقل دلائل توحید و اثبات نبوت و امامت و بابا
 متعہ و نقل اسولہ المستفرقہ
 رساله منتخب کتاب درۃ الخواص فی ادہام الخواص

رسالہ در شرح کلمات طیبات بحان اللہ والحمد للہ وللا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

رسالہ مرات لالہ وکیفیت صدور الاشیاء صادرات باجمال۔

رسالہ ابطال تناسب وکیفیت آن

رسالہ در بیان قضا و قدر و رسالہ وجود سرور بالعرض وبالذات۔

رسالہ انونج و جمع مسائل متفرقہ در ہر علوم

رسالہ ادب الطیبان و ذکر موضوعات وحد و کل علوم و رسومہا۔

رسالہ تعلیم الطیبان و ذکر موضوعات و غایات علوم

رسالہ در بیان فوائد ادویہ نسبت باحصنہ الانسان و کیفیات آن۔

رسالہ در بیان درجات کیفیات ادویہ و بیان اعتدال آن۔

در بیان بعضی ادویہ باہمیہ و ذکر آن بطریق اجمال۔

رسالہ فی بیان المزاج المحقق والطبی والمعتدل وغیر معتدل۔

کلام مخاطبات و مواعظات مع النفس۔

خطبہ توبہ نامہ و دعاء عدلیہ۔

نقل بعض احادیث فی فضیلۃ العلم و دعاء

سواد نامہ شاہ عباس ببادشاہ ہندوستان بعد از فتح بغداد۔

جواب نامہ مذکور از شاہ بکبخت شاہ عباس۔

سواد نامہ شاہ عباس در وقت منازعت

جواب نامہ مذکور از حضرت شاہ بود۔

سواد نامہ عبدالؤمن خان بکبخت شاہ عباس۔

جواب نامہ مذکور از حضرت شاہ باد

سواد فرمان حضرت سلطان عبداللہ قطب شاہ حکم ملک صاحب ایران۔ بعد از

واقعہ شاہ منفی۔

رسالہ در علم قیافہ و رسالہ توبہ و نیت آن و صیغہ آن۔

رسالہ در عقد انامل رسالہ مطابکات از رو۔

رسالہ در بیان اعمال عجاائبات و بعضی علمائے غریب و شجرات۔

کلمات انما تجلج بدن از حضرت استاد امیر محمد باقر داماد
رسالہ چوب چینی و تہوہ و چائے و تباکو طریق خوردن چوب چینی با نواع نسخہا

مرکبات ضروریہ در معالجات۔

نسخہ ترکیب و مفرجات کہ برائے بادشاہان ترتیب داده اند۔

نسخہائے مرکبات کہ از خط حکیم علی منقولہ شدہ

نسخہائے ترکیبات امیر محمد باقر داماد۔

رسالہ در بیان اصطلاحات الطباء۔

کتب طبی فارسی کہ از کتاب اعراضی نقل شدہ۔

انتخاب کتاب اخبارات بدیعہ بمعنی باحتیارات نظامی کملالی

رسالہ فی التفسیر۔

بیان آیات بمعنی آیات قرآن مجید۔

رسالہ در بیان سبب موت۔

رسالہ در بیان خواص بقول منقول از حدیث۔

رسالہ در بیان خواص اثمار منقول از حدیث۔

رسالہ در بیان خواص حبوب منقول از حدیث۔

کلمات چند از اخبار احوال ملوک عجم

کلمات چند از وقایع مجالس علماء و مشجکت اشعار۔

رسالہ در علم موسیقی و کیفیت اصل و فروع آن۔

وصیت نامہ خواجہ رشیدک از حمایت دور کار است

رسالہ در بیان اصول علوم و اقسام آن۔

کلمات چند مواضع اس میں در بیان واقع و برنے از احوال خود۔
حالات مختصرہ مولف کہ افسر الاطباء حکیم سید محمد حسین بقلم خود در اول کتاب

درآمد و نوشتہ این است :-
حکیم نظام الدین احمد گیلانی گنبد جو بہار قلعہ گوگندہ کی جانب شمال واقع ہے
اوس کے اوپر ہی اور بہار کے شے ایک گاؤں ہے جس کا نام حکیم بیٹھ ہے وہیں کا
آباد کیا ہوا ہے ان کا زمانہ سلطنت قطب شاہیہ میں بہ عزت و ابرو گذرا ان کے
شے اکثر کتابوں میں موجود ہیں یہ اہل ایران سے ہیں اور بہت ذی علم اور ذی ہمت
تھے چنانچہ اس کتاب کے معائنہ سے ان کی لیاقت ہویدا ہوگی یہ کتاب ابھی کی
تالیفات سے ہے سنہ وفات ان کا یکہزار و پنجاہ و نہ ہجری ہے۔
نسخہ کتب خانہ اصفیہ کہ در فن مجامع نمبر ۳۹ مخزون است مکتوبہ قبل سال یکہزار
پنجاہ و نہ ہجری است کہ درین سال وفات مصنف واقع شدہ۔
جملہ اوراق ۳۹۴ سطور مختلف ہر جا کہ بقلم ملا محمد لاری است بہت و ہفت سطور
ہر جا کہ خط دیگر است آن بر یک خط نیست۔

مجموعه نمبر ۶۰

این مجموعه هفت کتب است که علماء اعلام بقلم فضل و کمال آنها را نوشته اند اولش
اجزاء متفرقه است بزبان عربی فارسی که در دو مواعظ و مسائل صلوة و غیره مذکور است و
بعد از آن شرح اربعین است موصوم به نام الفقراء بزبان فارسی که در آن شرح احادیث
متعلقه به فقر مذکور است و برعائش شرح مذکور شرح چهل حدیث تصنیف قاضی محمد ارشد
متعلوی بزبان فارسی است و لطائف اربعین تصنیف قاضی موصوف بزبان عربی است
در آن حکایات حضرات صوفیه جمع نموده -
و شراعی منظم بزبان عربی در میراث است -
مجموعه نذر نمبر ۶۰ در فن مجامع مرتب است و بخط اهل علم نوشته شده نام کاتب
سال تحریر مرقوم است جمله اوراق - ۸۶ سطور و صفحه مختلف -

مجموعه شماره ۶۸

درین مجموعه چهار رساله است رساله اولی بزبان عربی نام آن رساله
ابی نقاد جمال النبی صلی الله علیه وآله وسلم در بیان معراج آن حضرت
تصنیف شیخ محمد بن شیخ فضل الله برهان پوری متوفی سنه ۱۰۳۸ هجری است و تصوف
نه هجری رساله ثانیه تحفه میرسد بزبان عربی در تصوف درین رساله بیان وجود
مراتب وجود تصنیف همین شیخ محمد بن شیخ فضل الله تاریخ کتابت ۱۰۶۲ هجری قمریه است
و نام کاتب سعد الرحمن -

رساله ثالثه حاشیه تصنیف شیخ موصوف بنیان فارسی تصوف
العجبیه الاموسست و در بیان بعض معانی لولای علامه عبدالرحمن جامی
المتوفی ۸۹۸ هجری -

رساله حوامی ختمه مصنفه شاه عباسی جند الله بن محمد قاسم بن تصوف
محمد یوسف بن رکن الدین سهروردی متوفی سنه ۱۰۳۸ هجری است و یک هجری
در تصوف مکتوبه سنه ۱۰۳۸ هجری بقلم محمد خلیل الرحمن برهان پوری ترجمه
محمد بن فضل الله پس درین کتاب بیغینة الاولیاء تصنیف شاهزاده
محمد داراشکوه مذکور است -

و مولوی عبدالجبار خان صوفی ملکا پوری براری حیدر آبادی
متوفی سنه ۱۰۳۸ هجری در کتاب خود مسمی به محبوب ذی المنین تذکره اولیاء
دکن ترجمه شان در هشت ورق از صفحه ۸۰۱ تا صفحه ۸۱۶ به تفصیل بتمام
حالات ولادت و تربیت و تعلیم و تصنیف و وفات و شجره نسب
و غیره نوشته -

فارسی

۲۸۳

مباحث

و ترجمہ شاہ عیسیٰ جند اللہ پس درخینت الاولیاء مذکور است۔
جلد اولیٰ ۸۴ -

نحر النفاس

جلد دوم

شیخ احمد المشهور بہ محمد شروانی بن میرزا محمد ثانی متوفی ۱۲۵۶ھ ہجری از کتب مختلفہ دین انتخاب نموده کتاب بطور کنگول است و اصل نسخہ شروانی موصوف است و جاہلے کثیرہ نوشتہ ظم خود شروانی است باینوجہ کتاب قابل نہایت قدرت و ہرمن یک نسخہ غالباً باشد۔ نسخہ دیگر بظاہر مرقوم شدہ۔

مصنف مدد رح از مشاہیر است۔ کتاب عجب العجاب و نفعہ الہم و غیرہ از مصنفاتش چاپ ہم شدہ و در دیار ہند شایع است۔

در اول کتاب اسلخہ خط بزبان عربی بخط خود علامہ شیخ احمد شروانی موصوف چہان است۔ یک خط مکتوبہ نیم ماہ صیام سال ۱۲۵۶ھ ہجری است و یک خط مرقومہ دوم شوال ۱۲۵۳ھ ہجری است۔ و کتاب مذکور را محمد عبدالرزاق مصنف البراکہ از جویال بک فرخت درین کتب خانہ تصفیہ فرستادہ بود مذ موصوف بقلم خود حالات علامہ شیخ احمد شروانی از تذکرہ صبح گلشن بزبان اردو نوشتہ در اول کتاب چہان کردہ بود و نقل آن اینجا کردہ می شود۔ و آن این است۔

”شیخ احمد بن میرزا محمد ثانی (مطبوعہ شیخ محمد شروانی) بن میرزا محمد عثمان بن میرزا ابراہیم اہدائی اپنے زمانہ کے مشہور ادیب ہیں۔ شیخ کا خاندان یمنی مشہور ہے۔ لیکن اصل وہ ایرانی ہیں۔ اور اس خاندان کی مختصر حالت یہ ہے کہ میرزا ابراہیم نادر شاہ کے وزیر ہیں تھے جو نادر کے مظالم سے تنگ ہو کر نجف اشرف میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ لیکن میرزا کا بیٹا محمد عثمان ہنوز متوفی الممالک (کوٹھنٹ جنرل) کی خدمت پر

سرفراز تھا لیکن وہ محی نادر شاہ کے قہر و غضب سے نہ بچ سکا اور قتل کر دیا گیا۔ بعد
 مطالبہ شاہی میں گھر تک پہنچا۔ اس تباہی کے بعد مقتول کا بھائی امیرزا محمد حسن خان
 ہندوستان آیا اور اس کا بیٹا میرزا محمد تقی شروان جا کر آباد ہوا۔ اور دشمنوں کے خوف سے
 اپنا نام شیخ محمد رکھا چنانچہ علامہ شیخ احمد اسی نسبت سے شروانی مشہور ہوئے شیخ محمد کو
 جب معلوم ہوا کہ اس کا چچا میرزا محمد حسن خان ہندوستان میں ہے تو وہ شروان سے
 قطع منازل کرتا ہوا ہندوستان پہنچا اور بنارس آیا جہاں میرزا مقیم تھا۔ لیکن میرزا کا
 انتقال ہو چکا تھا جاگداد پر اس کے بیٹے کا بعض تھے لہذا شیخ محمد بنارس سے لکھنؤ آیا۔ اور
 چند روز وزیر الممالک نواب آصف الدولہ بہادر کی خدمت میں رہ کر مین چلا گیا
 اور حدیث میں سید حیدر بغدادی (ایک تاجر تھا) اس کی دختر سے عقد کیا جس کے
 بطن سے شیخ احمد (صاحب فقہ الہین وغیرہ) پیدا ہوا اور مین میں پرورش پائی۔
 اہل صنعا کے درس گاہوں میں تعلیم علوم کی۔ عالم شباب میں شیخ کلکتہ آیا اور ایٹ ایٹا
 کمپنی نے ۱۲۳۳ھ میں شیخ کو مدرسہ علم بیہ کلکتہ کا پروفیسر مقرر کیا۔ لیکن علامہ کو بنگال کی
 آب و ہوا اس نہ آئی۔ ترک ملازمت کر کے لکھنؤ چلے آئے۔ نواب فاضل الدین
 نے بظرف قدر دانی پندرہ سو روپیہ ماہوار کا وظیفہ مقرر کیا علامہ نے نواب کے عہد
 حکومت کی تاریخ موسومہ مناقب حیدریہ لکھی۔ اس پر علامہ شاہ عبدالعزیز دہلوی
 وغیرہ نے تقریریں لکھیں (شاہ صاحب کی تقریر کا کتاب ہما میں موجود ہے ملاحظہ فرمائیے)
 نواب کے انتقال پر حسب الطلب راجہ چند لال (مدارا الہام حیدر آباد دکن) دکن گئے
 اور کچھ دنوں قیام کر کے بنارس روانہ ہوئے۔ راستہ میں ٹھکوں نے مال و اسباب
 لوٹ لیا۔ علامہ صرف نقد جان بیکر بنارس پہنچے یہ واقعہ ۱۲۴۵ھ کا ہے۔ اس کے
 بعد مشرورٹس صاحب پرنسپل انجینٹ سیسپور نے جو علامہ کے شاگرد تھے جو پال طلب کیا
 اور نواب جہانگیر محمد خان بہادر مرحوم کے تابعین مقرر ہوئے۔ اس عہد میں عربی
 میں تاریخ شمس الاقبال جو پال لکھی۔ یہ عہد جہانگیری کی تاریخ ہے۔ اس میں وکٹنس صاحب
 کی بھی تاریخ لکھی ہے۔ یہ تاریخ ۱۲۵۵ھ میں ختم ہوئی ہے۔ بعد ازاں علامہ جو پال سے پورے

اور اہل اہل بیتؑ میں انتقال کیا۔ محمد عباس رفعت شروانی علامہ کے صاحبزادے تھے جو عہد نواب شاہجہان حسین متہم تاریخ تھے۔ یہ مجموعہ ان کے خاندان سے ملے۔ خاکسار محمد عبدالرزاق مصنف البراکہ وغیرہ متہم تاریخ اسلام (عہد نواب سلطان شاہجہان دوم اقبالہا) ۱۵ دسمبر ۱۹۲۱ء۔

محمد عباس رفعت متہم تاریخ جوہال نے خود ہی یہ خاندانی حالات لکھے ہیں رفعت شیخ احمد کے صاحبزادے ہیں اور ان کی تحریر سے علامہ کا انصاری اور یمنی ہونا ثابت نہیں ہے۔

نسخہ موجودہ کتب خانہ اصفیہ کہ بر نمبر ۲۶۵ فن محاضرات مخزون است بخط نسخ است و سال کتابت و نام کاتب بوجہ اینکه در اوقات مختلفہ نوشتہ شدہ مرقوم نیست۔ اما براہ قیاس مکتوبہ عشرہ ثالثہ صدی سیزدہم خواہد بود۔ و در آخر کتاب الاسد و صاوح باعم و غیرہ ہم مجلد است۔ سال کتابت آن ۱۱۲۹ھ است۔ جلد اوراق کتاب مع طعنت مشتملہ صدودہ۔ و اسطوری صفحہ ۱۱۲ و ۱۱۳۔

ربیع الابرار فصوص الاخبار

در محاضرات تصنیف علامه ابوالقاسم محمود بن عمر جبار الله الزمخشري المتوفى ۵۳۸
ثمان و ثلثین و خمسائة -
اولش این است -

الحمد لله الذي استجود الى عباده بموجبات المحامد بما اسيغ
عليهم من نعمه البوادى للفوائد حملا ملاذات الرجوع و طلائع ذات
الصلح الى ان يبلغ مبالغ رضا و يقضى موجب حق و مقتضاه
والصلوة على النبي المرسل رحمة للعالمين المبعث قداوة للعالمين
او حض بايات ما حج المبطلين و بحق معجزاته المعطلين و الرضوان على من
طاب و طهر من عثرته و اهل قرابته و هاجر و نصر من احبته و
صحابته و من كشف حرمه العجم و العرب حتى كشف عن وجهه
الكرب و الرحمة على من اتبعهم باحسان و على علماء الملة الخنفية
في كل زمان -

اهل كتاب مرتب بر نور و دو باب - اما نسخ موجود كتب خانه صغيره
كه بر نمبر ۲۷۱ فن محاضرات مخزون است محل نصف اول است و از باب اول تا
باب پيل و هفت است و در اول كتاب فهرست ابواب بهم نوشته و در آخر فهرست
مذكور نوشته است انتمت فهرست الجزء الاول من هذا الكتاب النافع لله تعالى

الحمد لله والمنه.

نسخه مذکوره بخط عرب خوش خط مکتوبه سلسله کهنه اندوه شاد خوش بجزی نظم
احمد بن محمد بن ابی القاسم بن احمد امداد الشهير بالکلبان است.
جله اوراق ۳۴۹ و سطوره فی صفحه ۳۰.

در صفحه اول ورق اول چند عبارات تلیک نوشته است بخوان یک عبارت
این است.

فی خزانة تدربیع الابرار و سلاله الاطهار خلیفة الله فی ارضه
القایم باداء مسنده و فرضه المداح لسطوان عزمه اقطار الهی و لعنه
السارخه فی بنی الحن المالك رقاب العللین المشید القواعد الدین
دی المناقب الحمید و الخصال الشریفه الخلیفه بن الخلیفه رب
المنار و الناس و المطهر عن خبائث الادناس امیر المؤمنین المعدی
لدين الله العباس لا یرح النصر خادما تحت لوائه و لا زال الاقبال
متقیانی ظل فناءه امین الیوم امین تاریخ شهر دی القعد من شهر
سنة الله من المجرور.

شرح مقالات حریری

اصل مقامات حریری کتابی است مشہور و معروف تصنیف ادیب فاضل
علامہ ابو محمد الفاسم بن علی اکبر حریری المتوفی ۱۱۱۶ھ علماء ارباب ہمیشہ شروع بر آن نوشته
اکثر شروع حاجی خلیفہ در کشف الظنون تحت لغت مقامات حریری ذکر نموده ملاحظہ آنہا
شرح علامہ شیخ ابوالعباس السنوی احمد بن عبد المؤمن القیس السمری متوفی ۱۱۱۹ھ ستائے
و تسبیح عشر -
اولش این است -

الحمد لله الذي اختص هذه الامة بافهم الالمنة وافهم الالمنة
ونشر علمها بما لا يقتصر في اساليب البلاغة والبيان الخ -
مشہور بین العلماء این است کہ جملہ فوائد کہ شارحین مقامات حریری قبل سوشی ہر
مشرع خود نوشته بودند علامہ سمری ہر را درین شرح جمع نموده پس این شرح اکل و
انفع بہ نسبت جملہ مشروح است مرتبہ علامہ سمری در فضل و کمال کتب تاریخ و قرآن
بذکر آن مکتوبست -

علامہ جمال الدین سیوطی در بغیۃ الوعاة فی طبقات النجاة مینویسد -

هو احمد بن عبد المؤمن بن موسى بن عيسى بن عبد المؤمن القيسي السمری
ابو العباس لغوی قال ابن عبد الملك كان ماهراً في المعرفة في الفحواظ
لغاب ذكره الاداب كاتباً بليغاً فاضلاً عني بالرحلات في طلب العلم
وله ثلاثة مشروح على المقامات - شرح الايضاح - شرح الجمل - مختص بؤلة
القال وغير ذلك مات بشره في ذي الحجة سنة ست مائة وتسعة عشر
تقريباً الله برحمته واسكنه فسيح جنه آمين -

نسخه موجوده کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۶۷ فن محاضرات موجود است
 نسخہ قدیم صحیح محمد و مریم بخط نسخ خوشخط مکتوبہ حسنہ عثمان و ماتہ و اللف بخط مصطفیٰ بن
 محمد التوجوی ثم المدنی است و در مدینہ منورہ تحریر یافت جملہ صفحات ۶۸۰ و سطور فی
 صفحہ ۳۱ -

شرح مقامات حریری

تصنیف قاسم بن القاسم الواسطی لنخوی - بر مقامات حریری شرح نوشته و ترتیب آن بر حروف هجائوده یعنی شروع از حرف هزه باشد - شرح و حل آن الفاظ در تحت باب هزه می نویسد و شرح و حل الفاظ که شروع آن از حرف با و موحده می نماید است در باب التادی نویسد و هم چنین تا آخر -
بشروع کتاب این است -

”الحمد لله وحده و شرفه بالصلاة محمد عبداه و كرمه
بالسلم اليه و جنده و بعد فاني رائت المقامات من ۲ فصم
المصنفات فقد بيا و ادفع المولفات تبيانا و ترتيبا قد استمكنت
فصاحبتها و عباراتها و استمكنت البلائغة امثالها و استعاراتها
فاقدمت على معانيها فو ادم خاطر المسور و انتمضت الى مبانيها فو ادم
قلبي المولود فما استجاب لا قدر ادى عليها مستجيب ولا فتنجب لانها منى
اليها من الملوك تحب ۴“

بر خاتمه این عبارت نوشته است -

”تم الكتاب بحمد الله وحسن توفيقه في يوم الثلاثاء من
شهر الله المبارك جمادى الاخر سنة سبعين و سبعائة على يد العبد
الضعيف المحتاج الى رحمة ربه كنبه الحسين بن الحسن البخاري
المؤخر الله و لوالديه و بجمع المسلمين -

نسخه کتب خانه آصفیه که بر نمبر ۲۱۵ فی محاضرات مرتب است بخط عرب
قدیم مکتوبه سان بقصد و هفتاد و هجری -

بکلم حسین بن الحسن البخاری است -
 جلد صفحات دو صد و هشتاد و سطور فی صفحه نوزده -
 و در آخر بعد ختم کتاب دعا های ایام هفته نوشته است -

عقد النظام لعقد الکلام

تصنیف نجم الدین ابن الامام بدر الدین الغزالی الشافعی -
درین کتاب مدح و ثنا و کلام متقوم از حدیث نبوی ثابت کرده بعد آن -
مقتضی که بهترین شعر است که بشاعر در شعر خود از قرآن مجید یا از حدیث شریف یا از
کلام علماء و حکماء چیرے و مطبوعین نماید -
و علامہ موصوف درین کتاب اشعار خود جمع نموده که مستطیر مطالب قرآنی یا حدیث
یا کلام علماء یا حکما باشد -
اولش است -

الحمد لله الذي بيده العقد والحل ومن يره الوابل والطل
وباسمه تستنزل الرحمة وتستج النعمة تنتسك وبجعل الحملان
جعلنا من خير امة وجعل منا ائمة يرشدون من زل ويهدون
من ضل ويمنعون من اضل واصلى واسلم على آله المنزهين عن
وصية واصحابه الناصرين بكلمة الحق ويا لها كلمة وافضل صلوة
وسلام اجل -

کتاب مرتب است بر حروف هجا باعتبار قافیہ پس اشعاریکہ قافیہ آن
الف است اولی آن آر و بعد آن اشعاریکہ قافیہ آن بائے موحده تخانیہ و علی ہذا -
نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۸۶ فن محاضرات مخزون است بخط عرب معلی
مکتوبہ سنہ ۱۲۸۵ بکھرا و چھارست نام کاتب مرقوم است -

جلد صفحات ۱۹۶ و بطور فی صفحہ ۲۲ -

و نسخہ مذکورہ نسخہ مملوکہ خود مصنف است کہ در سال یکہزار و چهل و ہفت ہجری
مصنف موصوف ابن نسخہ را بہ محمد علی بن علان صدیقی فقیہ شافعی در مکہ معظمہ زاد ہا
شرفاً و عظمتاً بہ مقام منی بوم نخر بہ فرمودہ -

چنانچہ از عبارت کتبہ ورق اول کتاب ظاہر وہی ہذا -

الحمد لله من كتب الفقير الى الله سبحانه وتعالى محمد بن علي بن علا
الصدري الشافعي خادماً للسنة النبوية على يكي بالعبادة من
مولفها المذکور بمنى يوم النحر بالقرب من مسجد الحنيف سنة ١٢٢٤هـ

شروع خطبہ حضرت امین است۔

تقر بعونه وحسن توفيقه المجلد الثالث والرابع والخامس من الكشكول
سلكه مسودة المجلد الثانيين ميرزا محمد احمد الحسيني -

از عبارت خاتمه ظاهر شد که جلد اول و دوم کنگول علاوه این جلد است که آن جلد درین کتب خانه موجود نیست.

مجموعه اوراق این جلد ۱۶۱ و بطور فی صفحہ مختلف و در صفحہ کہ سطور کامل نوشته احوالی صفحہ ۱۲۲ است و اول و آخر بر حاشیہ اشعار عربی و فارسی شعراء کا ملین مرقوم است اما جلد دوم موجودہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۰۸ فن محاضرات مخزون است. شروع جلد مذکور این است.

الھم لك الحمد يا ذا لك ولك الحمد باقيا مع لقائك ولك
الحمد خللا مع خلوك ولك الحمد كما ينبغي للكرم وجهك وعز جلالك
يا ذا الجلال والاکرام تبارکت وتعلیت لا اله الا انت منك البداءة
والملك المصير سبحانک اللهم اعلم الصلوة وانتم سلم علی صفوتک
وخیرک من بریتک نبینا الحمد المبعوث علی جمیع خلقک واعتزت من تخین
الاکرمین الطائعین احکامک وحرم اسرارک.

و بر صفحہ اول ورق اول این جز ہندسہ صفحات ۱۶۲ نوشته است و در آن نوشتہ
اجزاء الاسادک من الکشکول این جزو ہم در تقطیع و کاغذ و خط و جدول و غیرہ مثل نمبر ۲۰۸
است و بخط همان کاتب است اما در خاتمہ نہ نام کاتب نہ سال کتابت مرقوم شد
بلکہ لفظ ختم تا انتہی در غیرہ ہم نوشتہ بلکہ لفظ تمت تمام شد کہ دیگر از قلم و ہداد دیگر بخط
نوشتہ است و بر حواشی این جزو ہم از اول تا آخر اشعار و غیرہ مکتوب است.
مجموعہ اوراق ۲۲۸ است.

مجموعہ آن در آفریک ورق سادہ است کہ بر ہندسہ ۳۹۹. از سرخی نوشتہ است
و شروع ہندسہ این جلد از ۱۶۲ است و ختم بر ۹۹۹ و سطور ہم مثل جلد اول مختلف.

کشکول

میر غلام علی آزاد بلگرامی متوفی ۱۱۹۶ھ یک ہزار و نو دہائی ہجری۔
آزاد موصوف مطالب مفیدہ و مضامین مختلفہ از کتب عدیدہ فنون متعددہ دین
کشکول جمع نموده۔ علاوہ ازین اکثر قطعات تاریخائے وفات مشاہیر علماء و شعراء
وامراء معاصرین خود کہ نظم کرده بود و نیز تاریخ وقوع دیگر واقعات زمانہ خود در ان
نوشتہ است۔

چنانچہ نمونہ آہنا بر صفحہ ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ تاریخ ہائے اموات یک جا نوشتہ است
و نیز دیگر مقامات ہم جایجا نوشتہ۔

کتاب مذکور بخطوط مختلفہ است جایجا بخط خود آزاد ہم است۔
و نسخہ مذکورہ در کتب خانہ نواب صدیق حسن خان بجوپال بودہ۔ چنانچہ بر صفحہ ۲۳
بعض عبارات بخط نواب موصوف نوشتہ است چنانچہ بر حاشیہ صفحہ مذکورہ سید احمد
کی تصدیق این معنی باین عبارت نمودہ۔

الحمد لله وحده لا جميع الاسطر التي في هذه الصحيفة هي
بخط السيد العلامة صديق حسن خان القنوجي البضاي دقین بوقال و
جميعها من عند النظم منقول من كتاب انسان العين في مشايخ الحرمين للشيخ
ولي الله المحمدي الدهلوي ماله وكتبه العبد الفقير احمد ابو الخير بن
عثمان المكي المحمدي في يوم السبت التاسع عشر من شعبان سنة ۱۳۲۵ھ۔
نسخہ موجودہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر تمبر ۲۴۲ فن محاضرات مربوط است
بخطوط مختلفہ۔ سہ کتابت مرقوم نیست۔ مجملہ صفحات چہار صد و شصت و شش۔
و بطور در ہر صفحہ مختلف است۔

کَشْکُول

یوسف علامه محمد شریف الدین بن محمد ضیاء الدین بن آسن بن زین الدین من ذریه
 عبد اللہ الشریف محمد علی المطلی اخروی اجماعی الہدائی العالمی موجودہ ناسال شمس المہجری
 را اول کتاب خطیہ موجود نیست۔ خوش خط بخط ایرانی۔
 مضامین مختلفہ و فوائد متنوعہ از کتب تاریخ و حدیث و تفسیر و نحو و صرف و معانی
 بیان و غیرہ وغیرہ بلا ترتیب جمع نموده و از کاتب خوش قلم خوش خط اکملاب نموده۔
 نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۹۳ مخزن محاضرات محزون است۔
 بلکہ اوراق ۲۸۸ و سطور فی صفحہ ۲۵ دارد۔

این نسخہ نسخہ مصنف و مولف است و در ہفدہ جا عبارت نوشتم قلم خود مصنف
 موجود است و تفصیل آن اوراق این است۔

برق ۲۱-۲۳-۴۱-۹۹-۱۰۳-۱۰۷-۱۱۲-۱۳۶-۱۳۸-۱۷۶-۱۸۰-۱۹۳۔

۹۹-۲۰۲-۲۰۳-۲۵۸-۲۷۵۔

بعض عبارات آن نقل می شود کہ ازان معلوم خواهد شد کہ نسخہ مذکور نسخہ مصنف است و
 تا راسخ دیگر کتب خود وقف نموده و بہ تالیف فرزند خود داده۔ بر پشت ورق
 ۲۵، مولف علامہ تاریخ ولادت فرزند خود بہار الدین ابوالمعالی تحریر نموده بعد
 از گفتہ۔

ضرانی قد وقف علیہ مع کتب اخروی دفعۃ اللہ تعالیٰ العمل
 بہا و بغیرہ ضراد صلیک یا ولد ی محمد بماء الدین ابوالمعالی یتقوی
 اللہ فی السرا و العلانیہ و العمل بما وصیتک بہا فی وصیتی الیاف
 فیما کتبتہ لک فی غیر ہذا الموضع و کن بی بالاولیاء الدائم و بالمومنین

والله ناظر الباطن يا ولدي ومطلع عليك وكتب بيده افقر الطلبة محمد بن محمد وقد تقدم في اول التاليف ذكر لست تكتب سئلته .
 ازین عبارت ظاهر است که این کتکول مع دیگر کتب ملوک خود را مصنف برپسر خود
 سال ۱۰۳۰ مکنز او بیکصد و هفتاد و هجری و کتب نموده .
 و مخفی نماند که حقیر ثبت تالیف و تصنیف این کتکول به محمد بن محمد من ولد الشریف ابی
 عبد الله العالی که نمودم ماخذ من یک عبارت نوشته مصنف است که بر ورق ۲۰۵ مرقوم
 می باشد .

فاستعمل الله سبحانه وتعالى بمحمد واهل بيته الطاهرين و بخلد العظم
 و مجبروتها القديم ان يغفر لكل مومن نظر في هذه الكتاب و انتفع به و لم
 يحمده فواخانة احد سرفه او اخذة من غير اخذ صاحب محمد بمحمد العالی
 ابی المعالی فاسلامه سبحانه ان عرف و اب سلبه فهمه و علمه و
 ان يجعل في اخلاص في الدنيا و الآخرة و يعلم المناظر في هذا الكتاب اتی
 لقد انقضت اموال و الايام اعلی تحصیل و جمع افله الحمد و الحمد و الی علی
 خلاف من الشاکرین و الحمد لله رب العالمین و کتبت بید محمد مکی
 شرف الدین بن محمد ضنیاء الدین بن الحسن بن زین الدین من ندایة
 ابی عبد الله الشریف محمد مکی المطلبی الخرزجی المحاذی السدانی العالی
 ۱۰۳۰ م .

ازین عبارت ظاهر است که راقم این عبارت مال و ایام خود در جمع و تحصیل این کتکول
 صرف نموده پس ازین فقره که مال و ایام در جمع و تحصیل صرف نمودم ظاهر است که
 صرف ایام در تالیف کرده باشد و نه صرف خرید و غیره معنی ندارد .

مستطرف من کل فن مستظرف

تصنیف شیخ امام محمد بن احمد الخطیب است کہ در سنہ ۵۵۰ھ وفات یافت مصنف علامہ درین کتاب از فن ظریف جمع نموده و از عمر آن مجید و احادیث نبوی دلائل بیان کرده و ماخذ اور بیج الا برار علامہ ز محشری و عقد ابن عبد ربہ است و در ان لطائف عدیدہ و فوائد کثیرہ از دیگر کتب مفیدہ جمع کردہ و امثال عرب و نوادر و ہزلیات و غرائب و قالیق و اشعار ہم در ان جمع نموده و بر ہشتاد و چہار باب کتاب را مرتب ساخته۔
اول کتاب این است۔

الحمد لله الملك العظيم الكبير الغني الحميد اللطيف الخبير
المتفرد بالعز والبقاء والاملاحة والتدبير المحي العليم الذي كتم له
شي وهو السميع البصير تبارك الذي لا يبذل الملك وهو على كل شيء قدير
احمده حمد عبد معترف بالعجز والتقصير وانتكرك على ما ايمان من قصد
ويسير من عسير واشهد ان لا اله وحده لا شريك له ولا مشير ولا ظهير
ولا وزير واشهد ان محمدا صلى الله عليه وآله عبده ورسوله البشير
النذير السراج المنير المبعوث الى كافة الامة من غني وفقير وما مور امير
صلى الله عليه وآله واصحابه صلوة بفوز قائما مغفرا لبيرون وبنحوهما في
الاخرة من عذاب السعير وحسبنا الله نعم الوكيل نعم المولى ونعم النصير۔
در محبوب الالباب گفتہ۔

شیخ محمد بن احمد الخطیب الاشہنی در بیج فنون چہ معقول و چہ منقول دست ری کامل جا
کتاب وے کہ مشتمل است بر بیشتر فنون دال بر کمال قابلیت اوست و این کتاب
محتوی است بر ہشتاد و چہار باب ماخذ مستطرف بیج الا برار ز محشری است و عدد

مادراسے ربیع الاول بروز اتخاب از دیگر کتب مفیدہ ہم داخل کردہ در فن محاضرات
 ست ضعیف مذکور در عشرہ اول قرن تاسع ہجری است کہ در
 نسخہ کتب خانہ آصفیہ کبر نمبر ۵۰ فن محاضرات مخزون است نسخہ قدیمہ یہ بخط
 عرب مکتوبہ زمانہ مصنف است چند اوراق از اول تا ورق ۴۴ بخط تعلیق است
 باقی جوہر بخط نسخہ -
 جملہ اوراق ۲۸۹ و سطور فی صفحہ ۲۹ -

کتاب المقامات

تصنیف شیخ الامام العلامة محمد بن محمد القواس - کتاب کیاب و نایاب و غیر مشهور
شروع کتاب این است -

الحمد لله الذي جعل قلوب العارفين مشكوة لمصباح محبته
ورش على اجساد ارواح العقول فانقشبت بنفحة من نفحة والهمر
لا بصارهم اسرار الحكم بواسطة علمه فتشاهدوا بديع صنعة
فاطلق اعنة التكلم في ميادين افواههم فتطقت بوحدا نية و
فتح اقفال اسماءهم لانقاذهم فصنعت لادامهم مشيئة وجعل وجوههم
ناظرة الى ربها ناظرة وسلام جلاله وهيبته من نور شرفه وعظمته

مقاله اولی کلمه

مقاله ثانیه دمیالیه

مقاله ثالثه دمشقیه

مقاله رابعه دمشقیه

مقاله خامسه طرابلسیه

مقاله سادسه حموییه

مقاله سابو مصریه

مقاله ثامنیه حلبیه

مقاله نهمه قاهره

نسخه کتب خانة آصفیه که در فن محاضرات بر نمبر ۱۲۲ مخزون است بخطوب
مکتوبه سال یک هزار و دویست و هجری است نام کاتب محرز نیست -
جلد اوراق ۱۳۰ و سطور ۱۴۰۰

طرب المجالس

حسین بن حسن بن السید الحسینی کتابی مختصر زبان فارسی در بیان نضایج و حکم راز بیان
طیور و وحوش جمع کرده و مناظر و یک یک قسم حیوانات با آنها پیش بادشاه جنیان
تحریر نموده اویش این است۔

حمد و ثنا خدا را که جل جلاله و عم نواله که ذره خاک را از خضیض مرکز طبیعت در دایره
نقطه علم و حکمت در آورده و قطره آب ضعیف را در تعذر دلیلی محیط ظلمت بشریت
بغور رحمت بر سر آورده و روح قدسی سیرت را در جسم نفیم حیوانی مزاج بحکم مرتب انسانی
بخشید۔

و کتاب مرتب است بر یک مقدمه و پانزده فصل و یک خاتمه
و این فهرست مضامین مقدمه و فصول خاتمه۔

مقدمه در آغاز فرمایش۔

فصل اول در آغاز مناظره۔

فصل دوم در ذکر جمیع حیوانات و بایکدیگر مشورت کردن۔

فصل سوم در سخن گفتن حیوانات و توقف یافتن ملک جنیان۔

فصل چهارم در تدبیر کردن حیوانات و رسول فرستادن پیش ملک جنیان۔

فصل پنجم در مشورت کردن ملک جنیان بجماعه حیوانات و حاضر شدن ایشان۔

فصل ششم در رسول فرستادن ملک جنیان بجماعه حیوانات و حاضر شدن ایشان۔

فصل هفتم در مشورت کردن ملک جنیان ببارکان دولت خود در کار حیوانات۔

فصل هشتم در جمع آمدن حیوانات با مردم بردگان ملک جنیان۔

فصل نهم در مناظره شتر با تخم حمار۔

فصل دهم در مناظره مور با حکیم شام -
 فصل یازدهم در مناظره با حکیم ترک -
 فصل دوازدهم در مناظره غنکبوت با حکیم روم -
 فصل سیزدهم در مناظره کشف با حکیم عراق -
 فصل چهاردهم در مناظره طاووس با حکیم هند -
 فصل پانزدهم در مناظره همارے با حکیم خراسان -
 خاتمه در بیان علم و ریاض و حرص و فطرت بخل و اصراف و نخوت -
 نسخ کتب خانہ اصفیہ کہ بر نمبر ۵۷ فن محاضرات مرتب است نسخہ قدیمہ صحیحہ
 لقطیع خوبرو بخط ولایت کاغذ خان بلخ مجدول بمقوبہ سال ہمد و چل و یک ہجری
 بقلم علی حکاک حسینی -
 جلا صفحات ۱۹۰ و سطور فی صفحہ ۱۲ -

کشکول

میرزا سلطان محمود بن محمد میرزا نیره با تقیر ابن عمر شیخ میرزا ابن صاحبقران امیر تیمور گورکانی
از کتب فنون مختلفه تفسیر و حدیث و لغت و تاریخ و نحو و صرف و منطق و فلسفه و غیره
انتخاب کرده بود و در آن یزید بن یزید بن عثمان بن عفان بن لفرخان بن خواجه ابوالحسن
در سال یکم از و شصت و یک (۱۰۶۱) هجری بران اوراق در کشمیر از حسن محمد
صحافت خوانی کاغذ ساده وصله کنانیده چنانچه در ورق اول و دوم این دو عبارت
بقلم خود عنایت خان بروزی نماید از کشکول مرقوم است - عبارت اول اینست -
«در روز دوشنبه نهم شوال موافق دوم مهر ماه الهی سلسله جلوس شاهجهانی مطابق
سلسله هجری نبوی مسلم هنگامی که حسب احکام مطلق بادشاهی متعاقب اردو علی از دارالملک
کشمیر فردوس نظیر روانه دارالسلطنت لاهور بود و در لری همه فرو داده بود در باغچه لری
گل عباس خوشی نگاشته بود چند گل چیده و رنگ آن کشیده این چند سطر بیاد بود نوشت
امید که حضرت سبب الاسباب باز برودی وسیله برانگز که رفتن پشت آباد کشمیر میسر شود
و باز مکان فیض نشان رسیده شود و از گرمای هند قلعی روحی دهد»
عبارت دوم این است -

«چون این جنگ بنظر مرحومی میرزا سلطان محمود رحمه الله علیه حاشیه نداشت و
باز خواست بسیار کم قطع بود از مطالعه آن به دشواری استطلاع می توانست گرفت در
ماه رجب سلسله حواله طاهر بن محمد صحافت از صحافان کشمیر امتیاز قاضی واروده بود
که بر دور آن حاشیه وصل کند و قطع مستقیم برساند و جلد و جلد نیز یکصد روز جمعه
۲۹ شهر رمضان المبارک مطابق ۲۲ شهر نور ماه الهی سلسله جلوس شاهجهانی موافق
سلسله هجری در حین که فقیر حسب الامر مطلق بادشاهی متعاقب اردو علی از دارالملک

کشمیر بے نظیر براہ دہ باب روانہ دار السلطنت لاہور بود و در مقام اوہر کہ داخل عرصہ کشمیر است قیام داشت از کشمیر رسیدہ داخل عاریتخانہ کردہ و این چند سطر بیاد بود تحریر یافت حررہ عنایت خان بن ظفر خان بن خواجہ ابوالحسن غفر ذنوبہا

و تحت عبارت دوم عنایت خان یک عبارت دیگر چنین نوشتہ است اسے مد این جنگ کہ مزیں بخطبے نظیر میرزا سلطان محمود ولد سلطان محمد میرزا از تہذیب امیر مایقرا ابن عمر شیخ میرزا ابن حضرت صاحبقران امیر تیمور گورکان است بہ قیمت یکصد خرید شدہ داخل کتب خانہ شاہی شدہ جلوس بہادر شاہی مطابق سنہ ۱۱۲۰ شمسی

مہر علی رضا خان صفوی

و بر صفحہ اول و ورق اول کشفکول یک عبارت دیگر نوشتہ است۔

”اللہ اکبر از بابت اموال خالص مرحوم و مغفور سلطان محمود عاریتخانہ شد العبد الاقل احسن اللہ بن ابوالکثیر“

و تحت این عبارت دوم ثبت است۔ در یک مہر عنایت خان فدوی شاہجہان کندہ۔ و در مہر دوم عنایت خان فدوی شاہجہانی سنہ ثبت است۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۶۳ فی محاضرات مرتب است خط بخط شفیقہ بخط خاص سلطان محمود است و اکثر ہر یک مضمون علیحدہ علیحدہ بر یک ورق نوشتہ است۔ و جاہا مضامین مختلفہ بر یک ورق ہم است۔ کاغذ متن خان بالغ خان است و حاشیہ وصلہ شدہ کاغذ سفید است سنہ کتابت در آخر نیست۔ اما بر ورق ۱۰ تاریخ انتخاب یازدہم ربیع الاول سنہ یکہزار و ست۔ و بر ورق نہم پنجم صفر سنہ مذکورہ و بر ورق ۲۱ ثالث و عشرین رجب سال یکہزار و ست و چہار بلذہ اخیر نوشتہ است۔ جملہ اوراق ۳۹ بطوری نسخہ مختلف۔

ریاض النضرة فی فضائل عشره

تصنیف محمدالدین احمد بن عبداللہ بن محمد الطبری الشافعی المکی المتوفی ۶۹۴ھ
تسعين وثمانه۔
شروع این است۔

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين
محمد خاتم النبيين وعلى آله واصحابه اجمعين وبعد فهذا المختصر
يتضمن بعض فضائل العشرة الكرام النورة ذكرت في النورج بيان لما
اصفوا به من عظيم الشأن فخصصهم بذكر الاختصاصهم من
المصحة الشريفة بالكرم مزيد والتخصيص سيد المرسلين ما لهم
بكل وصف حميد امار الله علينا بر كهم وحشرنا في زمرة هم امين۔
الحمد لله مختص من يشاء برحمته ورافته من سبقت له منذ الخلق
اواب عنايته الخ۔

نوموع كتاب ذكر فضائل ومناقب حضرات عشره مبشره است که
در احادیث وارشاد حضرت رسالتاب صلی اللہ علیہ وآلہ وارد شد۔ ہم
پس اولاً احادیث وارد فی کند کہ جامع فضائل عشره مبشره باشد بعد آن احادیث
بہ بالی حضرت عشره مطلق باشد۔

نسخه کتب خانہ آصفیہ کہ در فن مناقب بر نمبر ۲۹ مرتب است -
 نسخه صحیحہ مخدومہ محشی خوش خط بخط نسخہ باجد دل طلایی بر کاغذ ریشتی -
 نام کاتب و سال کتابت مرقوم نیست - اما در آخر یک عبارت مطالعہ
 کنندہ نوشتہ در آن سال یکہزار و چل و نہ ہجری نوشتہ -
 جملہ اوراق چہار صد و یک ورق و سطور فی صفحہ ۲۲ -

ترجمه المناقب

علامه بهاء الملة والدین ابوالحسن علی بن موسی بن ابی النعمان الاربلی متوفی ۹۲۰
 اثنتین و تسعین و سبعمائة کتابے بزبان عربی در فضائل و مناقب و محاسن و مکام و
 مولید و وفیات حضرت رسالتاب صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت ائمہ الہدای صلوات
 علیہم و علیہم السلام نوشتہ بود کہ نامش کشف الغمہ فی معرفۃ الائمة است علامہ علی بن
 حسن الزواری مشہور بہ موثانا حافظ ترجمہ آن بزبان فارسی در ماہ ذی قعدہ
 سال ہمسد و ہفتاد و یک ہجری نمودہ نام آن ترجمہ المناقب مقررہ کردہ بدین
 بہان ترجمہ است۔

م شروع ترجمہ این است۔

«و الحمد للہ احد و احصا و سباسب بلا عدد و انتہا معبودی را رواست کہ اساس
 توایم توام دین تویم و بنا سے دعا یم نفع مستقیم را بوسایط سید انبیاء و ائمہ ہدی ائوار
 ساخت و بمقتضائے قل لا املکون علیکم اجوا لا الموحدة فی القربی اطل لواہ
 اهل البیت را بر مفارق اہل ایمان از شری تاثر یا بر افراتحت و آیت وافی
 ہدایت لیدن ہب عنکم الرجس اهل البیت و یطہرکم تطہیرا۔
 در شان رفیع نشان ایشان منزل گردانید انھو
 در آخر کتاب تراجم ختم ترجمہ چنین نوشتہ۔

«کان اقامہ فی خامس عشرین من شاعر ذی قعدہ الحرام سنۃ
 احدی و سبعین و تسعمائے من الحجۃ النبویہ و علی ید العبد
 محمد الحسینی»
 ترتیب کتاب باین پنج ستہ اول ذکر اسمی شریفہ و نسب و حال و معش و

معجزات و وفات حضرت سرور کائنات^۲ بیان می کند. بعد آن ذکر حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب و جناب سیده حضرت فاطمه و یازده الهه علیهم السلام به ترتیب می نماید.

آن نسخه موجوده تحت عنوانه آصفیه که بر نمبر ۱۲۰ فن مناقب محزون است بخط ایرانی معمولی می باشد در آخر سال ۱۰۰۰ بت تحریر نیست. نام کاتب محمد بن جونی است.

و بر ورق اول بالای بسم الله سال خریدی سن ۳۰۰ هجری است.

به خیال فقیر مکتوبه اوایل صدی دوازدهم خواهد بود.

جمله اورانی دوصد و پنجاه و دو - و سطور فی صفحه بیست و پنج -

و مخفی نماید که ذکر این ترجمه المناقب مولوی خدا بخش خان در محبوب اللباب بر صفحه ۱۱۵ نموده اما چون آن نسخه که پیش مولوی صاحب موصوف نوادان بخش نوادام کاتب و نام مصنف نزد او شان محقق نشد و او شان بطور مشک نوشته اند که گویند این ترجمه از ملا علی بن حسن الزواری است.

و جناب خال علامه مولانا سید امجاز حسین طاب ثراه غالباً بر این ترجمه مطلع نشدند ورنه در کشف الحجب ذکر آن می فرمودند. اما ذکر تفسیر ملا علی بن حسن الزواری در کشف الحجب باین فرمودند.

۵۳۵ - ترجمه انخواص تفسیر القرآن بالفارسیه لعلی بن حسن الزواری ذکر فیها ترجمه القرآن بالفارسیه بالاختصار و اشاراتی مانزل فی امیرالمومنین علی بن ابی طالب و آل بیت الطاهرین علیه السلام.

حمد بجد و شکر بلا حد می راسند که شقایق حقایق قرآنی را در حدائق صدور انسانی بگلشن آید.

توضیح الدلائل علی ترجمہ ح الفضاائل

تصنیف علامہ شہاب الدین احمد

اصل کتاب بزبان عربی است و موصوع کتاب ذکر فضائل قرآن مجید و فقہ
حمید و عالمان قرآن مجید و علمائے دقاریان و تلاوت کنندگان - و ذکر فضائل
مناقب و محاسن و مناقب حضرت امیر المومنین سید الوصیین علی ابن ابی طالب
حضرت سید عالمیہ جناب فاطمہ زہرا و فضائل و مناقب حضرات ائمہ

اثنا عشر
اصل کتاب توضیح الدلائل درین کتب خانہ تصنیف موجود نیست اما ترجمہ
بزبان فارسی بر نمبر محمد فی مناقب خوشخط نستعلیق موجود است - اولش
است

بنام آنکه شرکت بر نماید بجز واحد کسے اورانیاید
اعنی سپاس بے غایت مالا نہایت و سائش برتر از کائش و افزائش شایسته
کہ باشارت موعظت کثرت کمزرا مخفیا فالحبیب ان اعرف خلقه
المخلوق بنا بر ظهور و بر ذر کنوز حقائق در افراد مفردہ موجودات و اجمال مجموعہ
مقصود است بخودی خود لا غیر عملی نمود کہ گنایہ وجودین ذی جودین مشہودین مرث
کاملین متکلمین کہ اعم و احصی مخلوقات اند و ہونعین الاول حیث گنت انا و علی و
بین پدی اللہ مطیعاً

مترجم کتاب در خطبہ و غیرہ نام خود نوشتہ نام جدید برائے ترجمہ ہم
نمودہ - کتاب مرتب است بر اقسام - قسم اول در فضائل قرآن و داریان
قرآن و ائمہ معصود است از شمائل قرآن و داریان و علمائے قرآن و این قسم

بر سر باب -

باب اول در آنچه وارد شده است در وی جمله فضائل و ثواب یکسکه قرآن را بخواند خصوص صفاتی العزایا و الاصل یعنی صبح و شام -
باب دوم در آنچه نازل شده است در ماده بعضی سوره قیامت از مغفرت ذنوب و محو خطیای -

باب سوم در ذکر سوره و آیاتیکه وارد شده است قرأت آن در بعضی نمازهاست مخصوصه بعضی اعیان که بر آوردیم از توابع مشتهره و فرائد گزینم از تصانیف معتبران و از جہران راه نما و مقتدیان اعیان -

باب چهارم در فضائل امام بهام کرم الشملی حاوی از محلی نوال اکمل نازل شد و سیف المنقذی امیر المؤمنین ابوالحسن علی المرتضی علیه السلام و درین قسم چهل و سی باب است -
باب اول در ولادت با سعادت او که مرد را ندیدان اهل ارض و سما و آنچه مراد است از کرامت القاب و عظام الاسماء -

باب دوم در فضیلت او که قرآن ناطق است بر بیان آن و آنچه نازل شده در آیات در علو شان او -
باب سوم در آن که او نخستین کسی است که ایمان و اسلام و صلوة بجائی آورده و نور از دل او طلوع و بجلی کرد -

باب چهارم در رسوخ قدم او در اسلام و ایمان و مرتبه و منزلت ایمان او در کافرانام -

باب پنجم در بیان آنکه نبی از دست واداری بر عزم هر جا حد غوی و جایی غبی -
باب ششم در ذکر صدور محبت او از نبوت پناه و در هنگام جدای چون مشتاق بجمائی آن دلالت و دستگاه -

باب هفتم در ترغیم نمودن دستان پر امان نبوت در سر استال قوت اجبت الی الله و رسوله و بیم او کهای اعلی و لایزال و انجم سوا حق معالی حقایق بطور آنکه احوال باشد

و رسول است -

باب هشتم در برغلائیدن و حرص دادن بر ولایه و محبه او و بازداشتن و تخریر نمودن
از عداوت او و هر که مرتکب بغض اوست بغض نبی است و هر که محب اوست محب نبی است
مطیع اوست مطیع نبی و هر که محارب اوست محارب نبی -

باب نهم در آنکه او مولی و خداوند هر کسی که آن سرور مولی و خداوند اوست فیاله
من عطاوا ما اضره و ادلاه -

باب دهم در آنکه او موسی و میراث دار آن سرور است و متوالی امر هر مومنی بعد از
و آنکه او قضائی دین نبی نماید و آنجا ز و عداد -

باب یازدهم در طوق نبی با آنکه او خلیفه اوست و برغلائیدن آنحضرت بر نامیر او دایه
از انیمنی بر وفق ظاهر و ضمیر او -

باب دوازدهم در آنکه نبوت پناه اندم که برادر گیسو داد میان هر دو شخص مثل
یکدیگر از مجارین و انصار برگزیده او را برای خوشن بجهت آن مطلب و این رتبه شرف
بزرگی و غلوه عظمت و جلالت که دریده نشد مگر بر آن قدر او -

باب سیزدهم در آنکه او ظهور نبی است و وزیر او مثل اوست همچنانچه نامید و
نظر او -

باب چهاردهم رسم او قرن نبی است در عرش و در جهان فیاله من روح الروح -
باب پانزدهم در آنکه نبی صلی الله علیه و سلم و از حکمت و مدینه علم است و علی مرتضی
دور باب او علم الناس بالله تعالی و احکام او و کلام اوست ملاار کتاب -

باب شانزدهم در آنکه همچنانچه کارزار میفرمود نبی صلی الله علیه و سلم بر تنزل قرآن
و هر محب قبل میشد بر تاویل او و آنکه نبی صلی الله علیه و سلم و عهد کفار بدو میکرد و بود
بر او اکثر اعتماد و تعویل او -

باب هجدهم در آنکه وی فرستاد حق تعالی بسوی نبی در شب معراج و در هر
او و آنکه او سرگرد و تعویق یافت بر او و لیلا الله تعالی و اهل فاضلت که در آفاق و انوار

و بریه او -

باب هجدهم در آنکه اوسیدالمسلمین و امیرالمومنین و امام اولیاست پس اعتبار کن بدین سخن ایشان او را در حضرت عزت و جناب گمبیا -

باب نوزدهم در آنکه او جامع خصایص نفسه العالم الانبیاء است و فائز بخصائل کامله اکرام اصفاء -

باب بیستم در تلفظ ملائکه حق تعالی به تعریف و ذکر او و مشاهده او و مرایشان را و کلام ایشان با او در بعضی امور و آنکه هرگاه امیر لشکری شدی جبرئیل از زمین او بودی و میکائیل از بسیار او و سلوة و سلام ملائکه بروی -

باب بیست و یکم در آنکه او حامل لوا پیغمبر است در مشاهده و مخصوص است بدین اعتبار و محل علم حد و روز قیامت از محامده -

باب بیست و دوم در آنکه الله تعالی تقا فرمود بوی با ملائکه سموات و عدا و آنکه ایشان و انبیاء مشتاق لقائی او گشتند ای شدن او بر متون و مناقب و بر نشستن او بر مناکب مراتب و از لقائی او -

باب بیست و سوم در آنکه او است برگزیده ملک جبار بعد از نبی مختار از اهل زمین ای چه علو نیا و سمو علایک موصوف بشرف و عظمت است در طول و عرض -

باب بیست و چهارم در بیان منزله و کیفیت منزله او نزد پیغمبر صلی الله علیه و سلم پس باید که تامل کند تامل کننده در آن و اعتبار کرامت او نماید بروی -

باب بیست و پنجم در مشورت کردن و راز گفتن پیغمبر صلی الله علیه و سلم با وی و رای غیر او حتی که گفتند آنچه گفتند درباره او و جواب نبی از خواهی آن -

باب بیست و ششم در بالا رفتن او بسوی نبی سید الانام در حسن خروج آنحضرت بر اے رفیع اعتماد و اطمنان وجه جفا هست که ایست افراست قهجان او -

باب بیست و هفتم در افزودن نبی بسد ابواب مشرعه در مسجد غیر باب او و تخصیص نو بدین خصوصیت میان اصحاب و احباب او -

باب بیست و هشتم در آنچه مراد است از خصوصیات نفیسه و ملندی باطنی
سوانح که مجاراه و عماره نماید در شرح لاحق.

باب بیست و نهم در بیان افضل منزله اونی و اینکه کس نکر هیچ مکتبی مثل فضل او
و عجب و عظمت نیست از معنی هر که هیچ شرفی نیست مگر که او یافت و بود اهل او.

باب سی ام در آنکه ثابت است و روی جمیع آنچه در مردمانست از حسن مثال و
نیست در مردمان آنچه در ویست از مناقب علیه و فضائل.

باب سی و یکم در آنکه نظر بوجه کریم او عبادت داشت و آنکه آنها بر صحابه نظر تیری کردند
بسوی او بدین ارادت.

باب سی و دوم در مرده دادن نبی مراد را بغفرت حق خوشحال او از عطای
اکرام و تحت او فرمود بدان الله تعالی.

باب سی و سوم در آنکه الله تعالی بسوی او ارسال هدیه جنت فرمود در دنیا پس
نظر کن درین منقبه شریفه و مرتبه رفیعہ علیه.

باب سی و چهارم در اشتقاق و ارفاق و حسن معونه نبی مراد را.

باب سی و پنجم در وصف نبی شیعه و اتباع او را میان اصحاب و ذکر آنچه مراد است
راست عند الله تعالی از اجر و ثواب.

باب سی و ششم در ذکر احوال او در قیامت و مناصب او و آنچه تخصیص
الهی است مراد را در آنجا از مناقب او.

باب سی و هفتم در جلال علا و کمال اعتلاء او در فردا بجات فواید الهی و جود
حب و جبریکامه الوجوه و مشرق به الوججات.

باب سی و هشتم در آنچه از ظهور و جلوه گری کرد از خصائص کرامات اگر چه ذکر
خوارق عادات نه مناسب قدر است در جنت آنچه مراد است از تعالیس مقامات.

باب سی و نهم در زهد و طلال او از دنیا و به مقتضای رغبت بقرب حق تعالی
و تخیل مقامات علیه و صفت بذل و عطا و جود و سخای او و قلت مبالغات او بوجود.

و نیاودنیه و عدم آن و کثرت غنائی او -

باب چهل و نهم در انکسار جناح او از دنیا و دنیه و ملال خاطر غیر مال او از دوستی بقا در عالم فنا و اختصار صلاح او در سوانت و همدستانانی ملا و اعلانی موطن القدس العالیه البنا -

باب چهل و دهم در ذکر آنچه مرا و راست از اولاد او عتاب تشابه رحمة الله تعالی محمد و بیدایه الاحباب -

باب چهل و نهم در لطیفها از لطائف شنائی او بر افریدگار و ادعیه و شریف خطبه موعظه فصاحت آمیز و طرفها از طرائف اتقنیه و غرایب مکاتیب واجوبه طاحت انگیز او -

قسم سوم در ذکر اهل بیت که حب و موالات شان حیوة هر دل میت است و درین قسم چهار باب است -

باب اول در ذکر خاندان و فضایل ایشان بر سبب اجمال و تفصیل و تعریف آن زانانی که مرا و اند بدوایت ایجاب و تطهیر بغیر الطاب و قطلول -

باب دوم در شان سیده نساء العالمین فی حضرت الکبری یا طاهره بتول الزهراء خا
ول فاطمه قره عین رسول سید الانبیاء -

باب سیم در ذکر دو سبط رسول الله و دو قرط عرش الله اکبر المحبتی و محسن الهامه
علیه و آفته حاطمه -

باب چهارم در ذکر سوائی ایشان از فرزندان مرتضی و در شیر بچه او معه دو نفر از
اولاد و انکه منقلب ایشان کست از مشاهیر و اتفاق کردند بر تعظیم او جامه و ربا و آ
آن آل الزمان الی زمان تا علی تعاقب المیلاد -

مخفی نماند که گو اهل کتاب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضایل کباب است و نظر
حاجی خلفه نیامده چرا که در کشف الطنون ذکر آن فتوده اما بعضی از علمائے اعلام محققین
عالم مقام ملک هند وستان کتاب مذکور را دیده و از آن نقلها در مصنفات خود فرموده اند

از جمله آنها مولوی شاه سلامت الله صاحب از علمائے حنفیہ هستند که بجواب حضرت شیخ نقل عبارت توضیح الدلائل در کتاب خود مسمی بمعرکۃ الآراء فرموده و از جمله آنها حضرت خاتن العلامه مولانا سید حامد حسین می باشند که نسخه عتیقه توضیح الدلائل وقت تشریف شان بزیارت حضرت امیر المومنین علیہ السلام در نجف اشرف دیدند و نقل بمقام متعدد از آن گرفته در مجلدات کتاب خود عقبات الانوار فی امامه ائمه الاطهار و آل فرمودند - چنانچه در جلد ثانی عقبات الانوار مضمون حدیث غدیری عبارت نقل نقل فرموده اند -

اکنون ثبوت اینکه ترجمه مذکور ترجمه توضیح الدلائل است - پس چون حقیر متنبأ آن عبارت توضیح الدلائل که جناب خال علامه در عقبات الانوار نقل فرموده اند با این ترجمه نمودم از آن معلوم شد که حتما و جز ما ترجمه مذکور در اصل ترجمه توضیح الدلائل - نسخه ترجمه توضیح الدلائل که در کتب خانہ آصفیہ بر بنبر یکصد و پنجاه و پنج مناقب مخزون است بخط نستعلیق خوشخط نسخه قدیمه است نام کاتب و سال کتابت در آخر مرقوم نیست بظاهر نسخه موصوفه کم از کم نوشته آخر قرن حادی عشر یعنی آخر صدی یا زدهم هجری می باشد -

جمله ادراک پانصد و شصت و هفت - و بطور فی صفت و دو - واصل توضیح الدلائل و ترجمه فارسی آن در فهرست کتب خانہ خدیو مصر موجود است نه در فهرست برش میوزیم نه در فهرست رام پور نه بانگی پور -

حاشیه شرح مطالع

تصنیف میر سید شریف ابجر جانی متوفی ۸۱۲ هجری است که بر شرح مطالع مصنف علامه قطب الدین رازی المتوفی ۷۲۰ هجری نوشته است.

قال وحید زمانه تغمد الله به غفر الله له محمد بن محمد بن فیاض
شراذف العوارف الفیاض الوهاب من فاض الماء فیضا و فیوضه
اذا اكل ثمر حتى مال عن جانب الوادی فكان الوهاب ما و زاد على
موضعه فسأل عن جوابه او هو و وصف له بنعت مواهبه
والفیض فی الاصطلاح انما يطلق فعل فاعل وانما لا یعوض
ولا یقرض ومنه قولهم المبدء الفیاض اما على قیاس ما عرفت
واما بمعنی اذ والفیض الخ -
اما بحر و کمال علامه سید شریف بس در کتب تراجم مذکور است -
و در محبوب الالباب گفته -

میر سید شریف الدین در ۸۱۲ هجری در قریه طاعوکه از اعمال استرآباد است قدم
از کتم عده بعالم وجود نهاد چون به یکن رشد و تمیز رسید در تحصیل علوم پرداخت و
در اندک زمانه بین علماء العصر سراهب از افاضت در ۸۱۲ هجری به مقتصد و به فتا و بنیای که
شاه شجاع الدین مظفر در قصر آردا قامت داشت مولانا بوساطت مولانا سعد الدین
مسعود انشی بجنود و س رسید و چون شاه مذکور بحال میر میریو صوف دانا شد مرآتم
تعظیم و تکریم به تقدیم رسانید و از انعام نقد و بخش نقد میریو الیه را مال مال فی خود
و محبوب خود به شیران و میر و منصب تدبیر دار الشفا و خود که در شیران و شیران بود

میر مذکور تفویض نموده حضرت سیده سال درین کار جمیل و شغل نبیل پرداخت
چون شیراز به تخت تصرف امیر تیمور آمد مولانا به سمرقند بروی آستخادر اکثر مجالس
امیر تیمور حضرت سید را به مولانا سعد الدین نقاشانی مباحثات و مناظرات روداده
بعد رحلت امیر تیمور سید مذکور به شیراز رجوع نمود و بهما تجا بود تا در سال ۸۱۶ هجری بمکه بدرالقرار
رفت.

نسخه کتب خانۀ آصفیه که بر تسمیه ه فن منطق مرتب است نسخه قدیمه بخط عای
عالمان نوشته علامه میرزا خان شیرازی است که در شیراز در سال نهصد و شصت و
سه هجری نوشته - چنانچه از فائمه کتاب ظاهر است -

حاشیه رح حاجی محمود تبریزی

لا حاجی محمود تبریزی بظاهر متوفی قرن هاشم
بر حاشیه سید شریف المتوفی سلسله بر شرح مطلع است حاشیه نوشته -
اولش این است -

الحمد لله رب العالمين والصلوة على سيد الانبياء
المرسلين وآله وصحبه الغر المحجلين وبعد هذا حاشیه حواش
علقت لعصامنا على شرح المطالع وبعد حواشیه الشریفه
وان النظر فيما جمعت ما ذكره لبعض من الاحباب وتبصر لمن
له توجه الى صوب الصواب والمرجو منهم ان يرجوا حسناته
ويصلحوا صفواتها طلبا لرضا الله ومرضاته -
نسخه کتب خانه آصفیه که برنمبر ۵۸ فن منطق مرتب است بخط معمولی عالمان
نوشته سال نهصد و چهل و دو هجری بخط پسر مصنف حاجی محمود تبریزی است -
کما هو مرقوم فی آخره قد انا بتعلیق هذه الحواشی ولما مصنفها
وهو ابن حاجی محمود حمد خنکوة يوم الاحد سلخ جمادی الاولی
سنة ۹۲۲ هـ -

نسخه مذکوره بر کاغذ خان بلخ تقطیع خورد است -

جلد ادراک ۶۲ و مطبوع فی صفحه ۲۳ -

بر ورق اول صفحه اول و صفحه دوم ورق آخر عبارت تملک بخط ثقیف خان خوشنویس
نام مالک شکر الله و سال تملک ۹۲۱ و عبارت صفحه دوم ورق آخر مرقوم است از آن
ظاهر است که نسخه مذکور از کتب خانه شکر الله است -

کتاب باری ارمیناس

تصنیف ارسطو در منطق - حاجی خلیفه در کشف الظنون از نوادر الاخبار ابو الخیر نقل کرده -
باری ارمیناس لغت یونانی است معنائی آن منطق است از مصنفات معلم اول
ارسطو اتمی می باشد - چنین آن را بزبان سریانی ترجمه کرده - واسحاق بن حنین بعربی
ترجمه نموده -

بعد از آن جماعتی شرح و تفسیر آن نمودند اول شان اسکندر فردوسی است و تفسیر آن
یافت نمی شود - بعد از آن یحیی بن خوی و ابی الحسن و فیروزی و ابی یونس و ابی یونس و ابی یونس
هم یافت نمی شود و از مفسرین آن هستند جالینوس و قریری و ابوبشر بن یونس و
علامه فارابی و اثنا و فریطن - و کسانی که آن را مختصر نمودند اینها هستند حنین و اسحاق و
ابن المقفع و الکندی و ابوبهر و الرازی و ثابت بن کمره و احمد بن الطیب - شروع
این است -

”کتاب باری ارمیناس فلناخذ فی الکلام فی کتاب باری ارمیناس
وهو الکلام فی العبارة ویحب ان یجری علی العادة فی ایراد الابواب الثمينة
التي جرت العادة بایرادها فی اول کل کتاب الاول منها هو الغرض فقول
ان غرض ارسطو طالیس فی هذا الکتاب هو الکلام فی صورة القول المجازم
البسيط الحق التي هي اقسام الصدق والكذب وذلك ان غرضه فی
هذه الصناعة ما سرها و اهي بالصناعة الصنعة المنطقية البرهان
نحو کتب خانه آصفیه که در مجموعه منبر ۱۷۳ فن فلسفه شال است بخط
سخن نسخه قدیمه مکتوبه ۲۲۲ هجری ۱۸۰۷ و در بحر -
نام کاتب مرقوم نیست -

این رساله از دورق ۸۱ مجموعه مذکورہ شروع و بر دورق ۲۰۰ ختم - جلد اوراق
بست - و بطور فی صفحہ بست و سہ -

الآداب الشرعية والمصالح المرعية

تصنيف شمس الدين ابو عبد الله محمد بن مفلح الحنبلي الدمشقي المتوفى سنة ثمان مائة وستين وسبع مائة.

كتاب در دو جلد است. نسخه کتب خانه مجلس جلد دوم است. موضوع کتاب اینکه عبادات و افعال و اخلاق طریقه اسلام چه طور باید کرد و بر هر فعل و کار حدیث می آرد که از آن طریق آن فعل معلوم می شود. شروع کتاب حسب تحریر جابری خلیفه این است.

الحمد لله رب العالمین فعذا کتاب یشتمل علی جملة کثیرة من الآداب الشرعية والمصالح المرعية يحتاج الی معرفة الی اخره. و شروع جلد ثانی که در کتب خانه موجود است این است.

فصل قال ابو داود باب العدی فی العلم حدثننا عبد العزيز بن یحیی الحمرانی حدثنی محمد بن یحیی بن سلمه عن محمد بن اسحاق عن یعقوب بن عبید عن عمر بن عبد العزيز عن یوسف بن عبد الله بن سلام عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس یحدث یكثر ان یدفع طرفه الی السماء. ابن اسحاق مدنی شمر وی من حدیث مسعمر سمعت شیخا فی المسجد سمعت جابر بن عبد الله رضی الله عنه یقول ان فی کلام رسول الله صلى الله عليه وسلم یرسل او یرسل او یرسل شمر وی من حدیث سبعین عن اسماءة بن زید عن الزهري عن عروة

عن عائشه رضي الله عنها قالت كان كلام رسول الله صلى الله عليه وسلم
 كلاما فصلا يفهمه من هو سمعه وقالت وان يحدث حديثا لو عد
 العباد الاحصاء وقالت انه لو يكن ليس الحديث كسر دهم متفق عليه
 والبخاري عن انس رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه ما وكا
 اذا تكلم بكلمة اعادها ثلثا نفهم عندواذ اتى على قوم مسلم قلنا
 نسخا موجوده كتب خانه كه نمبر ۱۷۱ فن مواعظ مرتب است بخط عرب
 مرقوم سنه هفتصد و هشتاد و شش هجری بخط حسین بن محمد بن علی ابنی الزینی است
 بست و سه سال بعد وفات مصنف نوشته شده و با اصل نسخه مصنف مقابله شده چنانچه
 بر حاشیه ورق آخر تحریر است -

بلغ مقابله علی نسخه بخط الشيخ شمس الدین ابو عبد الله الحسنی
 نقلت من اصل المصنف رحمه الله -

جملة صفحات این جلد دوم ۵۵۸ و بطور فی صفحه ۱۷ -
 و این نسخه جلد دوم نزد اکثر از علمای اعلیاء اعلام بوده چنانچه پنج عبارات تملیک بر منوه
 اول ورق اول مرقوم است و بر صفحه آخر که بران شمار ۵۶۰ تحریر است یک عبارت
 مطالعه این جلد نوشته که محمد بن محمد بن بیرم حکیم این جلد را در شهر رمضان سنه هفتصد
 هفتاد و هشت هجری مطالعه نموده -

تنبيه المغترين في القرن العاشر على ما خالفوا فيه سلفهم الطاهر

تصنيف علامه شيخ عبدالوهاب بن احمد الشعرائي المتوفى سنة ۹۴۳ هـ بقصد وبنقاد
سنة بحرئ مصنف علامه درين كتاب حالات وعادات و اخلاق حسنة و خنوع خوش
عجز و انحرار و تواضع و صفائي قلب حضرات صحابه و تابعين و علماء عاقلين برائے
و عظم و پند اينائے زمانه خود که مدعيان صلاح اند نوشته تا اوشان از حالات سابقين
حالات و عادات خود را مقابل نموده اخلاق حسنة اختيار نمايند و از کبر و نخوت و خود پستي
و بغض و حسد و از جمله اخلاق ذميمة احتراز فرمايند.
مصنف علامه بعد حمد و صلوة مي فرمايد که من خدمت یکصد و پنجاه شيوخ کرام حاضر
شده ام و سچک از اينها ندیدم که دعوی صلاح و فضل و کمال خود نمايد حالانکه اينها بدرجۃ
اعلائی صلاح و کمال فائز بودند.

يقول مولانا عبد الوهاب بن احمد بن علي الشعرائي عفي الله
عنه الحمد لله رب العالمين واصلی و اسلم علی سيدنا محمد و
علي سائر الانبياء والمرسلين و علي الهم و صحبهم اجمعين و بعد هذا
كتاب لنيس صغير الحجم كبير القدر جمعت فيه لمبة صلحة من
طريق القوم اهل الله و ما كانوا عليه من الزهد والورع والعلم
و الخشية و الخوف و غير ذلك و حررت بالخرير الذهب و الجواهر
بحسب ميزان علي و عفتي حال الكتابة من نظريه من المدعين
للصلاح بعين البصيرة و نفسه لم يشتر من طريق القوم من ثمة و راي

منسوخه من صفات الصالحين كما تنسلح المحبة من ثوبها وهو
 كالسيف القاطع كل من أوعى الصلاح في هذا الأيام بعكس تدوين
 مرغله وتظهر لكل الناس أن فعل هذا المداخي يخالف قوله -
 نسخ موجوده كتب خانه آصفيه که بر نمبر ۲۲ فن مواخط مخزون است نسخ قدیمه بخط
 عرب است نام کاتب و سال کتابت در آخر مرقوم نیست اما گمان فقیر مکتوبه
 صدی یازدهم هجری باشند -

جمله صفحات ۶۰۶ نم و سطور فی صفحه ۱۹ -

و راول یک ورق جدید الخط است و در آخر هم از صفحه ۲۴۷ تا آخر جدید الخط است -

الحقایق فی احیاء اسرار علوم الدین

تصنیف علامہ محمد بن محمد بن المنضی المدعو بحسن الکاشی متوفی سلطنت بکزار و نودو
یک ہجری۔ کتاب مذکور در مواظف است و آن لب لباب و خلاصہ کتاب
مختصر البیضا است کہ در سال یکزار و نودو علامہ موصوف از تالیف آن فارغ شدہ
و مصنف علامہ بعد حمد و صلوة در خطبہ گفتہ کہ مفہام این کتاب را از قرآن مجید و
احادیث نبوی و احادیث ائمہ اثنا عشریہ جمع کردہ ام و از احیاء العلوم علامہ
غزالی درین کتاب چیز با اضافہ نمودم۔ و کتاب مرتب است بر شش مقالہ۔ و در
ہر مقالہ چند ابواب است۔ و در ہر باب چند فصول۔
مقالہ اولی در بیان علم۔ و در آن شہ باب است۔

باب اول در علم۔

باب دوم در عقاید۔

باب سوم در معرفت نفس۔

مقالہ ثانیہ در اخلاق و مہمہ و تہذیب آن و در آن چار باب است۔

باب اول در معنی خلق۔

باب دوم در بیان چیز بائی کہ موجب خرابی اخلاق می شود۔

باب سوم در بیان غضب و حسد و عہد۔

باب چهارم در بیان ربا و کبر و خود پسندی۔

مقالہ ثالثہ در مذمت دنیا و فریب خوردن از آن و در آن پنج باب است۔

- باب اول در معرفت دنیا -
باب دوم بیان آیات و احادیث که در مذمت دنیا وارد شده -
باب سوم در مذمت حب مال -
باب چهارم در مذمت حب جاه -
باب پنجم در مذمت غرور -
مقاله دایم در بیان اخلاق حسنه - و در آن شش باب است -
باب اول در بیان صبر -
باب دوم در بیان شکر و رضا -
باب سوم در بیان امید و بیم و خوف و رجا -
باب چهارم در بیان محبت و انس -
باب پنجم در بیان یقین و توکل -
باب ششم در بیان راست بازی و ادائی امانت -
مقاله خامس در عبادات و اسرار آن و در آن هفت باب است -
باب اول در نیت و اخلاص -
باب دوم در طهارت و لطافت -
باب سوم در صلوة و ذکر -
باب چهارم در تلاوت قرآن -
باب پنجم در بیان زکوة -
باب ششم در بیان روزه -
باب هفتم در حج و زیارت مشاهد مقدمه -
مقاله ششم در ذکر سایر اعمال و در آن پنج باب است -
باب اول در بیان توبه و ذکر گناهان -
باب دوم در محاسبه نفس -

باب سوم در تدبیر و فکر -
 باب چهارم در ذکر موت و قمرال -
 باب پنجم در اخوت و الفت -
 شروع کتاب این است -

«الحمد لله الذي نور قلوبنا بنور الايمان وعرفنا من اسرار الحديث والقرآن والصلوة على محمد سيد المرسلين وعلى آله الطيبين الطاهرين المعصومين ما بعد فيقول الفقير الى الله محمد المرتضى المدعو بحسن آية الله اني اذكر بعون الله تعالى في هذا الكتاب من اسرار الدين ما يرتقى به من كان له قلب سليم والحق السمع وهو شهيد الى معارج اليقين وانما اخذت من كتاب الله تعالى وسنة سيد المرسلين واحاديث الائمة المعصومين واضفت اليه ما وجدت في كتب علماء الدين ولا سيما كتاب احياء علوم الدين لابن حامد محمد بن محمد الغزالي الهوسني ما يصلح ان يكون بيانا لمبانيه وتفسير المعانيه بتقرير الفهم ويزيد مما هوثر الفرائد مختصا بسبيل الزيادة وسميته بالحقايق ورتبته على ست مقالات في كل مقالة ابواب وفي كل باب فصول ام»

جناب خال علامه در كشف الحجب والاسرار فرموده -

۱۰۱۳ - الحقايق في احياء اسرار علوم الدين محمد بن محمد بن المرتضى المدعو بحسن الكاشي المتوفى سنة لضع وتسعين و الف وهو ملخص كتاب محبة البيضاء ولباب وقوع الفراغ من تاليفه في سنة تسعين و الف وقال فيه انه ذكر في هذا الكتاب اسرار الدين وانما اخذها من كتاب الله وسنة سيد المرسلين واحاديث الائمة المعصومين و اضاف اليها ما وجد في احياء الغزالي ورتبه على ست مقالات

و فی کل مقالة ابوابی فی کل باب فصول اوله الحمد لله الذی
نور قلوبنا بنور الایمان الامین

نسخه کتب خانه آصفیه که بر نمبر ۳۹۲ فن سواعط مرتب است بخط مالقرا
عالمانه است - نام کاتب و سال کتابت مرقوم نیست - اما بقرائن مکتوبه
صدی دوازدهم است -
جله صفحات ۳۵۵ عدد و پنجاه - و بطور فی صفحه بست و دو -

روضۃ المشتاق الی الکرم الخلاق

تصنیف شیخ فقیہ ابو حفص عمر بن سید الحمید القرشی تاضی الحرمین -

در مواظبت بر نیجاہ و ہفت مجالس -

خطبہ کتاب پنج طرز ناقص است - اما این عبارت خواندہ می شود -

وجعلتہ روضۃ لانی و راحۃ لنفسی و رجوت ان ینفعنی بہ و

یسامعنیہ وان لا یخر منی اجر الثواب امین و سمیتہ روضۃ المشتاق

الی الکرم الخلاق و هو المستول ان یجعل خالف الصادق ان ینفعنا و

من سمعہ -

بعد آن می گوید المجلس الاول -

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۴۰۸ فی مواظبت مخزون است نسخہ قدیمہ بخط عرب
معمولی کتبہ سال ہفتصد و پنجاہ و ہفت ہجری است - نام کاتب بخوبی خواندہ می شود -

نسخہ مذکورہ بطلالہ اکثر علماء بودہ خطوط نشان بران موجود است -

جلد صفحات دو صد و ہجده - و سلور فی صفحہ ۱۱ و ہفت -

الطريقة المحمدية

تصنيف علامه محمد بن پير علي المعروف بهرگلي متوفى سنة ۸۷۰ هـ و هشتاد و يك بهجری - ابتدای كتاب این است -

"الحمد لله الذي جعلنا أمة وسطا خيرا م والصلوة والسلام على افضل رسل الله وآل النبي والحكماء وعلى آله واصحابه المقربين في القصص والاشيم ما احدثت السموات والارض وما تعاقبت الاضواء والظلم وبعد فان العقل والنقل موافقان والكتاب والسنة متطابقان ان الدنيا فانية سريعة الزوال والخراب عزها دخل ونعمها انقم وشرها سراب وان الدار الآخرة هي الحيوان اعدت للثقلين من اهل الايمان عزتها باقية ابدية ونعمها صافية شهداية وشرها خالية عن اثم ولا عية فيها حور مقصورات في الخيام ناعمات مطهرات عن اوثان والا لامر كافن الياقوت والمرجان لم يطعمن من قبلهم ولا جان وجوه يومئذ ناضرة الى ربنا نظرة عنداء مرضية مطمئنة وعن راضية شاكرة"

كتاب مرتب بر سه باب - در باب اول سه فصل -

فصل اول در بيان تمك وعقد نام بقرآن مجيد و احاديث نبوی -

فصل دوم در بدعات -

فصل سوم در اقتصاد -

باب چهارم در امور مهم و دران هم سه فصل است -

فصل اول در تصحيح اعتقاد -

فصل دوم در بیان علوم مقصوده بغيره و آن سه قسم است - نوع اول تقوی است - فصل سوم در تقوی -

باب سوم در اموریکه بران گمان تقوی میشود و لاکن تقوی در اصل آن نیست در آن هم فصل است -

فصل اول در وقت طهارت -

فصل دوم در توریع از طعام اهل و طائف -

فصل سوم در امور مبتدعه -

حاجی خلیفه در کشف الظنون ثبت کتاب مذکور گفته که مصنف علامه در شب هفتم شعبان سال نهصد و هشتاد و هجری از تصنیف آن فارغ شده چنانچه من از خط خود مصنف نقل این تاریخ نموده ام و آن کتابیست نهایت مفید و معتبر - مولی آن یزدی معروف به شی متوفی سلسله کهنه زاده هجری کتاب مذکور را خلاصه نموده شی محمد بن علی بن محمد علان العدنی بکری که متوفی سلسله کهنه زاده و هفت هجری شرح آن نوشته - بعد آن حاجی خلیفه شرح متعدده بر آن کتاب مذکور ذکر نموده -

درین کتب خانه آصفیه دو نسخه تکبیر در فن مواظف برنمبر ۱۰۱ و ۱۰۲ موجود است نسخه بزرگ ... بخط نسخ خوشخط نهایت محشی مکتوبه سلسله هجری بقلم مصطفی بن عبد الجلیل بن یوسف بن محمود بن ابراهیم است و بر خاتمه این عبارت مرقوم است -

«قد التفت فراخی من تحریر هذه النسخة الشريفة المباركة في يوم الجمعة في وقت الصلوة الكبرى على عبد الضعيف الخفيف التقدير الحقير للذنب المحتاج الى رحمة ربه وشفاعة حبيب هون مصطفى بن عبد الجلیل بن یوسف بن محمود بن ابراهیم غفر الله له ولهم ولاسلاته»

ولمشایحه ولمن قراء ولمن دعاء بالخیر لکاتبه وختمه فی او آخر ماه
 صفر الجراد فی سلاک شهور سنة اثنی وتسعين والفاء بعد الهجرة
 جزء اوراق این نسخه دوصد و چهارده - و بطور فی صفحه هفده -
 و نسخه ثانیه نمبری ۱۰۱ بخط نسخ منگولی نوشته یک هزار و نود و پنج هجری است -

قمع النفوس ورقية المايوس

تصنيف علامه تقي الدين ابوبكر بن محمد المحمدي متوفى سنة ٨٢٩ هـ مشتمل على ثمان مائة وثمانين
درآن معجزه وكرامات وغيره از قسم مواظف و نصائح جمع کرده -
اول كتاب است -

الحمد لله الذي خلق الموجودات من ظلمة العدم بنور الایجاد و
جعلها دليل الى البصائر الى يوم المعاد شرع شرعا اختاره
لنفسه و انزل به كنهه و ارسل به رسوله للعباد فاضحوها بحجة
فلا يزيغ عنها الا هالك قد ظهر على صفحات وجهه و فلتات لسانه
العتاد صلى الله عليه وسلم صلاة متصلة الى يوم التناد و بعد
فان الناس كانوا في جاهلية بعملاء و عمياء حتى جاء الحق و زهق
الباطل ان الباطل كان زهوقا و كان ذلك على يد سيد الاولين و
الآخرين - محمد صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى انا ارسلناك
بالحق بشيرا و نذيرا و لا تشال عن اصحاب الجحيم -

نسخه كتب خانة آصفيه كه برنمبر ١٥٠٠ من مواظف مربوط است نسخه قديمه بخط
عرب كتوبه بيزدم ربيع الاول سنة ١٢٢٩ هـ مشتمل است و نسخ اخري بخط احمد بن محمد بن
علي المودب الناصح بسجده القصب است كه تا آن زمان مصنف علامه بقيد حيات
جله صفحات ٢١٨ - و بطور في صفحه ١٤ -

كان الفراغ من كتابته يوم السبت ثالث عشر ربيع الاول -

خمس وعشرين وثمانمائة على يد العبد الفقير إلى الله تعالى أحمد بن
 محمد بن علي الوردب الناصح بمسجد العقب غفر الله له ولوالديه
 ولمن قرأه وحاله بالتوبة والفقداء وبحميد المسلمين وأحمد لله رب العالمين
 وصلى الله على سيدنا محمد وآله وسلم إلى يوم الدين -

کتاب التوابین

تصنیف علامہ موفق الدین ابو محمد عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامتہ المقدسی
متوفی ۶۳۳ھ شہد و بست ہجری۔

کتابے ست نہایت مفید مصنف علامہ درین حکایات و حالات توبہ
کنندگان از گناہان ذکر نموده۔ اولاً توبہ ملائکہ ذکر نموده بعد آن توبہ انبیاء و کرام
سلام اللہ علیہم جمعین بعد آن توبہ آدمیان از اہم سابقہ بعد آن توبہ اصحاب حضرت
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ و علم بعد آن توبہ سلاطین زمان بعد آن
توبہ دیگر مردم ازین امت مرحومہ۔

اول کتاب این است۔

الحمد لله الملهم الوهاب الرحيم التواب غافر الذنب قابل التوب
نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۱ فن مواعظ مر لوط است بخط عرب مکتوبہ پنج
ماہ صیام ۱۱۹۳ھ مفتقد و نو دونه ہجری بخط عبداللہ بن شعیب بن سعید بن عمران
بن مالک التیمی کھنبلی است۔

جلا صفحات ۲۶۰ و سطور فی صفحہ ۱۷۔

نسخہ مذکورہ در کتب خانہ اکثر اہل علم محزون بودہ چنانچہ بر صفحہ اولی ورق
اول عبارات او شان موجود است یک عبارت نوشتہ یکہزار و ہشتاد و ہشت
است و یک عبارت نوشتہ ۱۱۶ یکہزار و یکصد و شصت ہجری است۔

محال مستنصر

سی پنجم مجلس در آن مرقوم است و در هر مجلس یک خطبه مشتمل بر وعظ و پند است
نام مصنف در خطبات مذکور نیست اما از کلام معلوم می شود که این خطبات
از عالم و امام مذهب اسماعیلی است -
شروع این است -

هذه الكتاب المجالس المستنصرية صلوات الله عليه المجلس
الاول في ثقة الامام وعلم الاسلام -

الحمد لله المتوحد بالجبروت والكبرياء المتفرد بالملكوت و
البقاء المتجمل الى خلقه بسوايخ النعماء المتعالى عن الشكر والنظراً
لالله الا هو المتنزه صاحبته وابناءه وصلى الله على رسوله محمد
المخصوص بشرف الاصطفاء على الرسل والاجبياء المصطفى باهل
الارض والسماء وعلى وصية على ابن طالب افضل الانيس والارضية
واهل الاصحاب والاقرباء والمخصوص بفاطمة الزهراء بنت النبى
سيدة النساء وعلى الائمة من خريتهما الابرار الاقتيام وسلم
عليهم اجمعين - سلاما متواصلا الخلود والبقاء -
ودر آخر ان عبارت نوشته است -

كتب هذا المخطوطة عبد عبيد سعيدنا ومولانا عبد القادر
نجم الدين ابن سيدنا ومولانا طيب زين الدين ابن سيدنا
مولانا الشيخ جويجي ابراهيم ابن موسي جعفري ابن حاشي بن شيخ طيب
بن ابراهيم في دار الفتح اوجاين من حجره النسبي المختار صلى عليه

خالق اللیل والنهار علی اللہ الاطهار الی ان عزہ قمری علی الانجار
 فی یوم الاثنين تاریخ شہر ربیع الثانی ۱۲۹۵ھ ہجری۔
 ازین عبارت ظاہر کہ بزرگے از حضرت بواہیر در سنہ یکہزار و ست و پنچ در
 شہر اصفہان این نسخہ را نوشتہ۔
 حمدہ اوراق ۱۳۲ و بطور فی صفحہ ۱۴۔
 خط نسخ معمولی بر تہرہ ۵۰۰ من مواظف کتب خانہ اصفیہ مرزوست۔

خلاصہ حکیمائے سعادت

اصل کیلئے سعادت کہ تصنیف امام حجة الاسلام ابو حامد محمد بن محمد انصاری الشافعی
عاشقہ است۔

علی عسکری خوانی مخاطب به عاقل خان حکیم عالمگیر بادشاه دہلی **سال ۱۰۶۸** **سال ۱۰۶۸**
خلاصہ آن در سال **۱۰۶۸** یکہزار و ہفتاد و نہ ہجری منودہ - اوش بہان اول
ہل کتاب است -

اصل کتاب است -
نسخه کتبت خانه آصفیه که بر نمبر ۱۹ مخزون است خط نستعلیق معمولی است -
نام کاتب و سال کتبت مرقوم نیست اما بظا هر مکتوبه اول صفحه دو از دهم می باشد
جمله صفحات ۳۶۱ و بطور فی صفحه ۲۱ -

و در آفرین عبارت مرقوم است به
برضمیر قیض پذیر صده شصت و پنج یعنی ارباب دانش پیش مخفی تا
و این خلاصه است از نسخه کیمیائے سعادت لصاب و اصل و اصول فصل و
فصول کتاب افادت انتساب بل لباب عنوان و ارکان آن کتاب که بامرو
ارشد سلطان سلاطین آباء قهرمان مالک رقاب خاقان مستغنی از انقاب
شاهی که شمه درگاه سلطانی را بوجه عنوان مسلمانی ساخت دین پناهی که ارکان مسلمانی
و جهان بانی را بعنوان ضوابط مسلمانی مستقیم داشته سعیدے که سیرت صورت
هدایت صورتش معنی کیمیائے سعادت ملکے که قول و فعلش شاهدین عدلین
بر اثبات فرق عادت مطاعی که الطیعوا الله و الطیعوا الرسول و اولی الامر منکم در شان
شاهان شجاعی که آنحضرت صلی الله علیه و آله از راست او نمایان امیرے که امر معروف از
امر منکر معروف عالمگیری که از انبیاء پیش فعل منکر در قول موقوف ممرشد حقیقی و

سلطان حمازی ابوالظفر محمد بن محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی
 مد اللہ تعالیٰ تلال جلالہ علی مفارق العالمین الی یوم الدین بجد واجتہاد بردے
 حامی جانی علی عسکری خوافی المخاطب من حضرت سلطان بخطاب عامل خان صورت
 انتخاب و اختصار پذیرفت و زبان وقت و تاریخ ترتیب آن این نظم و
 نشر گفت - نظم

تاریخ سال خواستہم این انتخاب گفتمہ خود خلاصہ ارکان کیمیا
 نشر - سال ہجری ہزار و ہفتاد و نہ درین فقرہ تاریخ منشور و لطیفہ اثبات مستور کہ
 مدد حروف این عبارت معرازا استعارت بحسب حساب ایجد مطابق انت
 اللہم اجعل خواتیم الامور بما یتفعنا یوم الجزا وصل علی سید
 الخلائق محمد خاتم الانبیاء و علی آلہ الاصفیاء واصحابہم الا نقیاء۔

رشته

ترجمہ دررغرر

بخش صاحب نامی مرید را از الهی از سکناے احمد نگر ترجمہ دررغرر
بر بالین فطری کہ نظم نموده اولش ایست -

چو محمد خداوند بس واپای	بدیها چه سخن بود فاجی
روے حدیثی و راه سلف	به باید که گویم بترس تلف
درود پیغمبر از وے کلام	که قدس است ثابت شد بر نام
درود پیغمبر گو بعد آن	به احباب آتش در و کد خوان
بتالیف و جوشن طالعبا	کتاب در ریافتم بر بها
حدیث پیغمبر در و بود هم	حکایات بودند با و لے مقم
بخاطر در آمد با نگر چشمن	که مگر نظم بودی چنین نشر دین
زیاده شدی شوق خواندن ما	که منظوم دار و با حالها
چو شاعر با حمد نگر کس نبود	بنا چای نکل حیفش نمود

نسخه مکتب خانہ مصفیہ کہ بر نمبر ۵۷۱ فی مواظ مربوط است
مکتوبہ ۲۶ رذی قعدہ سال ہفت جلوس محمد شاہ بادشاہ است کہ مطابق
۱۳۸۰ سال ابجری بود -

کاتب آن سید محمد شجاع پسر خود مصنف است -

جلد صفحات ۵۱۹ - و منظوم اہل منظومہ فی صفحہ
در اہل منظومہ از صفحہ ۲۶ شروع و بر صفحہ ۴۸ ختم است -

مواظ

۵۴۲

عربی

وا از صفحه اول تا صفحه ۲۵ و از صفحه ۴۸۵ تا ۵۱۹ دیگر اشعار متفرقه تصنیف
سید بخش صاحب مذکور نوشته است و بظاهر خط خود مصنف است -

صد پند لقمان

کو

اولش اینکده -

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على خير خلقه محمد و
آله اجمعين -

این صد پند سودمند و پسندست که لقمان حکیم پسر خود را وصیت کرده و فرموده که این سخنان را هر که یاد گیرد و بدین عمل نماید خردمند و زبردست گردد و ان شاء الله
نسخه کتب خانه آصفیه که بر تمبر ۳۲ فن مواعظ مخزون است تقطیع خورد و کاغذ خان
بارغ مجدول با جدول طلایی در میان سطور هم از طلا کار کرده - خوش خط بخط نستعلیق بام
کاتب و سال کتابت هیچ مرقوم نشده -
جمله صفحات شانزده - و سطور فی صفحه هفت -
بر جلد هم از طلا نقش و نگار نموده -

کیمیائے سعادت

بزرگان فارسی در مواظ و اخلاق تصنیف محبۃ الاسلام ابوالحسین محمد الغزالی متوفی
پانصد و بیست و پنج ہجری نبوی۔

و کتاب مرتب است بر چہار عنوان و چہار رکن۔

عنوان اول در معرفت نفس۔

عنوان دوم در معرفت باری تعالی اصل شانہ۔

عنوان سوم در معرفت دنیا۔

عنوان چہارم در معرفت محبتی۔

رکن اول در عبادت۔

رکن دوم در معاملات۔

رکن سوم پاک کردن نفس از اخلاق رذیلہ خبیثہ۔

رکن چہارم آراستن دل با اخلاق حسنہ و پسندیدہ۔

حکمرانان بعد و ستارہ آسمان و قطرہ باران و برگ درختان و رنگ بیابان و ذرہ
زمین و آسمان مرآت خداست راست کہ رنگی صفت اوست و جلال و کبریا و
عظمت و علا و مجد و بہا و اخصیت او و از کمال جلال او بیخ آفریدہ را چنانکہ اوست
ہمگاہی نیست بلکہ اقرار دادن بجز از غایت معرفت وے قہمائے معرفت صدیقان
و اعتراف آوردن بتقصیر در حمد و ثنائے او تعالی و تقدس ثنائے فرشتگان و پیغمبران
است صلوات اللہ علیہم اجمعین و خیر آویس کس را بحقیقت معرفت او راہ نیست
و غایت عقل عقلا در مبادی اسیر و احوال و حیرت است و منتہائے ساکنان و مریدان
در طلب قرب بجزرت جلال او و دانشست و بخشش امید از اصل معرفت وے

از خیال تشبیه و تمثیل است - نصیب همه چشمها از ملاحظت جمال او خیرگی است
و شمره همه عقلا و از نظر عجائب صنع و بے معرفت ضروری است هیچ کس مبادله
در عظمت ذات و بے اندیشه کند تا چگونه واجبست و بیچ دل مباد که از غایت
صنع و بے یک لحظه غافل ماند و یکبست تا با ضرورت بشناسد که همه آثار قدرت
اوست و همه انوار عظمت او و همه بدایع و غرائب حکمت اوست و همه پر جلال
حضرت اوست و همه از دست و بدو است بلکه همه خود اوست که هیچکس جزوی
استی بحقیقت نیست بلکه منی همه چیزها از نور منی اوست -

درین کتب خانه آصفیه دو نسخه تکیه آن بر نمبر ۱۶۶ و ۱۶۷ فن مواظف موجود است -
نسخه نمبر ۱۶۶ بخط تعلیق ولایتی بر کاغذ حنائی مجدول بدول طلائ و لاجوردی
در آخر نه نام کتاب است نه سال کتابت - اما بنحالی حقیر ملاحظه کاغذ و رنگ
کاغذ و سیاق تحریر و نشان حرف این نسخه نوشته آخر صدی دهم می باشد -

جمله ادوات ۳۹۵ و بطور فی صفحه ۲۱ -

نسخه نمبر ۱۶۷ بخط فتح ولایتی بر کاغذ خان باغ مجدول بدول طلائ و لاجوردی
مکتوبه سال یک هزار و هشت هجری -
بقلم محمود بن احمد نونی است -
جمله صفحات ۷۷ و بطور فی صفحه ۲۲ -

مصلح القلوب

زبان فارسی تصنیف علامه حسن شیعی تبریزی در مواظ -
کتاب مرتب است بر پنجاه و سه فصول -
شروع کتاب این است -

شکرو ثنا و حمد بے منتها خدا را منزه است از ادراک و افهام متعارف است
از حوادث لیالی و صرف یام و لغت نامحدود بر مرقد مدفن و شیخ با یون و روضه
زائر خاتم الانبیاء و خلاصه منقبات حضرت محمد مصطفی و اهل بیت او باد که مصلح القلوب
و مصلح اسرار اند و بر پیرون اقوال و افشاء -

اما بعد چون مولف این کتاب العبد الراجی بر حمت الباری بکن را بی السبوری
بحکم خدا توفیق الذاکری تنفع المومنین رغبت و تذکیر بود خواست که از برای
بندگان این فن درین نوع جمع کند پس از بخشیده جان و بخشانیده اش و جان
مدد خواست و این کتاب تألیف کرد بے تکلفی و مفصل گردانیده پنجاه و سه فصل و
مصلح القلوب نام نهاد از آنکه دانست که دلها را از محنت و شنیدن آنچه در دست
روشنا بود جانها را از غمی و سرور آنکه شد رب العالمین و الصلوة والسلام علی خیر خلقه
و آله و صحبه -

جناب خلل علامه در کشف العجب میفرماید -

مصلح القلوب بالفارسیة فی المواظ والنصایح الحسن السبوری
رتبه علی ثلاث و خمسين فصلا اوله شکرو ثنا و حمد بی منتها خدا
را که منزه است از ادراک و او هام و افهام و متعالی است از حوادث لیالی و
عصوف ایام آن -

درین کتب خانه آصفیه دو نسخه آن بر نمبر ۱۶۳ و ۶۰ فن مواظ موجود است
نسخه نمبر ۱۶۳ بخط شعیب خط ایرانی بر کاغذ حنائی خان بالغ لوح طلائی و جدول طلائی
و لاجوردی جمله صفحات پانصد و شصت و پنج و بطور فی صفحه ۱۷-
سال کتابت و نام کاتب در آخر نیست بظاهر مکتوبه کم از دو صد سال نخواهد
و نسخه ثانیه نمبر ۶۰ بخط نسخ معمولی آنهم بظاهر مکتوبه دو صد سال است-
در آخر صند ورق جدید بخط است نام کاتب باین وجه و سال کتابت معلوم نشد
جمله صفحات ۵۴۳ و بطور فی صفحه ۱۷-

ترجمہ زواجر

اصل کتاب نواجہر فی بیان الکبار تصنیف علامہ شہاب الدین احمد بن محمد ایشی
مشہور باب جہر کی متوفی سلسلہ ہند و ہفتادوسہ ہجری است شیخ آدم بزبان اردو
دکھنی ترجمہ نمود نام آن ترجمہ آدم فی الحدیث مقرر کرد۔

شروع این است۔
جمع حمد و ثنا خدا تعالیٰ سزاوار ہے جو گناہ کے زیر شکن تو بہ کا نہر ہر پنجہ ہے
اور عصیان کے کوہ کے تین عاصی کے عذر و حیا کی مایگی تین او کھاڑ دیا ہے جل جلالہ
و عظم شانہ سب نعمت اور درود رسول تین لایق ہے جو گھنگار بد کردار استان کی
کمال رحمت و شفقت سے اپنی شفاعت کے دامن میں تحصیل لیا ہے اور طہیران
نفسی نفسی بکار تکی قیامت کے دن انتی انتی کی آواز سنیں امت کو مغفرت کی دولت
دلایا ہے صلی اللہ علیہ والہ و آلہ و صحابہ وسلم الخ

بعد حمد و صلوات مصنف گفت کہ نواب امیر الملک معین الدولہ محمد علی حسین خان
بہادر شہرہ خواہ فرقا العین جناب نواب امیر اللہ داد والا جاہ ازمن درس زواجر
ابن جہر کی میگردد روزے فرمودند کہ اگر ترجمہ ابن کتاب بزبان ہندی میشد
بسیار برای نفع عوام و نسوان میشد چنانچہ ابن عالمی شیخ آدم ترجمہ آن نمود نام آن
ترجمہ آدم فی الحدیث مقرر کرد۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۶۵ فن موعظ خزونہ ست بخط شفیعہ معصومی
با خد دل شجر فی بخط محمد بہان الدین خلف محمد اعظم بیلخ دہم جادی الثانی سال یک ہزار
دو صد و پنجاہ و یک ہجری ۱۲۵۱ است۔
و بر صول اول و دوم لوح طلائی و نگاری بر حاشیہ ہم است عجب نیست کہ ابن بہان

نسخه باشد که برای هدیه دادن امیرالملک معین الدوله نوشته شده باشد.

جمله صفحات آن ۲۰۲ و بطور فی صفا

و تحقیق نمائند که یک ترجمه هندی زواج بعد این مذکور می شود که آن برنمبر ۱۹۵ فن هذا
نام ترجمه مربوط است آن ترجمه سید فضل الله شاه قادری است هر دو ترجمه بلفظ حرف
حرف یک است فرق یک حرف و یک نقطه در هر دو نیست نسخه دیگر برنمبر ۱۹۵
نسخه ۱۲۴۴ هجری است معلوم می شود که آبا طبع آدم همان ترجمه را نسبت بخود داد چه تواند
کتاب شامل بنابر خلاف عادت و خلاف عقل و خیال است. والله اعلم بالصواب.

الفیه

علامه جمال الدین ابو عبد الله محمد بن عبد الله الطائی الجبالی المعروف بابن مالک
متوفی ۷۸۲ هجری قمری در فن نحو و قواعد و غوائل آن یکنیز اربست نظم
نوده - اصل نام آن خلاصه است - مگر چونکه در آن یکنیز اشعرست لهذا در میان مردم
بنام الفیه مشهور شد - کتاب مذکور در دیار عرب مثل کافیه متداول و منطج نظر علماء
و طلاب است - او ش این است - قال الشيخ الامام العالم العلامة حجة
العلماء قدوة البلغاء فخر النحاة دین القراء ابو عبد الله محمد جمال الدین
بن عبد الله بن مالک الطائی قدس الله روحه و نود ضریحه -

قال محمد هو ابن مالک احمد بنی الله خیر مالک
مصلی علی الرسول الصلوات
نسخه بمکتب خانه آصفیه بر نمبر ۱۳۱۲ فن نحو مخزول است خوشخط نسخ از اول تا آخر
بحاشی مفیده مکتوبه سال ۱۲۸۵ هجری قمری است نام کاتب مرقوم نیست جمله صفحات
یکصد و بیست و دو - در صورتی صفحہ ۱۲۸ -

تحفة الاحباب وطرفة الاصحاب على ملحة الاعراب

امام علامه جمال الدين محمد بن عمر بروجي انحصري البصري متوفى سنة ٩٣٠ هـ برلمحة الاعراب
تصنيف ابو محمد القاسم بن علي الحريري شري نويشت اين بهان شرح است اولش
اين است۔

والحمد لله الذي خلق الانسان وعلمه البيان وانزل القرآن
بافصح لسان على نبيه المبعوث الى الانس والجان محمد المصطفى من
عدنان صلى الله عليه وسلم على غرار الدهور والازمان والده واصحابه
والتابعين لهم بلحسان اما بعد فقد نشرح علقتة على ملحة الاعراب
ونسخة الاحباب اختصرت من شرح ناظم معارضة الله تعالى وضمت
الى خاتمة فوائد جملة وزوائد معمة واقتصرت فيه على جل عباراتها
وايراد امثلتها واشاراتها وتفسير الغريب من لغاتها والمشكل من اعرابها
بعبارة قريبة والى الافهام ظاهرة للخاص والعام ليكون تبصرة للطلاب
المبتدئين وتذكرة الراغب المنقوي والله اسأل ان ينفع به ان يقر
محبوب وما توفيقي الا بالله عليه توكلت واليه انيب الحمد لله

درين كتب خانه آصفيه دو نسخه قلميه ويك نسخه مطبوعه مصري ازان موجوده
نسخ قلميه برنمبر ٣٢١ و ٣٢٢ فن نحو مرتب است۔ نمبر ٣٢١ بخط عرب معمولي مكتوبه برنمبر ٣٢٢
هجري نام كاتب محمدين محمد اعظمي ودرين جلد قصيده دريه هم مجلد است۔
مجمله صفحات دو صحت و صحت و صحت۔ و بطور في صفحه پانزده۔

نسخه قبری ۳۲ هم بخط عرب معمولی کتوبه سلسله ۱۱۳ هجری بخط محمد مصری است که برآ
 ذات خود نوشته از ورق ۱۶ شروع و بر ورق ۵۵ ختم - بطورنی صفحه ۲۳ -
 و از ورق اول تا ۵۵ منگومه زنجانی و در برگه فواید نخویه و غیره بخط بعضی علماء نوشته
 است -
 نسخه ثالثه که بر نمبر ۱۱۰ فن نخو محزون باشد مطبوعه مصری است که در سلسله ۱۱۳ هجری
 چاپ شده -

تصريح شرح توضيح

علامه جمال الدين عبد الله بن يوسف معروف بابن هشام نحوي المتوفى سنة ١١٢٥ هـ مقصد
شخصت ويکت بهجری ابن مالک کہ مستلوم است در یک جلد مشهور کرده و نام آن
اوضح المسالك الى الفية ابن مالک قرار داده بود مگر در میان مردم آن مشهور بنام توضیح
مشهور گردید علماء اعلام و مصنفین عالیه مقام بر آن شروع نوشتند از علما آنها علامه
شیخ خالد بن عبد الله الازهری النحوی المتوفى سنة ١٢٠٤ هـ است که در سنة ١٢٠٤ هـ مقصد و مشهور
بهجری بر آن شرح نوشتند نام آن تصريح بمضمون التوضيح مقرر نموده -
شروع کتاب این است -

الحمد لله الملهم لتحميد احمد اوفيا النعمة مكافيا العزيز لا و
اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة مخلص
في توحيدنا و اشهد ان محمدا عبده و رسوله اشرف خلقه و اعظم
عبيده صلى الله عليه وسلم علي آله واصحابه و جنوده و بعد
فيقول العبد الى مولاه الغني خالد بن عبد الله الازهرى عامله الله
بلطفه الخفي واجراه على عوايد برة الخفي ان الشرح المستقربا لتوضيح على
الفية ابن مالک في النحو للشيخ الامام العلامة السرياني جمال الدين ابى
محمد عبد الله بن يوسف ابن هشام الانصاري تغذاه الله بالرحمة
والرضوان في غاية حسن الوقع عند جميع الاخوان لمریات احمد بمناه
ولم ينسجنا صبح على منواله و لم يوضع في ترتيب الاقسام مثله و لم يفر
للوجود في هذا النحو شكله غير انه يحتاج الى شرح يسفر عن وجوه غفيرة
المقاب و يبرز من خفي مكنوناته ما وراء الحجاب و قد ذكرت ذلك في

فی المنام فاعترف بهذا الكلام و وعد بانته سیکتب علیہ ما یبین من
وینظره مغلداً فقصصت هذه الرؤیا علی بعض الاخوان فقال هذا
اذن لك يا فلان۔

ازین عبارت ظاہر است کہ شیخ خالد از ہری تعریف و توصیف و مدح و ثناء
کتاب تو فیح پیش ابن ہشام بخوی در خواب بیان کردہ ابن ہشام در خواب فرمودہ
کہ من عنقریب یک شرح بر تو فیح مذکور خواہم نوشت کہ کاشف محصلات آن باشد۔
شیخ خالد از ہری این خواب خود پیش اجاب خود بیان نمودہ چنین گفت کہ ای از ہری
مطلب خواب این است کہ تو متشرع تو فیح بنویس پس خالد از ہری این شرح نوشتہ۔
نسخہ کتب خانہ مصفیہ کہ بر نمبر ۱۲۶ فن نحو مرتب است بخط شیخ صاف و
من و شرح ہر دو منسوخ است اما من از سرخی و شرح از سیامی نوشتہ بلکہ کتاب
نوزدہم شہر رجب سال کھزار و یکصد و ہجری است نام کاتب مرقوم نشدہ۔
جلد اول اق ۳۲۲ بطور فی صفحہ ۳۱۔

حاشیه عبدالکبیر

بر حاشیه عبدالغفور بر شرح ملا جامی

کتاب فوائد ضیائیة که مشهور بر شرح مولانا جامی بر کتاب کافیة علامه ابن حاجب است - بران شرح مولوی عبدالغفور حاشیه نوشته بر حاشیه عبدالغفور دیگر علمای اعلام حاشی نوشته محمد آهنا عبدالحکیم سیالکوٹی المتوفی ۱۹۹۷ هجری قمری بر حاشیه عبدالغفور حاشیه نوشته این همان حاشیه است - نسخه موجود کتب خانة آصفیه که بر نمبر ۹۱۹۱ نخو مخزن دولت بخط عالمانه مایه قراة مکتوبه بکشته یک هزار و هفتاد و چهار هجری بخلاصیب اللہ بن شیخ یوسف بن عبداللہ عجمی ساکن برہانپور است - در اول دوسہ در فی ناقص است و در آخر یک خبر کلان ثبت است دران نوشته است "احمد یار جنگ قادر الملک محمد خان بہادر فدوی محمد اکبر بادشاہ" -
جلد ادراک ۳۲۲ و بطور فی صفحہ ہفتم -

حاشیہ ملاصاق
بر شرح ملاجامی

اولش این است۔

”هذه عدة نکات علقتھا علی بعض الفوائد لضیاء المر
حظنی ذلک مستعیناً بمن لیست افعالہ معلتہ بالعلل الغائیة الخ“
نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۶۷، ابن نحو مخزون است بخط عالمائے مسموٰی است
و در حیات مصنف نوشته و چاپا حواشی خود مصنف بر آن نوشته است و بعد حاشیہ
کاتب لفظ منہ سلمہ و ابقا لہی نوید۔

و تصنیف این ماضیه در سال ۹۹۰ هجری قمری و نود و چهارم هجری و اتح شد چنانچه در خاتمه مذکور است۔

وقد استراح جواد القلم عن العبد في ميدان البيان
بتوفيق الملك المنان وقت الظهر من يوم الاثنين خامس شهر
الله رجب المرجب المتخبط في ملك شهر رسول الله والحمد لله
على التوفيق والصلوة على افضل هذه الطرق وعلى آله واصحابه
الراشدين المرشدين بارشاد لا على التحقيق
ونحنه تذكرة بخط لمزيد مصنف است که در حیات مصنف در سال نهصد و
نود و نه قمری نوشته چنانچه در خانه تحریر است۔

وقد وافق الفراغ من تنوید هذا النسخة الشريفة الميمونة
النسوبة الى العالم المحقق والمغیر المدقق مولانا اوستاد الميرزا

قال الله اخذناك على مفارق المتعلمين وانا العبد المذنب المذنب
ثم الباري حمدين طاهر خامس والعشرين من شهر شوال سنة
وراء دو صدوي ورو. وطور في صغوريت ورو.

خصائص ابن جنی

تصنیف علامہ ابولفتح عثمان بن ابی مثنوی ۳۹۲ھ میں تیسین و ثمانیہ میں
 ہجرت مدینہ خود راں اصول نحو بیان کردہ۔
 علامہ سیوطی کتاب اقتراح علی ما نقل حاجی خلیفہ در کشف المحجوب در بارہ
 این کتاب گفتہ کہ گو علامہ ابن جنی کتاب خود را حصص برائے اصول نحویہ تصنیف
 نموده اما آن موضوع خارج شدہ اکثر مسائل علاوہ اصول نوشتہ و بہین وجہ سیوطی
 خلاصہ خصائص نموده نام آن اقتراح مقرر کردہ کتاب مرتب است بر دو قسم
 و در ہر قسم سی و ہشت باب۔

شروع این است۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ الثقة الحمد للہ الواحد العدل
 القدیم وصلى اللہ علی محمدی والہ المنتجبین وعلیہم السلام
 اجمعین هذا الحال اللہ بقاء مولانا السید الملک المنصور الملوید
 بہاء الدولۃ و ضیاء المللۃ و غیاث الامۃ و ادام مملکتہ و نصرتہ
 و عزہ و سلطانہ و مجدہ و تاجہ و سہوہ و کیمت شانید و عکاسہ۔
 نسخہ کتب خانہ اصفیہ بخط نسخ خوشخط بر کاغذ خان بالغ مکتوبہ ۸۶۷ھ
 سال کینار و بغداد شمس ہجری یقلم زین الدین حسن بن یحیی الحیمیری البغدادی بر مہر ۲۶
 فن نحو تحریر و دست۔

جلد اور اوراق ۱۶۹ اسطور فی صفحہ ۲۳۔

الغرة المخفية فی شرح الدرر الالفة

شیخ زین الدین محی بن عبد المعلى النحوی المتوفی ۶۲۸ هـ ثمان وعشرين وستمائة
من الهجرة یک منظومه مشتمل بر یک هزار شعر بر قواعد نحو در سال (۵۹۵ هـ) بانفس
نود و پنج بحر تصنیف نموده نام آن الدررة الالفة مقرر نموده - علمای اعلام و فضلا
عالی مقام بر آن شروع نوشتند - بجله آن علامه شمس الدین احمد بن حسین بن الحجاز الادبلی
المتوفی ۷۲۳ هـ سبع و ثلاثین و ستمائة این شروع نوشت که نام آن الغرة المخفیة فی شرح
الدررة الالفة است -

نسخه کتب خانه آصفیه از اول یک دو ورق ناقص است باینوجه شروع کتاب
معلوم نشد - اسم کتاب در آخر مرقوم است -

حاجی خلیفه در کشف الخفون ذکر این شرح تحت لغت الفیه ابن معلى چنین نموده -

« و شرح شمس الدین احمد بن الحسین بن الحجاز الادبلی المتوفی
سنة سبع و ثلاثین و ستمائة و سماه الغرة المخفیة فی شرح الدررة الالفة
نسخه کتب خانه آصفیه که بر نمبر ۵۶ فن نجوم بواسطه بخط عرب مکتوبه سال
شصد و هشتاد و چهار بحر یقلم موسی بن قیمار کلبی است که از زمرة اهل علم بوده - و بر
صفحه ثانیة آخر کتاب یک اجازه تحریر است از آن معلوم می شود که موسی بن قیمار کتاب
نسخه مذکوره کتاب را از اول تا آخر بر علامه علی بن یوسف حریری شافعی مصری
در ماه ربیع الاول ۸۸۵ هـ هشتاد و هشتاد و پنج بحر عربی عرض کرده - جمله اوراق ۱۱۱ اسطر
فی کل بیت و یک -

شرح تسهیل الفوائد و تکمیل المقاصد

اصل تسهیل تصنیف ابن مالک طائی نحوی متوفی ۶۷۲ هجری قمری و مفتاد و درو بگری است
 علمای اعلام در هر زمان بران شروح و حواشی مفیده نوشتند از جمله آنها علامه جمال الدین
 عبداللہ ریست بن ہشام انخوی اکنبل متوفی ۷۱۸ هجری قمری و تصنیف و یک شرح
 بنسوط بران نوشت نام آن التحصیل و التفصیل الکتاب التذلل و التکلیل مقررہ کردہ
 این شرح غالباً ہمان است چونکہ نسخہ از اول ناقص است باینوجہ نام مصنف
 حتماً معلوم نشدہ۔ اما در خانہ این عبارت مرقوم است۔

”ہذا آخر ما وجد من خط الشيخ رحمه الله تعالى وهو آخر ما الله
 من هذا الكتاب ونقلت هذا من خط ذكره نقل من خط مصنف
 رحمه الله غفر الله لصاحبه و كاتبه و قاريه و لمن نظره فيرودها لكانت
 بالمغفرة و التوبة و لو اريد و لجميع المسلمين فرغ من تعليق صبيح يوم
 الاثنين سادس شهر رمضان المعظم سنة المشرقة و الحمد لله صل الله
 على سيدنا محمد النبي الامي و على آله و صحبه و سلم احد شهود
 سلطنة اربع و اربعين و سبع مائة الحمد لله رب العالمين“

ازین عبارت ظاہر است کہ شرح مذکور در سال ہفتصد و چل و چہارم ہجری
 تصنیف شدہ۔ پس غالباً این شرح ہمین جمال الدین عبداللہ بن یوسف بن ہشام
 انخوی باشد کہ وفات او در سال ہفتصد و شصت و یک ہجری است۔
 نسخہ کتب خانہ آصفیہ دو دو جلد مجلد است و بر نمبر ۵۶۹۔ ۷۱۹ فی نحو مخزون
 بخط عرب نسخ قدیمہ جویشی محمد و مہ مطالعہ فرمودہ۔ ارباب فضل و کمال است کہ
 نصف اول کہ بر نمبر ۶۹ مخزون است تا آخر قدرے ناقص است جلد مخفات بن

یکصد و نود و دو و بطور فی صفحه ^{۲۲}ست و چهار سطر -
 و نصف دوم شروع از باب مستثنیٰ تا آخر کتاب - جمله اوراق آن ۱۵۱ و بطور
 فی صفحه سی و یک - مکتوب بخط همان کاتب نصف اول - نام کاتب و سال کتابت
 تحریر نشده و لاکن نسخه مذکور مکتوبه قبل سال ۱۰۸۵ و قبل و منتهی است چرا که بر روی
 اول این نصف دوم در یک عبارت تملیک سال ۱۰۸۵ هجری نوشته است
 و آن عبارت این است -
 "الحمد لله على نعمته الواثق بالمعبد الباری عبد القادر الانصاری
 عامله بلطفه سنة ۸۵۵ هـ"

شرح شواهد قطر الندی

در کتاب قطر الندی تصنیف ابن هشام المتوفی ۳۵۷ هـ هر قدر اشعار عربیه بعرض
شاهد در بیان مسائل مذکور شده علامه ابوالقاسم بن محمد البخاری شرح جمیع آن اشعار
نموده. و ترتیب کتاب چنین کرده که شواهد هر مطلب کجا کرده شرح فی نمایند پس
شروع از شواهد بیّنات کرده بعد آن شواهد افعال بعد آن شواهد اسمیه مهمانی و غیره
اول کتاب این است.

”یقول عبید الله واقل عبیدة ابو القاسم بن محمد البخاری تالاب
الله علیه واصبح حاله بحیاء محمد وآله الحمد لله الذی شرف نوع
الانسان باللسان وخصه من الانواع بالنطق والبیان وجعله علما
باصول الفصاحة والتبیان وصیرة معدن البلاغة ومنبع العرفان
والصلوة والسلام علی سیدنا محمد الموبد بالقران المصطفی من خلایفة
ولده عدنان صلی الله علیه وعلی آله واصحابه ینابیح اللطف والاحسان
وبعد فعلا شرح لطیف علی شواهد قطر الندی للامام عبد الله بن هشام
الانصاری رحمة الله تعالی ورضی الله عنده ناقل ذلك من شرح شواهد
الامام النخعی علی الكتب الاربعة ومن شرح ابن هشام النخعی علی بیات
جل الزجاج ومن وشی المحل علی ابیات الجمل المذکوره للامام الفهری
ومن الدما مینی الکبیر والصغیر ومن حاشیة الشمنی علی الدما مینی
المذکور ومن شرح شواهد مغنی اللیب للامام السیوطی وغیر ذلك
من الكتب وتصدی بذالك جمعاً لتیسر الطالب اخذها و
بالله استعین وهو حسبی ونعم الوکیل ولا حول ولا قوة الا بالله العلی

نسخه کتب خانه آصفیه که بر نمبر ۱۲۰ فن منقوط است بخط عرب خوشخط منقول است
 از نسخه که از امام نسخ مصنف منقول شده بود. سال کتابت یک هزار و شصت و چهار هجری
 امام کاتب محمد بن ابی سعید محمد بن العارف بالله تعالی اشع محمد النودی المالکی -
 جمله صفحات یکصد و پنجاه و پنج - و بطور فی صفحه بیست و یک -

شرح کافیه

علامہ امام اقدم و ہمام اعظم جامع فضائل فیض رضی الدین محمد بن الحسن الاسترآبادی متوفی
 ۶۸۶ھ شہید و شہادۃ شری انجری بر کافیه ابن ماجہ چنین نوشتہ کہ مثل آن در
 شروح کافیه تا حال کسی شرح نوشتہ و مثل آن کسی ندیدہ۔ علامہ اعلام و توحین
 علامہ یہ نفرد و جامعیت آن قابل اند۔ اول شرح این است۔
 در الحمد لله الذي جلّت الاله عن ان تحاط بعد و تعالت کبریا
 عن ان يشغل بجدتها في هواي معرفته سائلة الافهام و غرفت في بحار
 عزته رسا لحد الاوهام كل ما يخطر ببال خدوي الافكار فيمغزل عن حقيقة فكلو
 و جميع ما يعقد عليه ضما نراولي الابصار فلي خلاف ما ذاته المقدسة
 عليه من لغوت جبروت و صلوات و سلامه على خاتم انبياء و مبلغ انباء
 محمد بن عبد الله المشرية قبل ميلاده و على السادة الالهة من عزته
 و اولاده ام۔

جناب خال علامہ آل اللہ دار الکرامہ در کشف الحجب و الاسرار فرمودہ۔
 رد ۱۹۳۳۔ شرح الکافیه للإمام الاقدم و العمام الاعظم جامع الفضائل
 الفيض رضی الدین محمد بن الحسن الاسترآبادی المتوفی سنة ست و ثمانين
 و ستائنه على ما ذكره القاضي نور الله بن شريف بن نور الله الشوستری في
 مجالس المؤمنین لم يصنف مثله في الفحو كما اقربہ الموالف و المعادى و الموفى
 و المنادى و هو في غاية التحقيق و التدقيق و ايضاح القواعد و تبين
 الفوائد اوله الحمد لله الذي جلّت آلاله عن ان تحاط بعد و تعالت
 کبريا عنه عن ان تشغل بجدتها ام۔

شرح مذکور در طهران و هندوستان چاپ هم شده۔ درین کتب خانه سمیه
 اب طهران دو نسخه بر نمبر ۵ و ۱۱۳ فن نجوم موجود است۔
 و یک نسخه قلمیه که بر نمبر ۶ فن نجوم مربوط است نسخه قدیمه صحیح بخط عالمانه مکتوبه
 رار و جمل و شیت هجری است۔ نام کاتب در آخر نوشته بود کسی آن را حک نموده۔
 و او را این چهار صد و نه و بطور فی صفحہ است و دو۔

شرح منظوم و معرطیه

علامہ شرف الدین بن نور الدین العمری الشافعی الاذہری الاغصاری متوفی ۷۸۰ھ
 ایک منظومہ در فن نحو نوشتہ بود۔ علامہ ابواسحاق برہان الدین ابراہیم بن حسن برہان
 شرح نوشتہ این ہمان طرح است۔ اولش این است۔
 "اللہم ما نحمدک کلہما ما علمنا منہا وما لم نعلم
 علی جمیع نعمک کلہما ما علمنا منہا وما لم نعلم عدد خلقک کلہما ما علمنا
 منہم وما لم نعلم وسئلک ان تصلى علی بسندنا محمد نبیک الاعظم حبیبک
 الاکرام المبعوث بالکتاب العربی المحکم والذین اکتفی الایمہ وحلی الایمہ
 الذین اعربوا حدیثہ ورفعو معالم بقینہ وصحبہ الذین نصبوا قواعدنا
 وخفضوا بواعمل اسنتہم بسواک اعدایہ ۶۱"
 نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبرہ ۲۰۰۰ فن نحو مرتب است نسخہ قدیمہ صحیحہ بخط عرب
 نسخہ صاف کتبہ شریفہ بحری بقلم عبدالقادر بن عبدالرحمن فی باشد۔
 نسخہ مذکورہ در مطالعہ و ملاحظہ علماء بودہ چنانچہ از بعض عبارات کہ برورق اول
 نوشتہ است ظاہر می شود۔
 جلد اولی کہ بعد و بست و دو۔ و بطور فی صفحہ ۱۱ و یک۔

عباب شرح لباب الاعراب

باب تصنیف علامه محمد بن احمد بن سیف الاسفرائینی است علامه سید جمال الدین
الشاذلی محمد امینی المعروف به نقره کار در سال هفتصد و بی و پنج هجری بر آن شرح
به نام آن عباب مقرر کرده -
این است -

در قال الاستاذ المحقق والامام المدقق تاج الملة والدين شريف
سلام والمسلمين محمد بن احمد بن سيف الاسفرائيني ۴۱۰
نسخه موجوده كتب خانة آصفيه که بر نمبر ۴۸۱ فن نحو مرتب است بخط نسخ مملانی
لی نسخ محمد نهایت محنتی در مطالعه ارباب فضل و کمال بوده - کتوبه سال هفتصد و سه
بی تقلم محمد بن شهاب است جمله صفحات آن سه صد و پنجاه و هشت و بطور قی صفر
ست و یک -

غایۃ التحقیق شرح کافیہ

علامہ صفی الدین بن نصیر الدین السورتی الہندی تلمیذ علامہ شہاب الدین احمد بن عمر
دولت آبادی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ برکاتیہ علامہ ابن حاجب دمشقی رحمۃ اللہ علیہ شرح
نوشۃ نام آن غایۃ التحقیق مقرر نمودہ۔ و در خطبہ آن گفتہ کہ اکثرے از مشروح
و حواشی کافیہ غیر کافی ست اما حواشی او بہاد من علامہ شہاب الدین احمد
دولت آبادی کہ در آن بشرح و بسط بجز خواص من کافیہ حل نمودہ۔ اول شرح
این است۔

الحمد لله الذي انعم بنعمة العظام و تفضل علينا بمنه
الجسام و رفع معالم العربيه و منارها و اشاع في ما بين الناس
امورها و انوارها الخ

جامی غایۃ در کشف الظنون و ذکر مشروح کافیہ گفتہ۔

« و منها غایۃ التحقیق لصفی بن نصیر و هو شرح من راجع الیہ
الحمد لله الذي انعم علينا بنعمه العظام الخ و هو من تلامذة المصنف
ذکرہ فیہ و مدح حاشیۃ و قال ان مشروح الکافیۃ لیست
بوافیه الا حواشی استاذنا شہاب الدین احمد بن عمر الدولت آبادی
و هو کثیر من الناس الکفوایما فعموا من ظاہرها فانہ حقق فیها
وسماها غایۃ التحقیق »

درین کتب خانہ آصفیہ دو نسخہ تلمیذی آن موجود است۔ یک نسخہ کہ بر بنبر

۹۴ فن نحو مرتب است بخط نسخ مکتوب ۸۶۱ هجری است - جلد اوراق آن ۲۷۷
 و مطور فی صفحہ بیست و یک -
 و نسخہ ثانیہ کہ بر نمبر ۱۶۵ فن نحو مرتب است بخط نسخ معمولی مکتوبہ سال
 یکہزار و نود و نہ ہجری است -
 جلد صفحات آن ۶۷۱ و مطور فی صفحہ نوزدہ -

الفوائد الضیائیة على الکافیة

علامه عبدالرحمن بن احمد جامی متوفی ۸۹۸ هـ مقصد و نود و هشت هجری بر کافیه
ابن حاجب شرح نوشته که مشهور بنام شرح لاجامی است و اصل نام آن فواید
ضیائیة است. کتابیست مشهور و معروف متداول بین العلماء و الطلبة.
در هندوستان و ایران و غیره بدفعات و مرات طبع شده. اولش این است
«الحمد للیلة والصلوة علی نبیه وعلی آله المتتابعین با آید»

اما بعد فعندة فوائد و ۲۰ فیه بحل مشکلات الکافیة ۴۲
نسخه کتب خانة اصفیه که بر نمبر ۲۲۵۵ فن مخور مخزون است بخط نسخ خوشخط
مجدول متن کافیه از سرخی و شرح از سیاهی نوشته و محشی و مخدومه و ملوکة علمای باند
اکثر عبارات تملیک در اول نوشته در سال یک هزار و یکصد و پنجاه و چهار هجری
بقلم علی بن یحیی الدین نوشته شده.
جمله اوراق یکصد و پانزده. و بطور فی صفحه بیست و نه.

كتاب الغالي

في

شرح اللباب

علامته تلج الدين محمد بن محمد بن احمد بن اسيف المعروف بالفاضل الامفاني
 در علم نحو كتابي نوشته نام آن لباب في النحو است علامه اعلام بر كتاب
 مذکور شروع نوشتند از جمله علامه قطب الدين محمد بن غالي هم شرح نوشته
 که مشهور بكتاب غالي و شرح غالي می باشد این همان شرح است - اول
 این است -

الحمد لله الذي هدانا لهذا اننا كنا لم ندر معرفة اعجاز القرآن ونصيب لنا
 خليلا عليها هو علم المعاني والبيان والمعمنا هو ذريعة عليه من علم النحو
 الذي تقوم به اللسان ويلج على فهم لطائف نظم القرآن وذلك
 بفضل منه واحسان وطفه من لدنه وامتنان شعر الصلوة والسلام
 على اقصم نوح الانسان واشرف من اظهر الحق وامان واكمل من
 اهدى رواهات واحق من مفرح الخلق من علمه الكفر الى النور والايان
 محمد المنصور بالحجة والمبين به في الملل والاديان وعلى الله واصحابه
 الذين نصر الدين هو غاية الامكان - وحاجي خليفة در كشف الظنون
 تحت لغت لباب في النحو ميفرمايد -

وشرح لقطب الدين محمد بن مسعود الغالي في مجلد اوله

الحمد لله الذي هدانا لهذا الى معرفة اعجاز القرآن الخ انتهى في ربيع الاول
سنة اثنا عشر وسبعمائة ذكر فيه انه استفاد كثيرا من الاسفرائني.

نسخه مذکور نمبری ۱۵ بخط عرب معنوی نسخه قدیمه حرره سال هفتصد و هفتاد و پنج
هجری بقلم عبداللہ سیف بن محمد بن عبداللہ القطری است -
جلد ۱۸۲ او سطور فی صفحه ۲۹ -

در آخر یک عبارت مرقوم است ازان معلوم می شود این نسخه منقول است
از نسخه که آن را علامه محمد بن مسعود بن محمود ابوالفتح السیرانی الثعالی نوشته بود و آن
عبارت این است -

قال المصنف في آخره وانا قد وقينا ما بعدنا من سوق الاقسام
الاربعة حقما فلتقم الكتاب حامدا من الله تعالى ومصلين على نبيه
محمد وآله الطاهرين وهو حبنا ونعم الوكيل ويقول العبد الضعيف محمد
بن مسعود بن محمود ابى الفتح السرايى الثعالى احسن الله خاتمه شكر الله
سعى مصنفه فيما فاز ويسر له في الآخرة ما بالمباراة اذ فلقد استفدنا من
كلامه ثوابا كثيرا والتفطنا مما من علينا فوايد عزيزة تمت -
وجاءت كاتب ابن نسخه در خانه نوشته این است -

تر کتاب الثعالی بتوفیق الملک المتعال علی ید اضعف عباد الله سیف
بن محمد بن عبد الله القطری وقایه الله تعالی بفضله واولاده ما هو خیر
له فی امره یوم الاربعا فی الصفح الکبری من شوال سنة خمس وسبعین
وسبعمائة قبل و صبح بعضه بقدر الامکان والله المستعان وعلیه التکلان
والحمد لله رب العالمین حمد الشاکرین والصلوة علی سید المرسلین -
و بر صفحه اولی ورق اول دو جهر قاضی محمد شریعت الله خان ثبت است که سنه
نحو امده می شود -

کتاب المفصل

تصنیف علامہ جابر اللہ ابوالقاسم محمود بن عمر الزمخشری متوفی ۳۸۵ھ پانصدویں
سی و ہشت ہجری کتابے بہت مشہور و معروف و مفید و جامع در علم نحو و ادب
این است۔

اللہ احسن علی ان جعلنی من العلماء العربیة و جعلنی علی
العصب للعرب و العصبیة و الی لی ان الفرد عن صمیم انصارهم
و امتاز و انضوی الی لفیف الشعوبیة و انجاز و عصمتی من
مذہبهم الذی لم یجد علیهم الا الرشق بالسنة اللاعنین
باسنة الطاعنین و الی افضل السابقین و المصلین اوجہ افضل
صلوات المصلین محمد الخف فی من بنی عدنان بحماہمہا و ارجاہمہا۔
نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۶۷۷۷ فن نحو مرتب است نسخہ قدیمہ محمودیہ
بخط عرب مکتوبہ سال ۱۱۸۵ھ بمقتصد و جمل و یک ہجری بخط حمدان فن احمدی
و بر خاتمہ این عبارت نوشتہ شدہ۔

وقد تجزى الكتاب المفصل فی صنعة الاعراب بحمد الله تعالى
ومنذ وکرمہ و حسن توفیقہ و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ
اجمعین وقت الضوۃ الکبریٰ یوم الاثنين سابع عشرين شهر محرم سنہ
احدی واربعمین و سبعمانہ علی یدی العبد الضعیف الراجی رحمہ
ربہ اللطیف حمدان بن احمد بن دلا دل بن عبد الصمد و عفا اللہ عنہم
و عن جمیع المسلمین۔

مکملہ اوراق ۸۳ الطور فی صفحہ ۱۳۔

کشف النقاب عن مخدرات ملحة الاعراب

تصنیف شیخ علامہ البحر الفہامہ عبد اللہ بن احمد الفہمی المتوفی سید ہجری ۱۰۵۷
و دو ہجری ۱۰۵۸ م از کلمہ شروع ملحة الاعراب است و غالباً حاجی خدیفہ بران مطلع
نشدہ چنانکہ در کشف الفنون تحت لغت ملحة الاعراب چند شروع بزرگے ذکر کردہ
نام این شروع دران ذکر نہ کردہ۔
اولی این است۔

سبحانک لا احصی شائی علیک انت کما اثبت علی نفسک
فلک الحمد حتی ترضا و اصلی و اسلم علی محمد اعفی من خصصته
بروح قد سلك و بعد فہذا تعلیق وجیز علی المقدمة الموضوعة
فی علم العربیة المسماة ملحة الاعراب کافضل بحل مباینها و توضیح معانیہا
و تکیف نظامہا و تعلیل احکامہا سمیت کشف النقاب عن مخدرات
ملحة الاعراب سالنیہ بعض النعماء الاصفیاء المتعقدین الاولیاء فاجبت
سوالہ و حققت امالہ ام۔

نسخہ کتب خانہ اصفیہ کہ شال نمبر ۲۸۸۸ فن نحو است و در فرست مطبوعہ کتب خانہ
اصفیہ بر صفحہ ۱۶۵۶ مرقوم است نسخہ قدیمہ بخط مالک کتاب حسن بن احمد بن صالح
بن ابی طالب است و ۱۱۵۸ھ تحریر یکنوار و یکصد و ہشترہ ہجری است۔
جملہ اوراق بست و نہ۔ و بطور فی صفحہ سی و ہفت۔

کفایہ تہ فی علم الاعراب

تصنیف ضیاء الدین ملکی تلمیذ علامہ جبار اللہ زخمشری المتوفی ۵۲۸ھ
در علم نحو شرح المنوذج علامہ زخمشری است۔
بیان وضع و عبارت سہل شرح نمودہ و مجملہ اصول و قواعد نحویہ در آن جمع
نمودہ۔

اول شرح این است۔

الحمد الذی تظاہرت علینا الاوۃ و ترادفت الینا

نوعاً و ذیلاً۔

کتاب را بر سه قسم تقسیم نموده۔

قسم اول در اسماء۔

قسم دوم افعال۔

قسم سوم در حروف۔

حاجی خلیفہ بابت این شرح چنین گفته۔

”کفایہ فی الاعراب جری فیہ مجری شرح الانموذج
لضیاء الدین الملکی تلمیذ جبار اللہ الزخمشری و هو کتاب مہمل
العبارات جامع الاصول الاعراب اولہ الحمد للہ الذی تظاہرت
علینا الاوۃ و ترادفت الینا نوعاً و ذیلاً و هو ینقسم الی ثلاثہ اقسام
الاول فی الاسماء الثانی فی الافعال الثالث فی الحروف و صاحب
الانموذج وضع اولاً القسمۃ ثم الصنف ثم الفصل والمصنف ثم
اولاً القسمۃ ثم الباب ثم الفصل۔“

درین کتب خانه آصفیه دو نسخه از آن که برنمبر ۴۴ و ۴۵ م فن نحو مرتب است
نمبر ۴۴ م نسخه قدیمه صحیحه نهایت محبتش خط معمولی نام کاتب و سال کتابت موجود
نیست در خاتمه یک عبارت نوشته است قصد و پنجاه هجری است - و یک عبارت
نوشته است ۱۲۲۵ هـ -

جلد او راق ۲۴۳ و بطور فی صفحه ۸ -

و نسخه نمبر ۴۵ م بخط عالمانه نسخه بوسیده ژولیده است نام کاتب و سال
کتابت مرقوم نشده بر ورق اول و آخر مهر مالک بنام عبدالحسین بن ابراهیم
ثبت است بسنه مهر هم خوانده نشده جلد او راق ۱۱ و بطور فی صفحه ۷ -

حجیب الندا الحی شرح قطر الندا

اصل متن که نام آن قطر الندا اول الصد است تصنیف علامه ابو عبد الله محمد بن یوسف بن ابراهیم النخوی متوفی ۶۲۲ هجری قمری و دویم جری است علامه شهاب الدین ابن اجمال عبد الله بن احمد بن علی الفاکهی المتوفی ۶۹۹ سال هجری قمری و هفتاد و دویم جری بران شرح نوشته که نام آن حجیب الندا قرار داده - اولش این است -

الحمد لله الذي رفع لمن انخفض لعزله وسلطانه المفيض على من
مخلاه وقصد مصائب عفو له وغفرانه المغني بواسع فضله من افتقر
واحسانه الفاعل لما يشاء فلا معاند له في افعاله ولا مماثل له في شانه
نسخه كتب خانه آصفیه که بر نمبر ۲۹ فن نحو مرتب است بخلاص عرب مکتوبه ۱۱۴۱
یکمزار و یکصد و چهل و یک هجری بقلم سید محمد بن علی الدباغ می باشد -
جز صفحات یکصد و پنجاه و هفت - و بطور فی صفحه است و سه -

معنی الیب عن کتب الاعراب

تصنیف شیخ جمال الدین ابو محمد عبد الله بن یوسف المعروف به ابن هشام نحوی
متوفی ۳۷۵ هجری قمری و در ۱۰۰۰ بیت و ۱۰۰۰۰ خط و ۱۰۰۰۰۰ حرف و ۱۰۰۰۰۰۰
کتاب است مشهور و معروف و مثل اسم خود در اصل معنی است که خواننده خود را از
مسائل نحوی بهارت نامه و استعداد کامل حاصل می شود. اولش این است :-
«اما بعد حمد الله على افضاله والصلوة والسلام على سيدنا
محمد والرفان ادلى ما اقترحه القرايج واعلى ما تجتمع الى تحصيله الجوامع ما
يتيسر به بفهم كتاب الله المنزل وتنتفع به معنى حديث نبيه المرسل الخ
نسخه ككتب لخانه آصفيه که بر بنبر ۲ فن نحو مخزون است نسخه قدیمه صحیحه محدوم و مطبوعه
مقابل شده است بر صفحه اول نام کتاب و اسم مصنف در حروف طلائی نوشته است -
و هم بر ورق اول ده عبارات غلیظ نوشته است که سال تحریر بعض عبارات
۱۰۵۳ هـ و بعض ۱۰۵۵ هـ و ۱۰۵۸ هـ و ۱۰۶۰ هـ و ۱۰۶۲ هـ - نسخه مذکوره در آخ زمان
نزد مولوی حسن علی حیدر آبادی بوده چنانچه عبارات ۱۰۶۲ هـ است شوال از مکتوبه که
مولوی حسن علی صاحب مرحوم - و در آخر کتاب یک دائره کشیده در آن دائره
از طلا این عبارت نوشته است :-

«و عمل ترجمه سیدی الشریف الحسین النسیب العالم العلامة
المفسر جمال الدین محمد بن الشریف عبد الله الشاذلی الحسینی
احد امام ائمه بعضه»

نسخه مذکور مکتوبه سال نهصد و سی و نه هجری است نام کاتب مرقوم نیست.
و مقابل نسخه مذکوره در سال نهصد و چهل و سه هجری از دو نسخه صحیح کرده شد که یک
نسخه بحکم آن نسخه مصنف بود.
جمله اوراق دو صد و بیست و هفت - و بطور فی صفحه بیست و پنج -

لمحة الاعراب في شرح لمحة الاعراب

تصنيف محمد علي بن محمد الصديقي الشافعي در خانه كعبه اين شرح تصنيف قلم
چنانچه از عبارت خطبه قاهره می شود -

الحمد لله الذي جعل كتابه المبين سالماً من الاسباب
مورداً لكل مقام حقه من الایجاز والمساوات والالطاف واشهد
لا اله الا الله وحده لا شريك له المنعم الوهاب وان سيدنا محمد
عبد ورسوله خير من اوتي الحكمة وفصل الخطاب صلى الله وسلم
عليه وعلى جميع الانبياء والمرسلين والاصحاب والمصطفى والاصحاب ومن
خدم العلم فالكرم مولانا ابى وبعده فيقول فقير رحمة مولانا مقري
صحيح البخاري وخاتمه بحرف كعبه الله محمد علي بن محمد الصديقي
الشافعي نظر الله به ووصل الخیر بسببه لما رايت الملمحة النخبة
ولا اكثر طالع التجار من مشروجهما ليعيد الا انهم اطالوا وبالكمال المذكور
في طبائهم لما اولعوا من ذلك الرغيل والناس بزما نهم اشبه
منهم بابائهم كما قيل بايت الاختصار في شرحهما والایجاز على مفتح
فهما ليكون به الخط المحافظ منهما اللفظ وسيتد الملمحة للملمحة واسأل
الله فحمد وحمدني ولمن خلد مما بالقرآن اوبدا الكتاب -

نسخه کتبخانه آصفیه که مثال نمبر ۳۲ فن هداست بخط عرب معمولی از آخر تا قمر است
 و بخط همان کاتب نمبر ۳۲ است و سنه کتابت هم غالباً همان ۸۲۰ هجری است
 شروع از ورق ۵۶ و ختم بر ورق ۷۱ و بطور فی ۲۵ -

منحة الملك الوهاب

شرح ملحمة الاعراب

تصنيف ملك العلم والاعلام الفقيه العلامه جمال اعلمه والدين محمد بن عبد الملك
بن دفين القرشي - از يوم بخشینه تاريخ ۱۲ از ذیحجہ ال ۹۹۶ هجری تصنیف آن شروع
نموده - و یوم سه شنبه ۱۳ تم سنه ۹۹۶ هجری تصنیف کتاب ختم نموده - و یوم پنجشنبه
۲۸ ربیع الاول ۹۹۶ هجری مذکور بتبلیغ آن شروع کرده - اولی این است -
”الحمد لله الذی دفع قدر من عانا ثنونا الادب فنصب نفسه

للاشتغال بما بعد ان يجتمع في تحصيل ما واداب الخ“

نسخه کتب خانه آصفیه که بر نمبر ۳۸ فن نحو مرتب است بخط عرب معمولی
کتوبه سنه ۱۱۸۸ هجری و یکصد و هجده هجری بخط مالک نسخ حسن بن احمد بن ملاح بن
ابی طالب است -

جمله ادراکی دو قطعه است و هفت و سطور فی صفحه بهیوده -

و در خاتمه این عبارت مرقوم است -

”قال مولفنا الفقیر الی لطف الله تعالی وعفوه محمد بن عبد الملك
بن عبد السلام بن عبد الحفیظ بن عبد الله بن داغین النرشی تجاوز الله
عن میقاته ویترا له سبیل مرزانه ابتدات فی تسویدها یوم الخميس
الثانی والعشرین من شهر ذی الحجة الحرام سنة ست وتسعين وتسعمائة
واقامت بحمد الله وقوته وفضله ومنه اول صبح یوم الثلاثاء الثامن من
شهر صفر یوم الخميس سنة سبع وتسعين وتسعمائة وشرعت من

وتبييضه واتهمته عصر يوم الخميس الثامن والعشرين من شهر
ربيع الآخر السنة المذكورة.

و صارت كاتب كتاب ابن است.

”وكان الفراغ من زبده بحمد الله فله الحمد على ما اوتي صبح يوم
الجمعة تسعة عشر خلت من شهر ربيع الاول سنة ثلثة بخط مالك الفقير
الى كرم الغنى محب محمد وآله صلى الله عليه وعليهم اجمعين حسن بن احمد
بن الحسن بن صالح بن ابي طالب فتح الله عليه بالعلم والعمل بدو فمهد
دقيقه معانيد الخ“

الموشع

شرح کافیه علامه ابن حاجب المتوفی ۶۲۶ هـ تصنیف علامه ابو محمد شیخ محمد بن
 ابی بکر بن محمد انصاری است و آن شرح مخزوم است. اوّل این است:
 "بسم الله الرحمن الرحيم و الحمد له كما يستحق ان يحمد و اوصلي على رسول
 المصطفى محمد و آله الطيبين الطاهرين المجليين و اصحاب الكرام الغر المحجلين
 الكلمة اى التقي وضعت الخ"

نسخه کتب خانۀ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۲۰۰ فن نحو مرتب است بخط نسخ در مطالعہ
 اکثر علماء بوده و خطی بجوانشی کثیره از اول تا آخر جمله اورانی از جوانشی ضریح است و بر
 صفحہ اولی بر ورق اول و ورق آخر عبارات تملیک و دیگر فوائد بخط اکثر علماء است
 است. نسخه مذکورہ مکتوب بہ کهنزار و شصت و شش ہجری بقلم محمد بن ابرہیم بن سعید بن
 فیصل می باشد ۴۳۴
 جلد صفحات چہار صد و سی و ہفت. و بطور فی صفحہ نوزدہ ۱۹.

نورالعین

یک متن نہایت مختصر و در علم نحو بزبان عربی است کہ غالباً برائے عادل بن شہاب
ملک شرق بزرگے از علماء کے اعلام تصنیف نموده۔ نام مصنف مذکور نیست۔
و متن مذکور بعض در سہ ورق است بخط معمولی است سند کتابت و نام کاتب و غیرہ
ایچ مرقوم نیست۔

اما چون این متن برائے عادل شاہ تصنیف شدہ باین وجہ آن را در نواد
شمار کردہ درین قہرست شروع ذکر آن نمود شدہ۔ شروع این است۔

الحمد لله الذي فضل العرب على العجم تفضيلاً وانزل القرآن بلغتهم
تزيلاً والصلوة على رسوله محمد بكرة واصيله وعلى اصحابه الذين اقاموا
على تقويم اللسان دليلاً وهذه مجموعة من احكام الخوفاً من المبتدئ
عن الخطاء والسهو جمعتهما على وجه يرضى عنهما المصنف و بخطي بد المبتدئ
الا انسان عين الحلال عين انسان الكمال عادل بن ملك ملوك الشرق
القائما يحييه ملسم الحق الملك شهاب الدولة والدين ۸۲۱

از عبارت معلوم می شود کہ مراد از این عادل بن شہاب الدولہ عادل پسر
فرید الدین شہاب الدولہ نظام خان بلوچ شیر شاہ است کہ در سلاطینہ وقایع یافت
والله اعلم بالصواب۔

و آن درین کتب خانہ آصفیہ بر نمبر ۸۲۱ فن نحو مخزون است۔

سلم النحو

جمع و تالیف غلام حیدر تمیز فخر العلماء و زین الفضلاء مولوی میر محمد تقی صاحب
فیاضی است۔

مولوی میر محمد تقی بغیر مذکور خود میر معصوم علی درس شرح مائتہ عال منظوم
طاجی که علامتہ بایزید نوشته میداد و وقت درس حواشی برائے نفیس فرزند
مذکور بران شرح نوشته بودند غلام حیدر موصوف آن حواشی را در حیات محشی
جمع نموده نام آن سلم النحو قرار داده۔

اول این است۔ الحمد لله رب العالمین اللہ وصل علی محمد و علی آل محمد۔
ابا بعد غلام طلبہ سی بغلام حیدر که در سلک تلامذہ فخر العلماء و زین الفضلاء
مولانا محمد تقی صاحب قبلہ فیاضی مدظلہ العالی تسلک است میگوید کہ آن فخر العلماء
در بدو عنوان عالم رضاعت دانش و پیش فرزند ارجمند خود میر معصوم علی فیاضی را
حفظ الشریک الشرائع و اجلی درس شرح منظومہ فارسی کہ از بایزید کبیر است برائے
حوالی منظومہ فارسی کہ از عبد الرحمن جانی است فی فرمودتہ و یوم بیوم بقدر درس
آن فرد حلیل فیل حواشی بران شرح مرقوم نظم افاده رقمی نمودند این خادم طلبہ
دید کہ در قلمی چنین دہشور و دہوم و دہور کاشیل آن حواشی را وضع اشقی فی غیر محلہ
خواہند کرد لهذا آن من و شرح کو حواشی را بعنوان کتاب المجدد ترتیب داد آن را
بالم النحو موسوم ساخت و جائیکہ ہم است اشارہ بہ متن و جائیکہ متن است
اشارہ بہ شرح و جائیکہ حاشیہ است اشارہ بجاضیہ است تا مصداق۔

۲ ہر کتبہ محلے و مکانے دارد و مجموع خود علوہ استخوان دید۔

و این کتابت خاتمہ ظاہری شود کہ این رسالہ در حصہ و پلور کہ از مضامین

۱۲۶۵ء در سال یکہزار و دودصد و شصت و پنج ہجری تصنیف شدہ و سال تصنیف شرح بایزید منظومہ مائتہ مال یکہزار و دودصد و پانزدہست و آن عبارت خاتمہ این است۔

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خير المرسلين وعترته المعصومين۔

کہ رسالہ السلام الخودر قصیدہ و لیور تبلیغ انہم شہر ربیع الثانی اختتام پذیر رفت و از ہجری یکہزار و دویست و شصت و پنج بودم دولت و اقبال شاہزادہ برکھل در نضا عفت باو دایم ختم کردم۔

بر دعائے گشت الہام کہ بر گوئیتم جو بایزید چون عروس نظم نواز جودہ عالی شدہا
شرح منظومہ جو کردم نام این نظم جو در از پے تاریخ آن کردم ملاور التجا
نیز چون نظم نصیب این سال خوش تاریخ آن حد سال خوش شدہ دکنڈا بلا فضل
نسخہ گشت خانہ تصفیہ کہ بر نمبر ۱۱ فن نحو مرتب است بخط تعلیق معمولی اور
۶۸ سطور فی صفحہ ۱۱۔

بشرح کافیه

علامه میر سید شریف الدین متوفی سال ۸۱۶ هجری قمری که مشهور
به سید شریف هستند بر کافیه علامه ابن حاجب المتوفی ۷۶۰ هجری قمری زبان فارسی یک شرح
نوشتند که کاشف محصلات کافیه فی باشد.
نسخه گنجخانه آصفیه که بر تمبر ۱۳۰۰ هجری قمری است نسخه بخط نسخ مکتوبه سال یک هزار و
هشتاد و شش هجری قمری قزاق بن علی بن محمد الدین الحسینی است.
جمله صفحات آن ۴۶۸ سطوری ۱۴۲۰۰۰ -

تفسیر الرؤیا

تصنیف علامہ ابوطاہر ابراہیم بن محمد بن غنام البغلی - اوّل این سہ
 اسحق اللہ الذی جعل النوم راحة لكل اجساد شر تو فی انفسها
 عند حلول الرقاد فیمسک التی قضی علیہا الموت الی یوم التناد ویرسل
 الاخری الی اجل مسمی فلا ینقص ذلک الاجل ولا یزداد وجعل
 الرؤیا جزا من النبوة ووحیا الی العباد فمنہا بشارة للصلحین بما
 حصلوا من المواد ومنہا نذارة للعاصین بما احدثوا من الفساد فتمسک
 اللہ العفو والمغفرة یوم یقوم الاشهاد فموخیر من سئل جل عن
 الامثال والانداد جعل اللہ السماء محفوظا للعباد وطمح الارض
 علی تیار الماء وجعل ایجاب لہما کما لا تواد لطفامہ لئلا
 تمیل بالعباد صلی علی محمد وعلی کل حاضر وباد صلی اللہ علیہ وعلی
 آلہ وصحبہ ما ہطل علیہم وصال دایم -

بعد خطبہ در ہارودہ مقالہ ماہیت خواب و آداب نایم و آداب تعبیر
 کتہدہ و کیفیت خواب و حقیقت خواب بزبان عربی بیان نمودہ بعد آن خوابها
 بر حروف ہجاء مرتب کردہ یعنی اگر کسی حضرت آدم یا حضرت ابراہیم یا حضرت
 اسماعیل علیہم وعلی نبیہا و السلام را در خواب بیند ایہنا ظاہر حرف الف
 ذکر نمودہ -

و اگر کسی آب و آتش را در خواب دیدہ پس تعبیر آن در حرف حیم
 تحت لفظا و کہ عربی است خوابی یافت و تعبیر آتش پس در حرف ثون تحت
 لفظ نار باید دید و نیز بہین قیاس -

عربی

۵۹۰

نیرنجات

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ مخزن است بر فن نیرنجات نمبر ۹ بخط عرب
نسخہ قدیمہ می باشد نام کاتب و سال کتابت مرقوم نیست اما بر ورق اول
سال تملیک ۱۱۶۲ ہجری مazar و یکصد و شصت و سہ ہجری نوشتہ است جلدہ اوراق
۱۶۸ اسطوری صفحہ ۱۹۔

الدرة المنتخبة في الادوية المجربة

نصرت نصر برائے داؤد بن ملک منصور تصنیف نموده و دران طب جهانی
وروحانی ہر دو جمع کردہ باین طور کہ اول برائے ہر مرض از امراض علاج آن
از ادویہ بیان می نماید و بعد آن علاج ظاہری برائے بنیان مرض ادویہ و قوتش
و غیرہ می نویسد۔

اول کتاب را بر دو از دہ باب مرتب نموده و امراضیکہ در انسان از
سر تا بقدم پیدا می شود آن را علیحدہ علیحدہ بیان نموده۔ شروع کتاب
این است۔

الحمد لله الذي فضل نوح الانسان بنطق اللسان و ايدى
فهم المقصود و جعله طليما ظاهرا في هذا العالم و الوجود و سخر
ما بين السموات و الارض من كل موجود فجاء وفق ارادة المطالع
في طوابع السجود و الصلوة و السلام على سيدنا محمد المفضل
بالقرآن المفصل كما العقود و على آله و اصحابه الركب السجود
اورق عود و احترق عود۔

و حاجی خلیفہ نام این کتاب الدرة المنتشرة في ادوية المجربة نوشته
اما شروع کتاب و نام صاحب فرمایش همان داؤد بن ملک منصور و
ترتیب کتاب بر دو از دہ علم امور موافق نسخہ کتب خانہ آصفیہ نوشته
غالباً در نسخہ کتبش نظر حاجی خلیفہ باشد مائل الدرة المنتشرة۔

شعاع کتب خانہ کہ بر نمبر ۲۹ فن نیرنگات و لطائف مرتب است بخط
عربی معمولی در آخر نہ نام کاتب است نہ سال کتابت محض ۹ ربیع نوشتہ است
جلد صفحات... اسطوری صفحہ ۲۵۔

سلسلہ اسرار و روح الارواح

تصنیف الامام العالم العلامة ابو عبد اللہ الفارابی السیوطی۔

اول کتاب این است قال فی ابو یوسف انک قد انتہیت الی
 هذا الموضع من امر العناصر الاربعه و بینت انما اصول للکائنة الفاسدة
 وان لها طبایع مخصوصة و انها وان بعضها يستجیل الی بعض و یفعل بعضها
 فی بعض وان لها مادة تعما و هو الجواهر القايم بها وان بعضها ليس
 اصلا لبعض بل کلها اصول عند خود و اتعاوان لها مواضع مخصوصة
 بها و خواص لازمة وان لها حركات متضادة و طبایع مختلفة و لکنی
 ارید ان تخبرنی کیف یمتزج بعضها مع بعض علی ضرب مختلفه و انواع
 كثيرة من الاعتلال و الزیادة حتى تقوم منها جمیع الکائنة الفاسدة
 و تضرب لی مثلاً فی ذلک ما هو مرکب منهما و کما اعدا هذا الامتزاج
 و ابن تیناھی انواعه لا علم حقیقة علمک بذلک فانه یجمل انک عالم
 بعد المعانی الطبیعة۔

موضوع کتاب اینکه عناصر اربعه ہر یک با دیگرے چه طور مزوج می شود و
 امتزاج آنها چه قدر انواع مختلفہ و صور متنوعہ پیدا می شود کہ انان این عالم قدیم شدہ
 و تیز بیان تعداد و جملہ امتزاجات و اقسام آن۔

پس در شروع کتاب یک مقدمہ قرار داده در ان کیفیت امتزاج و اقسام
 امتزاج بیان کردہ باین طور کہ یا ترکیب رباعی باشد کہ ہر چار عنصر مساوی با ہم
 مزوج شود۔
 یا ترکیب باہم مساوی نباشد بل بعض مساوی و بعض کم و زیادہ یا دیگر ہر چار غیر مساوی

و یا اینکه ترکیب ثلاثی سه عنصر همی طور مساوی و غیر مساوی همزوج شوند یا اینکه ترکیب ثنائی باشد دو عنصر با هم همزوج شوند و از همی ترکیب جمله اشیا که پیدا می شوند همه را به تفصیل تمام بیان کرده -

نسخه موجوده کتب خانۀ آصفیہ کہ بر نمبر ۳۱ نیرنگات همزبون است بخط عرب خوشخط کتبویہ سال ہفتصد و پنجاه و سہ ہجری است نام کاتب فرقوم نشدہ جملہ اوراق یکصد و بی و شش ورق بطور فی صفحہ ۲۵ -

المختار فی کشف الاسرار وهتک الاستار

تصنیف شیخ عبدالرحمن بن ابی بکر الجوری الدمشقی متوفی -
در بیان جمل و مکاید و شعبه - اوّل این است -

الحمد لله الملك الاعظم مظهر الموجودات بعد العدم و جاعل
الانوار و الظلمه و مبدع اللوح و القلم و یصرفنا فی اثبات ما تأخر
من حکمته و تقدم و صلی الله علی نبی الاکرم المبعوث بالشرح المعظم
و الکلم الوجیز المنظم صلی الله علیه و شرف کرم صلاة یجیب بعرف نسیمها
التعیم و ینقذ نورها من المحل الفانی المظلم الی المحل المشرق المسلم قال العبد
الفقیر الی الله تعالی عبد الرحمان ابن ابی بکر الدمشقی المعروف بالجوری رحمہ الله
اما بعد فانی لما طالعت کتب الاوائل احکما و الساداة العلماء المتقدمین
سألت ما قد وضعوه من العلوم و قرأت ما وقع الی المن الکتاب من سائر الفنون
کتاب مذکور و نظیر مثل خود ندارد و مصنف علامہ درین کتاب حقیقت و حوی
ایں دخل که مردم را از شعبه و غیره قریب می دهند ظاهر نموده حقیقت آن چیز را که
بواسطه اینها حرام را قریب میدهند بیان نموده و کتاب مذکور را از چشمه های
حکمت و کتب سماوی و تورات و انجیل و زبور و قرآن مجید و دیگر کتب حکماء و غیره
که تعداد آن یک هزار و صد میرسد جمع نموده -
کتاب مرتب است بر سی فصول و در هر فصل چند ابواب است و شمار
جمله ابواب دو صد و شصت - فهرست کتاب این است -

الفصل الاول وهو اربعة عشر باباً في كشف اسرار الذين يدعون النبوة -

الفصل الثاني اربعة وعشرون باباً في كشف اسرار من يدعي المشيخة واصحاب التواميس من الفقهاء والمشايخ من الصالحين -
الفصل الثالث اربعة ابواب في كشف اسرار الوعاظ وما يعملون -

الفصل الرابع خمسة ابواب في كشف اسرار زهاد -
الفصل الخامس ستة ابواب في كشف اسرار اليهود -
الفصل السادس سبعة ابواب في كشف اسرار نبي -
الفصل السابع بابان في كشف اسرار الذين يمشون بالتملة السليمانية -

الفصل الثامن ثمانية ابواب في كشف اسرار اصحاب الحرب والصلاح -

الفصل التاسع عشرة ابواب في كشف اسرار اصحاب الكاف وهي الكيمياء -

الفصل الحادي عشر اربعة ابواب في كشف اصحاب الميم المطالبية الذين يدعون الوصول الى المطالب والكنوز -

الفصل الثاني عشر ستة ابواب في كشف اسرار المنجمين وارب الخريق -

الفصل الثالث عشر ثلثة عشر باباً في كشف اسرار المعزبين -

الفصل الرابع عشر اثنان وعشرون باباً في كشف اسرار اطباء الطرق -

الفصل الخامس عشر خمسة ابواب في كشف اسرار الذين يفعلون اللدود من الضرر -

الفصل السادس عشر في كشف اسرار اصحاب الحديد من
الكلالين.

الفصل السابع عشر ستة ابواب في كشف اسرار الذين
يصنعون الحبل.

الفصل الثامن عشر عشرة ابواب في كشف اسرار الذين يصنعون
نبي آدم.

الفصل التاسع عشر ثلثة ابواب في كشف اسرار الذين يلعبون
بالتارثر يمنعون حريقها.

الفصل العشرون ثمانية ابواب في كشف اسرار الذين يعملون
الطعم.

الفصل الحادي والعشرون خمسة ابواب في كشف اسرار
الذين يمشون بالعلقات.

الفصل الثاني والعشرون ستة ابواب في كشف اسرار
اصحاب الشروط.

الفصل الثالث والعشرون ثمانية ابواب في كشف اسرار
المشعوذين.

الفصل الرابع والعشرون احدا عشر بابا في كشف اسرار
الجوهرين.

الفصل الخامس والعشرون ستة ابواب في كشف اسرار الصبيان
والذكاء عليهم.

الفصل السادس والعشرون بابا واحدا في كشف اسرار الذين
يدلون على المرادات.

الفصل السابع والعشرون اثنتان وثلاثون بابا في كشف اسرار

اصحاب الصنائع -

الفصل الثامن والعشرون ثلثة ابواب في كشف اسرار الهجرات
الذين يهيمون البيت من اللصوص -

الفصل التاسع والعشرون اربعة ابواب في كشف اسرار اللصوص
واصحاب التفر -

الفصل الثلاثون بابا في كشف اسرار النساء وما لهن من الدعا
والمكر وقلة الحياء وهن خاتمة الكتاب وبالله التوفيق وعليه المعول -

نسخه كتب خانة اصفيه كبر نمبر ۲ فن نیرنگات مخزون است نسخا قديمه
صحيحه بلا خطه علماء كذشته بخط شيخ كتوبه سئله مقصود هفتاد و يك هجری است
جله اوراق ۵۷ اسطور في صفحه ۱۱ - نام كاتب مرقوم نیست بر صفحه اولی و زرق اهل
خند مواهیر و عبارات تملیک بوده - همه را ضایع کرده اند - حاجی خلیفه در کتاب الظنون
محققه -

مختار في كشف الاسرار وهناك الاستاد في علم الحيل الشيخ
الامام عبد الرحمن بن ابی بكر الجويری الدمشقی المتوفی سنة فتحقر
يشغل على ابواب و فصول عدة الفصول ثلاثون و ابواب ستة و ستون
و مائتان و اوله الحمد لله المالك الاعظم انه و هو كتاب غريب ليس له
ظهير في بابہ اخذ مولفه على ما قاله في اوله من ينبوع الحكمة و الاسفا
الحسبة و كتب الاوائل و الاواخر من نحو الف و ثلثمائة كتاب فهاك
استار الكاذبين و كشف عورات المدعين من كل قوم انه -

تحفة الملوك

تصنيف امير احمد بن خلف الجستانی در بیان تعبیر خواب بزبان فارسی
اولش این است -

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام
على سيدنا محمد وآله واجمعين وعلى عباده الصالحين -
اما بعد بدانکه امير احمد بن الجستانی رحمه الله این کتاب را تصنیف کرده است
و نام تحفة الملوك نهاده آنچه در کتاب یافت بیشتر اختیار کرده اما امور زنده را
مفید باشد -

فهرست ابواب الخ

کتاب مشتمل است بر پنجاه و نه باب -

باب اول در بیان اُمالیان خواب و تفرقه در میان خواب صادق و کاذب -
باب دوم در بیان اینکه خواب صاحبان بهتر است از خواب غیر صالح و خواب
عالم بهتر از خواب جاهل و خواب سلطان بهتر از خواب رعایا و هم چنین خواب
هر یک بلند مرتبه و شخص اعلیٰ بهتر است از خواب کم مرتبه و شخص ادنی -
باب سوم اندر دیدن فرشتگان و امانان -

باب چهارم اندر دیدن آسمان و زمین و ستارگان و باد و رعد و برق و آفتاب و ماه -
باب پنجم اندر دیدن دریاها و رودها و موصضا و جاه و شئی -

انهمک تا باب پنجاه و نهم هر یک باب می نویسد و تعبیر آن بیان می کند -
حاجی خلیفه در کشف الظنون هم ذکر این کتاب نموده می گوید تحفة الملوك فی
التعبیر مختص بالخامس ابو العباس احمد بن خلف بن احمد الجستانی و هی علی تسعة و خمسين مقالة

ازین عبارت و هم از عبارت خطبه نسخہ کتبخانہ معلوم می شود که اصل نسخہ الملوک
 بزبان عربی است و این نسخہ ترجمہ اوست اما مترجم نام خود را ظاہر نکرده -
 درین کتب خانہ آصفیہ دو نسخہ آن هر دو بزبان فارسی برنمبر ۳۹ و ۲۴۵
 موجود است نمبر ۳۹ بخط نسخ معمولی از آخر قریب یک صفحه کم است باین وجه تمام
 کاتب و سال کتابت معلوم نشده جلد اوراق ۱۷ سطور فی صفحه ۱۶ -
 نسخہ ثانیه که برنمبر ۴۴۲ فن نیرنگات مربوط است بخط طبعی تمام کاتب و
 سال تحریر و قیوم مرقوم نیست جلد اوراق ۵۶ سطور فی صفحه ۱۵ -

رساله در رمل

تصنیف شمس الدین رمال بزبان فارسی اولش این است :-
 بحمد الله رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام
 علی محمد وآله واصحابہ اجمعین -
 اما بعد این رساله است در علم رمل که انتخاب شده از کتب معتبره استادان
 و ماہران بدان اعتماد نموده اند شکر یک مقدمه و دو مقاله -
 مقدمه در بیان اصول این علم از تولد اشکال ضوابط بیوت و اشکال و تکلیفات
 مقاله اول در اصول احکام و ضمایر -
 مقاله دوم در اعمال منفرد -
 نسخه موجود کتبخانه آصفیه که برنمبر ۱۳۲ فن نیرنگات مرتب است بخط شفیعا
 صاف مکتوبه سال ۹ جلوس محمد شاهی مطابق است در شهر احمد آباد در محله کھاریان
 بخانه میان عبد اللطیف و میان محمد عبد الله نوشته شده و جمله ادراک ۹ اسطور فی صفحه ۱۰۰ -

کامل التعمیر

بزبان فارسی در بیان تعبیر جواب تصنیف شیخ شرف الدین ابوالفضل حسین بن
ابراہیم بن محمد الغفلی متوفی سنہ
برائے قلم ارسال رومی تصنیف کردہ۔

حاجی خلیفہ در کشف الظنون گفتہ کامل التعمیر فارسی اولہ سائش خدائے را الخ
للشیخ شرف الدین ابوالفضل حسین بن ابراہیم بن محمد الغفلی
المتوفی سنہ الفہ لقم ارسال رومی بعدہ تالیف کتاب عمیۃ الابدان و
ترجمہ خضر بن الہادی البوارخی مولدا والموصلی مسکنا من الفارسیۃ
للسلطان سلیمان۔

نسخہ کتبخانہ اصفیہ کہ در فن متفرقات تحت تعبیر فارسی بر صلوہ ۱۶۷۲ فہرست
کتبخانہ موجودہ مطبوعہ سلسلہ ہجری بنام تعبیر الروایہ نمبر ۴۴۴۴ مرقوم است نام آن حسب
تحریر ربیع کتاب نوشتہ شدہ بود و آن غلط است وقت تحریر این فہرست چون جعفر
تقصص و تلاش کامل نمودم دیدم کہ در آخر کتاب انجا حرف یاد تمامہ شروع می شود
از سر فی چنان نوشتہ است حرف البای من کتاب کامل التعمیر ازین عبارت
معلوم شد کہ نام کتاب کامل التعمیر است بعد آن رجوع بہ کشف الظنون تصنیف حاجی
خلیفہ نمودم در آن دیدم کہ کامل التعمیر نام کتابی در آن مذکور است چنانچہ قبل ازین عبارت
کشف الظنون نوشتہ شد و بنام تعبیر الروایہ تصنیف علامہ ابوریحان اندلسی کتابی در
مذکور شدہ۔

نسخہ مذکورہ بخط نستعلیق نسخہ قدیمہ است و از اول ناقص است و نام کاتب و
سال کتابت آخر مرقوم شدہ اما بر روی اول عبارتے نوشتہ است ازان معلوم

می شود که نسخه مذکور از کتبخانه خاننمانان بیرم خان می باشد که بادرشاه غازی جلال الدین اکبر
در سال بست و چهار جلوس خود نسخه موصوفه بیرم خان موصوفه عطا کرده بود عبارت
مذکور این است ان شاء الله اکبر جل جلاله و جل شانها این کتاب مستطاب
از کتبخانه والدی مخفوری خاننمانان بیرم خان است از عطایای سع سلطان المعظم
شاهنشاه جلال الدین اکبر علیه جلوس انا العبد الاحقر عبد الرحیم -
جله صفحات ۳۷۵ بطور فی صفحه ۱۹ -

مفتاح المغالِق

تصنیف محمد محمود درویش مختص به عیانی متونی -
 زبان فارسی در بیان قواعد نگارش و ضوابط جملات و خابیه شمسی و خافیه قمری و اعداد
 اعداد فن و معروف و نقطه و حواصی هر یک از اینها اول کتاب این است -
 الحمد لله الذی انزل علی عبده الکتاب ای انزل الفرقان علی من هو
 اشرف عبادہ و افضل انبیائہ لیکون للعللین بشیراً و نذیراً و الصلوة والسلام
 الاتقان الاکمل ان الاشرفان علی من شرف بشرف الالصطفی اعنی صاحب
 التاج والمعراج واللواء والکرامۃ والوفاء ابوالقاسم محمد المصطفی المجتبی العلوی
 المرکی الادنی و آله و عترته اسد الله الغالب و مطلوب کل طالب امیر
 المومنین و امام المتقین و یعسوب الموحدين علی ابن ابی طالب علیه
 و آله الصلوة و السلاوة متوالیه الی یوم الجزاء -
 کتاب مرتب است بر یک مقدمه و دوازده فصل و یک خاتمه نسخ کتبخانه
 که برنمبر ۷۷۷۷ فن نیرنگات مخزون است -
 بخط نسخ معمولی مکتوبه سال یک هزار و شصت و نه هجری نام کاتب غالباً ضایع شده -
 جلد اوراق ۸۱ بطور فی صفحه ۲۵ -

جواہر خمسہ

تصنیف محمد بن خلیفہ الدین طیف الدین بن معین الدین قتال بن خلیفہ الدین
بایزید بن خواجہ فرید الدین عطار متوفی سال ۷۵۰ و ہفتادست معروض بہ محمد غوث
گو الیری۔

موضوع کتاب ادعیہ و دعوات و تسخیر کواکب و غیرہ است۔
شروع کتاب این است۔

الحمد لله احد الصفات الفرد الذي لم يولد ولم يولد له
كفوا احدا حمدا بدایت و ثنائے بے نہایت مالک الملک را کہ حقان کو نپرو
اعیان ملکات را از صور اسمائے الہی ظهور آورده تجلیات گوناگون مبین و مجلی
کرد آفتاب احدیش از درجہ وحدت جہان بر عالم ثافت کہ غیر او یکس نیست و چون
وجود وحدت در نیافت از اسم جامع فام جمیع بر داشت و علم و علم ما بعلم را
در صفت اسما و صفات افرشت آیہ ان الله خلق ادم علی صورة الرحمن۔
و ہدایت خود را ساخت و بمصلکہ الخلق فیہ من روحی پرداخت و مقابلہ وجہ
المومن خود را شناخت فتبارک الله احسن الخالقین گفت الخ
بعد خطبہ مصنف موصوف مختصر حالات محد ذکر تصنیف کتاب ننودہ بعض

جبارش این است۔
حضر این کتاب را سنی جواہر خمسہ است بدست آنحضرت و ادہم من جمیع جواہر
بنظر کیمیا اثر مشرف شد فرمودند کہ کار خود را آفرید و خلق را ہدایت و افریدہ الابد
حبت اولیاء اللہ خواہد بود هیچ ولی نباشد کہ بر این اسرار مطلع گردد و در بیان حق
عمر این در پیش بست و در سالہ بود از مدتی از روی قصا و قدر ہدایت جہات

رسد اکثر مجبان و مخلصان مستغنیف مستغنیف گشتند و این نامه را تقوید دل و جان ساختند
بعضی اصحاب بعضی را ساینند که بعضی از مواضع این کتاب تعلق بسبع دار و لکن
تصنیع فرمایند و ترتیب دهند تا مجلس در مغالطه نیفتد بنا بر ارادت مجبان صادق
و یا این موافق بعضی جوته تقدیم و تاخیر یافت و در بعضی محل الفاظ هم ربط داده شد
درین حال عمر این درویش پنجاه ساله بود فکان ذلک فی سبته سبته و خمین
و شح مائتة هر جا که نسخه قیم باین کتاب سازند این کتاب مثل برنج جوهر است
و با انشاء التوفیق جوهر اول در عبادت عابدان و طریق آن جوهر دوم در زهد
ناهدان و طریق آن جوهر سوم در دعوت و اعیان و طریق آن جوهر چهارم در اذکار و
اشغال و شرب و شطار و طریق آن -

ترجمه مصنف مدوح پس در محبوب الاولیاء مذکور است -

حضرت شیخ محمد غوث گویاری مرید شیخ حاجی حمید ست شطاری حبشی بود
نسب شیخ سلطان العارفین بایزید بستانی می رسد در او اهل حال ریاضت
ثاق کشیده و سکن در غار بای کوه داشته و مایحتاج زندگی از برگ درختان می کرد
در علم دعوت اسماء اهل شیخ در هندوستان دیگری در وجود نیامده صاحب
تصرف و جذب بود اجازات از برادر خورد که شیخ بحول نام داشت یافت
صاحب کرامات و خوارق عادات بود هال بادشاه معتقد هر دو بود چون
زمانی نمایان بادشاه از دست شیر شاه بر هم شد و شیر شاه در مقام آزار شیخ آمد
شیخ سفر محرات اختیار نمود حکام محرات هم در حمله معتقدان شیخ آمدند ملا و جهال الدین
عالم کمال خاشیه طاعت شیخ بردوش کشید بسیار اکابر هند که معاصر شیخ بودند از توفیق
فیضها برداشتند و در سال ۹۷۷ هجری فوت شیخ عبدالقادر بدایونی حضرت
مشارا الیه را در آگره دیده - حضرت مذکور را از آگره به گویار رفت و آنجا اتفاقاً
تعبیر نموده بصلح و بسود و وجد اشغال داشت شیخ عبدالقادر بدایونی گوید که در لباس
مقرنایت جاه و جلال بود و یک کرد رنگ مد معاش داشت بغایت درجه میر بود

از استعمال لفظ من بسیار احتیاط میکرد و چنانچه در وقت بخشش غلامین فرمود که این مقدر بر من
 نون بفکران بدید تا که لفظ من بر زبانش نه آید در ششصد و هشتاد و هشتاد و هشتاد و هشتاد و
 سالگی در آگره رحلت بدار الملک آخرت نمود در گویا مدفون شد.
 درین کتابخانه آصفیه دو نسخه قلمیه آن فن نیرنگات تحت طلسمات برنمبر ۱۳ و ۱۴ مخزون است.

نسخه نبر ۱۳ بخط معمولی نوشته سید زین العابدین بن سید کلیم الله اهل است
 در قصبه اند در سال یک هزار و یکصد و شصت و پنج هجری نوشته شد.

جمعه اوراق ۲۲۴ بطور فی صفحه ۱۷ و جاها زیاده ازین.
 نسخه ثانی که برنمبر ۱۴ مخزون است حصه اولی نهایت محشی بخط معمولی خوشخط
 و دوحشی از ورق اول تا ورق ۱۱۹ و حصه دوم بخط شصت صاف از ورق ۱۲۰ و صفح کتاب
 ۲۱۱ ورق بطور فی صفحه در هر دو حصه ۱۷ در آخر امام کاتب مرقوم است و سال کتابت
 یک هزار و یکصد و چهار نوشته شد.

این نسخه
 در کتابخانه
 آصفیه
 است

کتاب المختار فی فنون من الصنع

برایان عربی در بیان اقسام صنایع شروع از اقسام قلم و مداد سیاه و سفید
و طلائی و نقرئی و اقسام خطوط قدیمه و عبرانی و سریانی و غیره مکتوبه بعد از آن ترکیب
ساختن کاغذ و جلد سازی و آلات جلد سازی و دباخت چهرها و رنگ کردن
رشم و پارچه نپه و ساختن خیمه با اصول هندسه و ساختن نجین و طرق تیر اندازی
و ساختن تیر و گمان و غیره و غیره در آن بیان نموده -

کتابی است نا درالوجود مکتوبه پیشه مشتمل بر هفتاد و هفت هجری بخط نسخ
کاغذی حاتی عایشه جدید و صله شده بران جدول شجر فی و آسمانیست بقلم میر
بن توامر بن محمد صا و ترک ناگوی نوشته شد نام مصنف در خطبه و غیره مذکور نیست
البته در خطبه کتاب مخترع نوشته است در کشف الظنون هم ذکر این کتاب شده
در فهرست کتب خانة خدیو مصر و فهرست برش میوزیم لندن هم مذکور نیست
نسخه کتب خانة آصفیه که در فن متفرقات برنمبر ۲۲۱ مخزن و ان است جلد اول
این نسخه ۲۲۱ اسطر فی صفحه ۲۲۳ -

بعد خطبه مخترع که کتاب مرتب است بر پانزده ابواب و فهرست آن بهاتجا
ذکر کرده بعض مقامات فهرست بوجهی که کتاب خوانده نشده هر قدر که خوانده شد
تکلیف این است -

باب اول در ذکر اقسام انتخاب علم و دوات و سیاهی و اقسام خطوط

قدیمہ و جدیدہ۔
باب دوم در سخن مدافعی سیاهی - مداد کوئی - مداد فارسی - مداد غزالہ -
مداد برائے سلاطین - مداد مصری - مداد برائے تحریر قرآن - مداد شرح و غیرہ
باب سوم در سخن کاغذ -
باب چہارم تراکیب کوفن طلا و نقرہ و غیرہ برائے تحریر بجائے سیاهی -
باب پنجم در سخن کاغذ -
باب ششم در سخن قلمہ از ماہی و غیرہ برائے نوشتن از طلا -
باب ہفتم در جلد سازی کتب و دباخت جرم و دیگر امور متعلقہ بہ صحافی -
باب ہشتم در رنگین کردن ریشم و پارچہ پنبہ و غیرہ -
باب نهم در محو کردن علامات پارچہ و غیرہ -
باب دہم در ترکیب صاف نمودن نقرہ و طلا و غیرہ -
باب یازدہم در سخن خیام ہندی -
باب دوازدہم در سخن تحقیقا -
باب سیزدہم در شیر اندازی بندہ کمان و بندہ چرخ -
باب چہار دہم فی تطبیق النقیط و الکاتہ و اسماء اللزاقات -
باب پانزدہم در معانی مختلفہ -
مخفی نمائند کہ اگرچہ در فہرست کتاب پانزدہ باب مذکور است لکن در نسخہ موجودہ کتب خانہ
باب نهم و دہم و چہار دہم و پانزدہم موجود ہست -

کتاب المعادن

من کتاب انوار الآيات البينات بزبان عربی در بیان معنیات از قسم
احجار و فلزات اوّل این است —

الحمد لله الذی خلق الاکوان وافتتحها بحکمه علی احسن وضح
واقوم افتتاح وکون الاجسام واقامها بالارواح وکون الالوان وعدلها
للمميز والافراح کشف حجب الظلمة والقیام بضیاء النور الوضاح سبحانه
لا اله الا هو نور السموات والارض مثل نوره مشکوة فیها مصباح احمد علی
ما اولانا من نعم الهدایه والاطراح باسراة تعالی والفتاح واشهد ان
لا اله الا الله وحده لا شریک له فالق الاصباح واشهد ان محمدا عبدا
ورسوله الهادی الی سبیل الخیر والصلح الفاعل الخاتم الداعی الی
سبیل الفلاح والمرشد الی طریق النجاة صلی الله علیه وعلى جمیع الانبیاء
والاصحاب ما عزا الصباح وما عزا الطائر عند اسفار الاصباح وما فتح الله
تعالی علی کل غارت من العلم باسرار الایات الیمنات بانوار مظاهرها
تعالی الفتح وصار بما علمه الله تعالی بالحقائق فله یرتاج یشرح صدر الغم
والهم برباح وصار بعد العسر فی یسر وانشراح وسلم شرف وکرم ما هیئت
الریاح فی کل مسام وصباح وغل وورواح.

نام مصنف باوجود تلاش و تحقیق بسیار معلوم نشد بظاهر تصنیف ابو عبد الله الفارابی
که یک کتاب بنام سر الاسرار و روح الارواح بر نمبر ۳۱ فن نیز بحث این کتابخانه
موجود است که در آن اجتناب از هر یک عناصر را بعد از دیگران بیان نموده -
در خطبه بعد حمد و ثنای گوید که هرگاه در جز ثانی این کتاب امور عامه و جسم بسی و

بسیاط و عناصر اربعه و مزوجات عناصر و کائنات جو اہر بیان کر دیم پس درین جز کہ جزو سوم کتاب انوار الایات بیانات ست موالید ثلاثہ معدنیات و نباتات حیوان و انسان و متعلقات انہا را بیان کنیم پس ہمین وجہ این جزو شامل ست برکت چہارگانہ کتاب اول متعلق بمعنیات :-

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۵۴۲ فن متفرقات مخزون ست بخط عالمانہ لتعلیق معمولی ست در آخر نہ نام کاتب ست نہ سال کتابت - اما بزور قیلولہ نوشتہ است کہ نسخہ مذکورہ در ملک آغا علی بن محمد سمیع المدعو نمبر ۱ حکیم الطیب بودہ - بعد آن در ملک حکیم مظفر حسین خان کھنوی فرزند حکیم مسیح الدولہ کھنوی طیب سلطان در سال ۱۸۶۹ رسیدہ عبارت نوشتہ حکیم مظفر خان این ست قد داخل فی ملک میدی انتقل فی الانحرانی و اما العبد المدعو مظفر حسین عفی عنہ من مسیح الدولہ مرحوم بن حکیم الملوک برادر عینی حکیم آغا علی (یعنی جان حکیم منجھو) - جملہ اوراق ۶۱ بطور فی صفحہ ۱۷۰ -

رساله در صفت جواهر

بزبان فارسی در آن صفات یا قوت و زمره و مرجان و مروارید و غیره و
 طریقه شناخت آنکه اصلی است یا تقلی بیان نموده اول و آخر ناقص است شروع ازین است
 باب در صفت جواهر باید دانست که معدن هر جواهر قیمت و صفت و فایده
 هر یک در کتب خانه حکما و مذکور است انچه
 نسخ و کتب خانه آصفیه که بر نمبر ۵۵ متفرقات مخزون است بخط معمولی اول
 آخر ناقص نه نام کاتب است -
 و درین جلد دوسر رساله دیگر در بیان احوال و تزیینات فارسی و یک در طلا و نقوش
 انگشترهاست اوراق مجموعی ۲۹ سلور در بعضی صفحه ۱۵ و در بعضی ۱۹ -

نظم اللالی
فی

نسب آل علاء الدین العالی

تصنیف علامہ سید محمد ابن العالم السید غلام نبی ابن السید الشہداء مسیحی بہ ارشد
دران نسب خاندان سادات پنج بھتیہ یعنی پنج برادران کہ در قصبہ بگرام مضافات
لکھنؤ آباد ہستند حسب فرمایش خود عزیز سید فرزند حسین خان در سال ۱۲۶۹ ہجری نام
تاریخی کتاب مذکور بسجۃ الدرد و البوائیت است کہ از ان سال یکہزار و دوصد و
شصت و نو ہجری بدست می آید۔
شروع کتاب این است۔

الحمد لله الذی خلق من نوره نور خاتم النبیین ومن نوره خلق
العرش والکرسی واللوح والقلم والسموات والارضین وجميع المخلوقات و
سائر الموجودات کلهم اجمعین وخلق آدم وادح علیہ النور فی صلبہ
والجل شرف هذا النور قال للامانة اسجدوا لادم فاجابوا الا ابليس

ابی واسم تکبر وکان من الکافرین۔
بعد خطبہ فضال الی بیت نبوی رقم کردہ۔ بعد ان ذکر اولاد وازواج واولاد حضرت
رسالتاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمودہ۔ بعد ان ذکر جناب سید الواصلین حضرت
امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام۔ بعد ان ذکر حضرت زین العابدین علی بن
الحسن علیہما السلام۔ بعد ان ذکر اولاد سید فرزند حضرت امام زین العابدین

علیه السلام می نماید که نسب سادات بگرام بادشاهان تنبسی می شود. بعد آن ذکر
 سید محمد که معروف و مشهور اند. سید محمد صفری که از واسط به بگرام آمده و بگرام را فتح
 نموده بهانجا اقامت ورزیدند. بعد آن ذکر سید علاء الدین جد سادات پنج بجهت
 و حال اولاد سید اعلی. بعد آن ذکر اعقاب مولوی سید عالم بن سید حسین بعد آن ذکر
 اعقاب سید مدنی بن سید حسین.
 نسخہ کتب خانہ تحفہ کہ در فن متفرقات بر نمبر ۲۷ مخزن است بخط مولی
 غالباً نوشته شخصی از ساکنان بگرام است و در آخر کتاب نسب نامہ منقول بگرام
 ہم مرقوم است و ما دہائیے تاریخ و فیات اکثر از سادات بگرام در آخر نوشته است
 جلد او را ق ۸۰ اسطوری نسخہ مختلف است.

نظام الانساب

تألیف محمد منصور علی بن السید زین العابدین النقیوی البخاری بن سید رحم علی بن سید بدرالدین از اولاد سید جلال الدین حسین مخدوم جهانیان جهان گشت متوفی سنه در بیان انساب بنی آدم مصنف موصوف درین کتاب از حضرت آدم علی نبینا و علیه السلام شروع کرده نسب اکثر قبایل و عشائر تا زمان خود سال شصت و هجری بیان نموده و کتاب در مقام بیان امر چنانکه ریاست یک زاجه از راجگان ماتحت حکومت حیدر آباد دکن است تصنیف نموده و کتاب را از کتب تاریخ و انساب و سیر معتبره جمع نموده و هم زبانی مردمان آنجا در باب نسب او شان شنیده نوشته در مثل مصنف موصوف سعی بلیغ و کوشش تمام و جمع و تفحص انساب نموده -

جناب قدوة العلماء و فخر العلماء جناب علامه سید علی الشوستری المحاطب من سلطان حیدر آباد دکن بخطاب ادیب الدوله الملک سلطان العلماء بران تحریر فرموده داد محنت و مصنف داده شروع کتاب این است -

خود مصنف مرقوم در اول کتاب چند فهرست تحریر نموده که ازان اخذ طالع سهل گردیده یک فهرست قبایل است مرتب بر حروف بیعی مثلاً اگر میخواهی که نسب قبیله بنی ثمود بی ثقیف دریافت نمائی در فهرست مذکور تحت حرف ثا ملاحظه فرمائی بهرین انجام نوشته است که ذکر این قبیله بر کدام صفحه کتاب درج است -

فهرست دوم تفصیل ملوک و سلاطین و امراء و وزراء -

فهرست سوم انبیاء علیهم السلام -

فهرست چهارم علماء و مشائخ و محدثین و روایات -

فهرست پنجم کتب و ابواب معنی علامه نسب -

فهرست ششم اسما و شریفه صاحب جناب رسالتاب صلی الله علیه و آله وسلم -

فهرست هفتم اشعار و مشاهیر -

فهرست هشتم رجال مشاهیر -

نسخه کتب خانه آصفیه که در دو جلد مجلد و بر شماره ۴۰۵ و ۴۰۶ فن تفرقات مندرجست بخط خود مصنف است که از سید ابوالحسن پسر مصنف موصوف خرید شده و خوشخط تعلیق است -

جلد اول نمبری ۴۰۵ مکتوبه شماره ۱۳۰۴ هجری جلوه صفحات آن ۴۱۵ -

جلد دوم نمبری ۴۰۶ جلوه صفحات آن ۶۱۶ تاریخ کتاب نیست اما بخط خود مصنف و غالباً تاریخ کتابت این جلد همان تاریخ جلد اول خواهد بود -

مرقعات

بخط ثلث بقلم علی ابغده ورق بخط حسن علی ابیجی مرقومه ۲۲۲ السیه یک هزار و دویست و
 بست و دویست و در آخر یک ورق بقلم حسن علی خط تعلیق و شفعه آمیز -
 و حاشیه کاغذ جدید در جمله اوراق وصله شده -
 برنمبر ۲۲۲ متفرقات درین کتب خانه آصفیه مخزون است -

مرقع عربی

بخط نسخ قلم خفی - جلد دوازده ورق - نام کاتب و سنه کتابت مرقوم نیست -
برنمبر ۲۸ فن متفرقات در کتب خانه آصفیه مرتب است -

مرقع

مشق حکیم بن محمد حسین فیلسوف جنگ افسر الاطباء حمید آبادی متوفی ۱۳۲۵
 یک هزار و سه صد و گشت و پنج هجری -
 بست و چهار ورق نوشته ۱۳۱۲ هجری یک هزار و سه صد و دوازده هجری است -
 بر نمبر ۲۸۴ فن مفقات درین کتب خانه آصفیه مرتب است -

مرقع مفردات

محمد حسین کشمیری برائے شوق فرزند خود در سال یکہزار و پانزدہ ہجری
 بخط تعلیق نوشتہ۔ جلد پنجم درق است۔
 مدین کتب خانہ اصفیہ بر نمبر ۲۸۵ مفردات مرتب است۔

مرقع

بخط شفیعہ قلم خفی و علی بن اسطور مطلقاً نوشتہ۔
 محمد شیرازی در سال ۱۲۴۵ و ۱۲۴۶۔
 جلد قطعات ہجده۔ بر نمبر ۲۸۶ فن مترقات درین کتب خانہ اسمعیہ محزون است۔

مرقع نسخ قلم حلبی

بخط حکیم سید محمد حسین افسر الاطباء حیدرآبادی متوفی ۱۲۵۲ هجری قمری یک هزار و سه صد
 است و پنج اجزای - جمله قطعه مفردات و هم مرکبات هر دو هست -
 بر نمبر ۲۸۹ فن مفردات در کتب خانه آصفیه مخزون است -

مرقع بخط نسخ قلم حلبی

صد کلمات وعظ و پند و مناجات حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب
علیه السلام را شخص محمد بن سیاؤس نام در سال نهصد و سی و شش هجری به خط نسخ
نوشته بود۔

سراج الدین خان در سال یک هزار و سه صد و ده هجری از اصل نقل نموده۔
و ترجمه بعض کلمات تا صفحه هفتم بزبان اردو از سرخی نوشته۔

جمله ادراک کی دہشت۔ منجملہ آن درسی و چار ورق صد کلمات و در چار ورق
مناجات۔ و بر نمبر ۱۶۴ فن متفرقات در کتب خانہ آصفیہ این مرقع محفوظ است۔

کتاب الاخیاط

زبان فارسی در فن خیاطی در ان طرق و نکات فن خیاطت بیان نموده۔
اول کتاب این است۔

الحمد لله الذی علما الانبیاء بالعلم والصلوة والسلام علی
نبیہ الہی المرسل الذی کرم العالم فی العالم وعلی الہ واصحابہ الذین
ذیرہم اللہ تعالیٰ فی نبی آدم۔
اما بعد باعث تحریر این سطور کہ بنکات الاخیاط موسوم گشتہ است کہ چون
یافت اشتہارے ابرہتم کہ صنعت کار علاقہ بندیت و در وقتے از اوقات
شباب بنا بر محسی این صنعت طبعت باین مائل شدہ و بجد کمال رساندہ بودہ و
اکھون شوق دوست مہربانی زمام اختیار از دست ربودہ تکلف شد کہ طرق
آن را مضبط قلم آورد کہ بعض از چار نیمہ و اکثر ارہشت ہمہ است و بسیار است
اقسام آن کثرت است کہ از خاطر رد و محفوظ نہاند در مذکرہ پس مسلسل کنم بر بحر خط نام
محفوظ ماند طریق آن و اہل شود مذکرہ آنچه فراموش کرد و از ان پس ناچار شدم آنکہ
اہل مقرر کنم اصول چند موافق اصطلاح کاسبان این فن تا آسان شود تعبیر و فہم تقریر
درین باب۔

نام مصنف معلوم نشد۔

نسخہ کتابخانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۱۶ فن مفرقات مخزون است قطع خورد کاغذ
طلائی خط نستعلیق در آخر نہ نام کاتب است نہ سال تحریر جلدہ اوراق ۶۷ سطور فی صفحہ۔

